

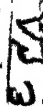
1

فہرست کتاب تفریح الاحساب فی مناقب الال واصحابہ

صفحہ	مضامین
۱	تہب من جانب مصنف علیہ الرحمۃ
۲	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تفصیلی بیان
۳	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک آئندہ امر کی خبر دینا اور پھر اوس کا ولیا ہی ہونا۔
۲۹	امیر المومنین ابو بکر صدیق کی خلافت میں۔
۴۳	حضرت صدیق اکبر کا جملہ صحابہ سے افتخار
۴۸	حضرت صدیق کا سب سے نامدار رسول خدا، اللہ علیہ وسلم کی مدد میں مالِ حرام
۸۰	حضرت صدیق کی شجاعت کا بیان۔
۸۳	حضرت ابو بکر صدیق کی آنحضرت کے ساتھ صحبت کے بیان میں۔
۸۴	حضرت ابو بکر کے اسلام میں۔
۹۰	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسم شریف میں
۹۲	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لقب میں۔
۹۴	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور نشوونما کے بیان میں۔
۹۵	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صفات میں۔
۱۱۶	حضرت ابو بکر کے خوابوں کی تعبیر کے بیان میں۔
۱۲۶	امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں۔
۱۳۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں۔
۱۴۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت میں۔
۱۴۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں۔
۱۵۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال پر
۱۵۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
۱۵۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۱۶۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مضامین

صفحہ	مضامین
۱۶۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور شہادت کے بیان میں۔
۲۰۷	امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بعض شخصیات کے بیان میں۔
۲۲۰	حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں۔
۲۶۹	امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت اور اس پر تمام لوگوں کے اتفاق ہونے کے بیان میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہاد کا قصہ۔
۲۷۸	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صفت میں۔
۲۸۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور وفات کے بیان میں۔
۲۹۹	تینوں حضرات کے مناقب میں۔
۳۰۵	امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کے فضائل میں۔
۳۲۶	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت میں۔
۳۴۹	ان احادیث میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں وارد ہیں
۳۷۳	ان چاروں حضرات کے فضائل میں۔
۳۷۵	خلفاء کے بیان میں جو حدیث آئی ہیں ان کا بیان۔
۳۷۵	ابن ابی وقاص قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں
۳۸۷	سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں۔
۳۸۸	عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب۔
۳۸۹	عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مناقب۔
۳۹۲	ابو طلحہ بن عبد اللہ اور ابو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہاد کا ذکر
۳۹۳	امیر المومنین جو محمد بن اور ابو عبد اللہ حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔
۴۰۷	جناب امام حسین سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان میں۔
۴۱۱	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیت کے فضائل۔
۴۱۴	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔
۴۱۶	حضرت عائشہ صدیقہ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیارہ عورتوں کا قصہ بیان کرنا۔
۴۲۶	حضرت عائشہ پر منافقوں کا تہمت لگانا اور ہجر ان کی پاکی کے باب میں آیات کا




بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے لئے
 اس میں کسی پر ہمارا بھروسہ نہ ہے
 اور میں ہم اپنے نفس کو جی رہا ہوں مگر ابلیس نے خدا سے پناہ
 مانگے میں جسکے صفو حال پر ہوا اسکا آقا جی کا ہوا اسکو
 مگر اسکی گھر میں کوئی نال نہیں تھا اور جسکو نے گھر کی کنوڑ
 جھٹکا پھر روایت کی شہرہ پر کسی کلا نا کیا اسکان ہم اس
 کو اپنی تینے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عباد کے لائق نہیں
 وہ نجات میں اکیلا اپنی صفات میں کیا ہوا اسکا کوئی سبب
 نہیں محمد سلیم کے پیغمبر اور اسکے ایک صنف نہ ہو کر بھی ہو گا
 مہربن ہوا آقا جی اور میں اندر پائے اسکو حیا کے لگے
 حق کے ساتھ ہونو کو خوشی اور کافروں کو ڈرانے لئے
 سہیجا جسے اللہ و رسول کی طاعت کی دینید ہی راہ پر
 چاہئے ان دونوں کی افروانی کی اُس نے گرا ہی اور کشتی کا طوف
 پہنسا احمد ملوہ کے بعد واضح ہو کہ بہترین حلیہ کتاب
 اور نور ترن و ادب است محمد رسول اللہ سے سب سے دور کا

محدثاً نصاً

وكل بدنة

انویسی باتر و کا شریع میو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله تخلصه ولستعينه ولستعز له
 فؤ من به ونوكل عليه ونعوذ بالله
 من شره ونفسنا ومن سيئاته
 من يهد الله فلا مضل له ومن يضل
 الله فلا هادي له ونشهد ان لا اله
 الا الله وحده لا شريك له ونشهد
 ان سيدنا ومولانا محمدا عبده و
 رسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا
 يدا من الساعة من طهر
 بوله فقد هلك ومن عص الله ورسوله فقد
 ضل
 يا اما بعد فان خير الحديث
 كتاب الله وخير الهدي
 الى محمد صلى الله عليه وآله
 وسلم وشرا الامور
 محدثا تقيا
 وكل بقا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله تخلصه ولستعينه ولستعز له
 فؤ من به ونوكل عليه ونعوذ بالله
 من شره ونفسنا ومن سيئاته
 من يهد الله فلا مضل له ومن يضل
 الله فلا هادي له ونشهد ان لا اله
 الا الله وحده لا شريك له ونشهد
 ان سيدنا ومولانا محمدا عبده و
 رسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا
 يدا من الساعة من طهر
 بوله فقد هلك ومن عص الله ورسوله فقد
 ضل
 يا اما بعد فان خير الحديث
 كتاب الله وخير الهدي
 الى محمد صلى الله عليه وآله
 وسلم وشرا الامور
 محدثا تقيا
 وكل بقا

فی الجہنم فی النار من یطعم
 ضلالتہ وکل ضلالتہ فی النار من یطعم
 رسولہ فقد شد من یصل لہ ورسولہ
 فامہ لا یضرہ لنفسہ ولا یضرہ لشیئہ
 لشیئہ لہ لئلا یجعلنہ من یطعمہ ویطعم
 رسولہ ویحتب سخطہ ویطعم رضوانہ
 فاما یضربہ ولہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا
 اللہ حق تقاہ ولاقوتن الا وانتم مسلمون
 اما بعد فبقول لعبدالضیف الخلیف الاول
 الی رحمۃ اللہ القوی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ
 ابن عبد العلی القرشی الهاشمی جعت فی هذا
 المختصر الموسوم بتفہیم الاحباب فی
 مناقب الالاحصاء الاحادیث الثمات
 بکتاب الکتب المتداولہ من الصحاح وادب البیان
 المعقوف من الحاشیاء والغرائب فضائل الہ الاطہا
 وحسن الاخلاص الخلفاء الراشدين رضوان اللہ علیہم
 اجمعین واللہ اسئل ان ینفعہم بحکمہ فخرہ واصولہ
 الکتب المتداولہ واللہ الموفق والمعالی لہ الخیر
 مناقب امیر المؤمنین امام المسلمین النضرین
 عبد اللہ بن علی بن قحافة بن مریم بن کعب بن
 ابن تمیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غنیم بن فھر بن
 کعب بن لوی بن کنانہ قریشی ابی بکر الصديق
 الصديق رضوان اللہ تعالیٰ عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 عن عبد الرحمن بن صخر ابی ہریرۃ الدمشقی

اور شرع میں اختراع کی جاتی ہیں کہ کسی میں اور ہر قسم کی
 گراہی و مزخ میں جیسے رسول کا کہا مانا وہ نیک و نیکار اور
 جسے ان کی افزائی کی آئے اور کیوں کیا اپنے ہی نفس کو ضرر پہنچا
 ہم اللہ اس کی احادیث اور اس کے رسول کی انقیاد کی توفیق
 مانگتے اور اس کی جناب میں اتجا کرتے ہیں کہ اپنے مذمت سے بچنے
 اور ضماندگی کی سببی کی بہت سے کیوں کہ ہم اسی کے
 غلام ہیں اے لوگو اللہ درود جو در نیکار حق اور سلامتی حاصل
 میں آئے کہ بوندہ ضیف و خیف مذکور کی حجت کا ہر بار
 ابو محمد عبد اللہ عبد العلی قرشی ہاشمی کا بیٹا عرض کیا ہے کہ
 اس مختصر سالہن حکماء نام تہذیب الاحباب فی مناقب الال
 والا صفا ایسی حدیثیں جمع کیں جن میں ہر ایک کتاب صحاح
 حادی ہیں اہل بیت علیہم السلام کے فضائل صحابہ خالصہ
 فضائل میں عموماً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
 میں خصوصاً بیٹے کے نسخہ نامہ کئے جو معتبر و مشہور ہیں
 آخر میں ضائف کے احادیث کہ ہر طرح اسکے اصول و صحاح
 سے خزانے کو کو کثیف ہر پرچہ یا اس طرح یہ بھی نفع و وقار ہو
 اللہ معین مددگار اور اہل خیر کو توفیق دینے والا ہو
 مؤمنوں کے سوا ہر پرہیزگاروں مسلمانوں کے امام عبد اللہ بن
 عثمان ابی قحافة بن ہارث بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ
 بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن فھر بن کنانہ
 ابی بکر صدیق عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 مناقب اور فضائل کے بیان میں
 بخاری ازہم من عبد الرحمن بن صخر ابو ہریرۃ الدمشقی

ضائف کے یہ درجہ پر اب کے اور کسی کو کہا میں سے عادت نہیں فرمایا ۱۱ مترجم ہفتہ

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله ندمي
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
ضمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقا
ابو بكر باي انت داعي يا رسول الله ما
من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعي من تلك الابواب كذا
قال نعم وارجوا ان تكون منهم واهل الشفا
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري دعي
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري دعي ابو عبد الله
مالك في لموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابى بكر
ان اصحاب بالصفة كانوا ائسا فخر وان النبى
صلى الله عليه وسلم قال من كان عند طعام
اشنين فليذهب بثلثه وان ادبغنا مسن
سادس ان اياك جلا بثلثه وان مطلق النبى
صلى الله عليه وسلم بعشرة فهو انا دعي
داعي ولا ادري قال وامرأتى
وخا دعي بيتا ودين بيتا ابى بكر
وان اياك تعشى عند النبى صلى الله عليه وسلم

روايتكم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو چیزیں
یعنی چوڑا (دو شرفی) دو روپے دو کپڑے (اس کی راہ میں)
خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے ندا دی جائیگی
کہ اے خدا کے بندے! وہ جس سے آپس نمازی کو با
صلو سے آواز دی جائیگی اور مجاہد کو باب جہاد سے
روزہ دار کو باب یان سے اہل صدقہ کو باب صدقہ
سے (یعنی صفات مذکورہ سے جس میں جو صفت چاہے)
ہوگی وہ اسی دروازہ سے نکلا جائیگا) حف
ابو بکر بوسے میرے مابا آپ پر سے فراہم یار رسول
اقتدان دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ سے بلایا جائیگا
کوئی ضرورت نہیں کوئی ایسا بھی ہوگا جسکو
سبب ہزاروں سے بلاتے ہوئے فرمایا یان میں امید
کرتا ہوں کہ تو انہیں پہنچے ہے بخاری مسلمین
عبدالرحمن ابو بکر بن کے صاحب کو سے روایت ہے کہ
اصحاب نصفہ بچا سے فقیر غریب مجھے بنی مسلم نے فرما
کہ کھا تھا کہ جسکے گھر میں دو آدمیوں کے لالچ کھانا تھا
مجھے تیسے کو لیا ہے اور اگر چار آدمیوں کی قوت ہو تو
پانچواں لیجا دے سیر اگر پانچ کی ہوتا چھا ایک دن
حضرت ابو بکر بن آدمیوں کو اپنے گھر لائے اور بنی مسلم
دش غریبوں کو لیکے گھر میں ایک بنی مسلم کو لیا اور پکا
راوی (عثمان ہندی) کہتا ہے مجھے یونہی کہ فی کتاب
ایا یونہی دوا دے تم کو اور ابوبکر کے گھر کو دیا آنا تھا ابوبکر
گھر میں مہمان چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله ندمي
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
ضمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقا
ابو بكر باي انت داعي يا رسول الله ما
من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعي من تلك الابواب كذا
قال نعم وارجوا ان تكون منهم واهل الشفا
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري دعي
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري دعي ابو عبد الله
مالك في لموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابى بكر
ان اصحاب بالصفة كانوا ائسا فخر وان النبى
صلى الله عليه وسلم قال من كان عند طعام
اشنين فليذهب بثلثه وان ادبغنا مسن
سادس ان اياك جلا بثلثه وان مطلق النبى
صلى الله عليه وسلم بعشرة فهو انا دعي
داعي ولا ادري قال وامرأتى
وخا دعي بيتا ودين بيتا ابى بكر
وان اياك تعشى عند النبى صلى الله عليه وسلم

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله ندمي
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
ضمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقا
ابو بكر باي انت داعي يا رسول الله ما
من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعي من تلك الابواب كذا
قال نعم وارجوا ان تكون منهم واهل الشفا
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري دعي
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري دعي ابو عبد الله
مالك في لموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابى بكر
ان اصحاب بالصفة كانوا ائسا فخر وان النبى
صلى الله عليه وسلم قال من كان عند طعام
اشنين فليذهب بثلثه وان ادبغنا مسن
سادس ان اياك جلا بثلثه وان مطلق النبى
صلى الله عليه وسلم بعشرة فهو انا دعي
داعي ولا ادري قال وامرأتى
وخا دعي بيتا ودين بيتا ابى بكر
وان اياك تعشى عند النبى صلى الله عليه وسلم

فصلت کی باتیں حضرت پیراں سرہون علیہ السلام سے نقل شدہ
 الفہرست منہ هذا نسخی من الجہاد
 ہو یعنی من الخلل کما نظم الجہاد
 الجہاد فیہ

عائشہ کی بہت کے بعد اپنے قسم کھائی کہ جو میں سطر
کو دیا کرتا تھا آئندہ نذر لگا اسپر اللہ صاحب نے یہ
آیت نازل کی اسکو بخاری نے روایت کیا ہے
حاکم اور ترمذی نے کہ یہ آیت (قرب ال سے بچکا
جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکر کے حق میں نازل
ہوئی اس طرح آیۃ والدین استجابوا رخ عائشہ وہ فرما
ہیں کہ ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی یہ بھی تجار
میں ہے۔ مطا میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر نے مجھے میں مس کھجور دینکا ایک قطع
اپنی ملکیت میں سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل
میں تھا مگر جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھے فرمایا اے بیٹی بھلا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے
کہ میرے بعد تو میرے زیادہ غنی ہے اور فقر کا غلبہ
میرے بعد تجھ پر ہوا اگر تو ان میں مس کھجور کو
کاٹ کر خانہ میں رکھ دیتی تو وہ خاص تر اس ہی مال
ہوتا مگر اب وہ سب دار تو نکال ہے۔ ترے دو
بھائی دو بہنیں اور سبھی میں سے لینگے ایک کھانا لے کر
مراغی تقسیم کر لینا چاہو عائشہ فرماتی ہیں میں نے رضایا
یہ باتوں سے کہ جو کیا ہو مال کبوتر سے تیرا بن چھوڑتی
مگر میری ترہ ذالکہ بنی بہن مسامین اور دوسری
کو نہتی کہ فرما کہ سامعہ بنی بہن یعنی میرے
گملا ہیں اگر ان سے نہ ہو تو ان سے نہ ہو ان سے نہ ہو ان سے نہ ہو

لا يقسم على مسطر في قصة الافك
رواه كله البخاري معنى وقال الله
تعالى وسيجزيها الاتقى الآية تزلت
في ابي بكر رواه الحاكم في صحيحه و
البراز وقال الله تعالى والذين استجابوا
لربهم من بعد ما اصابهم القرع
الاية قالت عائشة تزلت في ابي بكر
رواه البخاري عن عائشة انها قالت
ان ابا بكر الصديق كان خطيبا جاد عشرين
وسقاً من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة
قال والله يا بنية ما من الناس احد
احب الى غني بعدى منك ولا اعز على
فقرا بعدك منك الا كنت لمحلناك جاد عشرين
وسقاً فلو كنت جاد نبيه واختر نبيه كان
لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هي
اخراك واختاك فاقسموه على كتاب الله
قالت عائشة فقلت يا ابت لو كان كذا
وكذا التزمته انما هي اسماء بن ابي بكر
ذو بطن بين خاتمة اراه جارية رماه
مالا في الموطا واخرجه ابن
سعد وقال
في اخره
ذات

فیضت
مہر مہر
ہر کلمہ
کرامت
ہر کوئی
نبی
خارجہ
پیٹ
درا
وہا
رہا
کی
ہیں
کہ

4

—

1

بطن قد اتقى في روعى انما جارية

فاستوصى بها خيرا فولدت امرأته
عن يحيى بن سعيد ان عائشة زوجة
النبي صلى الله عليه وسلم قالت ثلثة
ثلثة اقام سقطن في حجرى فقصت
روياى على ابى بكر بن الصديق قالت
فلما تم في رسول الله صلى الله عليه
وسلم ودفن في بيتها قال لى ابوبكر
هذا احد امارك وهو خيرها رواه مالك
في الموطا عن ابى النضر مولى عمر بن
عبيد الله انه بلغه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لشهداء احد هؤلاء
اشهد عليهم فقال ابوبكر بن الصديق
يا رسول الله السنأ باخا نضحا سلما
كما اسلموا وجاهدا كما جاهدوا فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم على
ولكن لا ادرى ما اتخذ ثوب بعدى
قال فبكى ابوبكر ثم بكى ثم قال انما
لكا ثوب بعدك رواه مالك في الموطا
عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن انه قال
قد صلى ابى بكر بن الصديق مال من الحسن
فقال من كان له عند رسول الله صلى الله
وسلم ماى او علق ثوبا جابر بن عبد الله فحفظ

بطن راكى پس کے حق میں مجی میری بی بی کی وصیت

اگر تاملوں رادی کہتا ہوں آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئیں۔
موطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاند نکو دیکھا کہ میرے
حجرے میں گرے پس میں سمجھا کہ حضرت ابوبکر سے یہ قصہ
بیان کیا آپ اس وقت تو خاموش ہوئے مگر جب سوال
مسلم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے میں مرفون ہوئے
تو آپ نے فرمایا میں تین چاندوں میں کا ایک چاند ہے
اور یہ سب بہتر ہے موطا میں ابی النضر مولى عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اچھے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں قیامت کے دن انکو
گواہی دوں گا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم انکے بھائی نہیں ہیں ان جیسے ہم بھی مسلمان ہیں
جیسے انہوں نے کہا کیا بتئے بھی انہی جہانیں اڑا دیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کرو گے۔
یہ نہ کہ حضرت ابوبکر و دیئے اور بہت فتنے ہوں۔
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہیں گے
موطا میں سعید بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحر سبیل مال آیا تو آپ نے
اعلان کر دیا کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی فرستادہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپ کے پاس آئے آپ نے تین لیپیں

بطن راكى پس کے حق میں مجی میری بی بی کی وصیت
اگر تاملوں رادی کہتا ہوں آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئیں۔
موطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاند نکو دیکھا کہ میرے
حجرے میں گرے پس میں سمجھا کہ حضرت ابوبکر سے یہ قصہ
بیان کیا آپ اس وقت تو خاموش ہوئے مگر جب سوال
مسلم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے میں مرفون ہوئے
تو آپ نے فرمایا میں تین چاندوں میں کا ایک چاند ہے
اور یہ سب بہتر ہے موطا میں ابی النضر مولى عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اچھے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں قیامت کے دن انکو
گواہی دوں گا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم انکے بھائی نہیں ہیں ان جیسے ہم بھی مسلمان ہیں
جیسے انہوں نے کہا کیا بتئے بھی انہی جہانیں اڑا دیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کرو گے۔
یہ نہ کہ حضرت ابوبکر و دیئے اور بہت فتنے ہوں۔
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہیں گے
موطا میں سعید بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحر سبیل مال آیا تو آپ نے
اعلان کر دیا کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی فرستادہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپ کے پاس آئے آپ نے تین لیپیں

سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه

کو اختیار کیا جا کر وہ دنیا کو اختیار کرے چاہے آخرت
 کو پس اس بندہ نے حق تعالیٰ کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندہ میں باوجودیکہ ابوبکر ہم سے ہے وانا
 تیرا پیارا دوست تھی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا ہے پھر
 نہ معلوم کیا سبب ہے جس سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ابوبکر تو مت رو سب محسن ایوہ میری حق میں بل اودیت
 کی رو سے ابوبکر ہے اگر مجھے اپنی ہمت میں کسی کی دقت
 منظور ہوتی تو ابوبکر کو دوست بنا تا مگر سلام کی برادر
 اور موت کا کافی ہے مسجد میں آمد و رفت کے لئے کوئی
 کھڑکی اور دروازہ بدون بند کئے نہیں ہوتا جاو مگر ابوبکر کا
 دروازہ (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کر دو مگر ابوبکر
 کا دروازہ کھلا رہنے دو) طبرانی کی روایت میں ہے
 نفع (طبرانی روایت علیہ نورا) راہ میں یعنی میں دروازہ
 پر دیکھتا ہوں بخاری میں قیس سے روایت ہے کہ ابوبکر
 نے ابوبکرؓ سے عرض کیا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات
 (یعنی خدمت کے لئے خریدا ہے تو رکھنا اور اگر آپ نے
 اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ
 دیجئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فاصلہ اور اسکی
 رضا مندی کی لئے تیار کر دیا اور آیت آپ کے حق میں
 نازل ہوئی (و سیجنہا الاتقی الذی یؤتی مالہ تیر کر
 یعنی دوزخ کی آگ سے وہ تھی بچایا جائیگا جو اپنا مال
 دیتا اور پاک ہوتا ہے بخاری میں ابن عباس سے
 روایت ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

باب الدنیا و بین ما عندہ لا فاختار
 ما عند اللہ فکان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم هو العبد و
 ابی بکر اعلمنا فقال یا ابا بکر لا
 فیک ان امن الناس علی فی محبتہ
 و مالہ ابو بکر ولو کنت متخذاً
 من امتی یعنی خلیلاً لا اتخذت
 ابا بکر و لکن اخوة الاسلام
 و مودتہ لا یفتین فی المسجد
 باب الاسد الاباب ابی بکر
 رواہ البخاری - وزاد الطبرانی قال
 رايت علیہ نوداعن قیس بن بلال
 قال لابی بکر ان کنت انما استن
 لنفسک فامسک و ان کنت انما استن
 لله فاعفی و عمل الله رواہ البخاری
 فاعتق ابو بکر الصدیق بلالا
 لاجل الله و طاعته فزلت و
 سیجنہا الاتقی الذی یؤتی
 مالہ یتن کی الایہ ذکرہ
 اهل العلم -
 عن ابن عباس قال
 خرج رسول
 صلی اللہ علیہ

سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه

سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه
 سلمو فصل من
 سورة تيمم غيرة
 فاعلموا ان
 من الله عليه

وقد كاشفناه ما خلا بابا بكي فان له
 عندنا يد ايكافيه الله بهايوم
 القيمة وما نفغى مال احد قط
 ما نفغى مال ابى بك ولو
 كنت متحذا خليلا لاتخذت ابابكر
 خليلا الا وان صاحبكم خليل
 الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذ
 عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه
 قال ابو بك سيدنا وخيننا
 واجتنا الى رسول الله صلى الله عليه
 رواه الترمذى عن ابى عبد الرحمن
 عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى
 عنهما قال ان رسول الله صلى الله عليه
 سلم لابي بكر انت صاحبى فى الغار وصاحبى
 على الحوض رواه الترمذى عن عمر بن
 الخطاب رضى الله تعالى عنه قال امرنا رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق و
 وافق ذلك عندي ما لا فقلت اليوم
 اسبق ابابكر ان سبقته يوما قال فثبت
 بنصف مالى فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما بقيت لاهلك فقلت
 مثله فاق ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر
 ما بقيت لاهلك فقال بقيت لاهل الله

تون بلکہ کچھ زیادہ آسگ ویدیا ابوبکر کے سوا کہیں
 اسکا ہمسر ایسا احسان جہکا بلا دیا میں ہم سے
 نہیں سکتا ہاں حق میں اسکا عوض سے خدا کا
 مجھے جفتہ ابوبکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کہیں
 مال نے نہیں دیا اگر میں کیسہ دوستی میں اختیار
 کرتا تو ابوبکر کو اختیار کرتا کہ جو خلیفہ کا دوست تھا
 ہی صاحب ہے ترمذی میں عمر بن الخطاب سے
 روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نہ حلبی نسب کی رو
 چار سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سے افضل
 اور رسول اللہ صلعم کو بہت پیارے ہیں ترمذی
 میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ
 عنہ سے فرمایا کہ تو میرا رتھا فارمین اور
 آخرت میں حوض کوثر پر میرا مضاف ہو گا بخاری
 اور ابوداؤد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک دن رسول
 نے ہکو مسجد کا حکم فرمایا اور انکا حکم سیر دیکھ کر لالاکے ہو
 ہوا یعنی اتفاقاً موت میں کثیر لالاکے تھالینے انچو لینے
 کہا اگر ابوبکر پر بقیت ممکن ہے تو آج اس امر خیر میں بجا دنگ
 (عمر کہتے ہیں) امین یا آدھا مال رسول صلعم کی خدمت
 لایا آخر فرمایا عمر نے انرا بل ویا کہ کیو کیا چھوڑ
 کیا اس نے رار چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر کو چھوڑ تھاسے لئے
 پس حضرت فرمایا ای ابوبکر تے اپنے بچوں کے لئے
 کیا چھوڑ فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہیں

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنُ أَخِي يَسْتَدِينُكَ مِنْ عَدُوِّكَ فَادْفَنْهُ لَهُ

وقال انى كان يلى و ما بن اخى
شئى فاسرعت اليه ثم ندمت فسالته
ان يغفرلى فابى على ذلك فاقبلت
اليك فقال يغفر الله لك يا ابا بكر
ثلاثا ثم ان عمر ندم مر فاقى مانى
ابى بكر فسأل اشرا بى بكر قالوا
لا فاقى النبى صلى الله عليه وسلم
فجعل وجه النبى صلى الله عليه
وسلم يتمتع حتى اسفق ابى بكر
فجثى على ركبتيه فقال يا رسول
الله انا كنت اظلم صد تين فقال
النبى صلى الله عليه وسلم ان
الله بعثنى اليكم فقلتم كذبت
فقال ابى بكر صدقت وواسا
بنفسه وماله فقل انتم تاركوا صا
ص تين فما ان ذى بعد هارواه
البخارى اخراج ابن عدى من
حديث ابن عمر نحوه وفيه فقال
رسو الله صلى الله عليه وسلم
لا تؤذونى فى صاحبى فان الله
بعثنى بالهدى ودين الحق فقلتم
كذبت وقال ابى بكر صدقت ولو لا
ان الله سمه صاحبه لاتخذته

كيا اوكا بامجد من ادم من اخطاب من كولى
هروكلى كوسبارت ميرى هى طرفى تهى كارتين
ابى خطا پرامم هو كارتى معانى چارى انونى
انكار كيا ابى كيكى پاس آيا بون رسول الله
سلمم نے تين مرتبه فرمايا اسے ابو بكر خير خدا هم
كرے یہاں حضرت عمر بھی اپنے غصہ پر ادم ہو کر
ابو بكر کے مكان پر كراؤ اذى كركيا ابو بكر كرمين
لوگوں نے کہا نہیں آپ بھی نبى سلمم كى خدمت
آئیں در رسول سلمم كا چہرہ متغير ہونے لگا حضرت
ابو بكر ڈر كر دوزانو مودب ہو بیٹھے اور کہنے لگے يا
رسول الله من ہى ظالم تھا اسين عمر كا قصور نہ ہين
دو مرتبه يہ نكلہ فرمايا آپ كا غصہ كچھ دھيا ہوا فرمايا مين
توہارى طرف (فرش) بھيجا گيا تم سب ميرى
ككذب كى مگر ابو بكر نے ميرى تصديق كى اور پچھ
مال وجان سے ميرى محمورى اور مدد كى كيا
تم ميرے مصاحب كو مجھ سے چھڑنا چاہتے اور انكار
انكار كرتے ہو پھر اسكے بعد كچھ نيكى زيادہ كر كرا ابى سلمم
نے جو حديث ابن عمر سے روایت كى ہے اسين الغلو
زيادہ ہين كر رسول الله صامم نے فرمايا ميرے يار كو
اينامو ديكھو خدا نے مجھے ہرايت اور دين حق كے
ساتھ مبعوث كيا تم سب لوگ ميرى ككذب كے ديكے ديكے
ہوے مگر ابو بكر نے اسوقت تصديق كى كى اگر اسكے
حق مين خدا تعالى صاحب كا لفظ از انقول لھذا

میں نے جو حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے اس میں غلو زیادہ ہے رسول اللہ صامم نے فرمایا میرے یار کو انعام دیکھو خدا نے مجھے ہر ایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تم سب لوگ میری کذب کے دیکے دیکے ہوئے مگر ابو بکر نے اس وقت تصدیق کی کی اگر اس کے حق میں خدا تعالیٰ صاحب کا لفظ از انقول لہذا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنُ أَخِي يَسْتَدِينُكَ مِنْ عَدُوِّكَ فَادْفَنْهُ لَهُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنُ أَخِي يَسْتَدِينُكَ مِنْ عَدُوِّكَ فَادْفَنْهُ لَهُ

مع رسول الله صلى الله عليه و سلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال
والله لا تدخله حتى ادخل قبلك
فان كان فيه شيء اصابني وذاك
قد خله فكسسه ووجد في جاني
ثقباً فتش ازاره وسد ما به وبقي
منها اثنان فالقبهما رجليه ثم
قال لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ادخل فدخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ووضع راسه
في حجره ونام فلما غابوا بك في
رجله من الحجر ولم يخرج فحماة
ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسقط دموعه على وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال مالك يا ابا بكر قال لئن
فداك ابي وامى ففعل رسول
الله صلى الله عليه وسلم فذهب
ما يجده ثم انتفض عليه وكان
مدب، موته وامسا، به فلما
قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذارت اذنته العصب و
تأرا اذني دبح كذا فقال ابو نعيمان

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب وہ غار پر پہنچے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابھی ہمیں داخل نہ ہوں پہلے میں اندازوں کیونکہ اگر اس غار میں کوئی سوڈی (سانپ) بچھو وغیرہ ہو تو اسکا منہ زخمی کو پہنچے آپ اُس سے محفوظ رہیں پھر آپ نے غار میں گھس کر شب کی تاریکی میں اپنے ہاتھ سے غار کو صاف کیا اُس غار کی ایک جانب کئی سوراخ آگے پائے اور انکو اپنا تہ بندھا رکھا اور نذر دیا۔ گرد و سوراخ باقی رہ گئے اور کپڑا ہوجکا تو آپ اُن دونوں سوراخوں میں اپنے پیروں سے اوٹھ کر اُتر آئے عرض کیا آئیے تشریف لائیے رسول اللہ غار میں داخل ہوئے اور ابو بکر نے اس کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے یہاں سوراخوں میں سانپ ابو بکر کے پاؤں کاٹنے لگا مگر ابو بکر نے رسول اللہ کے جانے کے خوف سے جب تک نہ کی اور تکلیف سے آندھک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گر پڑا آپ کا لٹھے اٹھ کر فرمایا ابو بکر بھائیوں نے تجھ کو مارا ہے کہ چھوڑ دے تو اب جس توڑ نہڑا تو جاتا رہا مگر آخر عمر میں نے جس ہرجوع کیا اور آپ کی فاطمہ کا بیٹا علیؑ لیکر ابو بکرؓ کو ان کے بیٹوں کے ساتھ لے کر آیا وہ دیکھ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا عرب کی کچھلے تہہ گردی ہو کر نہ گئے نہ لے لیا اور ابو بکرؓ نے کہا اگر

منقول من عقار
الذي يملكه
الحاكم في
الجزيرة
والتي هي
مملوكة
للملك
في جزيرة
البحر الأحمر
والتي هي
مملوكة
للملك
في جزيرة
البحر الأحمر

[illegible]

والله اعلم

المصدر

الحفظ على

وَأَفْضَلُهَا

Heidi

۱۴ صوفی

Keywords: child sexual abuse; disclosure; social support

© 2007 The Authors
Journal compilation © 2007 Blackwell Publishing Ltd

[illegible]

1

2

26-57

۱۰

3

23/11/20

74

4/25

— 100 —

五

في الحجّة التي أقره رسول الله صلى
 الله عليه وسلم قبل حجة الوداع
 يوم النحر في رَهْطِ امرئ يؤخذ
 في الناس ألا يحج بعد العام للشرك
 ولا يطوفن بالبيت ^{عليه}عمران رواه
 البخاري ومسلم عن منازل
 ابن سبرة عن علي رضي الله عنه
 قال ذلك امرؤ سباه الله الصديق
 على لسان محمل لأنه خليفة رسول
 الله صلى الله عليه وسلم رضي عن
 ديننا فطيننا ^{عليه}عن دنيا نأرواه حاكم
 عن ابن عباس عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال ما كلمت
 في الإسلام أحدا إلا ابى علي والخلف
 في الكلام إلا ابن ابى قحافة فإنه
 لا اكلمه شيئا إلا قبله واستقام عليه
 عن عائشة عن رسول الله صلى
 الله عليه وسلم قال الناس كلهم
 يحاسبون إلا أبا بكر رواها ابن
 عساکر عن انس بن مالك رضي
 الله عنه قال لما توفي النبي صلى
 الله عليه وسلم دخل رجل الشامي
 اللحية جسيم صبيح فخطب دقا بهم

حضرت ابو بکرؓ کو یہ خبر نہ پائی تھی اس لیے ابوبکرؓ نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بیجا کہ لوگوں میں غمگدے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ حج کرے نہ کوئی غائب کیجا طواف نہ لگا ہو کر کرے۔ عالم منہ زل بن مسبرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بابت فرمایا یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبیؐ کی زبان سے صدیقؓ نکھلوا یا۔ وہ رسول اللہؐ کے خلیفہ اول برحق ہیں۔ آپؐ نے انہیں ہمارے دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا پس ہم انہیں اپنی دنیا پر فضیلت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار پر پیش آیا۔ اور کلام میں میرے ساتھ رجعت کی سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس باب میں ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس پر مستقیم اور ثابت ٹوڑے۔ ابن مسعودؓ عائدہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا حساب ہوگا مگر ابو بکرؓ بدون حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ مستدرک میں عالم حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص حمیم بن جحس سفیہؓ دارحیٰ تھی لوگوں کو چسپہن پانچاڑتا آیا۔

بیشتر از ۵۰
رواد و غیره را در این
کتاب به عنوان
ابواب و فصول
فصل در رساله
ابا کرب و صلی
الانسان
نماهد و ضمیمه
حالی و صحنه
میرفتن و رفتن
آن همدیگر
نقد و تمییز
الیه و درسی له
الینسان و بدن
هله و الروایه
کمال الخیال و
رواد و البصیر
ملاک و البصیر
و جها آخر و هی
هذا اجمل و هی

195

[illegible]

ألفاظ من آياته
فانتهى فيها
دوام كل
خلقا من عباد
كل مصيبه
الله عز وجل
ديكاه
در حقه الله
أهل البيت
السلا
عليهم السلام
الحسين
عليه السلام
عليه السلام

فَبَكَى ثُمَّ انْفَجَّت إِلَى الصَّخَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ فِي اللَّهِ عِلْمًا وَمِنْ
 كُلِّ مَصِيبَةٍ وَعَوَضًا مِنْ كُلِّ فَاتٍ
 وَخُلْفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَإِنَّ اللَّهَ فَإِنِّي
 وَالْبَهْ فَارْقُبُوا نَظْرَةَ الْعِصْمَةِ فِي
 الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا فَإِنَّمَا الْمَصَابِ مِنْ
 لَمْ يَجِبُوا وَانْصُرَفَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 صَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى
 أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فِي كَرَمٍ
 كَفْتُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحَابَةٍ
 لَيْسَ فِيهَا قَيْصُصٌ وَلَا عَمَامَةٌ فَقَالَ
 لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ
 الْأَثْنَيْنِ قَالَ فَإِنَّ يَوْمَ هَذَا قَالَتْ يَوْمَ
 الْأَثْنَيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا بَنِيَّ بَيْنَ الْبَيْتِ فَانْظُرْ
 أَثْوَابَ كَانَتْ عَلَيْهِ وَكَانَتْ
 مِثْلُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ
 فَقَالَ اغْسُلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزَيْدًا
 عَلَيْهِ ثَوْبِي بَيْنَ فَكَفَنُونِي فِيهِ

اور رونے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد صحابہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر کہنے
 لگا۔ ہر مصیبت سے اللہ کے دین میں تسلی
 ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے لیے عوض ہے ہر
 ہلاک ہونے والی شے کے لیے اس کا قایم مقام ہے
 اللہ کی طرف رجوع کرو اور کسی رحمت کے منتظر ہو کر بیکار
 بلا مصیبت کے وقت اور کسی نظر رحمت پر سے توجہ
 غور کرو جسے مصیبت پہنچتی ہے وہ نواب محروم نہیں
 ہوتا یہ کہلورہ شخص چلا گیا ابو بکر علی فرماتے ہیں وہ
 حضرت خنجر بن حارثی میں ام المؤمنین حضرت عائشہ
 صدیقہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر کی بیوی
 میں ان کے پاس گئی آپ مجھے فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو تم نے کئی چیزوں میں کفنا یا تھا میں نے
 کہا سحر (ملکین میں ایک بستی کا نام ہے) کے
 تین سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ پھر
 مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے
 دن وفات پائی میں نے عرض کیا یہ کون فرمایا اچ کیا
 دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ
 رات سے پہلے یہ بھی کچھ ہو جائیگی کی حالت میں جو
 کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے۔ اوسین زعفران یا گریز
 کا دھبہ لگ گیا تھا آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا
 یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھو کر اور
 دو کپڑے لیکر ان میں مجھے کفن دینا

کتبہ من
 کل مصیبة
 اشاره الى
 قوله تعالى
 والله واناليه
 لاجيئون
 بيجان يكون
 العباد في
 دين العباد
 ثم يذبحون
 عليه في دين
 الامم قوله
 فقال علي
 ما بين علي
 وصحبه في
 الحسين
 وقل للملوك
 زبوا ما كان
 في كنفهم
 من كنزهم
 ثم يذبحون
 عليه في دين
 الامم قوله
 فقال علي
 ما بين علي
 وصحبه في
 الحسين
 وقل للملوك
 زبوا ما كان
 في كنفهم
 من كنزهم

قلت ان هذا رجل ^{قبيح} قال ان الحق
احق بالجد يد من الميت انما هو
للمصلحة فلم يتو في حتى امسى من
ليلة الثلاثاء ودفن قبيل ان
يصبح رواه البخاري عن عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم
قالت كان لابي بكر غلام مجنون
له الخراج وكان ابي بكر يأكل من
خراجه فجاءه يوم ما يشئ فاكل
منه ابي بكر فقال له الغلام
تدري ما هذا فقال ابي بكر
وما هو قال كنت تكفنتك لاننا
في الجاهلية وما احسن الكهانة
الا اني خدعته فلقيني فاعطاني
بذلك هذا الذي اكلت منه قالت
فا دخل ابي بكر يده فقاء
كل شيء في بطنه رواه البخاري
وفي رواية عن ابي بكر الصديق
رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لا يدخل
الجنة جسد غدي مجامر رواه
ابن بكراحد بن المحسن البيهقي في
شعب الايمان عن امير المؤمنين

میں نے عرض کیا یا جان یہ کپڑا تو بڑا ناہموں فرمایا
 نے کپڑے کا ستون بیت سے زندہ زمانہ ہے کفن
 تو پسپ اور خون کے لیے ہے وہ آئینہ فروانی میں (ابو داؤد)
 کی پوری شام نہ بچتی تھی کہ آپ نے دار باقی میں حلت
 فرمائی اور صبح سے کچھ پہنے مدفون ہوئے بخاری
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر
 الصدیقہ کا ایک غلام تھا جو اپنے پاک کب سے حضرت
 ابو بکرؓ کو اپنی کمائی دیتا تھا ابو بکرؓ نے اسکی آمدنی کھاتے
 تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے
 جب دستور تناول فرمایا غلام نے کہا آپ کو
 نہیں معلوم پیکار کیا تھا فرمایا مجھے خبر نہیں۔ تو بتلایہ
 کہاں سے لایا مادر کس طرح لایا اُس نے کہا کہ جاہلیت
 کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں دیکھ کر
 کچھ بتایا تھا۔ میں ابھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر غریب
 وہی کے لیے یہ کام کیا تھا اے اتفاقاً وہ آج مجھے ملا
 اور جو آپ نے تناول فرمایا اُس نے دیا تھا حضرت ابو بکرؓ
 نے حلق میں انگلی ڈال کر بتے کی راہ سے سارے کھانا کھا
 اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حرم
 حرام خدا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نچایا گیا
 اس کو یہ حق نے شعب الایمان میں ترقی
 کیا ہے ترمدی
 ابوداؤد۔ ابن ماجہ
 امیر المؤمنین حضرت علیؓ بن ابیطالب

قلت ان هذا الرجل قال ان الحي
 احق بالجد يد من الميت انما هو
 للمحلة فلم يبق في حق امسى من
 ليلة الثلثاء و دفن قبيل ان
 يصبر رواه البخاري عن عائشة
 زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 قالت كان لابي بكر غلام يجز
 له الخراج وكان ابن بكر باكل من
 خراجة فجاءني مابثني فاكل
 منه ابن بكر فقال له الغلام
 تدري ما هذا فقال ابن بكر
 وما هو قال كنت تكهنت لانس
 في الجاهلية وما احسن الاكفانة
 الا اني خدعته فلقيني فاعطاني
 بذلك فهد الذي اكلت منه قالت
 فادخل ابو بكر يده ففأ
 كل شيء في بطنه رواه البخاري
 وفي رواية عن ابى بكر ان الصدق
 رضي الله عنه ان رسول الله صلى
 الله عليه وسلم قال لا يدخل
 الجنة جسد غدي بخراج رواه
 ابى بكر احمد بن الحسن البيهقي في
 شعب الايمان عن امير المؤمنين

میں نے عرض کیا یا جان یہ کپڑا تو پناہ فرمایا
 نے کپڑے کا ستن رست سے زندہ نہ ہے کفن
 تو پسپ اور خون کے لیے ہے عائشہ فرماتی ہیں اود
 کی پوری شام بوجھتی تھی کہ آپ کے وارثی میں جلت
 فرمائی اور صبح سے کچھ پہنے دفن ہوئے بخاری
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر
 اس غلام کا ایک غلام تھا جو اپنے پاک کب سے حضرت
 ابو بکر کو اپنی کمائی تیا تھا ابو بکر نے اس کی آمدنی کھانے
 تھے اکیس دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے
 جب دستور تناول فرمایا غلام نے کہا آپ کو
 نہیں معلوم ہے کیا تھا خراج یا مجھے خبر نہیں۔ تو بتلایہ
 کہاں سے لایا اور کس طرح لایا اُس نے کہا کہ جاہلیت
 کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں دیکھ کر
 کچھ بتایا تھا۔ میں اچھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر فریب
 وہی کے لیے یہ کام کیا تھا اتفاقاً وہ آج مجھے ملا
 اور جو آپ نے تناول فرمایا اُس نے دیا تھا حضرت ابو بکر
 نے حلق میں انگلی ڈال کر تے کی راہ سے سارا کھلنا کھا
 اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم
 حرام خفا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نہ جائیگا
 اس کو یہی حق نے شعب الايمان میں بتا
 کیا ہے ترمذی نے
 ابوداؤد ابن ماجہ
 امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب

الناس فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم مني ماله و نفسه الابحثة و حسابه على الله فقال ابو بكر والله لا قاتلن من فرق بين الصلوة و الزكوة فان الزكوة حق المال والله لو منعني عناقا لو اتى ذو نفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر رضي الله ما هو الا ان رايته ان الله شره صد رايي بل للقتال فعرفت انه الحق رواه ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم ابن المغيرة بن البرذية البخاري و ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري وفي رواية لابن سعد عن الزهري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان بن ثابت هل قلته في ابى بكر شيئا فقال نعم فقال قل و انا اسمع فقال له و تاني اثنين في الغار المنيف و قد طاف العدو به اذ صعد الجبل و كان حب رسول

چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے کا حکم ہے۔ مگر یہ وقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ نکالیں تو ان کا مال ان کی جان مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نہ کروں گا مگر حق پر قصاص ارنہا زمانہ میں اور ان کا حساب اللہ پر ہے ابو بکر نے فرمایا سچا میں ان کو گوشت لڑوں گا جو ناز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرے گی کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی کو مارنے بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو میں اُس نہ دینے پر ان سے ہمارا درد نہگا جو بن بھلا نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ابو بکر کا سینہ مثال کے لیے کھول دیا پس میں نے پچاں لیا کہ انکا یہ دعویٰ حق ہے ایک رایت میں ابن سعد نے ہی سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا۔ تم نے ابو بکر سے حق میں بھی کچھ کہا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ڈرا پڑ ہو تو میں بھی سنوں حسان نے کہا ابو بکر دو میں کا دوسرا لہذا راہنگہ غار میں تھا اس حال میں کہ اس پر دشمن پہرے تھے جس وقت وہ پہاڑ چڑھ رہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

میں نے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے کا حکم ہے۔ مگر یہ وقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ نکالیں تو ان کا مال ان کی جان مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نہ کروں گا مگر حق پر قصاص ارنہا زمانہ میں اور ان کا حساب اللہ پر ہے ابو بکر نے فرمایا سچا میں ان کو گوشت لڑوں گا جو ناز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرے گی کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی کو مارنے بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو میں اُس نہ دینے پر ان سے ہمارا درد نہگا جو بن بھلا نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ابو بکر کا سینہ مثال کے لیے کھول دیا پس میں نے پچاں لیا کہ انکا یہ دعویٰ حق ہے ایک رایت میں ابن سعد نے ہی سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا۔ تم نے ابو بکر سے حق میں بھی کچھ کہا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ڈرا پڑ ہو تو میں بھی سنوں حسان نے کہا ابو بکر دو میں کا دوسرا لہذا راہنگہ غار میں تھا اس حال میں کہ اس پر دشمن پہرے تھے جس وقت وہ پہاڑ چڑھ رہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

سنہ ۱۰۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے کا حکم ہے۔ مگر یہ وقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ نکالیں تو ان کا مال ان کی جان مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نہ کروں گا مگر حق پر قصاص ارنہا زمانہ میں اور ان کا حساب اللہ پر ہے ابو بکر نے فرمایا سچا میں ان کو گوشت لڑوں گا جو ناز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرے گی کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی کو مارنے بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو میں اُس نہ دینے پر ان سے ہمارا درد نہگا جو بن بھلا نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ابو بکر کا سینہ مثال کے لیے کھول دیا پس میں نے پچاں لیا کہ انکا یہ دعویٰ حق ہے ایک رایت میں ابن سعد نے ہی سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا۔ تم نے ابو بکر سے حق میں بھی کچھ کہا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ڈرا پڑ ہو تو میں بھی سنوں حسان نے کہا ابو بکر دو میں کا دوسرا لہذا راہنگہ غار میں تھا اس حال میں کہ اس پر دشمن پہرے تھے جس وقت وہ پہاڑ چڑھ رہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

[illegible]

۴۳
 انما كان عند
 عنده اواو
 نذر قصصه
 فسمع اصحابا
 يقولون انزلنا
 الحق من عند
 ربك عليه السلام

وقال صلى الله عليه وسلم
 في رواية
 ابى طالب
 على بن ابي طالب
 قال يا
 فقلت ان
 ذاك ابو
 يرمي
 الله عليه
 يقوم
 المشركين
 وانه كان
 ظمادني
 بالسيف
 واما المؤمن
 صلى الله
 قبل الله
 مات
 رضى الله
 الله صلى

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من أحب أن يبسط له فم لعل يؤكل منه فلن يملكه ربكم ولا يهتم الله بشئ منه حتى يقضى له أجله

٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١
 ٤٩٢
 ٤٩٣
 ٤٩٤
 ٤٩٥
 ٤٩٦
 ٤٩٧
 ٤٩٨
 ٤٩٩
 ٥٠٠
 ٥٠١
 ٥٠٢
 ٥٠٣
 ٥٠٤
 ٥٠٥
 ٥٠٦
 ٥٠٧
 ٥٠٨
 ٥٠٩
 ٥١٠
 ٥١١
 ٥١٢
 ٥١٣
 ٥١٤
 ٥١٥
 ٥١٦
 ٥١٧
 ٥١٨
 ٥١٩
 ٥٢٠
 ٥٢١
 ٥٢٢
 ٥٢٣
 ٥٢٤
 ٥٢٥
 ٥٢٦
 ٥٢٧
 ٥٢٨
 ٥٢٩
 ٥٣٠
 ٥٣١
 ٥٣٢
 ٥٣٣
 ٥٣٤
 ٥٣٥
 ٥٣٦
 ٥٣٧
 ٥٣٨
 ٥٣٩
 ٥٤٠
 ٥٤١
 ٥٤٢
 ٥٤٣
 ٥٤٤
 ٥٤٥
 ٥٤٦
 ٥٤٧
 ٥٤٨
 ٥٤٩
 ٥٥٠
 ٥٥١
 ٥٥٢
 ٥٥٣
 ٥٥٤
 ٥٥٥
 ٥٥٦
 ٥٥٧
 ٥٥٨
 ٥٥٩
 ٥٦٠
 ٥٦١
 ٥٦٢
 ٥٦٣
 ٥٦٤
 ٥٦٥
 ٥٦٦
 ٥٦٧
 ٥٦٨
 ٥٦٩
 ٥٧٠
 ٥٧١
 ٥٧٢
 ٥٧٣
 ٥٧٤
 ٥٧٥
 ٥٧٦
 ٥٧٧
 ٥٧٨
 ٥٧٩
 ٥٨٠
 ٥٨١
 ٥٨٢
 ٥٨٣
 ٥٨٤
 ٥٨٥
 ٥٨٦
 ٥٨٧
 ٥٨٨
 ٥٨٩
 ٥٩٠
 ٥٩١
 ٥٩٢
 ٥٩٣
 ٥٩٤
 ٥٩٥
 ٥٩٦
 ٥٩٧
 ٥٩٨
 ٥٩٩
 ٦٠٠
 ٦٠١
 ٦٠٢
 ٦٠٣
 ٦٠٤
 ٦٠٥
 ٦٠٦
 ٦٠٧
 ٦٠٨
 ٦٠٩
 ٦١٠
 ٦١١
 ٦١٢
 ٦١٣
 ٦١٤
 ٦١٥
 ٦١٦
 ٦١٧
 ٦١٨
 ٦١٩
 ٦٢٠
 ٦٢١
 ٦٢٢
 ٦٢٣
 ٦٢٤
 ٦٢٥
 ٦٢٦
 ٦٢٧
 ٦٢٨
 ٦٢٩
 ٦٣٠
 ٦٣١
 ٦٣٢
 ٦٣٣
 ٦٣٤
 ٦٣٥
 ٦٣٦
 ٦٣٧
 ٦٣٨
 ٦٣٩
 ٦٤٠
 ٦٤١
 ٦٤٢
 ٦٤٣
 ٦٤٤
 ٦٤٥
 ٦٤٦
 ٦٤٧
 ٦٤٨
 ٦٤٩
 ٦٥٠
 ٦٥١
 ٦٥٢
 ٦٥٣
 ٦٥٤
 ٦٥٥
 ٦٥٦
 ٦٥٧
 ٦٥٨
 ٦٥٩
 ٦٦٠
 ٦٦١
 ٦٦٢
 ٦٦٣
 ٦٦٤
 ٦٦٥
 ٦٦٦
 ٦٦٧
 ٦٦٨
 ٦٦٩
 ٦٧٠
 ٦٧١
 ٦٧٢
 ٦٧٣
 ٦٧٤
 ٦٧٥
 ٦٧٦
 ٦٧٧
 ٦٧٨
 ٦٧٩
 ٦٨٠
 ٦٨١
 ٦٨٢
 ٦٨٣
 ٦٨٤
 ٦٨٥
 ٦٨٦
 ٦٨٧
 ٦٨٨
 ٦٨٩
 ٦٩٠
 ٦٩١
 ٦٩٢
 ٦٩٣
 ٦٩٤
 ٦٩٥
 ٦٩٦
 ٦٩٧
 ٦٩٨
 ٦٩٩
 ٧٠٠
 ٧٠١

قتيب
 يدل به
 صلى الله
 عليه وآله
 قال خطيبنا
 عن
 شيخنا
 قال
 انه لما كان
 صلى الله
 قتلنا من
 رامن
 ابو بكر
 على راسه
 ابو بكر
 بن عباس
 بن النبی
 و ابو بكر
 و سلمه
 المومنين
 بن رسول
 اخلفوا
 له
 و
 من

سلم حضرت
 دی آپ
 اور فرمایا
 فی الواقع
 اسیطالہ
 رضی اللہ
 شجاع تر
 بول اٹھا
 صدیق
 صلی اللہ
 شخص
 کو آپ کے
 حضرت
 اور وہ
 رہے جو
 تجارتی
 عائشہ
 اللہ علیہا
 اللہ علیہا
 حضرت عائشہ
 ۱۱ عریضہ
 و فتن
 بالذکر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

۵
عبدالغفور
ننگر پار
گنجویں
کما وہ
ذیل بن
طالب
میں
میں میں
یا وہ بیکہ
سوال اسد
ما کوئی
پیش کرین
تکرار میں
کوئی نہ تھا
بے کڑے
قتل کرتے
بین حضرت
الدر صلی
البوکر رضی
الم انورین
سوال اللہ علیہ
پیچھے مونہ پر
خداوند کی

فی دفن فقال ابو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فانسيته قال لا تقدر الله نبي الا في الموضع الذي يحب ان يدفن فيه دفن في موضع فرائشه رواه الترمذي عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان ابا بكر فو له عن حفن علي النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فدفنهم في حفن عيين موضع يد علي ساعد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي واخبرناه عن عروة بن الزبير قال سمنا عبد الله بن عمر رضي الله عنه عن اشد ما صنع المشركون برسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت عقبة بن ابى معيط جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فوضع رداءه فخنقه فخنقه به خنقا شديدا فجاء ابو بكر حتى دفعه عنه فقال لا يقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم رواه البخاري في صحيحه باسناد صحيح عن ابى سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته قال اقبل ابو بكر علي فرسه من مسكة بالخير حتى نزل فدخل المسجد فلم يجد الناس حتى دخل علي عائشة فيقيم النبي صلى الله عليه وسلم وهو مضطج بجريرة فكشفت عن وجهه ثم اصب عليه فقبلة

حضرت ابو بكر نے فرمایا کہ تم لوگ مختلف نمائے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنیں ہے جسے بل نہیں آپ نے فرمایا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہونا چاہتا ہے خدا تعالیٰ اوسکی روح کو اور جگہ قبض کرتا ہے سو تم آپ کو موضع فرشتے میں جہاں وفات پائی تھی وہیں دفن کرو کر مزی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور آپ کی دونوں انگلیوں کو دستان اپنا منہ اور دونوں پونچھ کر اپنے منہ رکھ کر بطریق مذکور کہا مائے پیغمبر خدا مائے میر دوست مائے سب بزرگ تجاری نے اپنی پیچ میں اپنا جیم عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں میں نے عبدالبن عمر سے سنا ہے کہ جبے ایدایا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دی رہا بن عمر نے جواب دیا کہ میں نے عقبہ بن جسط کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن سے لے کر ناک کی حالت میں اپنی چادر ڈال کر اپنے زور سے کہنے چاہے سے آپ کا گلہ گھٹ گیا حضرت ابو بکر نے اگر کوئی دفع کیا اور فرمایا کہ تم آپسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ تم ہی میرا رب الہیہ حالانکہ وہ تمہاری باس کلی ہوئی نشانیاں لایا تجاری میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر اپنی نعلین پہن کر مدینہ کے قریب ایک موضع میں سے گھوڑی پر چڑھ کر آئے اور وہاں

۱۵

Handwritten marginal notes in Urdu and Persian script are present around the main text, providing commentary and additional references. Some notes are written vertically along the left and right margins, while others are written horizontally above and below the main text blocks. The notes often cite other scholars or provide context for the main text's content.

شریکی فقال بائی انت یا نبی اللہ لا یجیم
 اللہ علیک موتین انا الموتۃ الی کہمت
 علیک فقد مکثنا فقال ابو سلمۃ فآخر فی
 بن عباس رضی اللہ عنہ ان ابابکر
 خرج وعمر یرکبہ الناس فقال جلس
 فانی فقال اجلس فانی فقتلہ ابوبکر
 فقال الیہ الناس وشرکوا عمر فقال ابابکر
 فن کان منکم بعد محمد اذان علیا
 قدامت ومن کان یبغی اللہ فان اللہ
 یحلی لہ موت قال اللہ تعالی وما محمد الا
 رسول قد خلت من قبلہ الرسل اذان
 مات او قتل الی الشاکرین واللہ لکان
 الناس لہ یرکبوا یعلمون ان اللہ لزل
 حتی تلاہ ابو بکر فتلکھا منہ الناس
 فداستمع فترہ الا یتلوھا رواہ البخاری
 عن ابی ہریرۃ ان رجلاً شتم ابابکر
 والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس
 یتعجب ویستسم فاما اکثر رد علیہ بعض
 قوالہ ففعلہ ابانہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام
 ففعلہ ابو بکر وقال یا رسول اللہ کان
 یضقی وانت جالس فلما رد دت علیہ
 بعض قوالہ غضبت وقت قال کان
 امسک سنان یرد علیہ فلما رد دت علیہ

اور اوندھے ہو کر بوسہ لیا ہر لڑکے کے اندر فرمایا
 میرا آپ پرستے قربان ہو یا رسول اللہ آپ پر دو موت
 کا کبھی اجل ہوگا (دینے اسکے بعد موت نہ آئی) جو موت
 آپ کے لیے مقرر ہوئی تھی وہ آپ کچھ چمکے آپ سلمہ کے ہیں مجھے
 ابن عباس نے فرمادی کہ یہ لکھ لو کہ ابوبکر نے آپ سے حضرت
 عمر کو اس سے کلام کر کے چنے انہیں بٹھا یا وہ نہ مجھے
 پہر بٹھا یا نہ مجھے آپ نے خطبہ شروع کر دیا سب لوگ حضرت
 عمر کو چور کر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو گئے پس آپ
 فرمایا احمد و صلوة کے بعد واضح ہو جو کچھ تم میں سے
 مجھ کو کہتا تھا وہ تو انتقال کر گئے اور جو اللہ کو عبادت
 کرتا تھا وہ ہمیشہ زندہ رہے کبھی مر گا دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا
 دامتہ الا لارسل ابیہ یعنی میری نسل سے پہلے ہی ہستی پائی
 گزر چکیں گی ابابکر وہ مر جائی یا مارے جاویں تم مرتد
 ہو جاؤ گے راوی حدیث کہتے ہیں بخیر لوگوں کا یہ حال تھا کہ
 گویا انگلیں آیت کے نزول کا علم ہی تھا کہ ابوبکر نے حضور کو
 نے یہ آیت پڑھی تو عام لوگوں نے آپ سے کہا یہ آپ ہیں یہ کسی
 آدمی کو نہ سمجھا کہ گویہ یہ آپ ہی پڑھتا تھا امام احمد
 بن حنبل نے میں ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے
 ابوبکر نے کو کچھ فرمایا کہ ناخدا ما دینی صلعم شیئہ تعجب
 اور تم فرماتے تھے تم سے گرجیا ہے بہت زیادتی کی تو
 ابوبکر نے یہی جھٹلاتا کہ ابوبکر ابوبکر ابوبکر ابوبکر
 میں اگر کھڑے ہو کر دوڑ کر ابوبکر آپ سے ملے دے عرض کیا
 یا رسول اللہ فلاں شخص مجھے برا کہتا تھا انا آپ بیٹھے دے

وقم الشيطان ثم قال يا بابكر ثلاث
 كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلة فيصنع
 عنها لله غر وجعل الا اعتر الله بها نصره
 وما فقم رجل باب عطية يريدها
 صلة الا زاد الله بها كثرة وما فقم رجل
 باب مسألة يريدها كثرة الا زاد الله
 بها قلة رواه امام المحدثين ابو عبد الله
 احمد بن حنبل في مسند عن ابى
 عبد الله جابر بن عبد الله الانصاري
 قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وجاء باب بكر ما لمن قبل العلاء بن
 الحضرمي فقال ابو بكر من كان له
 على النبي صلى الله عليه وسلم دين
 او كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت
 وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان يعطيني هكذا وهكذا اوصى كذا اوصى
 يد به ثلاث مرات قال جابر ففعلت
 حثية فعدتها فاذا هي خمسمائة وقال
 خذ مثليها رواه البخاري في مسند النعمان
 بن بشير قال استاذن ابو بكر على النبي
 صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة
 عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال لا
 ادراك ترغبين صوتك على النبي صلى الله

شيطان اطرا پر آپ نے فرمایا اسے ابو بکر میں جبریں
 میں جو بکر رہی ہیں (۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی
 ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضا مندی کے لیے
 ہے تو خدای مدد اس کی مؤمن رخصت ہوتی ہے (۲) جب کوئی
 شخص صدمہ ارادے کے خلاف و عطل کے دروازہ کھولتا ہے
 اور اس کو اس کے مال میں کثرت و افزونی کرنا ہے (۳) جب
 کوئی شخص بیادنی کے قصد سے سوال دروازہ کھولتا ہے
 لینے بلا ضرورت کو گوشت کا گناہ ہے (۴) اور اس میں قاتل کی
 زیادہ کرنا ہے تجارتی سلم میں ابو عبد الله جابر بن عبد الله
 انصاری روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی
 جب حضرت ابو بکر کے پاس علماء انصاری دھجری تھے کہ
 کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا جس کسی کا
 حضرت پر قرض ہوا آپ نے کسی کو دینے کا وعدہ کیا ہو وہ
 ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر سے
 عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے دے دیے
 کیا تھا اور میں نے وعدہ جابر نے دونوں میں کو کر دیا تھا
 لینے آنا دینے کا وعدہ کیا تھا جابر کہتے ہیں میں حضرت
 ابو بکر نے دونوں میں ہر بکر و اس میں بی الدین جبر
 اسے گنا تو پانچ سو تھے ابو بکر نے فرمایا اس کے دو چار اور تین
 ابو داؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ لیکن حضرت
 ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور بابر
 حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں تھے ہی حضرت
 کو طمانچہ مارنے لگا کہ لے کر فرمایا میں تجھے خود دیکھا

(۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضا مندی کے لیے ہے تو خدای مدد اس کی مؤمن رخصت ہوتی ہے (۲) جب کوئی شخص صدمہ ارادے کے خلاف و عطل کے دروازہ کھولتا ہے اور اس کو اس کے مال میں کثرت و افزونی کرنا ہے (۳) جب کوئی شخص بیادنی کے قصد سے سوال دروازہ کھولتا ہے لینے بلا ضرورت کو گوشت کا گناہ ہے (۴) اور اس میں قاتل کی زیادہ کرنا ہے تجارتی سلم میں ابو عبد الله جابر بن عبد الله انصاری روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی جب حضرت ابو بکر کے پاس علماء انصاری دھجری تھے کہ کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا جس کسی کا حضرت پر قرض ہوا آپ نے کسی کو دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر سے عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے دے دیے کیا تھا اور میں نے وعدہ جابر نے دونوں میں کو کر دیا تھا لینے آنا دینے کا وعدہ کیا تھا جابر کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر نے دونوں میں ہر بکر و اس میں بی الدین جبر اسے گنا تو پانچ سو تھے ابو بکر نے فرمایا اس کے دو چار اور تین ابو داؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ لیکن حضرت ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور بابر حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں تھے ہی حضرت کو طمانچہ مارنے لگا کہ لے کر فرمایا میں تجھے خود دیکھا

(۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضا مندی کے لیے ہے تو خدای مدد اس کی مؤمن رخصت ہوتی ہے (۲) جب کوئی شخص صدمہ ارادے کے خلاف و عطل کے دروازہ کھولتا ہے اور اس کو اس کے مال میں کثرت و افزونی کرنا ہے (۳) جب کوئی شخص بیادنی کے قصد سے سوال دروازہ کھولتا ہے لینے بلا ضرورت کو گوشت کا گناہ ہے (۴) اور اس میں قاتل کی زیادہ کرنا ہے تجارتی سلم میں ابو عبد الله جابر بن عبد الله انصاری روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی جب حضرت ابو بکر کے پاس علماء انصاری دھجری تھے کہ کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا جس کسی کا حضرت پر قرض ہوا آپ نے کسی کو دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر سے عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے دے دیے کیا تھا اور میں نے وعدہ جابر نے دونوں میں کو کر دیا تھا لینے آنا دینے کا وعدہ کیا تھا جابر کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر نے دونوں میں ہر بکر و اس میں بی الدین جبر اسے گنا تو پانچ سو تھے ابو بکر نے فرمایا اس کے دو چار اور تین ابو داؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ لیکن حضرت ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور بابر حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں تھے ہی حضرت کو طمانچہ مارنے لگا کہ لے کر فرمایا میں تجھے خود دیکھا

[illegible]

٤٤
 صلى الله عليه وسلم خصال الملائكة
 مائة وستون فقال ابو بكر يا رسول
 الله لي منها شئ قال كلها فيك فهينالك
 يا ابا بكر هكذا ذكر جلال الدين السيوطي
 في تاريخ الخلفاء اي في ترجمة عن
 جابر بن عبد الله الانصاري رضى الله
 عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه
 اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بشئ من التوراة فسكت فجعل يقرئ
 ووجه رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يتغير فقال ابو بكر ثكلتك المفاكل ما
 ترى ما يوجه رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فظهر عمر الى وجه رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال اهوذا بالله
 من غضب الله ومن غضب رسوله
 رضينا بالله دينا وبالاسلام ديننا وحمد
 نبينا فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم والذي نفسي بيده لو بدأ لكم
 موسى فاتبعتموه وتركتموني لضللتم عز
 سواه السبيل ولو كان حيا وادرك
 بنوتي لا تبعني رواه ابو عبد الله بن
 عبد الرحمن الدارمي استخلاف
 امير المؤمنين امام المسلمين عليه
 السلام
 ١٣١٢
 جنتي من هاريسينا ديت

ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ ان میں سے محمد میں ہی کوئی
 خلعت ہو فرمایا اسے ابو بکر تجھے خوشی ہو تبہیں سب ہو جو
 میں اسکو جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر
 کیا ہے و آرمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
 کہ حضرت عمر بن الخطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 ایک ثورات کا نسخہ لائے آپ تو پچھے ہو گئے اور حضرت عمرؓ
 (ثورات کو) پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ کا چہرہ مبارک
 متغیر ہونے لگا ابو بکر بے تاب ہو گیا اور حضرت عمرؓ سے خطاب کیا
 فرمایا ارمیتیں تجھے رفیقو لیاں کیا تو رسول اللہ کا چہرہ مبارک
 نہیں دیکھتا ہے حضرت عمرؓ آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہنے لگے میں اللہ
 انکے غیبے اور اس کے رسول کی خفگی سے پناہ مانگتا ہوں
 اللہ سے اس کے رب ہونے کے روسے اسلام
 سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد سے پیغمبر
 ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے
 سامنے موسے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھو کر
 ان کی پیروی کرتے تو ضرور سیدھی راہ سے
 بہک جاتے تو اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے
 اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری
 پیروی کرتے

امیر المؤمنین

امام حسین

عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں

لان قتلہ لا یغنی عنہ
 و لا یغنی عنہ
 و لا یغنی عنہ
 و لا یغنی عنہ

ما كنت
المن العرب
نستعمل
في الحارة
غير
في صدين
تقريبك
لدي تيم
وغيره
نقول
ما ترى ما
نقول
نصفهم
بالبرص
عربنا
الغضب
وصد رسول
الله صلى الله
عليه وسلم
قوله لصلح
عن ساء
البيبا كيف
موجود

۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱

علیہ وسلم کان اذا استعمل الرجل
 منكم یقرن معه رجلا فنی ان یلی
 هذا الامر جلان مثا ومنكم
 فتتبع خطباء هم علی ذلك
 فقأمر زید بن ثابت فقال المنع
 أن رسول الله صلی الله علیه وسلم
 کان من المهاجرین وخلفته من
 المهاجرین ونحن کما انصار رسول الله
 صلی الله علیه وسلم فنحن انصار
 خلیفته کما انصاره شو اخذ یبدا
 بکرم فقال هذا صاحبکم فبايعه
 عمر شو یا یعه المهاجرون والانصار
 وضعد ابوبکر المنبر ونظر فی
 وجوه القوم فلم یر انه یرفع
 به فاق قال قلت ابن عمه رسول الله
 صلی الله علیه وسلم وحواریه
 اردت ان تتشوق عصا المسلمین
 فقال لا تشرب یا خلیفه رسول الله
 صلی الله علیه وسلم فقأمر فبايعه
 شو نظر فی وجوه القوم فلم یر علیا
 فدعا به فجاء فقال قلت ابن عم
 رسول الله وختنه علی بنته اردت
 ان تتشوق عصا المسلمین فقال لا تشرب

مشورے میں ہماری رائے ہی کو خلافت کے دو
 شخص ملی نہیں ایک ہم میں سے دوسرے میں سے
 اسکے بعد جانین سے خطاب اٹھ کر اپنی راہ بیان
 کرنے لگے زید بن ثابت انصاری نے پھر سے ہو کر کہا
 کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 میں سے تھے اور ان کا خلیفہ بھی انہیں میں سے ہی
 ہم لوگ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 یا وہ دو گنا ہیں پس طرح ہم ان کے معاون دو گنا
 تھے اس طرح ان کے خلیفہ کے ہونے مناسب ہیں
 یہ کہ کہ حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ تمہارے
 خلیفہ میں پس سے اول حضرت عمر نے بیعت کی
 پھر ماجرین وانصار نے اسکے بعد حضرت ابوبکر نے
 منبر پر چڑھ کر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زید کو ان میں
 پایا مگر وہ اس وقت بلانے سے چلے آئے تھے
 فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بیٹے اور ان کے ہماری ہوئے کی وجہ سے
 خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کے جماعت
 بتر بر کرنا چاہتے ہو حضرت زید نے جواب دیا ابو خلیفہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سہیں کوئی ملازمت نہیں
 کہہ کر اٹھے اور حضرت ابوبکر نے بیعت کی پھر دوبارہ لوگوں
 کو دیکھا اور حضرت علی کو پایا وہ بھی بلانے سے چلے آئے
 حضرت ابوبکر نے فرمایا اسے علی کیا تم نے یہ کہا ہے کہ
 رسول اللہ کے بیٹے کو ان کے دادا کی بیعت سے خلافت کا

۳۳

علی بن ابی طالب

(Marginalia in Urdu/Hindi script, including phrases like 'وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور ان کے ہماری ہوئے کی وجہ سے خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کے جماعت بتر بر کرنا چاہتے ہو حضرت زید نے جواب دیا ابو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سہیں کوئی ملازمت نہیں کہہ کر اٹھے اور حضرت ابوبکر نے بیعت کی پھر دوبارہ لوگوں کو دیکھا اور حضرت علی کو پایا وہ بھی بلانے سے چلے آئے حضرت ابوبکر نے فرمایا اسے علی کیا تم نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ کے بیٹے کو ان کے دادا کی بیعت سے خلافت کا')

يا خليفه رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فبايعه رواه الحاكم في المستدرک
 رحمه الله والبيهقي وابن حبان عن
 زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 مات وابوبکر باسنته یعنی بالعالیة
 فقام مرعاً يقول والله ما مات رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قالت
 وقال عمر والله ما كان یقیم فی نفسی
 الا ذلک ولیمبعثه الله فلیقطعن ایها
 الرجال وارجلهم فجاء ابو بکر فکشف
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقبله وقال بانی وای طبت حیاً ومیتاً
 والذی نفسی بیده لا یکن ینک الله
 الموتین ابداً اخر خرج فقال ایها
 الخلف علی رسلک فلما تکلم ابو بکر
 جلس عمر فحمد الله ابو بکر واشفی
 علیه وقال الا من کان یبعد محمداً
 فان محمداً اقدم مات ومن کان یبذل الله
 فان الله حی لا یموت وقال انک
 میت وارجعهم میتون وقال وما محمد
 الا رسول قد خلت من قبله الرسل

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں
 اس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہ آپ نے حضرت ابوبکر
 کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس میں ام ایمنین حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر نے حج عالیہ میں بھی حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہو کر فرما دیئے لوگو
 بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا
 (عائشہ فرماتی ہیں) حضرت عمر کھڑے تھے بخدا میں
 یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ اب اٹھا بٹھاتا ہو پھر
 دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں
 ابو بکر بھی کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونے کو کہہ
 ایسے لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے
 خدا میں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں
 کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو دوسری موت کا ذائقہ نہ چکھائے گا
 یہ کہہ کر وہاں سے نکلے اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے
 فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھہرے رہو جس نے
 ابو بکر کا نام کر نیسے عمر کے ہر کہے پر کہہ دیجئے آپ نے خضر پر
 فرمایا اسے کو گوشت پیا رہو جس شخص محمد کو پوتا تھا تو وہاں
 کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اسے زندہ رہو
 نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اسے جو تم مر گے
 اور وہ بھی اور دفن پایا محمد ایک پیغمبر ہیں ان سے
 پہلے اور بہت سے پیغمبر

گز چکے ہیں

اس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہ آپ نے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس میں ام ایمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر نے حج عالیہ میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہو کر فرما دیئے لوگو بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا (عائشہ فرماتی ہیں) حضرت عمر کھڑے تھے بخدا میں یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ اب اٹھا بٹھاتا ہو پھر دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں ابو بکر بھی کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونے کو کہہ ایسے لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے خدا میں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو دوسری موت کا ذائقہ نہ چکھائے گا یہ کہہ کر وہاں سے نکلے اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھہرے رہو جس نے ابو بکر کا نام کر نیسے عمر کے ہر کہے پر کہہ دیجئے آپ نے خضر پر فرمایا اسے کو گوشت پیا رہو جس شخص محمد کو پوتا تھا تو وہاں کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اسے زندہ رہو نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اسے جو تم مر گے اور وہ بھی اور دفن پایا محمد ایک پیغمبر ہیں ان سے پہلے اور بہت سے پیغمبر گز چکے ہیں

اس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہ آپ نے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس میں ام ایمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر نے حج عالیہ میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہو کر فرما دیئے لوگو بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا (عائشہ فرماتی ہیں) حضرت عمر کھڑے تھے بخدا میں یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ اب اٹھا بٹھاتا ہو پھر دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں ابو بکر بھی کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونے کو کہہ ایسے لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے خدا میں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو دوسری موت کا ذائقہ نہ چکھائے گا یہ کہہ کر وہاں سے نکلے اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھہرے رہو جس نے ابو بکر کا نام کر نیسے عمر کے ہر کہے پر کہہ دیجئے آپ نے خضر پر فرمایا اسے کو گوشت پیا رہو جس شخص محمد کو پوتا تھا تو وہاں کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اسے زندہ رہو نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اسے جو تم مر گے اور وہ بھی اور دفن پایا محمد ایک پیغمبر ہیں ان سے پہلے اور بہت سے پیغمبر گز چکے ہیں

افرن فأت أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن
ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و
سيعجز الله الشاكرين قال فنهزم الناس
بهكون قال واجهت الانصار المسطحين
عباداً في سقيفة بني ساعدة فقالوا ما هذا
فذهبا يهوا ابو بكر وعمر بن الخطاب وابو
صليحة من الجراح فذهب
عمر يتكلم فاسلحه ابو بكر وكان عمر
يقول ما اردت بذلك الا اتي قد
هيات كراما قد اعجبتني خنيت ان
لا يبلغه ابو بكر ثم تكلم ابو بكر
فتكلم ابلع الناس وقال في كلامه
نحن الامراء وانتوا الوزراء فقال
ختاب بن النذري لا والله لا نفع
منا ومنكم امير فقال ابو بكر لا ولكننا
الامراء وانتم الوزراء فهو اوسط
العرب دارا واربعة اصحاب
فبايعوا عمر وايا صليحة من الجراح
فقال لهم بل بنا عبد الله وانت دينا
وخيرنا وامننا اور رسول الله صلى
الله عليه وسلم فحان ما يابيه
وبايه النبوة قال تاملتكم سعد
بن عباد فقال عمر قتله الله واداه الله

عہ کو مار ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: منظرِ خدا ہی تھا۔

صلوات الله عليه وسلم فقال يا
 ايها الناس افرجوا لي فارجوا
 له فجاۛ حتى اكتب عليه و مشبه
 فقال ائت ميت و انتهم ميتون ثم
 قالوا يا صاحب رسول الله صل
 الله عليه وسلم اقم رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
 فعملوا ان قد صدق قالوا يا صاحب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اقم رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف
 قالوا يدخل قوم فيكثيرون ويضربون
 ويدعون شيوخهم جون حتى
 يدخل الناس قالوا يا صاحب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اقم رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم قال نعم قالوا اين قال
 في المكان الذي قبض الله فيه روحه
 فان الله لم يقبض روحه الا في
 مكان طيب فجلسوا ان صدق ثم
 امرهم ان يغسلوه بماء ابيض و اجتمع
 المجرعون يتشاورون فقالوا اطلب
 بنا الى اخواننا من الانصار نندخلهم

اور صحابہ کرام نے بھی یہی دعا مانگی اور فرمایا
 کہ لوگو! میرے رستہ چھو سب گھٹ گئے آپے تمہارے
 رسول اللہ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ ہی مرنوالے
 اور وہ بھی مرنوالے ہیں۔ لوگو! فیہ کل شکر عرض
 کیا کہ رسول اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت کیا واقع
 میں آپ کا انتقال ہی ہو گا فرمایا ہاں صحابہ نے ہاں لیا
 کہ اپنے سچ کہا۔ پھر بولے اے صاحب رسول اللہ
 کیا آپ پر نماز پڑھائی جاوے گی خرابیا کیوں
 نہیں عرض کیا اس کی کیفیت بتا دو کہ
 کیونکر نماز ہو گی فرمایا پہلے ایک قوم داخل
 ہو کر تکبیر نماز دعا پڑھ کر چلے جاوے۔ پھر
 دوسرا گروہ اس طرح کرے جسے کہ سب
 لوگ نماز سے فارغ ہو جاویں۔ صحابہ بولے
 اے صاحب رسول اللہ صلعم کیا رسول اللہ
 دفن کئے جاوے گئے فرمایا ہاں۔ عرض کیا
 کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی
 روح مبارک قبض کی ہے کیونکہ اللہ صاحب
 ہے آپ کی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ جسے
 بعد حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ آپ کو عبد المطلب
 اولاد غسل دے پھر ہاں بزمین مشرف ہو کر
 کسے لئے جمع ہوئے اور حضرت ابو بکر نے
 آپ ہی ہمارے ساتھ تھے۔ انصار ہاں نہیں
 تشریف لے چکے۔ تاہم انکو بھی ہم

حضرت ابو بکر

حضرت ابو بکر

حضرت ابو بکر

حضرت ابو بکر

حضرت ابو بکر

حضرت ابو بکر

من راحة لقد قلت امرًا عظيمًا
 مالي به من طاقٍ ولا بدّ الا ببقوة
 الله فقال علي والمزنيهما اغضبا
 الا انا اخبرنا من المشورة
 وانما نرى ابا بكيم احق الناس بها
 وانه لصاحب الغار والاعرف
 شرفه وخبره ولقد امره رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ان يصلي با
 لثناين وهو حي رواء الحاكم في
 المستدرک وموسى بن عقبة وفي
 رواية انه رضى لدينا افلا
 نرضاه لاني انا عبد الله بن قيس
 بن موسى الاشعري رضى الله عنه
 قال مريض النبي صلى الله عليه
 وسلم فاشتد مرضه فقال مروا
 ابا بكيم فيصلي بالناس قال قلت
 عائشة انه رجل رقيق اذا قام
 مقامك لم يستطع ان يصلي با
 لثناين قال مري ابا بكيم فيصلي
 بالناس فعادت فقال مري ابا بكير
 فيصلي بالناس فعادت فقال مري ابا بكير
 فيصلي بالناس فانكن صواب يوسف يوفاته
 الرسول فصل بالناس في جيق النبي صلى الله

میرے گھر میں ایک ہی تخت امر کا پتہ والا کیا
 ہے جسکی مثل تم گئیں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جسکی
 میں دشوار جانتا ہوں مگر اسکی مدد ہی حضرت علی
 حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم ابو بکر کو امرا
 میں تمام لوگوں سے سختی زیادہ دیکھتے۔ اور
 اون کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول
 وہ صاحب الغار ہیں۔ دوسرے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں
 انہیں امامت کا حکم فرمایا مگر کہو تو صرف مشورہ
 میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایسا
 بخاری میں عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے
 کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے
 اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے
 فرمایا۔ ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھاویں
 حضرت عائشہ نے فرمایا ابو بکر ایک نرم
 شخص ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے ہونے
 سے انہیں ضبط نہ ہوگا۔ اور لوگوں کو
 نماز پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا۔
 (اے عائشہ) ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھاویں
 عائشہ نے پہر وہی کہا آپ نے فرمایا ابو بکر
 کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ سے سہ بدرہ وہی فرمایا
 اپنے ارشاد کیا ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھاویں تم یوسف علیہ السلام
 کے مصیبت حضرت ابو بکر کے پاس صبر کیا وہ اپنے رسول خدا کی

وہی از لہجہ
 و لہذا امر
 علی سید
 الخیر و
 و لہذا امر
 انہ معلوم
 و لہذا امر
 و لہذا امر
 و لہذا امر

وہی از لہجہ
 و لہذا امر
 علی سید
 الخیر و
 و لہذا امر
 انہ معلوم
 و لہذا امر
 و لہذا امر
 و لہذا امر

وہی از لہجہ
 و لہذا امر
 علی سید
 الخیر و
 و لہذا امر
 انہ معلوم
 و لہذا امر
 و لہذا امر
 و لہذا امر

وہی از لہجہ
 و لہذا امر
 علی سید
 الخیر و
 و لہذا امر
 انہ معلوم
 و لہذا امر
 و لہذا امر
 و لہذا امر

عليه وسلم روة البخاري عن
عروة عن عائشة أن فاطمة بنت
النبي صلى الله عليه وسلم المتك
الى ابى بكر نسأله عن ميراثها
من رسول الله صلى الله عليه وسلم
الله عليهم عز وجل بالمدينة وقد
وما يبق من خمس خبير فقال ابو
بكر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا نورث ما تركنا
صدقة انا يأكل ال محمد في
هذا المال واتى والله لا خير فيها
من صدقة رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن حالها التي كان
عليها في عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا علم فيها بما عمل
به رسول الله صلى الله عليه وسلم
فابى ابو بكر ان يدفع الى فاطمة
منها شيئا فوجدت فاطمة على ابى
بكر فحجرتة فلم تكلمه حتى توفيت
وعاشت بعد النبي صلى الله عليه
سنة اشهر فلما توفيت دفنها
على ليلا ولم يؤذن بها اب بكر
وصلى عليها وكان لعل من الناس

بماری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم کی صاحبزادی تھیں کسی شخص کو حضرت
ابو بکر کے پاس اسلئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مال کے بیڑہ میں صاحب ذک اور میراث
میں بیرون جنگ کے رسول اللہ صلی اللہ کے اسلئے ارزانی فرما
تھا اور جو خیر کے خمس میں سے آپ کا مال باقی
رہا تھا میرا شرک دینا چاہتے تھے حضرت ابو بکر
نے کہا ابھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا
صدقہ یعنی وقف ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد
کے نفای جاری رہے گا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا صدقہ اوسى حال پر رہنے دو لگا جی طرح کہے زمانہ
میں تھا ایک ذرہ بہر تغیر نہ کرو لگا بخدا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم اوس میں تصرف کرتے تھے یہی مسطورہ کرو لگا
غرض کہ حضرت ابو بکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہرا کو
اوس مال میں سے (بطریق شرک) کچھ نہ دیا اس سے
حضرت فاطمہ کو حضرت ابو بکر پر اسلئے چغضہ آیا
کہ گو کمال چہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
زندہ میں مگر حضرت ابو بکر سے مال کی بابت کلام کیا
نہاؤنٹے ملیں (یعنی اس سے پہلے جو انساں آباد تھا اب
نفساں سے مبدل ہو گیا) پس جب حضرت فاطمہ کو
ہوئے تو ان کو حضرت علی نے بیرون حضرت ابو بکر کی اطلاع کے

۴۶

عروہ عن عائشة

استنكر على وجه الناس فالتس
مصالحه ابي بكر ومبايعته ولم يكن
يباع تلك الاشهر فارس الى
ابي بكر انا ولاننا احد معك
كراهية لمحض عمر فقال عمر
لا والله لا تدخل عليهم وحده
فقال ابوبكر وما عسيتم ان يفعلوا
والله لا يتهم فدخل عليهم ابو
بكر فشهد على فقال اننا
قد عرفنا فضلك وما عطاك الله
ولم تنفس عليك خبرا ساقه الله
اليك ولكنك استبددت علينا بالامر
وكما نرى لقرابتنا من رسول الله
صلى الله عليه وسلم فمباح حق
فاضت عينا ابي بكر فلما تكلم ابوبكر
قال والذي نفسي بيده لقرابة
رسول الله صلى الله عليه وسلم
احب الي ان اصل من قرابتي
واما الذي شجر بيني وبينك
من هذه الاموال فاني لم آل
فيها عن الخبر ولم اشرك امرأتين
رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضور ﷺ اور اونکی سلب خاطر کے باعث عزت کی
 نکلا ہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کے
 انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے روکنا اور انکار
 کرنا اچھا معلوم نہ ہوا حضرت ابوبکر سے مصالحت اور بیعت
 حبشہ کی کہ نہ کر بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ آن
 میں حضرت فاطمہ کے اشتغال ہی آپکو فرصت ہوئی پس آپ نے
 حضرت ابوبکر کو بلا یا اور کہا بھیا کہ آپ کے ساتھ دوسرا کوئی شخص
 رکھو کہ آپ کو خوف تھا کہ اگر عرض شریف لائیگے تو عذاب زیادہ کرے
 اس پر جب حضرت عمر کے حضور کو مکروہ جانتے تھے یہاں حضرت
 عمر نے فرمایا ای ابوبکر! بخدا آپ وہاں تنہا نہیں ہیں حضرت
 نے فرمایا کیا ہندو گن ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کیگئے خبا
 اکیلا ہی جاؤ نکلا پس حضرت ابوبکر علی کے پاس آئے آپ نے خطبہ
 پڑھ کر فرمایا ای ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت اور جو اسکی عنایتیں
 آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بند گمیاں خدا تعالیٰ کی آقا پر
 فرمائیں حکماء پر مطلق حمد و ثناء نہیں مگر جو کلمہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے ساتھ خلاف میں شریک ہو سکے سختی تھے اور آپ
 رسول کی مجلس وجہ سے علیحدہ کر دیا اسکی پیشانی پر تباہی حضرت
 ابوبکر کی آنکھیں پھٹیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے ناساتے کی
 صلہ رحمتی سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اہل قرابت مجھے بہت محبوب
 ہاں مجھ پر اور تم میں تنازع و اختلاف کا باعث یہاں ہوئی ہے
 میں کہی بھلائی میں تقصیر نہ کروں گا اور صلہ مرا کرنے رسول اللہ
 صلی علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ذی کروں گا اور سے کہی
 ترک نہ کروں گا۔

قلنا سمعت بنعمة من الله وفضل كما
 نحب واليوم يوم بنت خارجة
 فأتيتها قال نعم ثم قال دخل رسول
 الله ص وخرج أبو بكر إلى أهله بالشم
 والروايات منعاضة على أن الله
 كان أبو بكر وروى عن ابن عباس
 أنه قال لم يصل النبي ص خلف
 أحدهم أمته إلا خلف أبي بكر
 وصلى خلف عبد الرحمن بن عوف
 في سفر ركعة وروى عن دافع بن
 عمرو بن عبيد عن أبيه أنه قال
 لما أنقل النبي ص عن الخروج أمر
 أبا بكر أن يقوم مقامه فكان
 يصل بالناس وربما خرج النبي ص
 بعد ذلك أبو بكر في الصلاة
 ويصل خلفه ولم يصل خلف
 أحد غيره إلا أنه صلى الله عليه
 وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن
 عوف ركعة واحدة ففسروا
 أسد الغابة عن الحسن البصري
 عن علي بن أبي طالب قال قدم رسول
 الله ص أبا بكر وصلى بالناس وأني
 شاهد غير غائب وأني لم يصير غير مريض

جیسا مہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
وہی صحت آپ کی ہمیں دکھائی۔ آج بہت خارجہ
حضرت ابو بکر کی بیوی کی باری ہے اگر آپ فرمایا
تو حجابوں فرمایا بہتر ہے یہ کہہ کر آپ تو حجرے میں بیٹھ
لے گئے اور انکا پی پی بی بی کے پاس موضع سخن خیر
چلے گئے۔ غرض کہ تمام روایات حضرت ابو بکر کی آیت
پر متفق ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی
علیہ وسلم نے انہیں ایسی کیے چھ حضرت ابو بکر کے سوا
بہنیں پڑھی (حضرت نہ سفریں) ماں ایک سفر میں اگر
بن عوف کے چھ صرف ایک رکعت پڑھی۔ رافع بن
بن عبد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب صلے
علیہ پڑھ کر منی کی سختی سے باہر نکلا دھوا تو اپنے
حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ میری جگہ کہہ ہوں ہیں و
لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ ابو بکر نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ ان کے چھ
بیٹے نماز پڑھا رہے ہیں ابو بکر کے سوا کیسے چھ اپنے
نماز بہنیں پڑھی مگر عبد الرحمن بن عوف کے چھ
صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں۔

اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابیطالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو مقدم کیا۔ اور انہوں نے نماز پڑھائی باوجودیکہ میں موجود تھا کہیں غائب نہ تھا۔ تندرست تھا بیماری نہ تھی۔

صاحبه سقر بئس قال البقرة فاقبنت بعد سحره بكرا ان من قاتلها او امها او اخاه او اخواته او اولادهم او نسبا لهم اشد الم حريقا فمن افترى على الله ما لم يفعل له عذاب النار جهنم هو الذي يوصف به في سورة الاحقاف والاسرار والاعراف والجن والشورى والنحل والقصص والروم والاحزاب والمائدة والجمعة والحج والفتح والاحزاب والاسرار والاعراف والجن والشورى والنحل والقصص والروم والاحزاب والمائدة والجمعة والحج والفتح

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مجلسه اول در تاریخ ۱۳۰۲ هجری قمری

شيئا حق رأينا من الرأي ان يستخلف
ابا بكر فاذا مروا مستقما حتى مضى
بسيلا شورا ابا بكر راى من
الرأى ان يستخلفهما فاذا مضى
فرب الدين يجراه ثورا فوالا طلبوا
الدين فكانت امور يقضى الله فيها
رواه احمد والبيهقى فى دلائل
النبوّة عن ابن مائل قال قيل لعلى
الا تستخلف علينا قال ما استخلف
رسول الله فاستخلف ولكن ان
يؤد الله بالناس خيرا فيشجعهم
يعدى على خيرهم كما جمعهم
بعد نبيهم على خيرهم رواه
الحاكم وصححه والبيهقى فى دلائل
النبوّة عن الحسن قال قال على
لما قبض النبي م نظرنّا فى امرنا
فوجدنا النبي م قد قدّم ابا بكر
فى الصلوة فرضينا لديننا من رضى
رسول الله م لديننا فقلّمنا ابا بكر
رواه ابن سعد عن انس قال
بعث بنو المصطلق الى رسول الله
ان اسأله الى من نكفّم صدقاتنا
بعدك فأتيتهم فأسألت فقال الى ابى

جس نے اپنی رائے سے ابو بکر کو خلیفہ بنایا پس وہ
 مرتے تک نہایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر
 ابو بکر نے اپنی رائے سے عمر کو خلیفہ بنایا یہاں تک
 کہ اکیسویں سال تک وہ اپنے ہمراہی قوم رضائی
 میں مشغول ہوئی اور اذنیہ بیت سے اس قسم کے کام
 پیدا ہوئے جن میں اس ہی فیصلہ کر لیا کہ لوگوں کو کبھی
 دلائل النبوة میں ابو دائل سے روایت کی ہے
 کہ کیسے حضرت علی سے کہا آپ میری کوئی خلیفہ نہیں
 بنا جاتے فرمایا کیا رسول اللہ خلیفہ بنا گئے جو میں
 بنا جاؤں۔ ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا
 چاہے گا تو جبر طرح اونکے نبی کے بعد اونکے بہترین
 لوگوں کو جمع کر دیتا یا سید طرح میرے بعد بھی بہترین
 شخص پر جمع کر دے گا۔

ابن سعد حن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا رسول اللہ کے انتقال کے بعد خلافت کے ملنے کی ہمیں امید تھی مگر ہم نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز میں مقام کیا پس جسے رسول اللہ ہماریسے دین کے لئے امید فرماویں ہم اچھی دیت پر آمنا رہے۔
گزشتہ باب کے ذکر کے بعد اب اس حکم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کے ہاتھ پر بات روایات کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ کے پیچھے صدقہ لے سکیں میں نے آپ کو بوجھا۔ منہ مابا۔

حضرت کے
مدائست کے
الضخام اور
استحقاق علی
ہیئتہ فی
غلاف بیرون
جو کہ رسول اور
صلی اللہ علیہ وسلم
وفاقی کے مقام
صحابہ کرام
و کرام کے
کے مطلق اور
شایعہ
مقام کے
معلوم مقام
کہ رسول اللہ
بعد ازل و
جلوس و
حضرت ابوبکر
ہمہ تنفیض
کی ایک
سے ایک
یہ ان کے
اور جسے

١٢٠٠

بكره رواه الحاکم وصححه ابن

عباس قال جاءت امرأة الى النبي
صلعم تساله شيئا فقال تعودين
فقال يا رسول الله ان عدت و
اجدك تعرض الموت فقال ان جئت
فلم تجدني فاق ابا بكر فانه
الحليفة بعدى رواه ابن عساکر عن
عائشة قالت قال رسول الله ص في
مرضه ادعى الى عبد الرحمن بن ابي
بكر اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه احد بعدى شوقا
وعبه معاذ الله ان يختلف المومنون
في ابي بكر رواه احمد وغيره
عن عبد الله بن زبعة عن علي
قال لقد امر النبي ص ايا بـ
ان يهل بالرس واني لما هلك
ما انا بقاتب وما بى مرض فرينتا
لنيا ناسا رضي به النبي ص فرينتا
والا لا نفعرى قال العلماء وقد
كان معروفا باهلية الامامة في
حين النبي ص حضرته امر المؤمنين
بها قاله لرواه ابن عساکر

حضرت قمر مت با و ستر قارا مت

ابو بکر کے پاس صدقہ بھیج دیا۔

ابن عساکر ابن عباس سے رعایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس بچہ مانگنے کے لئے آئی تھیں فرمایا بہتر نا دے کہ یا رسول اللہ اگر میں اتنی آؤں تو نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد کر رہی تھی۔ فرمایا۔ اگر تو اسے اور مجھ سے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس جانا میرے بعد وہی خلیفہ ہوگا احمد وغیرہ نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبد الرحمن بن ابی بکر کو میرے پاس بلانے میں ابوبکر کے لئے خلافت مجھ سے جاؤں کہ اوپر میرے بعد کوئی اختلاف نہ کرے یہ فرمایا جانے دو میں ابوبکر کی خلافت میں حاضر ہونا کر رہا ہوں۔ محمد ابن زید نے حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نرا ز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر ہوتا تھا نہ تھا نہ دست بجا رہا نہ ہا سو ہم نے اپنی دنیا پسند کیا جسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناری و زاری کے لئے پسند فرمایا۔

اتنہری نہیں مجھ پر علما کا مقولہ کہ ابو بکرؓ نے
 زمانہ نبی میں اللہ کے امیر، اہل کس مائے مشہور
 تھے۔ ہم انہوں نے حضرت یونسؑ کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نبی کی حالت میں
 ابو بکرؓ کو آپ امام بنایا۔ حضرت نے فرمایا

فوقها كتابا في الآداب من مؤلفات أبيه

منه الى من فاقه
صدقاته المخلصين
قال الى بكبر
الصدق وهذا
لنوتيت كل من
قصد بلال
من الاشارة
الى ان الحاشية
لها كل كلمة
في حاشية
الاصحاح
معه من حاشية
سورة
فازت في النص
الله عظمنا
هنا في
عليه من
نفسه قتال
اليد في
من

عليه السلام
النبي صلى الله عليه وسلم
أنواع
مختصة
تفصيل العود
في الأورد
التي إذا
وغيرها

١٢٠

[illegible]

میں اور بیچ امام بناؤں گا خدا خود بنائے گا۔
ابن عساکر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اونکے سامنے ایک غم
میں بیٹھا کہنا کہ ہر جی ہی لوگوں کے چھپے ایک شخص
بیٹھا ہوتا ہے اوسے اشارہ کر کے فرمایا تو بے پہلی
کہا میں خلافت کی بات کیا لکھا یہ کہ ہے تجھ پر
جی کا خلیفہ اوس کا دوست ہو سکتا ہے۔

ابن عساکر عن أبي بكرة قال أتيت
عمر وبين يديه قوم يأكلون
فاومى في آخر القوم الى رجل
فقال ما تجد فيما نقر قبلك
من الكتب قال خليفة النبي ص
رواه ابن عساکر الدیلمی عن محمد

آجہن عساکر محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن
 عبدالغفر نے کسی چیز میں دریافت کر نیکے لئے عرض کی
 کہ پاس مجھے سچا بیٹے اگر کہا جس نے اس کی یا ہر ایک کی طرف
 گرفتار رہیں آپ مجھے اس سے شفا دے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابو بکر کو خلیفہ بنایا جس نے سکر سید سے بیٹے گئے اور شرح
 ہو کر فرمائے گئے اُمیں ان لوگوں کو شک تیز آپ مروجہ
 ہاں اس خدا کی فتح ہے سو کوئی معبود نہیں سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ابو بکر کو خلیفہ بنایا وہ اللہ کی معرفت اس کے خدائے
 سب سے بڑے ہوئے تھے اور نہیں اگر خلافت کا حکم
 نہ ہوتا تو اس پر مرنے سے بہت خوف کرتے یہی میں ہے
 کہ حسن بصری اللہ تعالیٰ کو اس قول میں کہ اسی ایمان
 والو جو کوئی تم میں سے اپنے بن سے چلنے کا سونف
 اللہ تعالیٰ قوم کو ملایا کہ وہ اللہ کو دوست رکھیں گے
 اور وہ اوہیں محبوب رکھیں گے۔ فرماتے ہیں بخدا وہ
 ابو بکر اور ان کے رفیق ہیں جب عربین سے پہر گئے تو
 ابو بکر اور ان کے باروں نے ان سے حماد

بين الزبير قال ارسلني عمر بن
عبد العزيز الى الحسن البصري
سأله عن اشياء فجزبه فقلت له
شيئين فيما اختلف الناس فيه ^{هل كان}
يسول الله استخلف ابا بكر
استوى الحسن فاعتزل قال اوفى
نك هولاء لا اباك اى والله
الذى لا اله الا هو لقد استخلفه
هو كان اعلم بالله واتقى له و
شد له مخالفة من ان يموت عليها
ولم يامر رواء ابن عساكر
عن الحسن البصري في قوله تعالى
يها الذين امنوا من يرتد منكم
بن دينه فسوف باقى الله بقوم
جهنم ويجزئه قال هو والله ابوبكر
اصحابه لما ارتدت العرب جاهدوا

و هو سلم اشار الى ان موسى قال قوما هذا قبيلكم الذي لا يذبح الله عليه شيئا فهو قريب منكم على ما تفتح سمعان وقال هذا قبيلكم

[illegible]

ص مجھڑ ابو بکر عبداللہ اسقف فساد عشرين ليلا الى الجبهة تاتق امر يها و قتل قاتل ايد ورجع بل كيش سالما و قتمتوا ١٧

لَوْلَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَحْلَفَ مَا عَابَدَ
 اللَّهُ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةُ ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ
 فَقِيلَ لَهُ مَهْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ
 فِي سَبْعَةِ مِائَةٍ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا نَزَلَ بَدِئَهُ
 حَشَبٌ يَنْضُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَارْتَلَّتْ
 الْعَرَبُ إِلَى الشَّامِ وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَهْلُ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا زِدْ وَاهْوَلْ إِلَى
 الرُّومِ وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ
 الْمَدِينَةِ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 لَوْ جِئْتُ الْكَلَابَ بِأَجَلِ انْفِكَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَا رَدَدْتُ جَيْشًا وَجْهَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ وَلَا حَالَتُ لَوْ أَنَّ عَقْدَهُ فَوْجَهُ
 إِسْمَاعِيلُ فَعَجَلَ لَا يُمْرُ بِقَبِيلَةٍ يَرِيدُونَ
 الْارْتِدَادَ إِلَّا قَالُوا لَوْلَا أَنَّ فِي
 هَوْلَاءِ قُوَّةً مَا خَرِبَ مِثْلُ هَوْلَاءِ
 مِنْ عِنْدِهِمْ وَلَكِنْ نَدَّ عَنْهُمْ حَقٌّ يَلْقَوُ
 الرُّومَ فَنَزَّ مَوْهَبَهُمْ وَقَتَلُوهُمْ وَرَجَعُوا
 سَامِلِينَ فَشَبَّتُوا عَلَى الْإِسْلَامِ رَوَاهُ
 الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عُرْوَةَ
 قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي
 مَرْضَاهُ انْفِذْ وَاجْبِشْ إِسْمَاعِيلُ فَسَارَ
 حَتَّى بَلَغَ الْجَوْفَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ

اگر ابو بکر حلیف نہ بنے تو اس قدر نہ پوچھا جاتا کہ میں کیا کہتا
یہ ہی حکم کیا لوگوں نے کہا ای ابو بکر یہ کہہ کہتے
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو
سات سو آدمی کے ساتھ شام کی طرف متوجہ کیا اور یہی
(موضع) میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا
عرب شام کی طرف چہرے گئے یہاں صحابہ رسول اللہ
ابو بکر کے ہاں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ہم کی طرف یہ لوگ جاتے
میں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے جہلے ہیں
اس سے اوچی غرض لشکر کے دہاں کر نکلی جی) ابو بکر نے
فرمایا اوس ذات کی قسم مجھے سوا کوئی معبود نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے پاؤں کہتے ہیں گھبراہٹ میں
لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرو گے نہ یہاں سے
جہنم کو اپنے باذہابا تو یہ ہرگز نہ کہلوں گا سو آپ نے
اسامہ کو چلنا کیا پس جو لوگ دین سے ہر جا چلنا ارادہ رکھتے
تھے ان کے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گزرنہو نہ تھا دیکھتے تھے
اگر ان لوگوں میں فوت نہ ہوتی تو اپنے لوگ ان کے پاس نہ چلنے
ابتدا کو جو کہ رخصت ہیں (یعنی قتال نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ
روم سے جا کر کربن لشکر اسامہ نے اونکو قتل کیا لشکر کے
اور سلاطی کے ساتھ مدینہ میں وہاں آئے پہن لوگ اسلام پر
ثابت قدم رہے یہی آئین عساکر عروہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں ہیں فرماتے
اسم کو لشکر کو کہہ گا حکم رو سوای حال بن لشکر چلائی کہ معبود
جز میں پہنچا اسامہ کی بی بی کا بیٹا ہے اس کی طرف کیا بھیجا

لَوْلَا أَنَّ أَبَا بَكْرًا اسْتَحْلَفَ مَا عُدَّ
 اللَّهُ نَشْمَ قَالَ الثَّانِيَةَ شَرُّ قَالَ الثَّلَاثَةَ
 فَقِيلَ لَهُ مَهْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَ إِسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
 فِي سَبْعِمِائَةِ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا نَزَلَ بَدِئَهُ
 حُشْبٌ فُضِّضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَارْقَلَّتْ
 الْعَرَبُ إِلَى الشَّامِ وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَهْلُ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا زِدْ وَاهْوَلْ إِلَى
 الرُّومِ وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ
 الْمَدِينَةِ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 لَوْ جُوزَتْ الْكَلَابُ بِأَرْجُلِهَا لَفُكَّ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَا رَدَّ دُجَيْشَاوَجَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَلَا حَلَّتْ لَوَاءُ عَقْدِهِ فُوجَّهَ
 إِسَامَةُ فَعَجَلَ لَا يُثَرِّمُ بِقَبِيلَةِ يَرِيدُونَ
 الْارْتِدَادَ أَلَا قَالُوا لَوْلَا أَنْ فِي
 هَوْلَاءِ قُوَّةٌ مَا خَرِبَ مِثْلُ هَوْلَاءِ
 مِنْ عُنْدِهِمْ وَلَكِنْ نَدَّ عَنْهُمْ حَقُّ يَلْقَا
 الرُّومَ فَهَزَمُوهُمْ وَقَتْلُوهُمْ وَرَجَعُوا
 سَامِلِينَ فَتَبَتُوا عَلَى الْإِسْلَامِ رَوَاهُ
 الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عُرْوَةَ
 قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي
 مَرَضِهِ انْفِذْ وَاجِشْ إِسَامَةَ فَمَسَارَ
 حَتَّى بَلَغَ الْحَرَفَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَمْرًا
 أَلَّا يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ

اگر ابو بکر حلیف نہ بنے تو اس نے پوجا جا جائے گا
 یہ بھی حکم کہا لوگوں نے کہا ای ابو ہریرہ کیا ہے
 جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامر بن زید کے
 سات سو آدمی کے ساتھ شام کی طرف متوجہ کیا ہے
 (موضح) میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا
 عرب شام کی طرف چھو گئے یہاں صحابہ رسول اللہ
 ابو بکر کے ہاں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ہم کی طرف لوگ جا
 رہے ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے ہیں
 اس سے اوس کی بغض نشک کے واپس کر لینی چاہیے ابو بکر نے
 فرمایا اوس ذات کی قسم جو جس کے سوا کوئی معبود نہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے ہاتھ کیسے بھی گسٹیں
 لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لے سکیں نہ سپروں کا اور
 چند گنا تو اپنے ہاتھ سے لے کر نہ کہوں گا سو اپنے
 اسامہ کو چلنا کیا پس جو لوگ دین سے ہر جا رہا کرارہا کرتے
 تھے ان کے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گھر نہ ہوتا تھا وہ کہتے تھے
 اگر ان لوگوں میں قوت نہ ہوتی تو ایسے لوگ ان کے پاس نہ نکلتے
 اب آؤ لوگو جو کہ میں نے (یعنی قتال نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ
 روم سے جا کر لڑیں لشکر اسامہ نے اونکو قتل کیا شک ہے
 اور اسلامی کے شاہ نہیں واپس آئے پس لوگ اسلام پر
 ثابت قدم رہے یہی ابن عساکر وہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض فرماتے تھے
 اسامہ کو لشکر کو کم کا حکم کرو سو اسی حال میں لشکر اسلامی کو
 جزی میں پہنچا اسامہ کی بی بی کا بچہ تھا اس کو بھی

وابن عمار عن ابن عمر قال لما
 برز ابو بكر واستوى على
 راحلته اخذ علي بن ابي طالب
 بزمامها وقال الى اين خليفة
 رسول الله اقول لك ما قال لك رسول
 الله ص يوم احد شرسيفك ولا تفحننا
 وارجم الى المدينة فوالله لئن فحننا
 بلك لا يكون للاسلام نظام ابدا
 رواه الدارقطني عن عبد الله بن
 عمر بن العاص قال سمعت رسول
 الله ص يقول يكون خليفة اثنا عشر
 خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا
 رواه ابو القاسم البغوي بسند حسن
 عن انس بن مالك قال لما بعث
 ابو بكر في السقيفة وكان الغاء
 جلس ابو بكر على المنبر فقام عمر
 فنكلم قبل ابي بكر فحمد الله
 واثني عليه ثم قال ان الله قد جهم
 امركم على خيركم صاحب
 رسول الله ص وثاني اثنين اذ هما
 في الغار فقوموا فبايعوه فبايع الناس
 ابا بكر البيعة العامة بعد بيعة
 السقيفة ثم تكلم ابو بكر

دارقطني ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب
 ابو بکر چلنے کے لئے مستعد ہوئے اور اپنی سواری
 پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونہی
 کی ہمار پکڑ کر کہا اسے خلیفہ رسول اللہ کیا
 تشریف لے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
 دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں ہی کہتا
 ہوں تلواریں ان کرو اور ہمیں اپنی ذات کے
 سبب خوف و گہرا ہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو
 خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں
 رہیں گے تو اسلام کا انتظام کہی نہ رہے گا
 ابو القاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبد اللہ
 بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
 صلعم سے رناتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے
 ابو بکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کریں گے۔ ابن حنفی
 سیو میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
 ابو بکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اسکی دوسری صبح
 کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے
 کلام کیا۔ حمد و ثنائے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 تمہاری ہمت کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ
 رسول اللہ کے رفیق ہیں جسے رحمت ابو بکر غار میں
 آتو وہ میں کہہ دو کرتے ہو کہ اسے ہر اکراوش بیعت
 کرو لوگوں نے ابو بکر سے سقیفہ کی بیعت کے
 بعد عامہ بیعت کی اس کے بعد ابو بکر بوسلے

۶۰

عامہ و ہذا عدد لا یزال خدا اللہ تعالیٰ یکرین علیکم انشاء حسنة خلیفہ تمہارے حق اللہ تعالیٰ علیہ

۲ قوبه ختمی ایچر علی قضا ای ارده علی قضا

فحمد الله واشتفى عليه ثم قال أما
بعد ايها الناس فاني قد وُليت
عليكم ولست بخير لكم فان احسنه
فاعينوني وان اساءت فتقوم في المبدأ
امانة والكذب خيانة والضعيف
فيكم قوي عندى حتى اريهم عليه
حقه انشاء الله والقوى فيكم ضعيف
حتى اخذ الحق منه ان شاء الله لا
يدع قوم الجهاد في سبيل الله
(١) . . . ضم بهم . . . الله تعالى
. . . بالذل . . .

..... ولا يشيم الفاشة
في قوم قط إلا أعهم الله
بالبلاء اطيعوني ما أطعت الله
ورسوله فلا طاعة لي عليكم
وقوموا إلى صلاتكم
يرحمكم الله رواه ابن اسحق في السيرة
عن عمر رضي قال الوؤز بن اياما ابى بكر
يا مان اهل الارض لربكم رواه البيهقي
في شعب الايمان عن علي رضي انه
دخل على ابى بكر وهو مريض فقال
ما اجد لقي الله بصيفة احب الى
من هذا المسبى رواه ابن عساكر

٩٢ هذا قول الصديقي موافق كل شي ثانياً الطبع

اور محمد و منسا کے بعد فرمایا اسے لوگو اگرچہ میں تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تم سے بہتر ہیں ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اس میں میری مدد کرو اور اگر کوئی برائی کر سٹیو تو مجھے سزا کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ حیانیت تم میں کے ضعیف گو میرے نزدیک قوی میں ناوقت یک میں اون کا حق دلا کر انہیں خوش نہ کروں اگر اسد جاے اور تھا۔ ی قوی میرے پاس ضعیف میں تھے کہ اور ہی اتنی زمین اگر اسد چلے جب کوئی قوم اس کی راہ میں جہاد کرنا چودیتی ہے تو امد صفا اونکے چہرہ زلت کا سکھ مار دیتا ہے۔ اور جس قوم میں جب کسی بیجالی پہنچتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگوں کو بلا میں لے کر آتا ہے جس چیز میں اسد رسول کی اطاعت کرول تم بھی او میں میری اطاعت کرو اور جب خدا و رسول نافرمانی کرو تو پھر بکو پھر بکا بکا کھا آئے تیرے دم کرے نماز کھرے ہو شعلہ ایمان میں پہنچی نے حضرت عمر سے روا کی ہے اگر ابوبکر ایمان تمام زمین و اولوں کا کیا کہ مقابل ٹکانہ نہ کیا جاوے تو اوں کا ایمان سب پر ہمارا ہوگا۔ ابن مساکر روایت کرتے میں کہ حضرت علی ابوبکر پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں اندر پڑا پڑا سوا ہوتا آپنے فرمایا اس کپڑا ڈلی ہوئے سے کوئی شخص جسے اسد رکائے اپنے صحیفہ محال کی کتاب ملاقات کی ہو میرے نزدیک زائد محبوب نہیں

٤٠ والملوك والمنطق واليس في الحصة

[illegible]

قال ابن عساکر روافدہ ورحمته
رواہ ابن سعید عن الرییم بن
انس قال مکتوب فی الکتاب الاول
مثل ابی بکر الصدیق مثل اللطیف
ایضا وقع نعم رواہ ابن عساکر
عن الرییم بن انس قال نظرنا
فی صحابۃ الانبیاء فما وجدنا نبیا
کان لہ صاحب مثل ابی بکر
الصدیق رواہ ابن عساکر عن
الزہری قال من فضل ابی بکر
اے لہ یشک فی اللہ ساعة قط
رواہ ابن عساکر عن الزبیر بن
بکتر قال سمعت بعض اہل العلم
یقول خطباء اصحاب رسول اللہ ص
ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی
طالب رواہ ابن عساکر عن
ابی حصین قال ما ولد لادم من
ذریۃ بعد النبیین والمرسلین افضل
من ابی بکر ولقد قام ابو بکر
یوم الردۃ مقام ربی من الانبیاء
رواہ ابن عساکر عن الشعبي
قال خض اللہ تعالیٰ ابا بکر یارب
خضال لہ یخضض بها احد من الناس

ابن عساکر ربيع بن انس سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابو بکر کی مثل میںہ کے مانند لکھی ہے جس جگہ پڑے نفع دے۔
ابن عساکر ربيع بن انس سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے انبیاء علیہم السلام کے یاروں اور رفیقوں کے وصف کو لے سو ہم نے لکھا کہ نبی پاک اور مکمل صاحب ابو بکر صدیق جیسا ہو۔
ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ بعض بڑے بزرگی حضرت ابو بکر کو ہے کہ انہوں نے احد میں ایک ساعت کہی شک نہیں کیا۔ ابن زبیر بن بکر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے واپس ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن عساکر ابی حصین سے روایت کرتے ہیں کہ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابو بکر سے بڑے بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا عرب کے مرد بزرگوں زمانہ میں ابو بکر نبیوں میں سے ایک ہی تھے قائم مقام تھے۔
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حق سبحانہ نے ابو بکر کو چار ایسی خصلتوں کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے اور کسی کو ان کے ساتھ خاص نہیں کیا۔

بیان حدیث فی حلیۃ النبوت
ابن عساکر رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبروں کو چار ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ان کو لوگوں میں سے ممتاز کیا گیا۔
ابن عساکر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبروں کو چار ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ان کو لوگوں میں سے ممتاز کیا گیا۔
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبروں کو چار ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ان کو لوگوں میں سے ممتاز کیا گیا۔
ابن عساکر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبروں کو چار ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ان کو لوگوں میں سے ممتاز کیا گیا۔

ابن عساکر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبروں کو چار ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ان کو لوگوں میں سے ممتاز کیا گیا۔

لا نسا العونی مکہ محبوب قیث ومنہ جسمہ الحسنیٰ کمالیٰ یوسف بن عیسیٰ

سقاہ الصدیق ولولیم احد الصدیقین
وهو صاحب الغار مع رسول الله
وريفقه في الهجرة وامره رسول
الله بالصلاة والمسلمون شهود
رواه ابن عساکر عن ابی جعفر محمد
الباقر قال کان ابوبکر لیسهم
مناجاة جبرئیل للنبی ولا یراه
رواه ابن عساکر عن سعید بن
المسیب قال کان ابوبکر من البق
مکان الوزیر فکان یثنا وره فی
جميع اموره وکان ثانیہ فی الاسلام
وثانیہ فی الغار وثانیہ فی العریث
یوم بدر وثانیہ فی القبر لویکن
رسول الله یقدم علیه احدا رواه
الحاکم فی صحیحہ عن ائمة امر قال
استب عقید بن ابی طالب وابوبکر
قال وکان ابوبکر سباً باً وثنائاً
غیر اثة تحریم من قرابته صل الله
علیه وسلم فاعرض عنه وشکا الی
النبی فقال رسول الله فی الناس
فقال الذئذ عون لی صاحبی ما شأنکم
وشأنه فوالله ما منکم رجل الا علی
باب بیتہ طلحة الا باب ابی بکر

آپ کا نام صدیق رکھا آپ کے سوا اور کسی کا
بی نام نہیں رکھا۔ وہ رسول اللہ کے ساتھ
صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے
رسول اللہ نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا
اور تمام مسلمان حاضر تھے۔ ابن عساکر
ابو جعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر جبرئیل کی نگرانی جو نبی صلعم سے ہوتی تھی
سننے اور ظاہر میں نہ دیکھتے۔ حاکم اپنی صحیح میں
سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر حضرت
کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ اذن سے اپنے
نہم کا مٹین مسوہ لیتے اور ابوبکر اسلام میں غار میں
بدر کے دن چہر میں تھیں رسول اللہ کے دوسرے تھے
حضرت آپ پر کسی کو مقدم نہ کرتے تھے۔ ابن عساکر
مقدم سے روایت کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن ایسحاق ابابور
ابوبکر میں سب و تم تک نفرت پہنچی گوا ابوبکر ہی نسبت سے
خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر
رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے اسے برا کہنا گناہ
جائز اور صحیح۔ روگردانی کر کے رسول اللہ پر
اس امر کی شکایت کی رسول مقبول لوگوں
میں کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگو تم میرا کون سا
کیلیے کیوں نہیں جڑتے ہو تم کو اس سے کیا مناسبت
جدا تم میں سے ہر ایک شخص کے دروازہ پر
اندھیرا ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر

عیسیٰ بن ایسحاق
تفسیر
و یقول
علیہا
۱۳۱۲

۴
کرم
کسی
نہ
۱۳۱۲

هو ابو بكر الصديق هذا آتاه
اثنين وهذا ذو شئبة المسلمين اياكم
لا يلتفت فيراكم تصرون عليه
فيغضب فياتي رسول الله فيغضب
لغضب فيغضب الله لغضبها فيهلك
ربيعة وانطلق ابو بكر و تبعته
وحدى حتى اتى رسول الله فحزبه
الحديث كما كان فرغم الى راسه
فقال يا ربيعة مالك وللصديق فقلت
يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي
كلمة كرهتها فقال لي قل كما قلت
حتى يكون قصاصا فابتى فقال رسول
الله اجل لا تردد عليه ولكن قل
خفر الله لك يا ابا بكر فقلت
خفر الله لك يا ابا بكر رواه
الامام احمد بسند حسن في
مسنده عن ابن عباس قال قال رسول
الله ابو بكر صا حبي ومولى
في الغار سادة حسن رواه عبد الله
ابن احمد بن حنبل عن حذيفة
قال قال رسول الله ان في الجنة
طيرا كأمثال الناق قال ابو بكر
انها لنا غنم يا رسول الله قال نعم

ابو بکر صدیقؓ ہیں نہ غائب ہیں دو میں کے دوسرے
ہیں یہ مسلمانوں کے بڑے بوڑھے ہیں۔ تم ان کے
دلیلیں سے بچو۔ اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری
مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آ کر رسول اللہؐ
کے پاس جاؤں اور ان کے غصہ کی وجہ سے
رسول اللہؐ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے
غصہ کے سبب سے اللہؐ غصہ کرے تو میری
ہلاکت ہو جاوے گا وہاں سے جب ابو بکر چلے تو میں اکیلا
ان کے پیچھے ہو لیا یہاں تک کہ آپ رسول اللہؐ کے پاس
آئے اور واقعی بات چوتھی بیان کی آنحضرتؐ نے میری
طرف سراوٹا کر فرمایا اسے سوجھ بوجھ سے اور صدیق کی
کیا گفتگو ہے بیٹے عرض کیا مہارسل اللہؐ باتوں باتوں
میں حضرت ابو بکرؓ نے مجھے اکیلا یہی بات کہی جو
مجھے بُری لگی پھر ابو بکرؓ نے فرمایا جیسا بیٹے
کہا ہے تو یہی کہہ ناگرہا بری ہو جاوے بیٹے انکا کیا
آنحضرتؐ نے فرمایا میں کچھ جواب دیجو بلکہ یوں کہو اسے
ابو بکر اللہؐ کو بخشے بیٹے ایسا ہی کہا امام احمد حنبل
حسن سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہؐ فرمایا ابو بکرؓ غار میں میرے بار اور
رفیق تھے۔ جیہتی حدیفہ سے روایت کرتے ہیں۔
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جنت میں پرندے بخیتی اونٹ
جیسے ہوں گے ابو بکرؓ کو لے بار ہوں اللہؐ
بڑے خوش حال ہونگے۔ مفسر مایا خوشحال ہوا

اس حدیث سے غارت

حضرت ابوبکر

ہوتی ہے کہ

الحفظ

عقب میں

ایک پوری
پانچویں

جواب

3

[illegible]

اس کے سوا کوئی اور علاج نہیں

٢٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وینا بلکہ عظمیٰ

سید علی محمد

رسول الله ص خصال المرء ثلاثا ثقاة
 وستون خصلة اذا اراد الله بهد
 خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها
 الجنة قال ابو بكر يا رسول الله
 اني شئني منها قال نعم جمعنا من كل
 رواه ابن عساکر عن عقیلم بن
 یقرب الانصاری عن ابیه قال کان
 حلفه رسول الله ثم تشبهت حتی
 نصیر کالاسور و ان مجلس الی
 بکر منها الفارغ ما یطعم فیه
 احد من الناس فاذا جاء ابو بکر
 جلس ذلک المجلس و اقبل علیه
 النبی ص بوجهه و الحق علیه حدیثه
 و سیم الناس رواه ابن عساکر
 عن عبد الله بن عمر قال
 کنت عند النبی ص فاقبل ابو بکر
 و عمر فقال الحمد لله الذی ابدانی
 بکمما رواه البزار و الحاکم
 عن ابی اروی الذوسی و الطبرانی
 فی الاوسط عن البراء بن عازب
 عن عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله
 قال لا یبکر و عمر لو اجتمعنا فی مشور
 ما خلفنا ما رواه احمد و الطبرانی

آؤی عمر خصلتین میں سو ساٹھ میں اسد ج
 کسی بندے کے ساتھ پہلای کرنا چاہتا ہے
 ہے تو خصال مذکورہ میں سے کوئی خصلت
 اوس میں رکھ دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے
 وہ جنت میں جاتا ہے۔
 ابو بکر نے کہا اے رسول اسد ان میں سے
 کوئی خصلت ہے فرمایا ماں تجہ میں سے
 مجمع بن یعقوب انصاری اپنے پاس روایت کرتے ہیں
 کہ رسول اسد کی مجلس میں لوگ پسین ملکر سر جوڑ
 حلقہ باندھتے تھے کہ وہ ننگن جیسا ہو جاتا تھا
 اور ابو بکر کی بیٹھنے کی جگہ اوس حلقہ میں خالی
 رہتی لوگوں میں سے کوئی ابو بکر کا
 لالچ نہ کرتا تھا پس جب ابو بکر آتے تو اوس جگہ
 بیٹھتے اور بنی صلعم اوکی طرف متوجہ ہو کر باقیں کے
 اور لوگ سنتے اسکو ابن عساکر روایت کرتے ہیں
 بڑا آج راوی ابو اروی دوسی اور طبرانی اوسط
 میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت
 کے پاس تھا اتنے میں ابو بکر و عمر آئے اپنے فرما
 سب تعریف اوس اسد کو ہے جسے تم دونوں سے
 میری مدد کی امام احمد عبد الرحمن بن غنم
 اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں
 کہ حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر تم دونوں کے
 معشر میں جمع ہو تو میں تمہارا خلاف نہ کروں

۶۹

جس نے رسول اللہ ص کو سب لوگ
 جانتے تھے
 کہ حضرت ابو بکر
 کی جگہ وہاں
 کوئی نہ بیٹھتا
 جب حضرت ابو بکر
 تشریف لاتے تو
 اوس جگہ
 جگہ بیٹھتے
 اور
 رسول اللہ ص
 کے پاس
 بیٹھتے
 اور
 بنی صلعم
 کی طرف
 متوجہ
 ہوتے
 اور
 لوگ
 سنتے
 اسکو
 ابن عساکر
 روایت
 کرتے
 ہیں
 بڑا
 آج
 راوی
 ابو اروی
 دوسی
 اور
 طبرانی
 اوسط
 میں
 براء
 بن
 عازب
 سے
 روایت
 کرتے
 ہیں
 کہ
 میں
 حضرت
 کے
 پاس
 تھا
 اتنے
 میں
 ابو
 بکر
 و
 عمر
 آئے
 اپنے
 فرما
 سب
 تعریف
 اوس
 اسد
 کو
 ہے
 جسے
 تم
 دونوں
 سے
 میری
 مدد
 کی
 امام
 احمد
 عبد
 الرحمن
 بن
 غنم
 اور
 طبرانی
 براء
 بن
 عازب
 سے
 نقل
 کرتے
 ہیں
 کہ
 حضرت
 نے
 ابو
 بکر
 و
 عمر
 سے
 فرمایا
 اگر
 تم
 دونوں
 کے
 معشر
 میں
 جمع
 ہو
 تو
 میں
 تمہارا
 خلاف
 نہ
 کروں

عن البراء بن عازب عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله ابا بكر زوجي وابنته وحملتني الى دار الهجرة واعتق بلائاً رجماً الله عما يقول الحق وان كان من ابويه اظهر الحق وماله من صديق رحم الله عثمان يستحيه الملا نكته رحم الله علياً اللهم ادر الحق معه حيث داراه ابن عساكر عن ابن الجراح قال جاء رجل الى علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب فقال ما كان منزله ابى بكر وعمر قال كنز لهما منه الساعة عن ابن مسعود قال حب ابى بكر وعمر ومعهم فتها من السنة رواه ابن عساكر عن انس مرفوعاً قال لا ارجو لا متي فيهم لا ابى بكر وعمر ما ارجو الهجر في قول لا اله الا الله رواه ابن عساكر عن ابن عباس في قوله تعالى فانزل الله سكينته عليه قال علي ابى بكر ان النبى لم تنزل السكينة عليه رواه ابن ابي حاتم عن ابن مسعود ان اباً بكر اشترى بلالاً من امية

ابن عساکر حضرت علیؑ کو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا اسرا بوکر پر رحمت کرے انہوں نے اپنی بیٹی حججہ بیباہ دی اور حیرت کی گہرے آگے آئے بلال کو آزاد کیا۔ اسد عمر پر رحمت کو وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ اس کے بابا ہی ہوں اس نے ایسے وقت حق کو ظاہر کیا کہ اس کا کوئی دوست نہ تھا اللہ عزوجل پر رحم کرے کہ اس کو فرشتے تک جیسا کرتے ہیں اسد علیؑ پر رحم کرے یا اسد صریح اس کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہو ابن عساکر ابن حازم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص صفیہ زین العابدین حضرت علیؑ کے پوتے کے پاس آیا اور کہا ابو بکر و عمر کا رسول کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نیک اور نیکو موت کے بعد جاہل ہو گیا یہاں موت سے پہلے ہی ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ابو بکر و عمر کی محبت اور دونوں کی مہر سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا حججہ اپنی امت سے ابو بکر و عمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو قول لا الہ الا اللہ میں اور اس سے امید کا مومن ہے ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قول فاعزل اسد سکینہ میں کہ سکینہ ابو بکر بن زبیر کے لیے ہے صلعم پر تو ہمیشہ اطمینان و سکینہ تھا ابن ابی حاتم ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر نے طلال کو اپنے

سید محمد علی حسینی

بن خلف و ابی بن خلف ببرا دہ
 عشرۃ او ای فاعتقه لله فانزل
 الله واللیل اذا الی قوله ان سیمکم
 لشقی سعی ابی بکر و امیة
 و ابی رواه ابن ابی حاتم عن
 عامر بن عبد الله بن الزبیر قال
 کان ابو بکر یعتیق عجمائز و نسله اذا
 اسلمن فقال له ابو ہ ای بئی اداک
 تعتق انا سا ضعا کافلوا ت
 تعتق رجلاً جلد ارجلا یقومون
 معک و یمنعونک و یدفعون
 عنک قال ای ابی انما ارید ما
 عند الله قال فخذ شیء بعض اهل
 بیتی ان هذه الآية نزلت فیہ
 فاذا من اعطی و اتفی و صدق
 یحسنى الی اخرها رواه ابن
 جریر عن عروۃ أن ابا بکر
 اعتق سبعة کلهم یعد ب فی
 الله و فیہ نزلت و یحببها الی اتفی
 الی آخر السورة رواه الطبرانی و ابن
 ابی حاتم عن عبد الله بن الزبیر
 قال نزلت هذه الآية و ما احدث عندہ

بن خلف و ابی بن خلف سے (غلام و بیٹے و عورتیں)
 عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم خرید کر کے اس کو
 آزاد کر دیا و سپر اسد تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
 نازل فرمائی۔ و الیل اذا یعنی سے ان سیمکم کی
 یعنی ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کو شش مختلف
 ہے ابن جریر عامر بن عبد الله بن الزبیر سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابوبکر کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کہ آزاد کر
 سکتے اکثر لوگ ہے عورتیں ضعیف بیچارے جو مسلمان
 ہو جاتے تو او نہیں آزاد کر دیتے۔ ایک دن اُن کے
 والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
 آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
 قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
 مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھے ایذا دہ
 کر س کہا ای باب جو اس کے نزدیک محبوب ہے
 میں اسے ہی چاہتا ہوں۔ درای کہتا ہے مجھے
 میرے بعض اہلیت نے حدیث کی کہ یہ آیت نازل
 من اعطی و اتفی و صدق باحسن ابوبکر کے حق میں
 نازل ہوئی جو طبرانی ابن ابی حاتم عروہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
 ساٹھ آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کسب
 دین آہی میں تکلیف دے جاتے تھے اور آہ
 و سچینہا الا تفری الہ آخرہ آپ کے حق میں اس آیت کی تفسیر
 عبد الله بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آہ مال لا یعنی را

بن خلف و ابی بن خلف سے (غلام و بیٹے و عورتیں)
 عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم خرید کر کے اس کو
 آزاد کر دیا و سپر اسد تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
 نازل فرمائی۔ و الیل اذا یعنی سے ان سیمکم کی
 یعنی ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کو شش مختلف
 ہے ابن جریر عامر بن عبد الله بن الزبیر سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابوبکر کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کہ آزاد کر
 سکتے اکثر لوگ ہے عورتیں ضعیف بیچارے جو مسلمان
 ہو جاتے تو او نہیں آزاد کر دیتے۔ ایک دن اُن کے
 والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
 آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
 قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
 مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھے ایذا دہ
 کر س کہا ای باب جو اس کے نزدیک محبوب ہے
 میں اسے ہی چاہتا ہوں۔ درای کہتا ہے مجھے
 میرے بعض اہلیت نے حدیث کی کہ یہ آیت نازل
 من اعطی و اتفی و صدق باحسن ابوبکر کے حق میں
 نازل ہوئی جو طبرانی ابن ابی حاتم عروہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
 ساٹھ آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کسب
 دین آہی میں تکلیف دے جاتے تھے اور آہ
 و سچینہا الا تفری الہ آخرہ آپ کے حق میں اس آیت کی تفسیر
 عبد الله بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آہ مال لا یعنی را

بن خلف و ابی بن خلف سے (غلام و بیٹے و عورتیں)
 عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم خرید کر کے اس کو
 آزاد کر دیا و سپر اسد تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
 نازل فرمائی۔ و الیل اذا یعنی سے ان سیمکم کی
 یعنی ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کو شش مختلف
 ہے ابن جریر عامر بن عبد الله بن الزبیر سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابوبکر کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کہ آزاد کر
 سکتے اکثر لوگ ہے عورتیں ضعیف بیچارے جو مسلمان
 ہو جاتے تو او نہیں آزاد کر دیتے۔ ایک دن اُن کے
 والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
 آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
 قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
 مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھے ایذا دہ
 کر س کہا ای باب جو اس کے نزدیک محبوب ہے
 میں اسے ہی چاہتا ہوں۔ درای کہتا ہے مجھے
 میرے بعض اہلیت نے حدیث کی کہ یہ آیت نازل
 من اعطی و اتفی و صدق باحسن ابوبکر کے حق میں
 نازل ہوئی جو طبرانی ابن ابی حاتم عروہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
 ساٹھ آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کسب
 دین آہی میں تکلیف دے جاتے تھے اور آہ
 و سچینہا الا تفری الہ آخرہ آپ کے حق میں اس آیت کی تفسیر
 عبد الله بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آہ مال لا یعنی را

بن خلف و ابی بن خلف سے (غلام و بیٹے و عورتیں)
 عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم خرید کر کے اس کو
 آزاد کر دیا و سپر اسد تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
 نازل فرمائی۔ و الیل اذا یعنی سے ان سیمکم کی
 یعنی ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کو شش مختلف
 ہے ابن جریر عامر بن عبد الله بن الزبیر سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابوبکر کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کہ آزاد کر
 سکتے اکثر لوگ ہے عورتیں ضعیف بیچارے جو مسلمان
 ہو جاتے تو او نہیں آزاد کر دیتے۔ ایک دن اُن کے
 والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
 آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
 قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
 مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھے ایذا دہ
 کر س کہا ای باب جو اس کے نزدیک محبوب ہے
 میں اسے ہی چاہتا ہوں۔ درای کہتا ہے مجھے
 میرے بعض اہلیت نے حدیث کی کہ یہ آیت نازل
 من اعطی و اتفی و صدق باحسن ابوبکر کے حق میں
 نازل ہوئی جو طبرانی ابن ابی حاتم عروہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
 ساٹھ آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کسب
 دین آہی میں تکلیف دے جاتے تھے اور آہ
 و سچینہا الا تفری الہ آخرہ آپ کے حق میں اس آیت کی تفسیر
 عبد الله بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آہ مال لا یعنی را

یصلون علی النبی قال ابو بکر
 یا رسول اللہ ما نزل اللہ علیک
 خیرا الا اشر کتافہ فنزلت هذه الآية
 هو الذی یصل علیکم و
 ملائکته رواہ عبد ابن حمید
 فی تفسیره عن علی بن الحسین
 ان هذه الآية نزلت فی ابی
 بکر وعمر ونز عنا ما فی صلہم
 من عل احوالنا علی سہم نقابین
 رواہ ابن عساکر عن ابن
 عباس قال نزلت فی ابی بکر
 الصدیق ووصینا الانسان بواللہ
 احسانا الی قولہ وعد الصدیق الذی
 کانوا ایقعدون رواہ ابن عساکر
 عن سفیان بن عیینہ قال عاتب
 اللہ المسلمین کلہم فی رسول اللہ
 لا ابابکر وحادہ فانہ خرج
 من المعاتبۃ ثم قرأ الانصروفقد نصرہ
 اللہ اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثین
 اذہم فی الغار رواہ ابن عساکر
 فصل فی انہ افضل الصحابۃ بتخیرہم
 اجماع اہل السنۃ علی ان افضل
 الناس بعد النبی ص ابو بکر ثم

اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلی آیت پر
 اوتاری اوس میں ہمیں ضرور شریک کیا اگر مگر
 اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں ہے پس
 اوس وقت یہ آیت اوتری ہوا الذی یصل علیکم
 و ملائکته ابن عساکر زین العابدین سے نقل
 کرتے ہیں کہ آیہ و نز عننا ما فی صدورہم
 عل احوالنا علی سر مستقبلین ابو بکر کے
 حق میں اوتری ہے۔ ابن عساکر ابن عباس
 سے روایت کرتے ہیں کہ لکھو وصینا الانسان
 بواللہ یحسانا سے وعد الصدیق الذی
 کانوا یقعدون تک ابو بکر کے حق میں نازل
 ہوئی ہے۔ ابن عساکر سفیان بن عیینہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تمام مسلمانوں کو جناب باری کے
 عتاب کیا مگر صرف ابو بکر کو کہ وہ اس
 عتاب سے خارج ہے۔ پھر راوی نے
 استنباط دیکھے یہ آیت تیسری الانصر وہ
 نصرہ اللہ اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثین
 اذہم فی الغار۔

فصل

اس باب میں کہ حضرت ابو بکر تمام صحابہ سے بہتر
 اور افضل ہیں۔ اہل سنت کا اجماع ہو چکا ہے
 کہ نبی صلعم کے بعد افضل بشر ابو بکر ہیں

(۱۰۰)

عشر عثمان شمر علی شمر سائر
 العشرة شمر باقی اهل بیت
 اهل احد شمر باقی اهل البیت
 شمر باقی الصحابة هكذا احکوا
 علیہ ابو منصور بالبغدادی روئے الجاسر
 عن ابن عمیر قال کنا نحیر بین الناس فی
 زمان رسول الله ص فتجیر ابا بکر
 شمر عثمان زاد الطیرانی
 فی الکیف فی علم ربک النبی ص
 ینکره عن ابن عمیر قال کنا
 وفینا رسول الله ص نقض ابا بکر
 و عثمان و علیاً رواه ابن عساکر
 عن ابی هريرة قال کنا مع اشر
 صاحب رسول الله ص ونحن
 متوافرون نقول افضل هذه الامة
 بعد نبیہا ص ابو بکر شمر عمر
 شمر عثمان شمر سمک رواه ابن
 عساکر عن علی رضی قال خیر
 هذه الامة بعد نبیہا ص ابو بکر
 فمن قال غیرها فهو مقت علیہ ما
 علی المفتی رواه احمد و غیره
 عن ابی یعلی قال قال علی
 لا یفضلنک احد علی ابی بکر الا لحد
 اہل بدر ہر باقی اہل احد ہر باقی اہل البیت ہر باقی
 ہر عمر ہر عثمان ہر علی ہر امام عشرہ مبشرہ ہر باقی
 ہر باقی صحابہ اصحطرح منصور بغدادی اسہر اصحاب
 کیا ہے۔ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ
 ہم رسول اللہ کے زمانہ میں ہمت نام لوگوں
 میں ایک کو دوسرے پر بزرگی دے تو اول ابو بکر کو چننا
 کرتے پھر عمر عثمان کو طبرانی نے کہیں یہ لفظ نہ
 کہے ہیں کہ نبی صلعم اسکو جانتے اور انکا نہ کرتے تھے
 ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو بکر
 و عمر و عثمان و علی کو اس ترتیب سے اور پھر فضیلت دے
 تھے حالانکہ رسول اللہ ص میں موجود تھے ابن عساکر
 ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم صحابہ رسول اللہ ص
 کے گرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت
 میں سب سے افضل ابو بکر کو کہتے تھے پھر عمر پھر
 عثمان کو پھر ہم خاموش ہو رہتے۔ حالانکہ ہم
 بہت بڑی جماعت تھی احمد وغیرہ حضرت علی سے
 روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین شخص
 نبی صلعم کے بعد ابو بکر اور علی وغیرہ کی بزرگی کا
 قائل ہوا اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفسرین
 اور جو سزا مفسرین سے پھر اوسیکامیابی ہوئی
 احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی
 فرمایا کہ مجھے ابو بکر پر جو کوئے بزرگی دے گا
 اوسی مفسر ہی جیسے حد لگاؤں گا۔

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

حد المقتري رواه احمد عن
 ابي الدرداء ان رسول الله
 قال ما طلعت الشمس ولا غربت
 على احد افضل من ابي بكر
 الا ان يكون نبيا رواه
 ابو نعيم وابن حبيب في مسنده
 وفي لفظ على احد بعد النبيين
 والمسلمين افضل من ابي بكر
 وقبور دايدان من حديث جابر
 ولفظها طلعت الشمس على احد
 منكرا افضل منه رواه الطبراني
 وغيره عن سلمة بن الاكوع قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خير الناس الا ان يكون
 فيه رواه الطبراني عن
 سعد بن زمرارة قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان سرور
 القدس جبرئيل اخبرني ان خيرا
 امتك بعدك ابو بكر رواه
 الطبراني في الاوسط عن ابي حنيفة
 قال دخلت على علي رضي الله عنه
 فقلت يا خيرا الناس بعد رسول
 الله فقال مهلا يا ابا حنيفة الا

فہم حضرت علیؓ کے لئے لکھن سے صاف روایت اس
 صلہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی میں
 تجھے خبر سناؤں۔ وہ ابو بکر اور عمر ہیں اے
 ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض ابو بکر
 و عمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں
 ہو سکتے۔ نیز دار قطنی میں روایت ہے
 کہ ابو جحیفہ حضرت علی کے افضل امت
 متفقہ تہاجر نے اپنے عقائد کو خلاف لوگوں کے اقوال
 نے تو سخت ٹھکسے ہو اس حضرت علیؓ کو سکاٹا کر لے کر اپنے
 لئے آگے لے کر آیا ابو جحیفہ نے کس چیز نے ایسا غنا کیا
 اونے آگے لے کر آیا کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین
 آدمی کی خبر دوں اے ابو جحیفہ یہ یہ حدیث بیان
 کی کہ بہترین اس امت کے ابو بکر ہیں پھر ابو جحیفہ
 کہتے ہیں اسکے بعد کہ حضرت علیؓ نے بالمشافہ
 یہ حدیث مجھ سے بیان کی۔ میں نے خدا سے
 غمہد کیا کہ مرتے تک کبھی اس حدیث کو نہ
 جہاؤں گا۔ ترمذی اور نسائی اور حاکم
 نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے
 کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ رسول اللہ
 کو سب سے سارا کون شخص تھا فرمایا
 ابو بکر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر۔ میں نے
 کہا پھر کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن
 جراح۔ میں نے کہا پھر کون۔ تو وہ
 چپ سو رہا میں طبرانی و مطین

اخبرك بخير الناس بعد رسول
 رضى الله عنهما ابو بكر وعمر ويحك
 يا ابا جحيفة لا يحقهم بغضه وحب
 ابى بكر وعمر في قلب مومن
 رواه الدارقطني و اخرجه ايضا
 ان ابا جحيفة كان يسي ان
 عليا افضل الامة فسمع اقواما
 يخالفونه فحزن حزنا شديدا
 فقال له علي رضي بعد ان اخذ
 بيده وادخله بيته ما احزنك
 يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال لا
 اخبرك بخير الامة خيرا ابو
 بكر ثم عمر قال ابو جحيفة
 فاعطيت الله عهدا ان لا اكرم
 هذا الحديث بعد ان شافني
 به علي ما بقيت عن عبد الله
 بن شقيق قال قلت لعائشة
 اي اصحاب رسول الله كان
 احب الي رسول الله قال
 ابو بكر قلت ثم من قالت
 عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة
 بن الجراح قال قلت ثم من قال فسكتوا
 الترهة والنساء والحاكم وصححه

فہم حضرت علیؓ کے لئے لکھن سے صاف روایت اس
 صلہ صلی اللہ علیہ وسلم

فہم حضرت علیؓ کے لئے لکھن سے صاف روایت اس
 صلہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عمار بن ياسر قال من فضل علي
 أبي بكر وعمر احدا من اصحاب
 رسول الله ما فقدت شراى علي
 لما جهرين والافاضار واه الطبر
 في الاوسط عن سمرق قال قال رسول الله
 مررت انا واول الرويا بابا بكر
 رواه ابن عساكر - عن يعقوب
 بن عتبة عن شيخ من الافاضار قال
 كان جبير بن مطعم من النسب
 قرش لقرش والعرب قاطبة
 وكان يقول انما اخذت
 النسب من ابي بكر الصديق
 ثم ذلك غاية في علو تعب الرويا
 وقد كان يعبر المر ويا في زمن النبي
 وقد قال محمد بن سيرين
 وهو المقدم في هذا العلم
 بالاتفاق كان ابو بكر
 اعبر هذه الامة بعد
 النبي وكان مع ذلك
 اشد الصحابة رأيا و
 اكملهم عقلا عن
 عبد الله بن عمر وابن العاص
 قال سمعت رسول الله ص

عمار بن ياسر نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابو بکر
 و عمر یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو بزرگی دی
 کو بزرگی دی اوس نے مہاجرین و انصار
 پر عیب لگایا۔
 ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابو بکر کے ساتھ ابو بکر
 تہیجان کروں یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک
 شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبر بن
 مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب
 واقف تھے وہ کہتے تھے میں نے ابو بکر
 سے نسب حاصل کیا ہے۔ پس ابو بکر کے
 تھے اذر ابو بکر معد اس فضیلت کے خواہوں
 کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے
 آپ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
 خواہوں کی تعبیر بتاتے تھے۔ محمد بن
 کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں
 تھے اور بنی کے بعد تمام امت
 سے تعبیر میں افضل تھے اور معد اس کے
 تمام صحابہ سے اسے میں اس
 عقل میں قابل تھے۔
 ابن عساکر عبد اللہ بن عمر و بن عاص
 سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

عن عمار بن ياسر قال من فضل علي
 أبي بكر وعمر احدا من اصحاب
 رسول الله ما فقدت شراى علي
 لما جهرين والافاضار واه الطبر
 في الاوسط عن سمرق قال قال رسول الله
 مررت انا واول الرويا بابا بكر
 رواه ابن عساكر - عن يعقوب
 بن عتبة عن شيخ من الافاضار قال
 كان جبير بن مطعم من النسب
 قرش لقرش والعرب قاطبة
 وكان يقول انما اخذت
 النسب من ابي بكر الصديق
 ثم ذلك غاية في علو تعب الرويا
 وقد كان يعبر المر ويا في زمن النبي
 وقد قال محمد بن سيرين
 وهو المقدم في هذا العلم
 بالاتفاق كان ابو بكر
 اعبر هذه الامة بعد
 النبي وكان مع ذلك
 اشد الصحابة رأيا و
 اكملهم عقلا عن
 عبد الله بن عمر وابن العاص
 قال سمعت رسول الله ص

عن عمار بن ياسر قال من فضل علي
 أبي بكر وعمر احدا من اصحاب
 رسول الله ما فقدت شراى علي
 لما جهرين والافاضار واه الطبر
 في الاوسط عن سمرق قال قال رسول الله
 مررت انا واول الرويا بابا بكر
 رواه ابن عساكر - عن يعقوب
 بن عتبة عن شيخ من الافاضار قال
 كان جبير بن مطعم من النسب
 قرش لقرش والعرب قاطبة
 وكان يقول انما اخذت
 النسب من ابي بكر الصديق
 ثم ذلك غاية في علو تعب الرويا
 وقد كان يعبر المر ويا في زمن النبي
 وقد قال محمد بن سيرين
 وهو المقدم في هذا العلم
 بالاتفاق كان ابو بكر
 اعبر هذه الامة بعد
 النبي وكان مع ذلك
 اشد الصحابة رأيا و
 اكملهم عقلا عن
 عبد الله بن عمر وابن العاص
 قال سمعت رسول الله ص

عن عمار بن ياسر قال من فضل علي
 أبي بكر وعمر احدا من اصحاب
 رسول الله ما فقدت شراى علي
 لما جهرين والافاضار واه الطبر
 في الاوسط عن سمرق قال قال رسول الله
 مررت انا واول الرويا بابا بكر
 رواه ابن عساكر - عن يعقوب
 بن عتبة عن شيخ من الافاضار قال
 كان جبير بن مطعم من النسب
 قرش لقرش والعرب قاطبة
 وكان يقول انما اخذت
 النسب من ابي بكر الصديق
 ثم ذلك غاية في علو تعب الرويا
 وقد كان يعبر المر ويا في زمن النبي
 وقد قال محمد بن سيرين
 وهو المقدم في هذا العلم
 بالاتفاق كان ابو بكر
 اعبر هذه الامة بعد
 النبي وكان مع ذلك
 اشد الصحابة رأيا و
 اكملهم عقلا عن
 عبد الله بن عمر وابن العاص
 قال سمعت رسول الله ص

ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ
مسند احمد
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ

یونہی صالحہ یکتی فی الی اخر اسوۃ
قال ابن الجوزی اجمعوا علی انها
نزالت فی ابی بکر الصدیق عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ص
ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال
ابی بکر فیکفی ابی بکر و
قال وھل انا و مالی الا لک یا
رسول اللہ رواہ احمد و ابو
یعلی عن علی و اخر جہ الخطیب
عن سعید بن المسیب مرسل
وزاد و کان رسول اللہ ص یقف
فحال ابی بکر کما یقف فی مال
نفسہ عن عائشۃ و عروۃ بن
الزبیر ان ابابکر اسلم
ولہ اربعون الف دینار
انفقھا علی رسول اللہ ص رواہ
ابن عساکر عن عائشۃ ان
ابابکر اعتق سبعۃ کلھم
یغذب فی اللہ رواہ ابن عساکر
عن ابن عمر قال اسلم ابو بکر
وفی منزله اربعون الف درھم
فخرج الی المدینۃ فی الحجۃ و مالہ
غیر خمسۃ آلاف کل ذلک

یونہی مالہ ستر کی پہاڑی سعید ملک
ابن جریجو بن لوگولکا اسات پر اتفاق ہو چکا کہ ابوبکر کے مال کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ امام احمد و ابی حنبلہ
اور ابی یعلی حضرت ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ جس قدر ابوبکر کے مال نے
مجھے نفع دیا ہے ایسا کچھ مال نے نہیں دیا
ابوبکر روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا
مال سب آپ ہی کے لئے ہے یا رسول اللہ
خطیب سعید بن المسیب سے یہی
روایت بیان کرتے مگر مرسل اور یہ
لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ابوبکر کے
مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا
کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر
اور وہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر اسلام
لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار دینار تھے پس
رسول اللہ کی مدد میں خرچ کر دیا ابن عساکر عائشہ
روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ساتھ لیجئے غلام کو
خرید کر آزاد کیا جو اس کے دین میں عذاب تھے
تھے ابو سعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ جسد ابوبکر اسلام لانے آپ کے
گھر میں پالیٹیں اور ہم تھے سو جب مدینہ حیرت
کر کے گئے تو سو اسے پانچ ہزار کے اور کچھ
نہیں رہا تھا سارا مال آپ نے۔

ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ
مسند احمد
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ

ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ
مسند احمد
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ

ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ
مسند احمد
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی یوسف
مسند ابی حنبلہ
مسند ابی داؤد
مسند ابی نعیم
مسند ابی حاتم
مسند ابی زرہ

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر میں تم سے مل سکوں تو میں تم کو اپنے رب سے ملانے لے جاؤں گا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر میں تم سے مل سکوں تو میں تم کو اپنے رب سے ملانے لے جاؤں گا

تمام لوگوں سے بہادر زیادہ کون ہے اور ہوں
 نے کہا آپ فرمایا میں جس سے لڑا۔ اوس سے
 برابر مائیکین سب لوگوں میں جو نہ بہادر ہے
 اوسکی خبر دو۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ
 کون ہے فرمایا ابو بکر جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے
 حضرت کیلئے سائبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص
 رسول اللہ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے
 لیکو آپ پر چلنے نہ دے سو قسم خدا کی ابو بکر کے
 ہم میں سے اور کوئی اوسکے نزدیک نہ ہوا تب
 تنگی کو پہنچا کہ ہر کوئی مگر حضرت پر نہ جھکنا تھا
 اوسے قتل کر دیتے پس ابو بکر سب سے بہادر تھے۔
 حضرت علی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو اجماع
 میں دیکھا کہ فریش آپ کو پکڑے ہوئے بلا
 اور زمین میں لٹا کر کہتے تھے تو میری شخص
 ہے کہ ہمارے حملہ معبودوں کو ایک معبود
 بنا تا ہے (علی کہتے ہیں) بخدا قسم میں
 کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے
 پاس جانا مگر ابو بکر او نہیں مارتے اور
 ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے ہمیں خرابی
 ہو گیا ایسے مرد کو قتل کرنا چاہئے
 جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حضرت بلیر ایک جاہل
 اوسے اٹھایا اور اتار دئے نہ اڑی تک تر ہوئی
 فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔

اھم الناس قالوا انت قال اما
 انی ما بارئ احد الا انتصف
 منہ ولکن اخرونی
 با شجعم قالوا لا تعلم من قال
 ابو بکر انه لما کان
 یوم بدر رجعلنا لرسول اللہ
 عریشا فقلنا من یکون مع رسول
 اللہ ثلاثہ یسوی الیہ احد من
 المشرکین فواللہ ما دئی منا احد
 الا ابو بکر شامرا بالسیف
 علی داس رسول اللہ لا یھوی
 علیہ احد الا اھوی الیہ
 اشجع الناس قال علی و لقد
 رأیت رسول اللہ و اخذتم
 قریش و هذا یحیاء و هذا یسکتہ
 و هم یقولون انت الذی جعلت
 الالهة الھما و احدا قال فواللہ
 ما دئی منا احد الا ابو بکر
 یضرب ہذا و یحیاء ہذا و یسکتہ
 ہذا و ھو یقول و لیکم انتقلون
 رجلا ان یقول ربی اللہ ثم یقول
 کانت علیہ فباک حق اخضلت
 حیثہ شعر قال انشدکم اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر میں تم سے مل سکوں تو میں تم کو اپنے رب سے ملانے لے جاؤں گا

پیغمبر بن کلیہ اپنی منہ میں البوکری سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن سامنے آیا تو تمام لوگ رسول اللہ سے منہ پھیر گئے

11/11/11

جس طرح ہے
نہ نہ ہو
کھانڈ اور قیاس کی
کی خیال
تو ہوا رہا
میں ان کے
اس طرح
دیکھتے
تو اس دور
رسول کا
پیشانی ہی
بست کا
خیال
نما تھا
ہوا پہلے
قتل ہی
لوٹا لیا
جان اس
حضرت پر

قول
عزيتي
يوشنسن
لرسا
نكندا
وعزيت
جمع ومنه
قيل يسون
ملك الغز
لانها
مجدان
مقصر
والظلم
له قول
اهد فتا
ابن قتيبة
مع اهد
شرق
ومنه قيل
البناء
المرفوع
هداف
١٢ ١٢

أول من فاء عن أبي هريرة
 قال نبأ شرت الملا نكته يوم
 بدر فقلوا ما ترون أبا بكر
 الصديق مع رسول الله
 في العريش رواه ابن عساكر
 عن علي رضي قال قال رسول
 الله يوم بدر ولا يبي بكم
 مع أحد كما جبرئيل ومع
 الآخر ميكائيل رواه أحمد
 وأبو يعلى والحاكم عن
 محمد بن سيرين أن
 عبد الرحمن بن أبي بكر
 كان يوم بدر مع المشركين
 فلما أسلم قال لأبيه لقد
 أهدت لي يوم بدر فأنفرت
 عنك ولم أقتلك فقال أبو بكر
 لكن لو أهدت لي لم أنصرف
 عنك رواه ابن عساكر
 فضل في إسلامه عن أبي
 سعيد الخدري قال قال
 أبو بكر السمت أحق الناس
 بها السمت أول من

سوجھوئے آپ کی طرف رجوع کیا اور سب کا
 پہلا میں ہی رہا۔ ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل
 کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے لڑے تو
 پہنے لگے کیسا ایسا رسول اللہ کے ساتھ ابو بکر
 کو نہیں دیکھتے۔ احمد ابو یعلیٰ حاکم حضرت
 علی سے روایت کرتے ہیں حضرت نے بدر کے
 مجھ سے اور ابو بکر سے فرمایا تم میں ایک کے ساتھ
 جبہ بیل ہے اور دوسرے کے ساتھ
 میکا بیل۔ ابن عساکر محمد بن سیرین سے روایت
 کرتے ہیں کہ عبد الرحمن ابو بکر کے بیٹے بدر کے دن
 مشرکوں کے ساتھ تھے۔ جب اسلام لا
 تو اپنے اپنے باپ کا بدر کے دن بیٹے کو پوتا کا
 اور آپ مجھے دکھائی دئے سو میں آپ کو
 دیکھ کر ہر گیا اور قتل کیا۔ ابو بکر نے فرمایا اگر
 میں تجھے اونچا دیکھتا تو بدو قتل سے
 تجھ سے نہ میرا۔

فصل

حضرت ابوبکر کے اسلام میں

نزدیکی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے کہا: کیا میں سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق نہیں ہوں کیا میں (آزادوں) میں سے پہلے اسلام نہیں لایا

رضی اللہ عنہ کے
اس
مجموعہ
فوائد جلد میں
زائریاں اور
فضیلتیں
میں بیان
حمید نقوی
مہاجر

مشهد هو اول الثمانين مسهم
 صدق الرسول ورواه الطبرانی
 في الاوسط الكبير وعبد الله
 بن احمد بن حنبل في زوائد
 الزهد عن فضيل بن السائب قال
 سألت ميمون بن مهران قلت
 علي افضل عندك ام ابو بكر
 قال فارتعد حتى سقطت عصا
 من يده ثم قال ما كنت
 اظن ان ابقى الى زمان
 يعدل بهما اللهم انا راس
 الاسلام قلت فابو بكر
 كان اول اسلام ما وعلي قال
 والله لقد امن ابو بكر
 بالنبوة زمن مجيئ الراهب حين
 مرتبه واختلف فيما بينه وبين
 خديجة حين انكها اياه وذلك
 كله قبل ان يولد عرواه ابو نعيم
 وقد قال انه اول من اعلم خلق
 من الصحابة والتابعين وغيرهم
 بل ادعى بعضهم الاجماع عليه
 وقيل اول من اسلم على وقيل
 خديجة ويجمع بين الاقوال بان

او كذا مشهد محمود بها سب سے پہلے اونہوں ہی
 نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مهران
 پوچھا کہ تمہارے نزدیک علی بہتر ہیں یا ابو بکر راوی
 کہتا ہے وہ یہ سن کر کانپ گئے۔ یہاں تک کہ اگر
 ہاتھ سے کڑھی گر پڑی پھر کہا۔ میں گمان نہ کرتا
 تھا کہ ایسے زمانہ تک زندہ رہوں گا جس میں
 وہ دونوں راویوں کو علی برابر بٹھرائے جاوے
 دینے مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل! ان
 دونوں کی بیانیہ تصدیق کرتے ہیں وہ دونوں اسلام کے
 سرور تھے (راوی کہتا ہے) میں نے
 کہا اچھا ابو بکر پہلے اسلام لائے یا علی کہا
 سجدہ مجسّم راہب کے زمانہ میں ابو بکر بنی
 پر ایمان لائے اور ابو بکر نے خدیجہ اور حضرت خدیجہ
 آمدورفت کی تھی کہ اپنے خدیجہ کا نکاح رسول
 سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش
 سے پہلے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ اور
 تابعین وغیرہم اسی کے فائل ہیں کہ
 سب سے پہلے ابو بکر ہی اسلام لائے۔ بلکہ
 بعض تو اس پر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک
 ضعیف قول میں ہے کہ سب سے اول علی
 اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے فائل
 ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے

اسلام کے پہلے پہلے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کا زمانہ
 اور حضرت خدیجہ کی آمدورفت کی تھی کہ اپنے خدیجہ کا نکاح رسول سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش سے پہلے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ اور تابعین وغیرہم اسی کے فائل ہیں کہ سب سے پہلے ابو بکر ہی اسلام لائے۔ بلکہ بعض تو اس پر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک ضعیف قول میں ہے کہ سب سے اول علی اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے فائل ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے

ابابکر اؤل من اسلم من
 الرجال وعلم اول من اسلم
 من الصبيان وخديجة اول من
 اسلمت من النساء واول من
 ذكر هذا الجمع الامام
 ابو حنيفة ر عن سالم بن
 ابی الجعد قال قلت لمحمد بن
 الحنفية اهل كان ابو بكر
 اول القوم اسلاما قال
 لا قلت فيما علا ابو بكر
 سبق حق لا ین كراحد
 غیر ابی بكر قال لا كان
 افضلهم اسلاما حين اسلم
 حق لحق بربه رواه ابن ابی
 شیبة وابن عساکر عن
 محمد بن سعد بن ابی وقاص
 انه قال لا بیه سعد كان ابو بكر
 الصديق ر اولكم اسلاما قال
 لا وكنه اسلم قبلها كثر من
 خمسة ولكن كان غیر ذالسلاما
 رواه ابن عساکر قال ابن
 کثیر الظاهر ان اهل بیتہ صلعم انما قبل
 کل احد وجته خدیجة ومولاه نایلد

کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر۔ بچوں میں
 سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول
 خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے
 جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
 ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی
 الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
 محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابو بکر
 اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا
 نہیں۔ میں نے کہا پھر ابو بکر کس چیز
 کے سبب برتر اور سابق ہوئے تھے
 کہ ابو بکر کے سوا اور کسی کا ذکر ہی نہیں
 ہوتا کہا ان کی بزرگی کی وجہ یہ تھی کہ
 اسلام کے زمانہ سے مرے تک وہ اسلام
 میں سب سے افضل رہے۔
 ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے
 روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ سعد
 سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام
 ابو بکر تھے۔ کہا نہیں ان سے پہلے
 آدمی بلکہ اس سے زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابو بکر
 اسلام میں ہم سب سے بھتر تھے۔
 ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم
 ہوتا ہے کہ

صحیح مسلم
 ابابکر اؤل من اسلم من الرجال وعلم اول من اسلم من الصبيان وخديجة اول من اسلمت من النساء واول من ذكر هذا الجمع الامام ابو حنيفة ر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفية اهل كان ابو بكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فيما علا ابو بكر سبق حق لا ین كراحد غیر ابی بكر قال لا كان افضلهم اسلاما حين اسلم حق لحق بربه رواه ابن ابی شیبة وابن عساکر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انه قال لا بیه سعد كان ابو بكر الصديق ر اولكم اسلاما قال لا وكنه اسلم قبلها كثر من خمسة ولكن كان غیر ذالسلاما رواه ابن عساکر قال ابن کثیر الظاهر ان اهل بیتہ صلعم انما قبل کل احد وجته خدیجة ومولاه نایلد
 کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر۔ بچوں میں سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابو بکر اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا پھر ابو بکر کس چیز کے سبب برتر اور سابق ہوئے تھے کہ ابو بکر کے سوا اور کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا کہا ان کی بزرگی کی وجہ یہ تھی کہ اسلام کے زمانہ سے مرے تک وہ اسلام میں سب سے افضل رہے۔ ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ سعد سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام ابو بکر تھے۔ کہا نہیں ان سے پہلے آدمی بلکہ اس سے زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابو بکر اسلام میں ہم سب سے بھتر تھے۔ ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

صحیح مسلم
 ابابکر اؤل من اسلم من الرجال وعلم اول من اسلم من الصبيان وخديجة اول من اسلمت من النساء واول من ذكر هذا الجمع الامام ابو حنيفة ر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفية اهل كان ابو بكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فيما علا ابو بكر سبق حق لا ین كراحد غیر ابی بكر قال لا كان افضلهم اسلاما حين اسلم حق لحق بربه رواه ابن ابی شیبة وابن عساکر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انه قال لا بیه سعد كان ابو بكر الصديق ر اولكم اسلاما قال لا وكنه اسلم قبلها كثر من خمسة ولكن كان غیر ذالسلاما رواه ابن عساکر قال ابن کثیر الظاهر ان اهل بیتہ صلعم انما قبل کل احد وجته خدیجة ومولاه نایلد

وزوجة زيدا ايمنا وورقة
والصفيان ابا بكر الصديق
اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن
يزيد قال قال ابو بكر الصديق كنت
جالسا بفناء الكعبة وكان زيد بن
عمر بن نفيل قاعدا فمدا يديه امية بن
الصلت فقال كيف اجمعت يا باعني
الخبر قال هل وجدت قال لا قال
كل دين يو مرا القيمة الا انما تهي الله
في الحقيقة بورا ما ان هذا النبي الله
ينظر منا ومنك وقال ولم اكن
سمعت قبل ان يذني ينتظر
و
يبحث قال فخرجت اريد
ورقة بن نوفل وكان كثير
النظر الى السماء كثير همهمة الصلوة
فاستوقفته فقصصت عليه
الحديث فقال نعم يا ابن اخي اهل
الكتب والعلماء الا ان هذا النبي
الذي ينتظر من اوسط العرب
نسبا ولى علمه بالنسب وقومك
اوسط العرب فماتت يا عمر
وما يقول النبي قال يتولى

حضرت کی اہلیت اور وہی پہلی اسلام لائے۔
حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام امین
زید کی بیوی علی ورقہ۔ اویحیہ بیات ہے کہ صحابہ
میں سب سے اول حضرت ابو بکر ہی اسلام لائے ہیں
ابن عساکر عیسیٰ بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر
نے کہا میں ایک دن کعبہ کی صحن میں بیٹھا تھا اور
زید بن عمرو بن نفیل ہی وہیں بیٹھا تھا اتنے
میں امیہ بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے
طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر
ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا
جو دین خدا تعالیٰ کو اپنی طرف سے پہچانے کے علاوہ قیامت
تک ہرگز ہلاک ہو گا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے
ہمیں معلوم ہے وہ میرے ہی میں کہا میں اس پہلے کسی ایسے
کا جس کا انتظار کیا جاتا ہے نہ کہ میں سنا ابو بکر ہی میں سے سنکر
ولانے نکلا اور ورقہ بن نفیل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کو
سمجھدوں سے خوب واقف تھے۔ اور
انکو سب سے نرم اور خوش کی آواز آتی تھی۔ پینے اور ان کے
پاس آکر یہ قضہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے
بہنو مجھے ہم صاحب کتاب اور اہل علوم ہیں مجھ کو جس نبی
کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب
سے نسب میں شرف ہے مجھے نسب خوب وقفیت
ہے اور تیری قوم ہی نسب میں اشراف ہے ہے
پینے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

Handwritten marginal notes at the top of the page, including names like 'ابو بکر', 'ابو جعفر', and 'ابو موسی'.

میری خاطر سے چوتروں کے لئے لوگو
میں نے کہا میں تم سب کی طرف اس کا پیغمبر
ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر ابو بکر نے
کہا آپ ﷺ سچے ہیں۔

ابو نعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بیٹے اسلام
کی بابت جس سے کلام کیا اونے انکار کیا اور
میرے کلام میں مراجعت اور نزاعت کی مگر ابن
ابی حنفہ سے جس چیز میں بیٹے کلام کیا انہوں نے
اوسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

فصل

ابو بکر کے اسم شریف میں
طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عا
سے کہنے ابو بکر کا نام دریافت کیا فرمایا اون کا نام
عبد اسیر ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں۔ فرمایا ابو حنفہ
کے عین الامور ہیں جبکہ ان عتیق عتیق میں متفق تھا
ابن عساکر اور ابن منذہ موسی بن طلحہ سے روا
کرتے ہیں کہ بیٹے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابو بکر کا
نام عتیق کیوں رکھا گیا کہا اون کی والدہ کو
یاں کوئی ضرر نہ نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہو
تو آپ کے والدہ کہہ میں لائیں اور کہا باوجود
اسے موت سے آزاد کر کے مجھے بخیر دے
— خبر اتنی ابن عباس سے

اللہم هل اسم تاركك صاحب
قلت يا ايها الناس افى رسول الله
اليكم جميعاً فقلتم كذبت وقال
ابو بكر صدقت رواه البخاري
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم
ما كلمت الا اسلاما احد الا ابى على وراجعت
في الكلام الا ابن ابى حنفه
فاني لم اكلمه في شيء الا قبله و
استقام عليه رواه ابو نعيم
وابن عساکر فصل في اسم

عن القاسم بن محمد انه سئل
عائشة رضي عن اسم ابى بكر
فقلت عبد الله فقال ان الناس
يقولون عتيق قالت ان اباقحة
كان لثلاثة اولاد
سماهم عتيقا وعتقا
ومعنيقا رواه الطبراني عن موسى بن
طلحة قال قلت لابي طلحة لم سمي
ابو بكر عتيقا قالت كانت
امه لا يعيش لها ولد فلما ولدت
استقبلت به اليتيم فسميت
اللهم ان هذا عتيق من الموت
فهذه لي رواه ابن عساکر
وابن منذر عن ابن عباس

Handwritten marginal notes on the right side, including 'ابو بکر', 'ابو جعفر', and 'ابو موسی'.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, including names like 'ابو بکر', 'ابو جعفر', and 'ابو موسی'.

۱۶۲

قال انما سمى عتيقاً لحسن وجهه فقل كرتے ہیں کہ ابو بکر خوب صورت تھی وجہ سے خاص من
رواه الطبرانی عن عائشة رضي الله عنها قالت اسم ابني بكر الذي سماه به اهلله عبد الله ولكن غلب عليه اسم عتيق ولفظ ولاكن النصب سماه عتيقاً ذكره جلال الدين السيوطي في تاريخ الخلفاء عن بعض الرواة واسناده ثابت عن عائشة رضي الله عنها قالت والله اني لفر بيته ذات يوم ورسول الله ص واحبابه في الفناء والفتن بيني وبينهم اذا قبل ابو بكر فقال النبي من سره ان ينظر الى عتيق من الناس فلينظر اليه ابن بكوان اسمه الذي سماه اهل عبد الله فغلب عليه اسم عتيق رواه ابو يعلى في مسنده والحاكم وصححه وابن سعد عن عائشة ان ابا بكر دخل على رسول الله ص فقال انت عتيق الله من المارقين يومئذ سمع عتيقارواه الترمذي والبيهقي عن ابن الزبير رضي الله عنه قال كان اسم ابني عبد الله فقالت يا رسول الله انت عتيق الله في النار يومئذ عتيقا

عتيق نام رکھے گئے۔ جلال الدین سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب ہو گیا۔ ایک لفظ میں ہے کہ نبی صاحبؐ کو ان کا نام عتیق رکھا۔ ابویعلیٰ اپنی مسند میں اور عالم اور ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایکن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ اپنے یاروں کے ساتھ گھر کے صحن میں آشریف رکھتے تھے مجھ میں اور اون میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا چنانچہ ابو بکر آئے سو نبی صاحب نے فرمایا جسے دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا پہلا معلوم ہو وہ ابو بکر کو دیکھے (عائشہ فرماتی ہیں) آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبداللہ ہی رکھا تھا۔ مگر عتیق کا لفظ آپ پر غالب ہو گیا۔ ترمذی اور عالم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو سواؤں سے ایک نام عتیق ہو گیا۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تھا ایکن رسول اللہؐ کو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو۔ سواؤں سے آپ کا نام عتیق ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

فصل

في لقبه فقيل كان يلقب بالصديق
في الجاهلية لما عرف منه

من الصدقات

ذکرہ

ابن سُدِّيٍّ وَقِيلَ لِمَا دَرَسَتْ

الى تصديق رسول الله ص

فیما کان یخربہ قالہ ابن اسحق

عن الحسن البصري وقتادة

و اول ما اشتہر بے صحیحۃ الاسماء

عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء المشركون

إلى أبي بكر فقالوا اهل بك

فی صاحبک میں عمر اہل اس کے

بسم الله الرحمن الرحيم

قال وقال ذلك قالوا نعم

فان بعد صدی اسی ہ صدی

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

و روضه علماء بنی بجا بکس
الصدیق و اهل اکبر

استادان و دانشمندان

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تسلموا على رجلين

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

14-00000

فصل

ابو بکرؓ کے لقبؓ میں

آپن سدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت

میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھ

معروف تھے۔ اور بعض کہتے ہیں آپ کے

صدق ملتب ہونے کی یہ وجہ ہے کہ رسول اللہ

جس چیز کی آہنیں خبر دی اوس کی تصدیق

کیطرف آئے مبادرت اور جلدی لی۔ یہ

ابن الحق اور فساد دوسے ہیں۔ چنانچہ

سب معراج کی سیج سب سے پہلے آپ ہی

نصف دینی اور شب معراج کی سچ اپ

میں نے مسطور ہوئے۔ جام مسطور میں عاقلیہ

روایت کر رہے ہیں کہ سرسبز ایوبیوں کے پانچ

کے لیے اس کتاب پر مدد فرمائیے

ہے جو وہ اپنا چپے لگا کر دیکھتا ہے

خداوند کے لئے دعا ہے کہ یہ سب باتیں اس کے لئے ہوں۔

کے لیے یہ سب کچھ کرتا تھا۔

صاحبزادہ ازبک خان آغا میرزا علی محمد خان

سید احمد علی خاں

صدائے کمال گویا: ظہار صحیحہ منہ کے ساتھ اللہ

سے روایت کرتے ہیں کہ حب رسول اللہ ﷺ

علم و سلم معراج سے واپس آئے

[illegible]

فكان بذي طوى قال يا جبرئيل
ان قومي لا يصدقونني قال
يصدقك ابو بكر وهو
الصديق رواه الطبراني
باسناد صحيح جيد عن النزال
بن سبقة قال قلنا لعلي يا امير
المؤمنين اخبرنا عن ابي بكر
فقال ذلك امراء ستماء الله الصديق
على لسان جبرئيل وعلى لسان
محمد صلى الله عليه وسلم
فرضينا له الدنيا فاره الحاكم
باسناد جيد ابي جبرئيل قال لا احدث
سمعت عليا يقول علي المبن ان
الله سمى ابا بكر عليا
بنتي صديقا رواه الدارقطني
والحاكم عن حكيم بن سماعة
قال سمعت عليا يحلف لا نزل الله
اسم ابي بكر من السماء
الصديق رواه الطبراني بسند
صحيح وفي حديث احمد اسكن
فانما عليك نبي وصديق
وشهيد ان وامر ابي بكر
بنت عذرا بية اسمها سلمي

(موضع) ذي طوى میں ہرے اور جبریل کے
فرمایا میری قوم اسباب میں میری تصدیق کریں گے
(جبریل نے) کہا ابو بکر آپ کی تصدیق کریں گے
اور وہ بہت سچے ہیں۔ حاکم جید اسناد
سے نزال بن سبقة سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
علی سے کہا اے امیر المؤمنین ابو بکر کے
خبر دیجئے فرمایا وہ ایک مرد تھے حق سچانے جبرئیل
اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر ان کا
نام صدیق رکھا اور وہ نماز پڑھ کر رکعتوں کے بعد
نے ان کو پکار کر پلندہ کیا ہے ان کو اپنی دنیا پر ترجیح
دی ذاتی اور حاکم ابو یحییٰ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے بے شمار مرتبہ حضرت علی سے سنا
کہ وہ منبر پر تشریف رکھتے ہوئے فرماتے
تھے کہ اس نے ابو بکر کا صدیق نام اپنے نبی
کی زبان سے نکالا ظہیرانی صحیح سند کے ساتھ
حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
علی سے سنا وہ قسم کہا کرتے تھے کہ اس
تعالیٰ نے ابو بکر کا نام آسمان سے صدیق
اور اتارا۔ اس حدیث میں ہے کہ اسے
بہاڑ مل مت تجھ پر نبی اور صدیق اور دو
شہید ہیں۔
ابن عساکر زہری کا قول روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر کی والدہ کا نام سلمیٰ تھا

سوارہ
النجاشی
عن النزال
بن سبقة
قال قلنا
لعلي يا امير
المؤمنين
اخبرنا عن
ابي بكر
فقال ذلك
امرء ستماء
الله الصديق
على لسان
جبرئيل وعلى
لسان محمد
صلى الله عليه
وسلم
فرضينا له
الدنيا فاره
الحاكم
باسناد جيد
ابي جبرئيل
قال لا احدث
سمعت عليا
يقول علي
المبن ان الله
سمى ابا بكر
علي بنتي
صديقا رواه
الدارقطني
والحاكم عن
حكيم بن
سماعة
قال سمعت
عليا يحلف
لا نزل الله
اسم ابي بكر
من السماء
الصديق رواه
الطبراني
بسند صحيح
وفي حديث
احمد اسكن
فانما عليك
نبي وصديق
وشهيد ان
وامر ابي بكر
بنت عذرا
ببية اسمها
سلمي

۹۳

النجاشی
عن النزال
بن سبقة
قال قلنا
لعلي يا امير
المؤمنين
اخبرنا عن
ابي بكر
فقال ذلك
امرء ستماء
الله الصديق
على لسان
جبرئيل وعلى
لسان محمد
صلى الله عليه
وسلم
فرضينا له
الدنيا فاره
الحاكم
باسناد جيد
ابي جبرئيل
قال لا احدث
سمعت عليا
يقول علي
المبن ان الله
سمى ابا بكر
علي بنتي
صديقا رواه
الدارقطني
والحاكم عن
حكيم بن
سماعة
قال سمعت
عليا يحلف
لا نزل الله
اسم ابي بكر
من السماء
الصديق رواه
الطبراني
بسند صحيح
وفي حديث
احمد اسكن
فانما عليك
نبي وصديق
وشهيد ان
وامر ابي بكر
بنت عذرا
ببية اسمها
سلمي

بنت عمر ابن عامر بن کعب
 و تکتی امر الخیر قالہ النہرہ
 رواہ ابن عساکر فصل
 فی مولدہ ومنشاءہ وولدہا بعد
 مولد النبی ص بستین و اشہر
 فانہ مات ولہ ثلاث وستون
 سنتہ قالہ ابن کثیر عن
 عائشہ قالت واللہ ما قال ابوبکر
 شعر اقل فی جاہلیۃ ولا اسلام
 ولقد نزلہا هو و عثمان شرب
 الخمر فی الجاہلیۃ رواہ ابن
 عساکر بسند صحیح عن
 عائشہ قالت لقد حرم ابو بکر الخمر
 علی نفسہ فی الجاہلیۃ رواہ ابو نعیم
 بسند جید عن عبد اللہ بن الزبیر
 قال ما قال ابوبکر شعر اقل علی
 الجاہلیۃ الریاضی قال قیل لہ
 بکسر الصادق فی عجم
 من اصحاب رسول اللہ
 صلیم هل شربت الخمر
 فی الجاہلیۃ فقال اعوذ باللہ
 منہ فقیل لہ ولم قال
 کنت احفظ مردی واصلون عنہ
 و تعین علی نواب
 اللہ و کان من
 النبی و کان من
 النبی و کان من
 النبی و کان من

ابو بکر بن عامر بن کعب بن صابر ادنی بنین
 ابوبکر کنت ام الخیر تھی۔

فصل

آپ کی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں۔
 ابن کثیر کہتے ہیں ابوبکر بنی صلیم کے پیدا ہونے کے
 ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال
 کی عمر میں انتقال کیا۔ ابن عساکر صحیح سند
 کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی
 ہیں خدا کی قسم ابوبکر نے جاہلیت اور اسلام
 میں کبھی شعر نہیں کہا۔ اور جاہلیت میں
 اپنے اور عثمان نے شراب پی چوڑی تھی
 ابو نعیم جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابوبکر نے
 اپنے نفس پر شراب حرام کر لی تھی۔
 عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابوبکر نے کبھی
 شعر نہیں کہا۔ ابو العالیہ نے کہا
 کہ اصحاب رسول اللہ کے مجمع میں کسی نے
 ابوبکر سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی
 شراب پی ہے۔ فرمایا۔ خدا کی
 پناہ۔ پھر کہا گیا کیوں نہیں پی۔
 فرمایا۔ میں اپنی مروت اور آبرو کو
 بہت بچانے والا اور خفا ظن کرنے
 والا تھا۔

بنت عمر ابن عامر بن کعب
 و تکتی امر الخیر قالہ النہرہ
 رواہ ابن عساکر فصل
 فی مولدہ ومنشاءہ وولدہا بعد
 مولد النبی ص بستین و اشہر
 فانہ مات ولہ ثلاث وستون
 سنتہ قالہ ابن کثیر عن
 عائشہ قالت واللہ ما قال ابوبکر
 شعر اقل فی جاہلیۃ ولا اسلام
 ولقد نزلہا هو و عثمان شرب
 الخمر فی الجاہلیۃ رواہ ابن
 عساکر بسند صحیح عن
 عائشہ قالت لقد حرم ابو بکر الخمر
 علی نفسہ فی الجاہلیۃ رواہ ابو نعیم
 بسند جید عن عبد اللہ بن الزبیر
 قال ما قال ابوبکر شعر اقل علی
 الجاہلیۃ الریاضی قال قیل لہ
 بکسر الصادق فی عجم
 من اصحاب رسول اللہ
 صلیم هل شربت الخمر
 فی الجاہلیۃ فقال اعوذ باللہ
 منہ فقیل لہ ولم قال
 کنت احفظ مردی واصلون عنہ
 و تعین علی نواب
 اللہ و کان من
 النبی و کان من
 النبی و کان من

ابو بکر بن عامر بن کعب بن صابر ادنی بنین

ابو بکر بن عامر بن کعب بن صابر ادنی بنین
 ابوبکر کنت ام الخیر تھی۔

فان من شرب الخمر
كان مضيعا في عرضه
و مسدوتا قال فبلغ ذلك
لرسول الله فقال صدق ابو بكر
صدق ابو بكر مرتين
هذا امر سل غريب سند او متنا
رواه ابن عساكر **فصل**
في صفة عن عائشة ان رجلا
قال لها حلف ابا بكر فقال
رجل ايض خفيف خفيف لعاضين
جبال لا يستمسك ازاره يستخرج
عن خفيه معرق الوجه غائر العينين
ناقي الجبهة عارم الاشاجع
هذا صفة رواه ابن سعد **فصل**
ان ابا بكر كان يخطب يا
لخنا والكم عن انس قال
قد ما النبي م المديت وليس في
اصحابه استبط غير ابي بكر
فقلتم يا لحناء والكم رواه
ابن سعد عن علي قال اعظم
الناس اجرا في المصاحف ابو بكر
ان ابا بكر كان اول من جمع
بين التوحيين رواه ابو يعلى عن

عنه شرب ابى اوسه ابى ابرو ابي مروت كواثر
كيا جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو اپنے دو دفعہ فرمایا کہ
ابو بکر صحیح کہتے ہیں دو دنوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کیں
ہیں اور آخر کی حدیث
فصل
حضرت ابو بکر کی صفت میں
ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابو بکر کی صفت بیان کیجے فرمایا ابو بکر
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے پتھر کی مانند
اور سیٹ زائد اُٹھ رہا تھا جس سے بندہ نہ رہتا ہوا توں کوں
کی طرف نگلتا تھا تہہ پر سینہ رہتا تھا خوبصورت
سولی آنکھیں بلند پیشانی منہ پر کم گوشت تھا انگلیوں
پوریں گوشت سے خالی ہتھیں پس یہ اونچی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر ہند
اور کٹم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابو بکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل نہیں سوا اپنے
اونہیں ہندی اور کٹم سے رنگین کر لیا تھا۔
ابو یعلیٰ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تھے کیونکہ اول جہنہ لو حین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابو بکر ہی ہیں۔

فصل
ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابو بکر کی صفت بیان کیجے فرمایا ابو بکر
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے پتھر کی مانند
اور سیٹ زائد اُٹھ رہا تھا جس سے بندہ نہ رہتا ہوا توں کوں
کی طرف نگلتا تھا تہہ پر سینہ رہتا تھا خوبصورت
سولی آنکھیں بلند پیشانی منہ پر کم گوشت تھا انگلیوں
پوریں گوشت سے خالی ہتھیں پس یہ اونچی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر ہند
اور کٹم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابو بکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل نہیں سوا اپنے
اونہیں ہندی اور کٹم سے رنگین کر لیا تھا۔
ابو یعلیٰ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تھے کیونکہ اول جہنہ لو حین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابو بکر ہی ہیں۔

فصل
ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابو بکر کی صفت بیان کیجے فرمایا ابو بکر
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے پتھر کی مانند
اور سیٹ زائد اُٹھ رہا تھا جس سے بندہ نہ رہتا ہوا توں کوں
کی طرف نگلتا تھا تہہ پر سینہ رہتا تھا خوبصورت
سولی آنکھیں بلند پیشانی منہ پر کم گوشت تھا انگلیوں
پوریں گوشت سے خالی ہتھیں پس یہ اونچی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر ہند
اور کٹم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابو بکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل نہیں سوا اپنے
اونہیں ہندی اور کٹم سے رنگین کر لیا تھا۔
ابو یعلیٰ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تھے کیونکہ اول جہنہ لو حین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابو بکر ہی ہیں۔

فصل
ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابو بکر کی صفت بیان کیجے فرمایا ابو بکر
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے پتھر کی مانند
اور سیٹ زائد اُٹھ رہا تھا جس سے بندہ نہ رہتا ہوا توں کوں
کی طرف نگلتا تھا تہہ پر سینہ رہتا تھا خوبصورت
سولی آنکھیں بلند پیشانی منہ پر کم گوشت تھا انگلیوں
پوریں گوشت سے خالی ہتھیں پس یہ اونچی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر ہند
اور کٹم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابو بکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل نہیں سوا اپنے
اونہیں ہندی اور کٹم سے رنگین کر لیا تھا۔
ابو یعلیٰ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تھے کیونکہ اول جہنہ لو حین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابو بکر ہی ہیں۔

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تو پندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ تھکتے تھے
 آخر کار منگل کی شب ۲۲۔ ۲۳ جمادی الاخریٰ ۳۸۳ھ میں
 انتقال کیا اور آپ کی ۹۳ سال کی عمر تھی۔
 ابن الدینا اللہا المسفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر کی بیماری
 کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفہ رسول خدا کیا
 تم کسی طبیب کو بلائیں جو آپ کو دیکھے فرمایا طبیب (اسم)
 مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا ہوا دے آپ سے کیا
 کیا۔ فرمایا کیا میں کڑوا لٹا ہوں جو چاہتا ہوں۔
 حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ تمام
 لوگوں میں بنی شخص زائد دانا گذرے ہیں لیکن
 ابو بکر جوفت آپ نے اپنا تاب حضرت عمر کو مقرر
 کیا دوسرے موسیٰ کی بی بی جوفت آؤ اپنے باپ
 سے کہا اسے فروور بنائے تیسرا غزنصر
 کہ جب اسے یوسف علیہ السلام میں عقلی
 کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے غرت سے
 رکھو۔ ابن عساکر مسود ابو حمزہ سے نقل کرتے
 ہیں کہ جب ابو بکر کو مرض کی شدت ہوئی تو اپنے
 گہرے موکے سے سر نکال کر فرمایا اے لوگو میں نے تمہارا
 لئے ایک ایسا عہد مقرر کیا ہے کیا تم اسے پسند کرو گے لوگوں
 نے کہا اے خلیفہ رسول خدا ہم ضرور اسے پسند کریں گے
 اتنے میں حضرت علیؓ کی ہڑ سے سو کر کہنے لگے ہم تو
 سو اے عمر کے اور کسی سے راضی نہیں۔ ابو بکر
 نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔

ایستاد موضوع واستغفرین قول من کرم ای در جبهه ایستاد تا بدان یار و یارستان گویید ۱۳۱۳

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
 لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَيْ يَوْمٌ
 هَذَا قَالَ يَوْمُ الْأَمْنَيْنِ قَالَ فَاثْنَيْ
 مِئَةٍ مِنْ لَيْلَتِي فَلَا تَنْتَظِرُوا بَنِي
 لَعْدُ فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي
 إِلَيَّ أَقْرَبُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 لَمَّا تَفَقَّطَ أَبُو بَكْرٍ قَشَلْتُ لَهْجًا
 الْبَيْتَ لَعْدًا مَا يُجْنِي الشَّاءُ
 عَنْ الْخَفَةِ إِذْ احْشَرَجَتْ يَوْمًا
 وَضَاقَ لَهَا الْعَدَدُ فَكَشَفَتْ عَنْ وَجْهِهِ
 وَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ قَوْلِي
 وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ
 ذَاكَ مَا كُنْتُ مِنْ تَحِيدٍ أَنْظُرَ فَاثْنَيْ
 هَذَيْنِ فَأَغْسَلُوهُمَا وَكَفَّنُوهُنَّ
 قِيَمًا فَإِنَّ الْحَيَّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنْ
 الْمَيِّتِ . . . رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ
 فِي الْمَوْتِ فَقُلْتُ شَعْرَهُنَّ لَمْ يَزَلْ
 دَمْعًا مَعْقِنًا فَإِنَّهُ فِي مَرَّةٍ مَدْفُوقٍ
 فَقَالَ لَا تَقُولِي هَذِهِ وَلَكِنْ قَوْلِي
 وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ
 ذَاكَ مَا كُنْتُ مِنْ تَحِيدٍ شَرُّ

احمد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
 کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا
 یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا سیر فرمایا اگر میں ہی
 رات کو مر جاؤں تو کل کا انتظار کرنا مجھے تمام راتوں
 اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد قریب ہے۔ ابن سعد حضرت
 عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں جب ابو بکر
 سخت علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔ تیری
 عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون چیرے گی
 اگر سکتی ہے جس دن کہ سینہ پہنچ جاوے اور
 اگر بگڑے تو بولنے لگے۔ ابو بکر نے یہ سنتے ہی موصیٰ کو روایا
 اور فرمایا یہ بڑیک بات نہیں۔ ماں یوں کہو۔
 موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی۔ یہ وہ چیز ہے
 جس سے تو کمتر آتا تھا۔ دیکھو میرے ان دونوں
 کپڑوں کو دیکھو کراہنہ میں مجھے کھانا کیا تو کھانسی
 زندہ میت سے سننے کیلئے کا محتاج نیا وہ ہے
 ابو یعلیٰ الموصلی عائشہ سے روایت کرتے ہیں
 فرماتی ہیں میں تیرے کی حالت میں ابو بکر کے پاس گئی
 اور یہ شعر پڑھنے لگی۔ جس کے آنسو بہتے ہیں
 میں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے تکیا
 بکھے پڑے ہیں۔ ابو بکر نے فرمایا۔ یہ نہ کہو
 بلکہ یہ کہو موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ
 آئے۔ یہ وہ دن ہے جس سے تو ہوا گستاہا

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

رسول اللہ ص عن ابن عمر
 قال نزل فی حصر ابی بکر عمر
 وطلحة وعتمان وعبدا الرحمن
 بن ابی بکر عن ابن المسیب
 ان ابا بکر لما مات ارتجت
 مكة فقال ابو قحافة فاهذا
 قالو مات ابنتك قال رز
 جلیل من قام بالامر بعده
 قالوا عمر صاحبہ عن جاحد
 ان ابی قحافة ردة میراث من
 ابی بکر علی و لد ابی بکر
 ولم یعیش ابو قحافة بعد
 ابی بکر الا سنة اشهر و ابا
 ومات فی المحرم سنة اربع عشرة
 وهو ابن سبع وتسعين سنة
 الأحادیث رواه ابن عساکر
 قال العلماء لم یلی الخلافة
 احد فی حیوة ابيه الا ابی بکر
 عن ابن عمر قال ولی ابو بکر
 سنتین وسبعة اشهر رواه
 الحاکم اخرجه الواقدي بن مطرف
 ان ابا بکر لما نفل دعا عبدا الرحمن
 بن عوف فقال اخبرنی عن عمر

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی قبر میں عمر اور طلحہ
 اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابی بکر آئے
 ابن المسیب کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کا انتقال
 ہو گیا تو مکہ گونج اٹھا۔ ابو قحافہ نے
 کہا یہ شور کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارا
 صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ کہا
 بڑی مصیبت آئی ابو بکر کے بعد خلافت
 پر کون قائم ہوا۔ لوگوں نے کہا اون کے
 مصاحب عمر
 جاحد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث
 ابو بکر سے لی تھی وہ اونہیں کی اولاد پر رو کر دی
 اور ابو بکر کے بعد وہ کل چھ مہینے چنڈون
 زندہ رہے۔ تحرم ستماء۔ ستائیس سال
 کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن
 عساکر نے روایت کی ہیں۔
 علماء کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے
 باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ جاکم نے
 ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو
 برس سات مہینے خلافت کی۔
 واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر
 کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن
 بن عوف کو بلا کر فرمایا۔ مجھے خمسہ
 بن الخطاب کی خبر دے۔

ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی۔
 واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن بن عوف کو بلا کر فرمایا۔
 مجھے خمسہ بن الخطاب کی خبر دے۔
 ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی۔
 علماء کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔
 جاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی۔
 واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن بن عوف کو بلا کر فرمایا۔
 مجھے خمسہ بن الخطاب کی خبر دے۔

عليه من حين اهلك ابلغ عني ما
قلت من وراء له بشور عا عثمان
فقال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما عهد ابو بكر ابن ابي قحافة
في اخر عهده بالدينيا خا رجاءها
وعند اقل عهده بالاخيرة
داخلا فيها حيث يؤمن الكافر
ويؤمن الفاجر ويصدق
الكاذب اني استخفنت عليكم
بعدى عمر بن الخطاب فاصبروا
له واطيعوا وانى لمر الله
ورسوله ودينه ونفسه واياكم
خيرا فان عدل فذل ظنى به
وعلى فيه وان بذل فلكل
امرء ما احدثت فاحذروا
ولا علم الغيب وسيعلم
الذين ظلموا اى منقلب يتقلب
والسلام عليكم ورحمة الله و
بين كتابه عشر امورا بالكتاب فحقه
عشر امور عثمان فخرهم بالكتاب
فحقوا ما نبايع الناس ورضوا به
شور عا ابو بكر عمر حا ليا
فاوصاه بما اوصاه به شر

بیٹے جو تجھ کہا ہے اسے اون کو کوٹھک پہنچا دو جو تمہاری
 بیچے میں بہر عثمان کو بلا کر فرمایا کہ لوگسم اسد الرحمن
 یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابو بکر نے اپنی خافہ اپنی عمر
 کے آخر زمانہ میں جو وقت وہ دنیا سے نکلا اور آخرۃ کہ
 اول زمانہ میں جب وہ اوس میں داخل ہوا یہ عہد
 اوس وقت کا ہے جو وقت کا فرموس ہو جاتا اور
 فاجر لعین کرنوالا اور کاذب تصدیق کرنے والا
 ہوتا ہے۔ میں نے تمہارے بعد عمر بن الخطاب کو
 خلیفہ بنایا سو تم اوسکی سنو اور اطاعت کرو
 میں نے اسد اور ابو بکر رسول اکواو کے دین اور
 اپنے اور تمہارے حق میں بہلائی سے نصیر نہیں
 کی (یعنی حق الامکان بہلائی کا قصد کیا) اگر
 عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میسر آ
 اعتقاد اور علم ان کے حق میں ہے اور اگر ظلم کرس تو ہر
 کے لئے وہ ہے جو اسے کمایا یعنی تو بہلائی کا
 ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم
 لوگ قریب جانیٹھے کہ کونسی طرف رجوع
 کریٹھے تمہرے سلام اس کی رحمت اوسکی برکت
 ہمیشہ رہو پھر اس کتاب پر مہر لگانے کا
 حکم فرمایا اور عثمان کو حکم کیا وہ اس مہر
 شدہ وصیت کو لیکر باہر نکلے اور لوگوں سے
 بیعت کرائیٹھے اس سے سب راضی ہو گئے پھر ابو بکر
 عمر کو علوت میں بلا کر جو وصیت کر لی تھے کئی۔

من عدوة
الخبير
عنه من
ويع آخذ
قال لان
اوصى
باب خمس
في ان اوصى
بالرعيان
او في الرعي
اجب الى
في ان اوصى
باثنا عشر
او في بالثلث
واثر اثني عشر
والخبر موقوف
مضمولة
سنة

[illegible]

ان الذين قالوا ربنا انزلنا
 القرآن على قلبنا وحملناه
 على من كان من قديمنا
 انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا

انہ میں عمر و مال تو مکمل آئی اور ابو بکر نے دونوں ہاتھ
 اٹھا کر فرمایا ای اسد اس ہی پیش گوئی کی صلاحیت کا
 کیا ہے اور اپنے فتنہ کا خوف کر کے جو کچھ ان کے بارہ میں کیا
 اوسے تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی رائے سے اذکے لئے کہا
 کیا جو شخص اون سب میں بہتر اور سب سے زیادہ قوی اور
 نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اوسے امیر بنایا
 سو وہ تیرے بندے ہیں اونکی باگیں تیرے ہی دست قدر
 میں میں اونکو دیکھو انکی صلاحیت کی توفیق دے اور عمر کو
 اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اوسکے
 رعیت کو اوسکے لئے سنوار۔

خرج من عنده فخرج ابو بکر
 يد به فقال اللهم اني لم
 رد بذلك الا صلاحهم وخفت
 عليهم الفتنة ففعلت فيهم بما
 انت اعلم به واجتهدت لهم
 ما رجوت فوليته عليهم خيرا هم
 واقواهم عليهم واحرمهم
 على ما ارشدهم فحمدوا له
 ونادوا بهم ببيدك اصب اللهم
 ولا تهم واجعل من خلفائك

انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا
 انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا

ابونعیم حلی میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
 ابوبکر نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتیں لکھا کہتے
 سو۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے۔ جن لوگوں نے
 کہا ہمارا رب اسد ہے پہرا سپر ثابت قدم رہے تو
 جنتی ہیں دوسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ لایا
 لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملایا وہ جنت میں
 جاوے گئے ان دونوں کے کیا معنی ہوئے لوگوں نے
 کہا استقامت کا معنی یہ ہیں کہ انہوں نے گناہ نہ کیا اور
 ظلم کو نہ کیا کہیں اپنے فرمایا تم نے اسکے غیر عمل پر عمل کیا
 پہلی آیت کے یہ معنی ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اسد
 پہر ثابت قدم رہے یعنی اوسکے غیر معبود کی طرف توجہ
 نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے
 اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملا یا۔

الراشدین واصلم له رعية
 عن الاسود بن هلال قال قال
 ابوبكر الصديق لا صحابه ما
 تقولون في هاتين الايتين ان الذين
 قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين افلحوا
 ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا
 قالوا بل لبسوا ايمانهم بظلم قال
 لقد حملتموها على غير الحمل
 ثم قال قالوا ربنا الله ثم
 استقاموا فلم يلبسوا الى الله
 غيره ولم يلبسوا ايمانهم
 بشرك رواه ابو نعيم في الحلية
 عن سعد بن ابوبكر الصديق في قوله

انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا
 انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا

انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا
 انزلنا القرآن على قلبنا
 وحملناه على من كان من قديمنا

تعالى للذين احسنوا الحسنى
 وزيادة قال النظر الى وجه الله
 عن ابى بكر الصديق رضى
 قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا
 الله ثم استقاموا قال قد قالها
 الناس فمن مات عليها فهو من
 استقام رواها ابن جرير
 عن ابى الحنفية قال جاء رجل الى
 ابى بكر فقال ارايت الرضا بقلد
 قال نعم قال فان الله قد ربه على ثم
 يعذب منى قال نعم رواها ابن
 اما والله لو كان عندى انسان
 امرت ان يجاء انقلب رواها
 فى السنة عن الزبير بن ابا بكر
 قال وهو يخطب الناس يا معشر الناس
 استحيوا من الله فوالذى نفسى بيده
 الا تزل حين اذهب الى الغائط فى
 الفضاء معظيلا سى استحياء من
 لى رواه ابو بكر بن ابى شيبة
 فى المصنف عن عمر وبن دينار
 قال قال ابو بكر استحيوا من الله
 فوالله انى لا دخل الكنيف فاستند
 ظهرى الى الحائط حياء من الله

عمر بن سعد صحابى ابو بكر صديقى سے روایت کرتے
 ہیں کہ آپ نے اسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں قبول
 لئے نیکی کی اونکے کو نیکی پہنچا اور زیادة فرمایا وہ
 اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے نور کو دیکھتا ہے۔
 ابن جریر حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
 اس آیت (ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا)
 میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر
 مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ اللہ کا نبی سننے والی
 سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو بکر کے پاس
 آکر کہا کیا آپ زنا کو اسکی قدر سے دیکھتے ہیں۔
 فرمایا ہاں۔ کہا خودی تو اسنے اسکو کچھ مقدار
 میں کیا پھر اسے مجھے عذاب ہی کرے گا فرمایا ہاں
 اے ابن اللہنا بخدا اگر اسوقت میرے پاس
 کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔
 ابن ابی شیبہ اپنی مصنفہ میں زبیر سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابو بکر نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا اے
 مسلمانوں کے گروہ اس سے شرمناؤ و اللہ میں
 جہوت قضا حاجت کے صریح جاننا ہوں تو اپنے
 رب سے شرمنا کر موہنے پر کپڑا ادا لیتا ہوں۔
 عبد الرزاق نے اپنی مصنفہ میں عمرو بن دینار سے
 روایت کی ہے کہ ابو بکر نے فرمایا اے لوگو اللہ شرمناؤ
 بخدا میں جب پانچا نہ میں جاتا ہوں تو اللہ شرمنا کر
 اپنی پیٹھ دیوار پر ٹکا دیتا ہوں۔

عمر بن سعد صحابى ابو بكر صديقى سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں قبول لئے نیکی کی اونکے کو نیکی پہنچا اور زیادة فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے نور کو دیکھتا ہے۔ ابن جریر حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت اس آیت (ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا) میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ اللہ کا نبی سننے والی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو بکر کے پاس آکر کہا کیا آپ زنا کو اسکی قدر سے دیکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ کہا خودی تو اسنے اسکو کچھ مقدار میں کیا پھر اسے مجھے عذاب ہی کرے گا فرمایا ہاں اے ابن اللہنا بخدا اگر اسوقت میرے پاس کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔ ابن ابی شیبہ اپنی مصنفہ میں زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ اس سے شرمناؤ و اللہ میں جہوت قضا حاجت کے صریح جاننا ہوں تو اپنے رب سے شرمنا کر موہنے پر کپڑا ادا لیتا ہوں۔ عبد الرزاق نے اپنی مصنفہ میں عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے فرمایا اے لوگو اللہ شرمناؤ بخدا میں جب پانچا نہ میں جاتا ہوں تو اللہ شرمنا کر اپنی پیٹھ دیوار پر ٹکا دیتا ہوں۔

علی بن ابی طالب
 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے حضرت علیؓ کو اپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی جمعیت وصیت کرتا ہوں (۱) عورت کو قتل نہ کرو (۲) بچہ کو نہ مارو (۳) ضعیف بوڑھے کو مارتے نہ لگاؤ (۴) پہلا درخت نہ کاٹو (۵) بستی کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکر بچہ نہ کاٹو (۷) کھجور کے درخت کو مت کاٹو (۸) حیا نہ مت کرو (۹) نامزدی نہ کرو (۱۰) کھجور کے درخت کو مت کاٹو کہ پروا ہے خدا کا اور اس کی طرف سے عیب ہے۔ یہ سب کچھ کہہ کر اپنے چہرے پر غم کیا اور فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ تم کو وصیت کیا ہے اور تم ان سے بچنا چاہو۔
 ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

رواہ عبد الرزاق في مصنفه -
 عن ابي عبيدة قال كان ابو بكر اذا عزی رجلا قال ليس في الغرام مصيبة وليس مع الجزع فائدة الموت اهنون قبله واشدها بعد فاذا ذكروا فقد رسول الله ما تصغر مصيبتكم واعظم الله اجرکم رواہ ابن عساکر
 عن عمار الجونی ان ابا بکر بعث جیو نشا الی الشام وامن علیہم یزید ابن ابی سفیان فقال انی موصیک بمشتر خلا لا تقتلوا امراء ولا صبیبا ولا کبارا اهرما ولا تقطع شجر اثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا یصیرا الا لما کله ولا تفرقن احملا ولا تحرقن ولا تعملن ولا تجبن رواہ الیہیقی
 عن ابن عمر قال قال رسول الله ابو بکر من رجل فاه شدة علیہ غضب جدا فقلت یا خلیفہ رسول الله اقرب عنقه قال بللت ما هو الا احد بعد رسول الله

ابن عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں صبر ہو وہ مصیبت ہمیں جزع و فزع میں کوئی فائدہ نہیں۔ موت اور جحیم سے جو اسکے پیچھے ہے آسان ہے اور جو چیز اس کے بعد ہے ہوس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جاوے گی۔ اور حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دے گا۔
 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور یزید بن ابی سفیان کو اونپر امیر بنایا چلنے و رفت اپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی جمعیت وصیت کرتا ہوں (۱) عورت کو قتل نہ کرو (۲) بچہ کو نہ مارو (۳) ضعیف بوڑھے کو مارتے نہ لگاؤ (۴) پہلا درخت نہ کاٹو (۵) بستی کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکر بچہ نہ کاٹو (۷) کھجور کے درخت کو مت کاٹو (۸) حیا نہ مت کرو (۹) نامزدی نہ کرو (۱۰) کھجور کے درخت کو مت کاٹو کہ پروا ہے خدا کا اور اس کی طرف سے عیب ہے۔ یہ سب کچھ کہہ کر اپنے چہرے پر غم کیا اور فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ تم کو وصیت کیا ہے اور تم ان سے بچنا چاہو۔
 ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

صل ضللاً مبيناً ان ميگو
 بتقوى الله ولا اعتصم بامر الله
 الذي شرع لكم وهذا كره
 فان جوامع هدى لا سلا بعد
 كلمة الاخلاص السقم والطاعة
 لمن ولاة الله امركم فانه من يطعم
 الله واولى الامر بالمعروف و
 النهي عن المنكر فقد افلم واذا
 الذي عليهم من الحق واياكم والاتباع
 الهوى فقد افلم من حفظ من
 الهوى والطمع والغضب واياكم
 والفخر وما غر من خلق من تراب
 نشأ الى التراب يعود شربا كلـ
 الدود شه هو اليوم محي وغدا ميت
 فاعدوا يوم ما بيوم وساعة بساعة
 وتوقدوا عام المظلوم وعدو
 انفسكم من الموت واصبروا فان
 العمل كله بالصبر واحذروا
 والحذر ينفع واعلموا والعمل يقبل احذروا
 باحذركم الله من عذاب سار عافيا
 وعذركم الله من رحمة اتم هوا وتمهوا لظنوا
 ونوقوا فان الله قديتكم فما اهالك به
 من كان قبلكم ونجا به من نجا قبلكم

اس نے تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اولاد حکم پر چڑھانے کہا ہے
 لئے مقرر کیا اور اس کے ساتھ تمہیں ہدایت کی جھلک دیا
 کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلام خلاص کہ بعد اسلام تم
 کا جامع اول کو کوئی سماعت اور اطاعت کرنا ہے بلکہ
 اللہ نے تمہارا سر بنایا سو مجھے اسرار اچھی بات کے علم
 کرنے والوں خبری بات سے منع کرنا لو کسی اطاعت کی او
 مراد پائی اور جو اسکے اوپر حق تھا اور چکا اپنی جان کو
 خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ شخص خواہش طبع
 سے غصب غفلت رواہ نجات پا چکا اور اپنے آپ کو بی
 تکبر سے بچاؤ اور کیا فرمے لائق ہے وہ شخص جو خاک سجدا
 اور خاک ہی میں مل جائیگا کہہ کرے کہ خاک کرینگے گوہ
 آج زندہ ہے مگر کل مردہ۔ سو آج کا کام آج ہی کرلو
 اور اس وقت کا عمل دوسرے وقت کے بہرے پر بھروسہ
 مظلوموں کی مدد مانگئے اور اپنی جانوں کو مردوں میں
 شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کام صبر پر موقوف ہیں
 اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر فزع دینا ہے اور
 عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی
 جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اس سے ڈرتے
 رہو اور جس رحمت کا تمہیں وعدہ دیا ہے اس میں
 جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح
 بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے
 پہلے عذاب سے ہلاک کیا اس سے اچھی طرح بیان
 کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جس سختی ایسی ہی ظاہر کیا

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{4}$ $\frac{1}{8}$ $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{32}$ $\frac{1}{64}$ $\frac{1}{128}$ $\frac{1}{256}$ $\frac{1}{512}$ $\frac{1}{1024}$ $\frac{1}{2048}$ $\frac{1}{4096}$ $\frac{1}{8192}$ $\frac{1}{16384}$ $\frac{1}{32768}$ $\frac{1}{65536}$ $\frac{1}{131072}$ $\frac{1}{262144}$ $\frac{1}{524288}$ $\frac{1}{1048576}$ $\frac{1}{2097152}$ $\frac{1}{4194304}$ $\frac{1}{8388608}$ $\frac{1}{16777216}$ $\frac{1}{33554432}$ $\frac{1}{67108864}$ $\frac{1}{134217728}$ $\frac{1}{268435456}$ $\frac{1}{536870912}$ $\frac{1}{1073741824}$ $\frac{1}{2147483648}$ $\frac{1}{4294967296}$ $\frac{1}{8589934592}$ $\frac{1}{17179869184}$ $\frac{1}{34359738368}$ $\frac{1}{68719476736}$ $\frac{1}{137438953472}$ $\frac{1}{274877906944}$ $\frac{1}{549755813888}$ $\frac{1}{1099511627776}$ $\frac{1}{2199023255552}$ $\frac{1}{4398046511104}$ $\frac{1}{8796093022208}$ $\frac{1}{17592186044416}$ $\frac{1}{35184372088832}$ $\frac{1}{70368744177664}$ $\frac{1}{140737488355328}$ $\frac{1}{281474976710656}$ $\frac{1}{562949953421312}$ $\frac{1}{1125899906842624}$ $\frac{1}{2251799813685248}$ $\frac{1}{4503599627370496}$ $\frac{1}{9007199254740992}$ $\frac{1}{18014398509481984}$ $\frac{1}{36028797018963968}$ $\frac{1}{72057594037927936}$ $\frac{1}{144115188075855872}$ $\frac{1}{288230376151711744}$ $\frac{1}{576460752303423488}$ $\frac{1}{1152921504606846976}$ $\frac{1}{2305843009213693952}$ $\frac{1}{4611686018427387904}$ $\frac{1}{9223372036854775808}$ $\frac{1}{18446744073709551616}$ $\frac{1}{36893488147419103232}$ $\frac{1}{73786976294838206464}$ $\frac{1}{147573952589676412928}$ $\frac{1}{295147905179352825856}$ $\frac{1}{590295810358705651712}$ $\frac{1}{1180591620717411303424}$ $\frac{1}{2361183241434822606848}$ $\frac{1}{4722366482869645213696}$ $\frac{1}{9444732965739290427392}$ $\frac{1}{18889465931478580854784}$ $\frac{1}{37778931862957161709568}$ $\frac{1}{75557863725914323419136}$ $\frac{1}{151115727451828646838272}$ $\frac{1}{302231454903657293676544}$ $\frac{1}{604462909807314587353088}$ $\frac{1}{1208925819614629174706176}$ $\frac{1}{2417851639229258349412352}$ $\frac{1}{4835703278458516698824704}$ $\frac{1}{9671406556917033397649408}$ $\frac{1}{19342813113834066795298816}$ $\frac{1}{38685626227668133590597632}$ $\frac{1}{77371252455336267181195264}$ $\frac{1}{154742504910672534362390528}$ $\frac{1}{309485009821345068724781056}$ $\frac{1}{618970019642690137449562112}$ $\frac{1}{1237940039285380274899124224}$ $\frac{1}{2475880078570760549798248448}$ $\frac{1}{4951760157141521099596496896}$ $\frac{1}{9903520314283042199192993792}$ $\frac{1}{19807040628566084398385987584}$ $\frac{1}{39614081257132168796771975168}$ $\frac{1}{79228162514264337593543950336}$ $\frac{1}{158456325028528675187087900672}$ $\frac{1}{316912650057057350374175801344}$ $\frac{1}{633825300114114700748351602688}$ $\frac{1}{1267650600228229401496703205376}$ $\frac{1}{2535301200456458802993406410752}$ $\frac{1}{5070602400912917605986812821504}$ $\frac{1}{10141204801825835211973625643008}$ $\frac{1}{20282409603651670423947251286016}$ $\frac{1}{40564819207303340847894502572032}$ $\frac{1}{81129638414606681695789005144064}$ $\frac{1}{162259276829213363391578010288128}$ $\frac{1}{324518553658426726783156020576256}$ $\frac{1}{649037107316853453566312041152512}$ $\frac{1}{1298074214633706907132624082305024}$ $\frac{1}{2596148429267413814265248164610048}$ $\frac{1}{5192296858534827628530496329220096}$ $\frac{1}{10384593717069655257060992658440192}$ $\frac{1}{20769187434139310514121985316880384}$ $\frac{1}{41538374868278621028243970633760768}$ $\frac{1}{83076749736557242056487941267521536}$ $\frac{1}{166153499473114484112975882535043072}$ $\frac{1}{332306998946228968225951765070086144}$ $\frac{1}{664613997892457936451903530140172288}$ $\frac{1}{1329227995784915872903807060280344576}$ $\frac{1}{2658455991569831745807614120560689152}$ $\frac{1}{5316911983139663491615228241121378304}$ $\frac{1}{10633823966279326983230456482242756608}$ $\frac{1}{21267647932558653966460912964485513216}$ $\frac{1}{42535295865117307932921825928971026432}$ $\frac{1}{85070591730234615865843651857942052864}$ $\frac{1}{170141183460469231731687303715884105728}$ $\frac{1}{340282366920938463463374607431768211456}$ $\frac{1}{680564733841876926926749214863536422912}$ $\frac{1}{1361129467683753853853498429727072845824}$ $\frac{1}{2722258935367507707706996859454145691648}$ $\frac{1}{5444517870735015415413993718908291383296}$ $\frac{1}{10889035741470030830827987437816582766592}$ $\frac{1}{217780$

قد بين لكم في كتابه حلاله
وحرامه وما يجب من الاعمال
وما يكره فاني لا اؤمركم
ونفسي اهدي الله المستعان ولا حول
ولا قوة الا بالله واعلموا انكم
ما اخلصتم الله من اعمالكم فربكم
اطعتم وحققكم حفظكم واعتبطتم
وما تطوعتم به لاني انكم فاجعلوه
نواقل بين ايديكم تستوفوا
لسالفكم وتعطواجزاءكم
حين فقركم وحاجتكم اليها
ثم تفكروا وعباد الله في اخوانكم
وصحابتكم الذين مضوا قد وردوا
علي ما قد موافقا موهوبوا عليه
وحلوا في الشقاء والسعادة فيما
بعد الموت ان الله ليس لشرئك
وليس بين وبين احد من خلقه
نسب يعطى بختيار ولا يصرف عنه
سوء الا اهل عت واتباع
امرته فانه لا خير في بعد هذه النار
ولا شر في شرا بعد هذه الجنة اقول
قولى هذا واسم الله العظيم
الحار لى ومهلوا بى نميكم على الله

حلال و حرام اور جو عمل متبارکے لئے مکروہ یا محبوب یا نحو
 سبکے سب اس نے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کر دیے
 میں اپنی اور تمہاری خیر خواہی میں تقصیر نہ کروں گا مگر
 مردہ ہونگے مگر اہم کو بڑا سیوں سے پہلے اور نیک کام کی
 قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہئے کہ جو اعمال
 خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سو اپنے رب کی محبت
 بجا لائے اپنے حصہ کی حفاظت کی تو گو کہ شکرگوں والا
 جو نیلے کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں
 آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ
 اور احسان و فقر کے وقت ان کی جزا دے جاؤ
 پہلے اللہ کے بندو اپنے اول ہابیوں اور
 بادوں میں فکر کرو جو گزر گئے اور جو انہوں
 آگے پہنچا ہے اس کو پہنچے اور مقیم رہے اور موت
 کے بعد شقاوت یا سعادت میں اور رہے بیشک اللہ
 کا کوئی شریک نہیں اس میں اور اس کی مخلوق میں
 کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور
 اس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی
 حکم کے نہیں پہنچتا۔ ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی
 نہیں۔ جس کے بعد دوزخ ہونا اس برائی میں
 کوئے برائی ہے۔ جس کے بعد جنت ہو۔
 میں یہ کہتا اور اللہ سے اپنے اور تمہارے
 لئے بخشش چاہتا ہوں۔ پس اپنے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو۔

[illegible]

اعمال سے
کمال پاؤ گے
نیک نوازی کی
ہی ذرا سن کا
فہم نقصان اور
مالی فائدہ پہنچ
یسا کہ صبح
بیت ہی بیت
جو کہ ہر
فہم کے جن
سب عازر کی
حساب دیوار کا
اور میں کرن
نقصان گیا
میں کا تو کہنے کو
فہم کو بیچ
از فہم کے
جا رہا ہے
تو اور
نقصان کا
اور ہے جو
نقصان
دیجیے

[illegible]

بن مرة ان ابا بكر الصديق يقول في
 دعائه اللهم اجعل خيرا عمره اخره وخيرا
 ما لي خواتم وغيرا يا حي يوم لا نقال رواه
 سعيد بن منصور في مسنده عن الحسن
 قال بلغني ان ابا بكر الصديق كان يقول
 في دعائه اللهم اني اسئلك الذي هو خير لي
 في عاقبة الاموال اللهم اجعل ما خلفي
 رضوانك والدارجات المظلم من جنات النعيم
 رواه احمد في الزهد عن عوف قال قال
 ابو بكر من استطاع ان يبكي فليكن والا
 فليتبأ له رواه احمد في الزهد عن عوف
 عن ابي بكر قال اهلكن العمان الذهب
 والزعفران رواه احمد في الزهد عن عوف
 لبيد الشاعر ن قد علم اني بكر فقال لا
 يمشي ما خلا الله باطل فقال صدقت فقال
 لا يمشي ما خلا الله باطل فقال كذبت عند الله
 وليم لا يمشي ول فلما ولي ابو بكر قال فما قال
 الاثما عن الحسن من الحكمة رواه عبد الله بن
 احمد بن حنبل في زوائد الزهد عن
 معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حاطا
 واذا بدا لي في ظل شجرة فتشقت الصعدا
 ثم قال طوبى لمن يا طير تاكل يا الشجر
 تستظل يا الشجر وتصد لي غيري يا ليت

اس من روى عن ابي بكر ان حضرت ابو بكر بنى
 فرايا کرتے تھے بارضيا ميري بہترین عمر آخر کراد میرا انجام
 اور خاتم بہترین عمل پیکر اور میرے بہتر دنوں کا دن
 اپنی ملاقات کا دن کہ احمد بن حنبل نے حسن سے روایت
 کرتے ہیں کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ ابو بکر اپنی دعائیں فرما
 تھے اے اللہ میں وہ چیز تجھ سے مانگتا ہوں کہ انجام
 میں میرے لئے بھلی ہو اسے اللہ مجھے بھلائی تو عنایت فرما
 وہ سب سے آخر تیری ضامندی اور جانتا ہوں کہ
 درجے ہوں۔ احمد بن حنبل نے عوف سے نقل کرتے ہیں کہ
 ابو بکر نے فرمایا جو دیکھے کہ وہ خوب ہے اور جو دیکھے
 وہ خدا کو۔ احمد بن حنبل نے عوف سے روایت کرتے ہیں کہ
 ابو بکر نے فرمایا جو دنوں کو دیکھ کر خیر ہوں سونے اور زعفران
 ہلاک کیا عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں کہا ہے کہ لیبید
 ایک دن ابو بکر کے پاس آیا اور کہا اسکو اللہ جو چیز ہے
 باطل ہے اپنے فرمایا یہ تو ہے کہا پھر لیبید نے کہا ہر نعمت
 ضرور اعلیٰ ہو کر اعلیٰ ہو کر لیبید نے فرمایا جھوٹا کلمہ باج
 نعمتیں ہیں یا نکو حال نہیں جب لیبید چلا گیا تو اپنے فرمایا
 کہ جس شاعر کو حکمت ہی کہیں ہے حاکم حاذق جن سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ایک باغ میں گئے ایک پرندہ
 کو درخت کے سایہ میں دیکھ کر کہہ کہ وہ کھینچ کر
 فرمایا اے جو نورا تجھے خوشی جو درخت سے
 کھا تا اور اس کے سایہ میں آرام لیتا ہے۔ (ان زمین
 حساب کے کھٹکے غذا کے اندر نشین ہے اس سے کہ ترا

حواصی: ۱۱۳

خرجت ابنته لابي لحافة فلقيتها ابلج
 غفها طوق من ورق فاقطعا انسان عتيق
 فلما دخل رسول الله ص الميدين قال ابو بكر
 قال النشد بالله والاسلام طوق اخني
 فو الله ما اجاب احدكم قال الثانية فاجاب
 احد فقال يا اخي احبب طوق ان الامانة
 اليوم في الناس قليل سواء اليهقي في دلائل
 النبوة عن علي مالك قال كان ابو بكر اذا صل
 على الميت قال اللهم عبدك اسلم المالح الاله
 والعشير فوالذي نب عظيم وانت غفور رحيم رواه
 ابن القاسم عن قيس بن ابي حازم قال جاء رجل
 الى ابي بكر فقال ان ابي يريد ان ياخذ مالي كله
 فخرجت فقال لا بيا انما لك من مالي
 ما يكتيك فقال يا خيفة رسول الله ص ليس
 قد قال رسول الله صلعم انت ووالك انك قال
 وانما يحزن بذلك النفقة رواه
 البيهقي واخرج ابن القاسم عن
 ابا بكر انا رجل انتفع من ابية
 فقال ابو بكر اضرب الرأس
 فان الشيطان في الراس عن
 سالم بن عبيد الله قال كان
 ابو بكر الصديق يقول لا قرينه
 وبين الفجر حتى التجر رواه الدارقطني

رواه ابو حنيفة في كتابه
 متحارة من چند سوار نے ملے اور ایک شخص نے اکی گردن
 گلو بند کاٹ لیا جبکہ اس مسجد میں آئے تو ابوبکر نے
 کھڑے ہو کر کہا میں اس کو اسلام کا واسطہ دیکر اپنی بیٹی
 گلو بند لگتا ہوں سو کسی کے جواب دیا مجھ دوسری تبتو
 اس طرح فرما اگر جواب ملا پھر اپنے فریالے بہن گلو بند
 پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگوں میں امانت خلیل ہے +
 ابن القاسم ابی ہاک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
 ابوبکر کسی بیت پر ناز پڑتے تو فرماتے بار خدا تیرے
 بندے کو اسکے مال اور احوال اور کنبہ نے تیرے سپرد کیا
 گناہ بڑے اور تو بخشنے والا مہربان ہے بیعتی نے قیس بن
 ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر
 کے پاس آکر کہا میرا پ محتاج ہے اور میرا کل مال
 کھانا چاہتا ہے آپ نے اس کے پاس سے کہا خدا مال تجھے
 کافی ہو صرف اتنا لینا تجھے جائز ہے اُس نے کہا کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تو اور
 تیرا مال آپ کے لئے ہے ابوبکر نے فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کلام اس سے صرف نفقہ ہے ابن قاسم
 کہتے ہیں کہ ابوبکر کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو
 اپنے آپ کو کعبہ کا تھا رہتی کہ تھا یہ راہیں بیٹے آؤ فرما
 اگر پروردگار کو یہ شیطان ہے ابن ابی شیبہ درود ارضی سلم بن
 عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ابوبکر سے یہ فرمایا کرتے تھے میری عمر
 اگر دس تو کھراؤ کھی کھی کھا لوں یعنی غیور کھلاؤ دیکھ

ابن القاسم نے روایت کیا ہے

عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا أبا بكر يصلي بالناس قالت عائشة قلت إن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يؤمهم الناس من البكاء فنهى عنها فليصلي بالناس فقالت عائشة فقلت لحفصة قولي له أن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يؤمهم الناس من البكاء فنهى عنها فليصلي ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه إن كنت لا ترضين صواب يوسف مروا أبا بكر فليصلي للناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لا أصيب منك خيرا رواه البخاري عن الزهري عن أنس بن مالك عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال يا أيها الناس مروا أبا بكر يصلي بالناس ففعلت حفصة فنهى عنها فليصلي بالناس الذي في قوله فيه حتى إذا كان يوم الاثنين وهو صفوف في الصلاة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم بستره

بخاری میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فرمایا ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کہ یعنی انہیں امام بناؤ عائشہ نے کہا اے رسول خدا ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو رونے کی وجہ سے گونگے قزاق نہ بنا سکیں گے اس پر حضرت ابوبکر آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرما دین حضرت مسلم نے پھر فرمایا ابوبکر کو یہی لوگوں کی امامت کا حکم کہ دوسرے حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو روئے کی سبب قزاق نہ بنا سکیں گے آپ لوگوں کی امامت کا حضرت عمرؓ کو حکم فرمائے حضرت حفصہ نے اس طرح حضرت مسلم سے عرض کیا ہے فرمایا تم وہی تو ہو جنہوں نے حضرت یوسف کو تنگ کیا ابوبکر کو حکم کرو کہ وہی لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت عائشہ نے سے (بجز شکایت) کہا میں تمہاری طرف سے کبھی بھلائی کو نہ پہنچی (یعنی تنہا یہی بات بتاؤ جو حضرت مسلم کی خشکی کا باعث بنی)

بخاری میں زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ نے حضرت انس بن مالک سے بھی خبر دی اور وہ ایک مدت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ کی خدمت اور تالافت میں مصروف رہے وہ کہتے ہیں کہ جس مرض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات پانی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھا رہے یہاں تک کہ صبح کا زمانہ چلا اور لوگ نماز میں بیٹھیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر کے پھر کھڑے ہو کر

عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا أبا بكر يصلي بالناس قالت عائشة قلت إن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يؤمهم الناس من البكاء فنهى عنها فليصلي بالناس فقالت عائشة فقلت لحفصة قولي له أن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يؤمهم الناس من البكاء فنهى عنها فليصلي ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه إن كنت لا ترضين صواب يوسف مروا أبا بكر فليصلي للناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لا أصيب منك خيرا رواه البخاري عن الزهري عن أنس بن مالك عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال يا أيها الناس مروا أبا بكر يصلي بالناس ففعلت حفصة فنهى عنها فليصلي بالناس الذي في قوله فيه حتى إذا كان يوم الاثنين وهو صفوف في الصلاة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم بستره

بخاری میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فرمایا ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کہ یعنی انہیں امام بناؤ عائشہ نے کہا اے رسول خدا ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو رونے کی وجہ سے گونگے قزاق نہ بنا سکیں گے اس پر حضرت ابوبکر آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرما دین حضرت مسلم نے پھر فرمایا ابوبکر کو یہی لوگوں کی امامت کا حکم کہ دوسرے حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو روئے کی سبب قزاق نہ بنا سکیں گے آپ لوگوں کی امامت کا حضرت عمرؓ کو حکم فرمائے حضرت حفصہ نے اس طرح حضرت مسلم سے عرض کیا ہے فرمایا تم وہی تو ہو جنہوں نے حضرت یوسف کو تنگ کیا ابوبکر کو حکم کرو کہ وہی لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت عائشہ نے سے (بجز شکایت) کہا میں تمہاری طرف سے کبھی بھلائی کو نہ پہنچی (یعنی تنہا یہی بات بتاؤ جو حضرت مسلم کی خشکی کا باعث بنی)

بخاری میں زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ نے حضرت انس بن مالک سے بھی خبر دی اور وہ ایک مدت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ کی خدمت اور تالافت میں مصروف رہے وہ کہتے ہیں کہ جس مرض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات پانی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھا رہے یہاں تک کہ صبح کا زمانہ چلا اور لوگ نماز میں بیٹھیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر کے پھر کھڑے ہو کر

الناسق وكان ابو بكر لا يكتفى
 في صلواته فلما اكثرت الناس
 التصفيق التفت فرأى رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فاشأ إليه
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان امكنت مكانك فرفع ابو بكر
 رضى الله عنه يديه فحمد الله على ما أمكن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ثم استأخرا ابو بكر
 حتى استوى في الصف وتقدم رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فصله فلما
 انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان
 تكبت اذا امرتك فقال ابو بكر
 ما كان لابن ابي قحافة ان يخط
 بين يدي رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ما لي رابتكم اكثر
 التصفيق من نابه شئ من
 صلواته فليست فانه اذا سمع
 التفت اليه واما التصفيق
 للنساء رواه البخاري عن سهل بن
 سعد رضى الله عنه قال كان
 قال ابن عمر و ابن عوف فبلغ

اور ابو بكر کی بہ عادت تھی کہ نماز میں سیرت
 نہ کیجئے تھے جب لوگوں نے بہت تالیان بجائیں
 تو صدیق رضی نے نظر کر کے رسول امیر کو صف میں
 دیکھا (آپ مجھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق کو اشارہ کیا کہ
 کو اشارہ کیا کہ وہیں ہٹے رسول امیر ابو بکر
 نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ
 حضرت انہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر چھپے
 بیٹھے یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے اور
 حضرت نے آگے بڑھ کر امامت کی پہرچ بن کر چلے
 تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کی بجا نہ آئیں وہاں
 کہہ رہے تھے کہ میں نے منع کیا ابو بکر نے کہا ابھی
 کی بیٹی کو کب لائی ہے کہ رسول امیر کے
 پیرو ہو کر لوگوں کا امام بنے پھر رسول امیر نے لوگوں کو خطبہ
 کر کے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تم کو بہت تالیان
 دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے جس سے
 نماز کو خراب کرنا ہو تو بلند آواز سے سبحان
 کہے۔ کیونکہ جب سبحان امیر کہے گا تو اسکی
 طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیان
 بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔
 ابو داؤد نے سہیل بن سعد سے روایت کی
 ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی عجمی
 تھا۔ بنی صلیہ امیر علیہ وسلم کو جب کسی
 خبر پہنچے۔

اور ابو بکر کی بہ عادت تھی کہ نماز میں سیرت نہ کیجئے تھے جب لوگوں نے بہت تالیان بجائیں تو صدیق رضی نے نظر کر کے رسول امیر کو صف میں دیکھا (آپ مجھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق کو اشارہ کیا کہ کو اشارہ کیا کہ وہیں ہٹے رسول امیر ابو بکر نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ حضرت انہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر چھپے بیٹھے یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کر امامت کی پہرچ بن کر چلے تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کی بجا نہ آئیں وہاں کہہ رہے تھے کہ میں نے منع کیا ابو بکر نے کہا ابھی کی بیٹی کو کب لائی ہے کہ رسول امیر کے پیرو ہو کر لوگوں کا امام بنے پھر رسول امیر نے لوگوں کو خطبہ کر کے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تم کو بہت تالیان دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے جس سے نماز کو خراب کرنا ہو تو بلند آواز سے سبحان کہے۔ کیونکہ جب سبحان امیر کہے گا تو اسکی طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیان بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔ ابو داؤد نے سہیل بن سعد سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی عجمی تھا۔ بنی صلیہ امیر علیہ وسلم کو جب کسی خبر پہنچے۔

اذ كان النبي صلى الله عليه وسلم
 فانتهم ليصلهم بينهم بعد الظهر
 فقال لبلاي ان حضرت صلوة
 العصر ولو اتيك فمر ابا بكر فليصل
 بالناس فلما حضرت العصر اذن
 بلال شوقا فامر بشرا ابا بكر
 فتقدم قال في اخره اذ انا بكم
 متع في الصلوة فليسمع التوجاه
 وتصفية النساء رواه ابو داود
 عن ابي بكر بن عياض قال قال
 الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف
 الناس ابا بكر الصديق قلت
 يا امير المؤمنين سكت الله
 وسكت رسوله وسكت المؤمنون
 قال والله ما زدني
 الا غما قال يا امير المؤمنين
 مرض النبي صلى الله عليه وسلم
 ثمانية ايام فدخل عليه فقال
 يا رسول الله من يصلي بالناس
 فقال مر ابا بكر يصلي بالناس
 فصلى ابو بكر ثمانية ايام
 والوحي ينزل فسكت رسول
 الله صلعم بسكوت الله تعالى

تو آپ اوں کی پاس ٹھہر کے بعد صلح کر لے
 تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر
 کے نماز کا وقت ہو جاوے اور میں آؤں
 تو لوگوں کی امامت کا ابو بکر کو حکم کجیو جیسو
 عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہہ کر
 امامت پڑھی اور ابو بکر کو آگے بڑھنے کا حکم
 کیا سو آپ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور
 حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ فرمایا
 جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد و بچان
 کہیں اور عورتیں تالیاں بجا میں۔ ابن عری
 ابو بکر بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب سے بلال
 رشید نے کہا۔ اے ابو بکر لوگوں کو خطا ابو بکر صدیق
 کو کس طرح خلیفہ بنایا ہے کہا اے مسلمانوں کے خلیفہ امیر
 اور اوسکے رسول پر مسلمانوں نے خاموشی اختیار
 کی۔ یاروں نے کہا بخدا تو نے تو اور بھی ایک نیا
 غم زیادہ دیا (اس کی تفسیر کر) میں نے کہا
 اے خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آہٹہ روز بیمار
 رہے بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے
 لگے یا رسول اللہ لوگوں کو نماز کون پڑھاویگا
 فرمایا ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں
 سو ابو بکر نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی
 ماوجود سے کہ دی آتی تھی سو جناب رسول اللہ
 نے خدا کی سکوت کے سبب سکوت کیا۔

فان اذ انما الصلوة فليسمع التوجاه وتصفية النساء رواه ابو داود عن ابي بكر بن عياض قال قال الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف الناس ابا بكر الصديق قلت يا امير المؤمنين سكت الله وسكت رسوله وسكت المؤمنون قال والله ما زدني الا غما قال يا امير المؤمنين مرض النبي صلى الله عليه وسلم ثمانية ايام فدخل عليه فقال يا رسول الله من يصلي بالناس فقال مر ابا بكر يصلي بالناس فصلى ابو بكر ثمانية ايام والوحي ينزل فسكت رسول الله صلعم بسكوت الله تعالى

۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلوک سے مسلمان خاموش ہو رہے۔ ماروں پر شیعہ کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے علم میں برکت دے۔ بخاری سلم بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر کہا کہ مجھے رسول اللہ کی بیماری سے تم کیوں نہیں خبر دی تین فرمایا کہ میں نہیں جب رسول اللہ کی بیماری شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے سم لے کہا نہیں اگر رسول خدا وہ آپ کے منظر ہیں۔ فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں پانی بہر دیا سو اپنے صنف غسل کیا پھر اوتھے قصد ہی کیا محتاجو بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپ کے منظر ہیں۔ فرمایا لگن میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا ادا ہوئے کا ارادہ کیا کہ بے ہوش ہوئے پھر جب ہوش میں آئی تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے کہا اے رسول خدا وہ آپ کے منظر ہیں۔ (حاشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھ عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ کا انتظار کر رہے تھے سوئی صبح کسی آدمیکو ابوبکر کا پسینہ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں چاہئے ابوبکر کا پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ

صلواتہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
 ان قصی بالناہ فقال ابو بکر
 وكان رجلاً رقيقاً ياعنه صل
 بالناہ فقال له عما انت اخو
 بذلك فصلى ابو بکر تلك الايام
 ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم
 وجد في نفسه خلقاً فخرهم بين
 رجلين احدهما العباس لصلوة
 الظهر وابو بکر يصلي بالناہ
 فلما راه ابو بکر ذهب ليتأخر
 فاوحى اليه النبي صلى الله عليه
 وسلم ان لا يتأخر قال اجلس
 الى جنبه فاجلسا الى جنب
 ابی بکر قال فجعل ابو بکر
 يصلي وهو ياثر بصلوة النبي
 صلى الله عليه وسلم والناس
 بصلوة ابی بکر والنبي صلى
 الله عليه وسلم قائم قال
 عبيد الله فدخلت على عبد الله
 حين عثا فسقلت له ألا اعرض
 عليك ماحدثتني عائشة عن
 مرض النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال هات فصرصت عليه حديثها

آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں حضرت ابو بکر
 نرم دل آدمی تھے فرمایا اسے عمر تم لوگوں کو
 نماز پڑھاؤ حضرت عمر نے جواب دیا کہ امامت کے
 لائق آپ ہی ہیں۔ سوا ابو بکر نے ان دونوں میں
 نماز پڑھائی پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی جبین تحفہ مائی تو دو شخصوں کے
 سہارے سے فہر کی نماز کے لئے باہر تشریف
 لائے اون میں سے ایک عباس تھے اور ابو بکر
 لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے مگر آپ کی آہٹ باکر
 چھپے ہٹنے لگے رسول اللہ نے آپ کی طرف اشارہ
 کیا کہ وہیں کھڑے رہو اور اپنے دونوں جہازوں
 سے فرمایا کہ مجھے ابو بکر کی کروت میں بٹھا دو۔
 سوا ان دونوں آپ کو ابو بکر کے پہلو میں بیٹھا دیا۔
 ابو بکر رسول اللہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے
 اور باقی لوگ ابو بکر کے مقتدی تھے۔ رسول اللہ
 بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر کھڑے
 کھڑے آپ کے اقتدا کرتے تھے۔
 عیسیٰ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں
 عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہا
 کیا میں تم پر وہ خبر جو حضرت عائشہ نے
 رسول اللہ کی بیماری کی مجھ دی ہے پیش
 کروں۔ کہا لا سو میں نے یہ تمام حدیث
 اون پر پیش کی۔

وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے یہ تمام حدیث رسول اللہ کی بیماری کی مجھ دی ہے پیش کروں۔ کہا لا سو میں نے یہ تمام حدیث اون پر پیش کی۔

صلواتہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
 ان قصی بالناہ فقال ابو بکر
 وكان رجلاً رقيقاً ياعنه صل
 بالناہ فقال له عما انت اخو
 بذلك فصلى ابو بکر تلك الايام
 ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم
 وجد في نفسه خلقاً فخرهم بين
 رجلين احدهما العباس لصلوة
 الظهر وابو بکر يصلي بالناہ
 فلما راه ابو بکر ذهب ليتأخر
 فاوحى اليه النبي صلى الله عليه
 وسلم ان لا يتأخر قال اجلس
 الى جنبه فاجلسا الى جنب
 ابی بکر قال فجعل ابو بکر
 يصلي وهو ياثر بصلوة النبي
 صلى الله عليه وسلم والناس
 بصلوة ابی بکر والنبي صلى
 الله عليه وسلم قائم قال
 عبيد الله فدخلت على عبد الله
 حين عثا فسقلت له ألا اعرض
 عليك ماحدثتني عائشة عن
 مرض النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال هات فصرصت عليه حديثها

فما انكلم منه شيئا خفي الله قال
 اسقت لك الرجل الذي كان
 مع العباس قلت لا قال هو
 علي بن ابي طالب رضي الله عنه
 عنه رواه البخاري ومسلم
 عن ثوبان بن الربيع ان عائشة
 قالت لما استخلف ابو بكر
 الصديق قال لقد علمو قولي
 ان حرقني لو تكن تجزع عن
 مؤنة اهلي وشيخلت بامر
 المسلمين فسياكل ال ابو بكر
 من هذا المال ويخسف للمسلمين
 فيه رواه البخاري من ابي بكر
 قال الست اول الناس بالخلافة
 الست اول من اسلم الحديث
 رواه الترمذی وابن حبان
 والصلوة التي صلاها رسول
 الله صلى الله عليه وسلم خلق افضل
 الصديقين ما روى امر المؤمنين
 قالت صلاها النبي في مرضه
 الذي توفي فيه خلف ابي بكر
 قاعد رواه الترمذی و قال
 حسن صحيح وروى انس اخر

انہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار
 نہیں کیا۔ بل یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو وہ
 شخص تھا اس کا نام حضرت عائشہ نے لیا میں نے کہا میں
 نہیں کہتا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا
 عنہ تھے۔
 بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ
 فرماتی ہیں جب ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے
 تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب
 میری اہل و عیال کے خرچ سے قصور نہیں
 کرتا تھا (یعنی میری کمانی میرے عیال کی قوت
 کو کافی تھی) اور اب مسلمانوں کے کام میں میں
 ہوں سو اے ابو بکر اس مال کو کہاں لے جاؤ گی اور ابو بکر
 مسلمانوں کے لئے پیشہ کر لیا۔ ترمذی اور ابن
 حبان ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
 فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے
 اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے سلام نہیں
 لاؤا ابی آخر الحديث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے
 افضل الصديقين کے پیچھے پڑھی وہ وہ ہے کہ
 ام المؤمنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابو بکر کے پیچھے
 بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جس مرض میں آپ نے انتقال
 فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ
 حدیث حسن صحیح ہے۔
 انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر

اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار
 نہیں کیا۔ بل یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو وہ
 شخص تھا اس کا نام حضرت عائشہ نے لیا میں نے کہا میں
 نہیں کہتا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا
 عنہ تھے۔
 بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ
 فرماتی ہیں جب ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے
 تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب
 میری اہل و عیال کے خرچ سے قصور نہیں
 کرتا تھا (یعنی میری کمانی میرے عیال کی قوت
 کو کافی تھی) اور اب مسلمانوں کے کام میں میں
 ہوں سو اے ابو بکر اس مال کو کہاں لے جاؤ گی اور ابو بکر
 مسلمانوں کے لئے پیشہ کر لیا۔ ترمذی اور ابن
 حبان ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
 فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے
 اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے سلام نہیں
 لاؤا ابی آخر الحديث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے
 افضل الصديقين کے پیچھے پڑھی وہ وہ ہے کہ
 ام المؤمنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابو بکر کے پیچھے
 بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جس مرض میں آپ نے انتقال
 فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ
 حدیث حسن صحیح ہے۔
 انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر

حسن صحیح وروى انس اخر
 هذا الحديث بخبره
 القاموس

صلوة صلاها مع القوم في ثوب واحد متوشخا خلف ابي بكر قال ليهيئ الصلوة التي كان فيها اما صلوته الظهريوم السبت او يوم الاحد والى كل فيما موهما صلوته الصبح يوم الاثنين اخر صلاة حتى يخرج من الدنيا وهذا ثابت عن الزهري عن انس في صلواتهم يوم الاثنين وكشف الستور ارخاء فانه كان في الركعة الاولى شراطة ووجد في نفسه خفة فخروج فادرك معه الثانية وقد اسند هذا موسى بن عقبة وحديث ارخاء الست مذکور في صحيح البخاري والمسلم

افيد للمؤمنين امام المتقين
ابي حفص عمر الفاروق بن الخطاب لعدي القرشي عليه الصلوة والسلام
عليه هزيمة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله

جو نماز ختم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پڑھی وہ ابوبکر کے چھ ایک کپڑے میں پڑی تھی جس میں آپ ﷺ پٹھے ہوئے تھے۔ یہی کہتے ہیں کہ جس نماز میں رسول اللہ ﷺ تھے وہ ظہر کی نماز ہفتہ یا اوار کے دن تھی اور جس میں آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی غائبی اور یہی آپ کی آخر نماز تھی اور اسین میں آنحضرت ﷺ دیا چوڑی اور اس طرح زہری نے انس سے روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی تھے پیر کی صبح تھی اور پردہ کا چھڑنا اور کہنا پہلی رکعت میں تھا پھر جب آپ نے خضعا پانی لوجہ سے باہر نکلے اور دوسرے رکعت ابوبکر کے ساتھ ادا کی اور اس حدیث کی سند موسیٰ بن عقبہ تک پہنچ ہے اور پردہ چوڑی شد صحیح بخاری اور مسلم میں موجود ہے

امیر المؤمنین امام المقتین
ابو حفص عمر فاروق بن خطاب
عددی قرشی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے مناقب و
فضائل میں

عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيت الناس يجرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص مجزؤه قالوا اخذوا أولئك ذلك يا رسول الله قال الذين رواه البخاري ومسلم عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيت بقدر لبن فشريت حتى أرى لأبي الزبيبي يجرهم في أظفاري ثم أتيت فضله عمر بن الخطاب قالوا فما أولئك يا رسول الله قال العلم رواه البخاري ومسلم عن ابن أبي مليكة أن عبد الله بن الزبير أخبرهم أنه قد مر بك من بني ثعلبة بن عبد الله بن الزبير فقال أبو بكر

بخاري اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک وقت سوئے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے جھیر لائے جاتے ہیں کچھ تو ان سے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک پہنچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ انپر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ سے پہنچتے جاتے تھے صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ اس پر اسکی کیا تعبیر ہے فرمایا اسکی تعبیر دین ہے۔ بخاری مسلم ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودھ کا ہر ابو میرے پاس لایا گیا۔ میں نے اسے پینا کیا کہ اسکی ترمی کونا خوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ بہر میں نے اپنا بچا عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس دودھ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا اسکی تعبیر علم ہے۔ بخاری میں ابن ابی ملیکہ گواہیت ہے کہ ادہنیس عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ بنی سعد علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ابو نے فرمایا

۱۲۹

عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيت الناس يجرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص مجزؤه قالوا اخذوا أولئك ذلك يا رسول الله قال الذين رواه البخاري ومسلم عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيت بقدر لبن فشريت حتى أرى لأبي الزبيبي يجرهم في أظفاري ثم أتيت فضله عمر بن الخطاب قالوا فما أولئك يا رسول الله قال العلم رواه البخاري ومسلم عن ابن أبي مليكة أن عبد الله بن الزبير أخبرهم أنه قد مر بك من بني ثعلبة بن عبد الله بن الزبير فقال أبو بكر

بخاري اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک وقت سوئے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے جھیر لائے جاتے ہیں کچھ تو ان سے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک پہنچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ انپر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ سے پہنچتے جاتے تھے صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ اس پر اسکی کیا تعبیر ہے فرمایا اسکی تعبیر دین ہے۔ بخاری مسلم ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودھ کا ہر ابو میرے پاس لایا گیا۔ میں نے اسے پینا کیا کہ اسکی ترمی کونا خوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ بہر میں نے اپنا بچا عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس دودھ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا اسکی تعبیر علم ہے۔ بخاری میں ابن ابی ملیکہ گواہیت ہے کہ ادہنیس عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ بنی سعد علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ابو نے فرمایا

۱۲۹

امر القعقاع بن معبد قال
 عبد بل امر الاقرع بن حابس
 فقال ابو بكر ما اردت الي او
 الا خلا في فقال عمر ما اردت
 خلا فك فتاخر يا حق ارتفعت
 اصواتها فنزل في ذلك يا ايها
 الذين امنوا لا تقدر موا بين
 يدى الله ورسوله حتى انقضت
 الآية قال ابن التبريد فاما ان
 عمر يسوع رسول الله بعد
 هذه الآية حتى يستفهم
 ولم يدكر ذلك عن ابية يحد
 ابا بكر رواه البخاري عن
 امير المؤمنين ابى بكر الصديق
 قال لما نزلت لا ترفعوا اصواتكم
 فوق صوت النبيه قلت يا رسول
 الله والله لا اكلمك لا كاخى السلام
 رواه البزار عن ابى هريرة
 قال نزلت ان الذين يغضون
 اصواتهم عند رسول الله الآية
 قال ابو بكر الصديق رض
 والذى انزل عليك الكتاب
 يا رسول الله لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم
 عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر
 الصديق
 رضي الله عنه
 والذى انزل
 عليك الكتاب
 يا رسول الله
 لا اكلمك الا
 كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

كرفعوا اصواتهم عند رسول الله
 الآية
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه
 والذى انزل عليك الكتاب يا رسول الله
 لا اكلمك الا كاخى

السرا رحى القاة عز وجل هذا
حديث صحيح على شرط مسلم
رواه الحاكم وصححه عن نافع
قال ان الناس يتحدثون ان
ابن عمر اسلم قبل عمر وليس
كذلك ولكن عمر يوم الحديبية
ارسل عبد الله الى فرس له
عند رجل من الانصار يا قبيصة
يقابل علي ورسول الله ص
يبايع عند الشجرة و عمر
لا يدري بذلك فبايع عبد الله
شمر ذهب الى الفرس فجاء به
الى عمر وعمر يستلم للقتال
فانخبره ان رسول الله ص يبايع
تحت الشجرة قال فانطلق
فذهبت مع حتى بايع رسول
الله ص فهي التي يتحدث الناس
ان ابن عمر اسلم قبل عمر
رواه البخاري عن حبيب
بن ابي ثابت قال استيت
ابا وائل اسأله فقال كنا به فبين
فقال رجل الم ترا الى الذين
يبدعون الى كتاب الله فقال

کوئی کام نہ کروں گا یہ حدیث شریفہ مسلم پر صحیحہ بخاری میں ماضی روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام نہیں لائے کہ یہ بات غلط ہے اصل ام یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حدیبیہ کے دن عہد اسلام پہنچنے پہلے کو ایک انصاری مرد کے پاس آئے پہنچا کہ وہ عمرؓ کا گھوڑا اوسکے پاس سے لئے آویں تاکہ اوپر چڑھ کر میں علیؓ اور اس خلیفےؓ کے پاس لے جاؤں رسول اللہؐ شہرہ کے پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمرؓ کو اسکی خبر نہ تھی وہ جلد اپنے رفیق سے بیعت کی اور گھڑا لیکر حضرت عمرؓ کے پاس واپس آئے یہاں حضرت عمرؓ رائی کے سامان کے لئے زندہ ہیں رہے تھے عبداللہؓ نے آپکو خبر دی کہ رسول اللہؐ شہرہ کے نیچے لوگوں سے بیعت کر رہے ہیں سفیان (ادپر کارای) کہتے ہیں علیؓ اور عبداللہؓ آپ کو ہمراہ ہوا تھے کہ عمرؓ نے رسول اللہؐ سے بیعت کی آپس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ پہلے اسلام لائے۔ بخاری میں حبیب بن ثابتؓ نے روایت ہے کہ میں نے ابو داکل کے پاس آکر درخوار کو حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی حقیقت) پوچھی کہا ہاں میں تھے۔ ایک شریف غلامیؓ کو کہا کیا تو نے اون لوگوں کو نہیں دیکھا جو کتاب لکھی طرف بلائے جاتے ہیں اداوس شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجودیکہ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے لئے گروہ ہمہ قاتل کریں تو ان میں صلح کرو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو جنگ اترائی کا مطیع نہ ہوا وہیں قتال کے جائز اور لڑنے علی کے سامنے ہو کر معاویہؓ نے (رے) حضرت علیؓ کی

شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ خَرَجَ
 رَضِيحَةً فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ عَمْرُو
 قَالَ يَا عَمْرُو مَا تَدْعُنِي لِأَيِّ لِيلَةٍ
 وَلَا نَهْأَلُ خَشْيَتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ
 عَلَى فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ
 يَا عَمْرُو أَمِيرُهُ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ
 بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا عَلَيَّ كَمَا أَعْلَنَ
 الشَّرِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنِ ابْنِ قَالَ خَرَجَ عَمْرُو مُتَقَلِّدًا
 السَّيْفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
 تَرْهَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ تَهْدِي أَمْرًا
 قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَ هَمْدًا قَالَ
 فَكَيْفَ تَأْمَنُ فِي بَنِي هَاشِمٍ
 وَبِقُرْبِهِ وَقَدْ قُتِلَ هَمْدٌ قَالَ اللَّهُ
 أَقَدْ صَبَوْتُ قَالَ أَتَلَا أَدْلَكَ
 عَلَى الْعَجَبِ أَنْ خُتِمَتْكَ وَاخْتِمَكَ
 قَدْ صَبَاوَتْكَ دِينَكَ فَمَشَى عَمْرُو
 وَأَتَاهُمَا وَعِنْدَهُمَا خِيَابٌ فَلَمَّا سَمِعَ
 بِحَيْثُ عَمْرُو تَوَارَى فِي الْبَيْتِ فَدَخَلَ
 فَقَالَ مَا هَذِهِ الْهَمْمَةُ وَكَأَنَّهُ
 يَفْرُوْنَ طَهَّ قَالَ مَا عَدَا حَدِيثًا
 تَحْدِثُنَاهُ بَيْنَنَا قَالَ فَلَعَلَّكَ أَقْدَمَ صَبَا

اور میں چھپے چھپے ہو گیا حضرت نے کہا یا عمو کیا یہ
 کوئی چیز میں بول اٹھا عمو فرمایا تو رات کو میرا چہرہ
 نہیں چھوڑتا اس وقت میں ڈرا کہ سدا آج چھپے ہو
 کریں پس بیٹے کہا گو اہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی
 پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا
 ہیں حضرت نے فرمایا عمو اہی اسے پوشیدہ رکھ بیٹے کہا
 اوس ذات کی قسم جسے آپ کو حق کو سنا ہے سچا ہے جیسا
 شکر ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا میں
 اور ابو علی اور حاکم اور حنفی انس سے روایت کرتے ہیں
 عمر تلوار لٹکا کر آیا ہر نیکے راہ میں زہرہ میں سے ایک مرد سے
 اوسے ملکر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد
 کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جبکہ تم محمد کو قتل کرو گے
 تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیونکر امن لے گا عمر
 کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم ہی زہرہ میں ہو گئے اوس مرد سے
 کہا کیا اس سے عجب زیادہ کی نہیں خبرندوں تمہارا
 بہن بہنوں دونوں بیویوں کے اور تمہارا کون کو چھوڑا
 سو عمر اسے چھوڑ کر اپنی بہن آمنہ کے گھر کی طرف چلا اور
 اونکے پاس آئے وہاں اون دونوں کے پاس داکہ تھا کہ
 مرو حباب بن الارت (سورہ طہ پڑھ رہے تھے سو حباب نے
 عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گھر میں چھپ گئے عمر نے
 بہن بہنوں پر داخل ہو کر کہا یہ نرم آواز کی تھی اور وہ
 اس ہی بیٹے سورہ طہ پڑھ رہے تھے جواب دایم تو آپس میں
 باتیں کرتے تھے عمر نے کہا شاید تم دونوں یہیں ہو گئے

۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱

فَقَالَ لَهُ خُتَنَتِي يَا عَمْرُو إِنَّكَ
الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ فَوَثَبَ عَلَيْهِ
فَوَطَّئَهُ وَطَّأً شَدِيدًا فَانْجَاءَتْ
اخْتَهُ لَمَّا دَفَعَهُ عَنْ زَوْجِهَا فَفُحِمَا
فَنَفَخَتْ بَيِّنَةً فَدَعَا وَجْهَهَا فَقَالَتْ
وَهِيَ غَضْبَاءُ وَأَنَّكَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ
دِينِكَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ
عَمْرُو أَعْطَوْنِي الْكِتَابَ الَّذِي
هُوَ عِنْدَكَ كَمَا فَاقَرَهُ وَكَانَ عَمْرُو
يَقْرَأُ الْكِتَابَ فَقَالَتْ اخْتَهُ
أَنَّكَ رَحِيمٌ وَادِعٌ لَا يَمْسُهُ إِلَّا
الْمُطَهَّرُونَ فَقَرَأَ وَاسْتَسْلَمَ وَ
تَوَضَّأَ فَقَامَ فَوَضَّأَ شَعْرًا اخَذَ
الْكِتَابَ فَقَرَأَ طَحْتَ أَنْتَهَى
إِلَى إِنِّي أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
فَاعْبُدْنِي وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِلَّذِينَ
فَقَالَ عَمْرُو دَلُّوْنِي عَلَى مُحَمَّدٍ فَمَا
سَمِعَ خِيَابًا قَوْلَ عَمْرُو خَرَجَ
وَقَالَ ابْشُرُوا يَا عَمْرُو فَإِنِّي أَرْجُو
أَنْ تَكُونَ دَعْوَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ اللَّهُمَّ اعِزَّ
الْإِسْلَامَ رَجَعُوا بِنِ الْخُطَابِ أَوْ

عمر کے بنوئی کی کہا ای مگر اگر حق تمہاری دین کے
غیر میں پھر رب ہی ہم سید ہیں) عمر نے اپنے بنوئی کا
جست کی اون میں چونکہ غیبی لہر دیکھ کر اون کی بہن اپنے خاوند
کے چہرے کے لئے آئین عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طعنا
مارا جس سے ملو نہ جھل گیا اور عن چپکے لگا اب تو وہ بھی
غصہ میں آ کر کہنے لگیں اور عن ترے غیر کے دین میں جو
میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق
نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عمر
کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اور جسے تم پڑھ رہے
ہے تجھے پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قادی کی تباہ
تھے۔ اون کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور
ایسی کتاب بجز ناپاک لوگوں کے اور کوئی نہیں
چھو تا ہے جا ہنا کر آیا وضو کر۔ عمر اٹھے اور
وضو کر کے صحیفہ کو ٹاٹھیں لیا اور پڑھنا
شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں
معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو
عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو
سو پڑھے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے بار لچلو۔ خواب نے
جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئی اور
کہا اے عمر تمہیں خوشی ہو۔ میں امید کر تا ہوں
کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمہارے
حق میں سبقت کر گئے ہو۔ حضرت فرماتے تھے
اے اسد عمر بن الخطاب۔

فَقَالَ لَهُ خُتَنَةُ يَا عَمْرُؤُا إِنَّكَ
الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ فَوَيْبَ عَلَيْهِ
فَوُطْئُهُ وَطُطْأُ شَدِيدُ الْفِجَاءِ
اخْتَهَ لَتَدْفَعَهُ عَنْ زَوْجِهَا فَخَفِيَ
خُفْيَةً بَيِّدَةً فَذَمُّ وَجْهَهَا فَخَالَتْ
وَهِيَ غَضْبَاءُ وَإِنَّكَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ
دِينِكَ إِنِّي شَهِدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَإِنْ هَلُمَّ عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ فَقَالَ
عَمْرُؤُا عَطَوْنِي الْكِتَابَ الَّذِي
هُوَ عِنْدَكَ كَمَا فَاقَرَهُ وَكَانَ عَمْرُؤُا
يَقْرَأُ الْكِتَابَ فَقَالَ لَتُخْتَهَ
إِنَّكَ رَاحِسٌ وَادِّهِ لَا يَمْسُهُ إِلَّا
الْمُطَهَّرُونَ فَقَرَأَ وَاعْتَمَلُوا
تَوْضُؤًا فَقَامَ فِتْوَضُؤًا ثُمَّ اخَذَ
الْكِتَابَ فَقَرَأَ طَاحَتِي أَنْتَهِي
إِلَى أَقْإِ انَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا انَّا
فَاعْبُدْنِي وَاقْرَأِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي
فَقَالَ عَمْرُؤُا لَوْ نَفَعَنِي هَذَا
سَمِعَ خُبْرًا بِقَوْلِ عَمْرٍو خَرَجَ
وَقَالَ ابْشُرْ يَا عَمْرُؤُا فَايَ ارْجُوا
إِنْ تَكُونُ دَعْوَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَالِحَةً لَيْلَتِ الْخَمِيسِ الْيَوْمَ
الْإِسْلَامُ رَجَعُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ

عمر کے بنوئی کی کہا ہی عمر اگر یہ حق تمہاری دین کے
 غیر میں جو رہتا ہی ہم میں میں عمر نے اپنے بہنوئی کو
 جنت کی اور میں پرک غیبی یاد دیکھ کر اور کی بہن اپنا نام
 کے چہرے کے لئے آئین عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طائر
 مارا جس سے وہ چل گیا اور عمر نے چپکے لگا با تو وہ بھی
 غصہ میں آ کر کہنے لگیں اس عمر نے ترے غیر کے دین میں جو
 میں کو ایسا دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق
 نہیں اور محمد اور اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عمر
 کہنے لگے جو حقیقت تمہارے پاس ہے اور جسے تم پرہیز
 تھے چھ پریش کرو اور عمر پہلی ہی سے قاری تھا
 تھے۔ اور ان کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور
 ایسی کتاب بخرا پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں
 چہو نام ہے جا ہا کر آیا وضو کر۔ عمر اٹھے اور
 وضو کر کے صحیفہ کو ماتھ میں لیا اور پڑھنا
 شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں
 معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو
 عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو
 پہنچے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے ہاں لچلو۔ خبا نے
 جب یہ بات عمر کی سنی گہر سے نکل آئی اور
 کہا اے عمر تمہیں خوشی ہو۔ میں امید کر رہا ہوں
 کہ رسول اس کی آج رات کی دعا تمہارے
 حق میں سبقت کر گئے ہو۔ حضرت فرماتے تھے
 اے اس عمر بن الخطاب۔

بابی جہل بن ہشام وکان
رسول الله م في اصل الدار
التي في اصل المصفا فانطلق
عنه افي الدار وعل باها حمزة
وطهة وناس فقال حمزة
هذا عمران يردب خيل يساه
وان ير دغير ذ لك يكن قتله
علينا هيئا قال وكان النبي م
داخل ابيوحي اليه فخره حتى اتي
فاخذ مجامع ثوبه وحمائل
السيف فقال ما انت بمنتي عام
حق ينزل الله يك من الخزي
والثكال ما النزل بالوليد بن
المغيرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانك عبد الله
ورسوله رواه الحاكم وابو
يعلى وابيهقي في دلائل النبوة
وابن سعد ايضا عن اسلم قال
قال لنا عمر كنت اشد الناس
على رسول الله م فبينما انا في يوم حار
بالهاجرة في بعض طريق مكة
اذ لقيني رجل فقال عجمالك
يا ابن الخطاب انك ثمم انك

بانی جہل بن ہشام
رسول اللہ ص فی اصل الدار
التي فی اصل المصفا فانطلق
عنه افي الدار وعل باها حمزة
وطهة وناس فقال حمزة
هذا عمران يردب خيل يساه
وان ير دغير ذ لك يكن قتله
علينا هيئا قال وكان النبي م
داخل ابيوحي اليه فخره حتى اتي
فاخذ مجامع ثوبه وحمائل
السيف فقال ما انت بمنتي عام
حق ينزل الله يك من الخزي
والثكال ما النزل بالوليد بن
المغيرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانك عبد الله
ورسوله رواه الحاكم وابو
يعلى وابيهقي في دلائل النبوة
وابن سعد ايضا عن اسلم قال
قال لنا عمر كنت اشد الناس
على رسول الله م فبينما انا في يوم حار
بالهاجرة في بعض طريق مكة
اذ لقيني رجل فقال عجمالك
يا ابن الخطاب انك ثمم انك

یا ابو جہل بن ہشام ہی اسلام کو غلبہ دیا اور اس کے
حضرت لہ رقم کے گہر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں تھا لٹکا
رکھتے تھے پس عمر چلے گئے کہ رقم کے گہر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور جندبہ لوگ کھڑے تھے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ پہلائی کا ارادہ
رکھتا ہے سلامت رہے گا ورنہ اس کا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گہر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ
نمک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حامل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اس نے جور سوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھ پر ہی اتارے
عمر نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اس کے
بندے اور اس کے پیچھے ہوئے ہیں۔
قرار اور بیعتی اور طبرانی دلائل النبوة میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
میں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگوں سے رسول اللہ ص
صلی اللہ علیہ وسلم پر زائد سخت تھا لیکن مجھے
آپ سے بہت ہی عداوت تھی (ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دو پہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تھا اچانک ایک شخص مجھے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ
اپنے آپ کو ایسا ویسا لگان کر تارے۔

یا ابو جہل بن ہشام ہی اسلام کو غلبہ دیا اور اس کے
حضرت لہ رقم کے گہر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں تھا لٹکا
رکھتے تھے پس عمر چلے گئے کہ رقم کے گہر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور جندبہ لوگ کھڑے تھے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ پہلائی کا ارادہ
رکھتا ہے سلامت رہے گا ورنہ اس کا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گہر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ
نمک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حامل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اس نے جور سوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھ پر ہی اتارے
عمر نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اس کے
بندے اور اس کے پیچھے ہوئے ہیں۔
قرار اور بیعتی اور طبرانی دلائل النبوة میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
میں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگوں سے رسول اللہ ص
صلی اللہ علیہ وسلم پر زائد سخت تھا لیکن مجھے
آپ سے بہت ہی عداوت تھی (ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دو پہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تھا اچانک ایک شخص مجھے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ
اپنے آپ کو ایسا ویسا لگان کر تارے۔

بانی جہل بن ہشام
رسول اللہ ص فی اصل الدار
التي فی اصل المصفا فانطلق
عنه افي الدار وعل باها حمزة
وطهة وناس فقال حمزة
هذا عمران يردب خيل يساه
وان ير دغير ذ لك يكن قتله
علينا هيئا قال وكان النبي م
داخل ابيوحي اليه فخره حتى اتي
فاخذ مجامع ثوبه وحمائل
السيف فقال ما انت بمنتي عام
حق ينزل الله يك من الخزي
والثكال ما النزل بالوليد بن
المغيرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانك عبد الله
ورسوله رواه الحاكم وابو
يعلى وابيهقي في دلائل النبوة
وابن سعد ايضا عن اسلم قال
قال لنا عمر كنت اشد الناس
على رسول الله م فبينما انا في يوم حار
بالهاجرة في بعض طريق مكة
اذ لقيني رجل فقال عجمالك
يا ابن الخطاب انك ثمم انك

وقد دخل عليك
 الامر في بيتك قلت وما ذلك
 قال اخذك قد اسلكت فراجت
 مغضبا حتى قرعت الباب قيل
 من هذا قلت عمر فتبادروا
 اختفوا مني وقد كانوا يقرءون
 صحيفة بين ابيد يصرون كوا
 او نسوها فقامت احدى تفهم المصنف
 فقلت يا اعدوة نفسي ما صبرت وضربت
 بشي كان في يدي صلي را سها فساك
 الدمر وبكت فقلت يا ابن الحجاب
 ما كنت فاعلا فافعل قد صبرت
 قال ودخلت حتى جلست على
 السرير فنظرت الى الصحيفة
 فقلت ما هذا نا وليها قال
 لست من اهلها انك من الجاهل
 وهذا كتاب لا يسه الا المظرون
 فما زلت يها حنة نا ولينها
 ففتحتها فاذا فيها بسم الله الرحمن
 الرحيم فلما مررت باسم
 من اسماء الله تعالى ذعرت منه
 فالقيت الصحيفة ثم رجعت
 الى نفسي فتناوتها فاذا فيها بسم الله

اور گہری خبر نہیں۔ دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
 عقل ہوا۔ سوچو کہا وہ کیا کہا کہ بتاری بہن مسلمان کی
 سوجھیں پس میں غصہ میں بہر ہوا دروازہ پر آیا اور کڑی رکھا
 کہ کڑی اندر سے لوگوں کی کہا کون۔ بیٹے کہا عمر۔ آنا
 ہی سنے مجھے چھپنے میں جلدی کی اور جھجھکاؤ کے سامنے
 رکھا ہوا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) پڑھ کر
 یا بول کر چپے اور میری بہن کی آکر کڑی کہولی میں
 پکار کر کہا ای اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین سوجھی اور
 کہ خون پسے لگا میری بہن رو رو کر کہی تھی ای ابن الحجاب
 جو میرا جی چاہے کو ڈال طرح تیرا دوس چوڑ چکی۔ میں نے
 گھر کے اندر سخت پر جا بیٹھا اور اس صحیفہ کو
 دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے۔ میری بہن نے
 کہا تو اسے لینے کا لائق نہیں۔ کیونکہ تو جبارت
 پاک نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
 پاک ہی لوگ چھوتے ہیں۔ پس میں اسی گفت
 میں رہا یہاں تک کہ (غسل کو بعد) وہ صحیفہ اونے
 مجھے دیا جو میں نے اسے کہولا تو بسم الله الرحمن
 الرحيم نکلی۔ سو جب میں اس کے ناموں پر گزرا
 تو اس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر
 نفس کی طرف مراجعت کی اور اسے اٹھایا
 ناگاہاں اس میں یہ مضمون نکلا احسان و منین
 جو چیز ہے وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔

قائلہا سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
 فادخلها قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
 اور گہری خبر نہیں۔ دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
 عقل ہوا۔ سوچو کہا وہ کیا کہا کہ بتاری بہن مسلمان کی
 سوجھیں پس میں غصہ میں بہر ہوا دروازہ پر آیا اور کڑی رکھا
 کہ کڑی اندر سے لوگوں کی کہا کون۔ بیٹے کہا عمر۔ آنا
 ہی سنے مجھے چھپنے میں جلدی کی اور جھجھکاؤ کے سامنے
 رکھا ہوا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) پڑھ کر
 یا بول کر چپے اور میری بہن کی آکر کڑی کہولی میں
 پکار کر کہا ای اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین سوجھی اور
 کہ خون پسے لگا میری بہن رو رو کر کہی تھی ای ابن الحجاب
 جو میرا جی چاہے کو ڈال طرح تیرا دوس چوڑ چکی۔ میں نے
 گھر کے اندر سخت پر جا بیٹھا اور اس صحیفہ کو
 دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے۔ میری بہن نے
 کہا تو اسے لینے کا لائق نہیں۔ کیونکہ تو جبارت
 پاک نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
 پاک ہی لوگ چھوتے ہیں۔ پس میں اسی گفت
 میں رہا یہاں تک کہ (غسل کو بعد) وہ صحیفہ اونے
 مجھے دیا جو میں نے اسے کہولا تو بسم الله الرحمن
 الرحيم نکلی۔ سو جب میں اس کے ناموں پر گزرا
 تو اس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر
 نفس کی طرف مراجعت کی اور اسے اٹھایا
 ناگاہاں اس میں یہ مضمون نکلا احسان و منین
 جو چیز ہے وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔

حاشیہ: مودیت میں بھی اسی الفاظ کا ذکر ہے اور ان کے معنی بھی وہی ہیں۔

اور گہری خبر نہیں۔ دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
 عقل ہوا۔ سوچو کہا وہ کیا کہا کہ بتاری بہن مسلمان کی
 سوجھیں پس میں غصہ میں بہر ہوا دروازہ پر آیا اور کڑی رکھا
 کہ کڑی اندر سے لوگوں کی کہا کون۔ بیٹے کہا عمر۔ آنا
 ہی سنے مجھے چھپنے میں جلدی کی اور جھجھکاؤ کے سامنے
 رکھا ہوا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) پڑھ کر
 یا بول کر چپے اور میری بہن کی آکر کڑی کہولی میں
 پکار کر کہا ای اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین سوجھی اور
 کہ خون پسے لگا میری بہن رو رو کر کہی تھی ای ابن الحجاب
 جو میرا جی چاہے کو ڈال طرح تیرا دوس چوڑ چکی۔ میں نے
 گھر کے اندر سخت پر جا بیٹھا اور اس صحیفہ کو
 دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے۔ میری بہن نے
 کہا تو اسے لینے کا لائق نہیں۔ کیونکہ تو جبارت
 پاک نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
 پاک ہی لوگ چھوتے ہیں۔ پس میں اسی گفت
 میں رہا یہاں تک کہ (غسل کو بعد) وہ صحیفہ اونے
 مجھے دیا جو میں نے اسے کہولا تو بسم الله الرحمن
 الرحيم نکلی۔ سو جب میں اس کے ناموں پر گزرا
 تو اس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر
 نفس کی طرف مراجعت کی اور اسے اٹھایا
 ناگاہاں اس میں یہ مضمون نکلا احسان و منین
 جو چیز ہے وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔

ما فی السموات والارض ولا مرض ولا موت
 فقرأت الی اموا بالله ورسوله
 فقلت اشهد ان لا اله الا الله
 فخر جو الی متبادرین وکبروا
 وقالوا البشیر فان رسول الله ص دعا
 یوم الاثنين فقال اللهم اعز
 دینک باحب الرجلین الیک اما
 ابو جھل واما عمر وذلونی علی
 النبی ص فی بیت یاسفل الصفا
 فخرجت حتی قرعت الباب فقال
 من قلت ابن الخطاب وقد علوا
 شد فی علی رسول الله ص الله
 علیه وسلم فما اجترأ أحد یفتی
 الباب حتی قال صل علی
 له فاخذ رجلا من بعض مدئی حتی
 نیابی النبی ص فقال خلوا عنه
 ثم اخذ بیجامع قیصری وجذبی
 الیه ثم قال اسلموا ابن الخطاب
 اللهم اهدہ فتنہا ثم فکت
 المسلمون تکریمہ ثم صرحت بفتح
 مکتہ وکانوا مستسلمین علیہ
 ادری بجاودہ و...
 فی لا...

قارفران وللس انفقوا من سبيهم وما هدي سبيهم قمارا ولا ستموا فيه وسعوا ادم دادا ليجي اليهم فاولا كان هذا السبي من الجبال السبع وراهم اذ هم في دالاه ١٢

[illegible]

فجئت الى خالي ابي جهل بن هشام
وكان شريفاً فقريت عليه الباب
فقال من هذا فقلت ابن الخطاب
وقد صبوئت قال لا تفعل ثم
دخل فاجاف البيت ودنى
فقلت ما هذا البشع فذهبت
الى رجل من عظماء قريش
فناديته فخرج الى فقلت له
مثل مقاتلي الحالى وقالى مثل
خالى فدخل فاجاف الباب
دوى فقلت ما هذا البشع ان
المسلمين يؤمنون وانالا ائمتهم
فقال رجل اتحب ان تعلم بأسرا
قلت نعم قال فاذا اجلس الناس فى
الحجر فائق فلا ذل الرجل لم يكن
بيدكم السر فقل له فيما بينك وبينه
اننى قد صبوئت فائق قتل ما
يكتتم السر فجئت وقد اجتمع
الناس فى الحج فقلت فيما بيني وبينه
اننى قد صبوئت قال او قد
فعلت فقلت نعم فتادى باعلى
صوته ائمة اذن الخطاب قد صبا
فبادروا اليه فهازلت ارض بهم

سومیں اپنے ناموں ابو جہل بن ہرثمہ کے پاس آیا وہ قوم میں مشرّف تھے بیٹے آکر دروازہ کھٹ کھٹا یا اور ہوں نے کہا کون - میں بولا ابن الخطاب اور بیٹے مہربان دین چھوڑ دیا اور ہوں نے کہا ایسا کھجور یہ کبک کھجے باہر کڑا چھوڑ کر دروازہ بند کر کے اندر چلے گئے بیٹے نے فریٹس کہا یہ کچھ نہ ہوا سو میں نے وہاں سے فریٹس کچے بزرگوں میں ایک شخص کے پاس جا کا کا وارڈی - جب نکلا تو بیٹے نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں سے کی تھی اور اُس نے جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا نہ کڑا نہ کڑا کر اندر چلا گیا میں نے کہا یہاں ہی کا نام نہ لے کیسے بات ہو کہ مسلمان بیٹے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہاں تک ایک شخص نے کہا کہ کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا جب لوگ طعین مشورہ لے لے نہیں تو تم اپنے ساتھ ایک ایسے شخص کو جو خفیہ بات چھپانے کے لیکر وہاں پہنچو اور اسے آوراؤ کے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو چھوڑ دیا - چونکہ اس میں بات چھپانے کی عادت تھی (تم ظاہر ہو جاؤ گے) میں نے ایسا ہی کیا اور جب ظہر میں لوگ جمع ہو گئے تو میں نے ایک ایسے شخص سے جس کا اوپر ذکر ہوا کہدیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اور سننے کہا ایسا ہی تم نے کیا ہے میں نے کہا جیک سو او سننے بلند آواز سے کہا لوگو عمر بے دین ہو گیا یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھ پر پل پڑے اور چھپن مارنے لگے میں بھی مار میں کرتا رہا - میں ایک جم غفیر جمع ہو گیا -

[illegible]

اياما فاذا اعلان الخبر وحي فقلت
 ارجعت عن بين ايمانك فثبت لي فقال ان
 فعلت فقد فعله من هو اعظم
 عليك حقاً مني قلت ومن هو
 قال اخذك وختنك فانطلقت
 فوجدت ههنا فدخلت فقلت
 ما هذا فقما زال الكلام بيننا حتى
 اخذت براس خنثى فخرته فقامت
 الى اخفى فاخذت براسي وقالت
 قد كان ذلك على رءوفك فاستحييت
 حين رايت الدماء فجلست فقلت
 اوفى هذا الكتاب فقلت ان لا
 يمسه الا المطهرون فقبلت فاغسلت
 فاخرجوا الى صهيفة فيها بسمل الله
 الرحمن الرحيم قلت اسماء طيبة
 طاهرة ط ما انزلنا عليك
 القرآن لتشقى الى قوله الاسماء
 الحسنة فتعظمت في صدرى فقلت
 من هذا فزيت قرينش فاسلمت فقلت
 اين رسول الله ص قالت فاده في
 داء الا رقم فابت فضبت الباب
 فاستجيم القوم فقال لهرحمة
 ما لكم قالوا عسى قال وعسى

اور اوسی مخزومی سمولقات ہوئی بیضاوس سے کہا
کیا تو نے اپنے آباؤ اجداد کی روگردانی کر لی تھی کہ یہی
کی وہ لولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہر چہ تیرا حق مجھے
زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کر چکے ہیں بیٹے کہا وہ کون کہا
تمہارا بھائی بہن ہوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک رقم
آؤ اگر گھر سے سنی گھر میں آئیے بعد میں کہا یہ کسی آؤ
تہی پس ہم اپنی باتوں میں رہے تھے کہ اپنے بہنوئی کا
بیٹے سر پرکار ایسا مارا کہ خون نکال دیا سو میری بہن نے
کھڑے ہو کر اس سے کھلیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام آ
اور تیرے حال آؤ وہ ہر دینے مارنے تو مار لیا) مگر وہ
دیکھ کر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کو
مجھے دکھاؤ وہ نے کہا اسکو بچرا کو کو کوئی نہیں
میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آیا سوا بہنوں نے
میری لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم
تھی بیٹے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اوسکے
آگے کا مضمون یہ تھا۔ طہ ما نزلنا علیک القرآن فی حق
للاسلاما محسنے تک پہنچا تو میرے دلیں اوسکی سجد
عظمت مزید گئی بیٹے کہا کیا تیریش اسی سے بہا گئے ہیں
سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تیر
رکھتے ہیں۔ بہن نے کہا اہم کے گھر میں۔ بیٹے
وہاں آکر دروازہ کھڑکھڑایا اور لوگ جہ وٹاں موجود
تھے کھڑکھڑایا جمع ہوئے حمرہ کہا۔ تبیں کہا سوا
بولے غرائے ہیں کیا اونکے لئے دروازہ کھول دو

ایام فاذا اعلان الخروعی فقلت
 ارغبت عن بین ابناءک وابتعت هم قال ان
 فعلت فقد فعله من هو اعظم
 عليك حقانی قلت ومن هو
 قال اختک وختنتک فاضلقت
 فوجدت همهم فدخلت فقلت
 ما هذا فما زال الکلام بیننا حتى
 اخذت براس خنثی فصریته فقامت
 لی اخفی فاحذت براسی وقالت
 لکان ذلک علی رعن افک فاستجیت
 بین رایت الدماء فجلست فقلت
 وفی هذا الکتاب فقلت ان لا
 یسه الا المطهر ون فقلت فاحسنت
 اخرجوا الی صحیفة فیها بسم الله
 الرحمن الرحیم قلت اسماء طیبة
 لاهرة طه ما انزلنا علیک
 قرآن لتشیق الی قول له الاسماء
 بحسن فتعظمت فی صدری فقلت
 ان هذا فرقت قریش فاسلمت وقلت
 بن رسول الله ص قالت فانه في
 الارقم فایت فضضت الباب
 ستجمع القوم فقال لهم حمزة
 الکم قالوا عمر قال وعمر

اور اوسی مغزوی مولا فات ہوئی بیٹاوس سے کہا
 کیا تو نے اپنے آباؤں میں سی روگردانی کی محمد کی پیروی
 کی وہ بولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہوا جو تمہارا حق مجھے
 زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کچھ میں نے کہا وہ کون کہا
 تمہارے وہ ہیں بہنوئی سوسوں وہاں سے چلا اور ایک نرم
 آواز (گھر سے سنی) گھر میں آنیکے بعد نے کہا یہ کسی آواز
 تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے تھے کہ اپنے بہنوئی کا
 بیٹے سر پر لایا مارا کہ خون نکال دیا سو میری بہن نے
 گھر سے ہو کر سر سٹنگ لیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام آئے
 اور میری خالک آودہ ہو (بیٹے مارتے تو تار لیا) مگر وہ
 دیکھ کر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کو مجھے
 مجھے دکھاؤ بہن نے کہا اسکو بچر یا کوں کو کوئی بیٹھ گیا
 میں یہ سن کر کرا سو گیا اور غسل کر کے آیا سو بہن نے
 میری لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم الله الرحمن الرحیم
 تھی بیٹھے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں - اوسکے
 آگے کا ضمون یہ تھا - کہ ما نزلنا علیک قرآن لتشیق
 لہ الاسماء کہنے تک پہنچا تو میرے دل میں اوسکی سجد
 عظمت پہنچ گئی بیٹھے کہا کیا تم میں اسی سے بہا گئے ہیں
 سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول الله کہاں سے
 رکھتے ہیں - بہن نے کہا ارقم کے گھر میں سینہ
 وہاں اگر دروازہ کھٹکے یا اور لوگ وہاں موجود
 تھے گھر اگر ایک جگہ جمع ہو گئے تھے کہ کہا تمہیں کہا ہوا وہ
 بولے عمر آئے میں کہا اونکے لئے دروازہ کھول دو

۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳

١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	٢٨	٢٩	٣٠	٣١	٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	٤٠	٤١	٤٢	٤٣	٤٤	٤٥	٤٦	٤٧	٤٨	٤٩	٥٠	٥١	٥٢	٥٣	٥٤	٥٥	٥٦	٥٧	٥٨	٥٩	٦٠	٦١	٦٢	٦٣	٦٤	٦٥	٦٦	٦٧	٦٨	٦٩	٧٠	٧١	٧٢	٧٣	٧٤	٧٥	٧٦	٧٧	٧٨	٧٩	٨٠	٨١	٨٢	٨٣	٨٤	٨٥	٨٦	٨٧	٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣	٩٤	٩٥	٩٦	٩٧	٩٨	٩٩	١٠٠												
١٠٠	١٠١	١٠٢	١٠٣	١٠٤	١٠٥	١٠٦	١٠٧	١٠٨	١٠٩	١١٠	١١١	١١٢	١١٣	١١٤	١١٥	١١٦	١١٧	١١٨	١١٩	١٢٠	١٢١	١٢٢	١٢٣	١٢٤	١٢٥	١٢٦	١٢٧	١٢٨	١٢٩	١٣٠	١٣١	١٣٢	١٣٣	١٣٤	١٣٥	١٣٦	١٣٧	١٣٨	١٣٩	١٤٠	١٤١	١٤٢	١٤٣	١٤٤	١٤٥	١٤٦	١٤٧	١٤٨	١٤٩	١٥٠	١٥١	١٥٢	١٥٣	١٥٤	١٥٥	١٥٦	١٥٧	١٥٨	١٥٩	١٦٠	١٦١	١٦٢	١٦٣	١٦٤	١٦٥	١٦٦	١٦٧	١٦٨	١٦٩	١٧٠	١٧١	١٧٢	١٧٣	١٧٤	١٧٥	١٧٦	١٧٧	١٧٨	١٧٩	١٨٠	١٨١	١٨٢	١٨٣	١٨٤	١٨٥	١٨٦	١٨٧	١٨٨	١٨٩	١٩٠	١٩١	١٩٢	١٩٣	١٩٤	١٩٥	١٩٦	١٩٧	١٩٨	١٩٩	٢٠٠

عمر قال المشركون قد انتصف
القوم اليوم فنزل يا ايها النبي
حسبك الله ومن اتبعك من
المؤمنين رواه البزار والحاكم
ومحلى عن ابن مسعود قال فما ازلنا
اعزّة منذ اسلم عمر رواه البزار
عن عبد الله بن مسعود قال
كان اسلامهم فتحوا وكانت هجرة
نصر او كانت امانته رحمة ولقد
رايتنا وما نستطيع ان نُضِلَّ في
البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلهم حتى تركوا فاضلينا
رواه الطبراني ابن سعد عن حذيفة
رضي قال لما اسلم عمر كان الاسلام
كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا
فلما قتل عمر كان الاسلام
الرجل المدبر لا يزداد الا بعدا
رواه الحاكم وابن سعد عن
ابن عباس قال اول من جهه
بالاسلام عمر بن الخطاب
رواه الطبراني ابن سعد صحيح
عن صهيب قال لما اسلم عمر
ظهر الاسلام ودعا اليه علانية

مشکر کوئی کہا آج مسلمان ہم سے داد لے لے سو
یہ آیت ادری - اے نبی تجھے اسرار و مومنین بالبعث
لبس ہیں - بخاری میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
ظہرانی اور ابن سعد عبدالمسلم بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانے کا واقعہ
سجرت مدون کی خلافت رحمت بتی حملہ اپنے
اچھو ایسے حال میں دیکھا کہ جب تک عمر اسلام
نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے
مشکروں سے عقائد کیا یہاں تک کہ انہوں
ہمارے ساتھ رہیں چوڑی پہر ہم نے کعبہ میں
نماز پڑھی۔

ظلم لائے تو اسلام ایک اقبال والے
 مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اوس کے ازب
 و استربت چاہتا ہے اور آپ کی شہادت کے بعد
 اسلام ایک بد بخت حیدر آدمی ہو گا
 کہ ہر شخص اوس سے دور رہے راہ جہت
 لبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جسے
 سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر بن
 ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب عمر اسلام لائے تو آپ نے

عمر قال المشركون قد انتصف
 القوم اليوم فنزل يا ايها النبي
 حسبك الله ومن اتبعك من
 المؤمنين رواه البزار والحاكم
 وصححه عن ابن مسعود قال فما آذ لنا
 اعزة منذ اسلم عمر رواه البخاري
 عن عبد الله بن مسعود قال
 كان اسلم عمر فخطوا كانت هجرت
 نصر او كانت امانته رحمة ولقد
 رايتهما وما نستطيع ان نضله في
 البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم
 عمر قال لهم حتى تتركوا فاضلينا
 رواه الطبراني ابن سعد عن حذيفة
 رضي قال لما اسلم عمر كان الاسلام
 كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا
 فلما قتل عمر كان الاسلام
 كالرجل المدبر لا يزداد الا بعدا
 رواه الحاكم وابن سعد عن
 ابن عباس قال اول من جهل
 بالاسلام عمر بن الخطاب
 رواه الطبراني اسناد صحيح
 عن صهيب قال لما اسلم عمر
 ظهر الاسلام ودا اليه علانية

مشركوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داد لیتے سو
 یہ آیت اتری۔ اونی تجھے اسرار و مومنین تابعین
 پس ہیں۔ بخاری میں ابن مسعود سے روایت
 ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
 طبرانی اور ابن سعد عبداللہ بن مسعود سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا فتح اونی
 ہجرت مدنی خلافت رحمت تہی ہم نے اپنے
 اکبر ایسے حال میں دیکھا کہ جبکہ عمر اسلام
 نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے
 جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے
 مشرکوں سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ انہوں
 بہا کے ساتھ مار پیٹ چوڑی کپڑے کعبہ میں
 نماز پڑھی۔

طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر
 اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے
 مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اس کے آواز
 و سر بت چاہتا ہے اور آپ کی شہادت کے بعد
 اسلام ایک بد بخت جیسا آدمی ہوگا
 کہ ہر شخص اس سے دور رہے۔ اب وہ جاہل
 طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جسے
 سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں
 ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب عمر اسلام لائے تو۔ آپ نے

١٣١٢
 ١٣١٣
 ١٣١٤
 ١٣١٥
 ١٣١٦
 ١٣١٧
 ١٣١٨
 ١٣١٩
 ١٣٢٠
 ١٣٢١
 ١٣٢٢
 ١٣٢٣
 ١٣٢٤
 ١٣٢٥
 ١٣٢٦
 ١٣٢٧
 ١٣٢٨
 ١٣٢٩
 ١٣٣٠
 ١٣٣١
 ١٣٣٢
 ١٣٣٣
 ١٣٣٤
 ١٣٣٥
 ١٣٣٦
 ١٣٣٧
 ١٣٣٨
 ١٣٣٩
 ١٣٤٠
 ١٣٤١
 ١٣٤٢
 ١٣٤٣
 ١٣٤٤
 ١٣٤٥
 ١٣٤٦
 ١٣٤٧
 ١٣٤٨
 ١٣٤٩
 ١٣٥٠
 ١٣٥١
 ١٣٥٢
 ١٣٥٣
 ١٣٥٤
 ١٣٥٥
 ١٣٥٦
 ١٣٥٧
 ١٣٥٨
 ١٣٥٩
 ١٣٦٠
 ١٣٦١
 ١٣٦٢
 ١٣٦٣
 ١٣٦٤
 ١٣٦٥
 ١٣٦٦
 ١٣٦٧
 ١٣٦٨
 ١٣٦٩
 ١٣٧٠
 ١٣٧١
 ١٣٧٢
 ١٣٧٣
 ١٣٧٤
 ١٣٧٥
 ١٣٧٦
 ١٣٧٧
 ١٣٧٨
 ١٣٧٩
 ١٣٨٠
 ١٣٨١
 ١٣٨٢
 ١٣٨٣
 ١٣٨٤
 ١٣٨٥
 ١٣٨٦
 ١٣٨٧
 ١٣٨٨
 ١٣٨٩
 ١٣٩٠
 ١٣٩١
 ١٣٩٢
 ١٣٩٣
 ١٣٩٤
 ١٣٩٥
 ١٣٩٦
 ١٣٩٧
 ١٣٩٨
 ١٣٩٩
 ١٤٠٠
 ١٤٠١
 ١٤٠٢
 ١٤٠٣
 ١٤٠٤
 ١٤٠٥
 ١٤٠٦
 ١٤٠٧
 ١٤٠٨
 ١٤٠٩
 ١٤١٠
 ١٤١١
 ١٤١٢
 ١٤١٣
 ١٤١٤
 ١٤١٥
 ١٤١٦
 ١٤١٧
 ١٤١٨
 ١٤١٩
 ١٤٢٠
 ١٤٢١
 ١٤٢٢
 ١٤٢٣
 ١٤٢٤
 ١٤٢٥
 ١٤٢٦
 ١٤٢٧
 ١٤٢٨
 ١٤٢٩
 ١٤٣٠
 ١٤٣١
 ١٤٣٢
 ١٤٣٣
 ١٤٣٤
 ١٤٣٥
 ١٤٣٦
 ١٤٣٧
 ١٤٣٨
 ١٤٣٩
 ١٤٤٠
 ١٤٤١
 ١٤٤٢
 ١٤٤٣
 ١٤٤٤
 ١٤٤٥
 ١٤٤٦
 ١٤٤٧
 ١٤٤٨
 ١٤٤٩
 ١٤٥٠
 ١٤٥١
 ١٤٥٢
 ١٤٥٣
 ١٤٥٤
 ١٤٥٥
 ١٤٥٦
 ١٤٥٧
 ١٤٥٨
 ١٤٥٩
 ١٤٦٠
 ١٤٦١
 ١٤٦٢
 ١٤٦٣
 ١٤٦٤
 ١٤٦٥
 ١٤٦٦
 ١٤٦٧
 ١٤٦٨
 ١٤٦٩
 ١٤٧٠
 ١٤٧١
 ١٤٧٢
 ١٤٧٣
 ١٤٧٤
 ١٤٧٥
 ١٤٧٦
 ١٤٧٧
 ١٤٧٨
 ١٤٧٩
 ١٤٨٠
 ١٤٨١
 ١٤٨٢
 ١٤٨٣
 ١٤٨٤
 ١٤٨٥
 ١٤٨٦
 ١٤٨٧
 ١٤٨٨
 ١٤٨٩
 ١٤٩٠
 ١٤٩١
 ١٤٩٢
 ١٤٩٣
 ١٤٩٤
 ١٤٩٥
 ١٤٩٦
 ١٤٩٧
 ١٤٩٨
 ١٤٩٩
 ١٥٠٠
 ١٥٠١
 ١٥٠٢
 ١٥٠٣
 ١٥٠٤
 ١٥٠٥
 ١٥٠٦
 ١٥٠٧
 ١٥٠٨
 ١٥٠٩
 ١٥١٠
 ١٥١١
 ١٥١٢
 ١٥١٣
 ١٥١٤
 ١٥١٥
 ١٥١٦
 ١٥١٧
 ١٥١٨
 ١٥١٩
 ١٥٢٠
 ١٥٢١
 ١٥٢٢
 ١٥٢٣
 ١٥٢٤
 ١٥٢٥
 ١٥٢٦
 ١٥٢٧
 ١٥٢٨
 ١٥٢٩
 ١٥٣٠
 ١٥٣١
 ١٥٣٢
 ١٥٣٣
 ١٥٣٤
 ١٥٣٥
 ١٥٣٦
 ١٥٣٧
 ١٥٣٨
 ١٥٣٩
 ١٥٤٠
 ١٥٤١
 ١٥٤٢
 ١٥٤٣
 ١٥٤٤
 ١٥٤٥
 ١٥٤٦
 ١٥٤٧
 ١٥٤٨
 ١٥٤٩
 ١٥٥٠
 ١٥٥١
 ١٥٥٢
 ١٥٥٣
 ١٥٥٤
 ١٥٥٥
 ١٥٥٦
 ١٥٥٧
 ١٥٥٨
 ١٥٥٩
 ١٥٦٠
 ١٥٦١
 ١٥٦٢
 ١٥٦٣
 ١٥٦٤
 ١٥٦٥
 ١٥٦٦
 ١٥٦٧
 ١٥٦٨
 ١٥٦٩
 ١٥٧٠
 ١٥٧١
 ١٥٧٢
 ١٥٧٣
 ١٥٧٤
 ١٥٧٥
 ١٥٧٦
 ١٥٧٧
 ١٥٧٨
 ١٥٧٩
 ١٥٨٠
 ١٥٨١
 ١٥٨٢
 ١٥٨٣
 ١٥٨٤
 ١٥٨٥
 ١٥٨٦
 ١٥٨٧
 ١٥٨٨
 ١٥٨٩
 ١٥٩٠
 ١٥٩١
 ١٥٩٢
 ١٥٩٣
 ١٥٩٤
 ١٥٩٥
 ١٥٩٦
 ١٥٩٧
 ١٥٩٨
 ١٥٩٩
 ١٦٠٠
 ١٦٠١
 ١٦٠٢
 ١٦٠٣
 ١٦٠٤
 ١٦٠٥
 ١٦٠٦
 ١٦٠٧
 ١٦٠٨
 ١٦٠٩
 ١٦١٠
 ١٦١١
 ١٦١٢
 ١٦١٣
 ١٦١٤
 ١٦١٥
 ١٦١٦
 ١٦١٧
 ١٦١٨
 ١٦١٩
 ١٦٢٠
 ١٦٢١
 ١٦٢٢
 ١٦٢٣
 ١٦٢٤
 ١٦٢٥
 ١٦٢٦

قال لا يبذل بعدن قالها امنت فخرج
العاص فلما الناس قد رسالهم الوادي
فقال اين تريدون قالوا نريد هذا البر
الذي قد مرنا فقال لا سبيل لك اليه
فكر الناس رواه البخاري عن عبد الله بن
عمر قال ما سمعت عمر بن الخطاب يقول ولا فخذ
الوكان ثقيفا عمر جالس اذ مر به
رجل جميل فقال لقد اخفا ظفري
وان هذا على دين في الجاهلية
اولقد كان كاهن علي الرجل
فدعي لسفقال له ذلك فقال
ما رايت كاليوم استقبل برجله
قال فاني اعلم عليك الا ما اخبرني قال
كنت كاهن في الجاهلية قال فاعجب
كذلك به حينئذ قال بينا اهاوي في السوق
جاء نفي اعز فيهما الفزع قالت الم تر ان
وايلا سنا من بعد النساء كها وكو قها
القلاص واحلاهم ما وقال عمر صدق بينا
انا نائم عند الهاتم ان جاء رجل بجمل فذبح
فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط الشاة
صوت من يقول يا جليل امر نجح رجل
ضيقه يقول لا اله الا الله فوشا لقوم
قلت لا ابرح عن اعلم ما راء هذا ثم ادى
يا جليل امر نجح رجل ضيقه يقول لا اله الا
الله فوشا فاشيان قيل ه البني نا بخله

اور لوگوں ہی اجمال میں ملافت کی کہ مکی کی داوی اوتھ میرے پاس
تھے سو عاص اون ہی بولا کہ کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کہیں انہوں
نے پوچھا کہ میں اس طاقت میں ہوں کہ لوگ میرے پیچھے آتے ہیں عاص نے کہا
میں عمر سے رفاقت کر کے ہوں تو عمر کو کسی چیز کے لئے نہ کہتے ہوئے
میں نے سنا کہ انہوں نے ایسا گمان کرتا ہوں کہ عاص وہ گمان کرتے
وہاں ہی رہتا تھا ایک وقت عاص نے کہا کہ ایک موقع پر میرے پاس
میں نے گزرا آئے بغیر یا میرا گمان خطا پر جو یا تیر شخص اپنی
قوم کو دین پر جو جاہلیت میں رہتا ہوں جو یا انکا کام میں ہی اس
مرد کو میرے پاس لاؤں اور لوگوں نے اسے ملا ضربت عمر
اور اس کو فخر سے (جو اس کے پیچھے بیٹے بیٹے کی بیٹی) پشیمانی
آئے تھا اپنے ایک دن کوئی چیز عجیب زمانہ میں بھی کر رہا ایک
مسلم مرد اس کلام کیساتھ آگیا گیا کہ حضرت عمر نے فرمایا میں نے
خبر طلب کرنا میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ تم نے میری قوم میں
تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو خبر لاتے تھے اس سے کون خبر لیتے
تھے آئے کہ میں لیکن بار بار میرا جانا تھا کہ عمر میری باتیں
اور میں خوف کرتا تھا کہ میں نے ان کو قہقہوں کی اور ادھی
نا اس کی کو جو اسے ملنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اختیار
اور ان کے پالان میں میں نہیں تھا جو حضرت عمر نے فرمایا
میں بھی ایک وقت اور کچھ کے پاس سوتا تھا کہ ایک شخص نے ایک
کو لا کر مجھ کو لایا اور اس کے ساتھ ایک چھتہ لایا اس کا چھک اور اس کو
میں نے بھی کچھ دیکھا اور اس نے کہا کہ اس نے کہا تھا کہ میں نے
کا نام ہے ایک مرد کو پہنچنے والا کہ اس کا بیٹا ایک سال اس کے
(یا دارنہ کو لے کر) دے رہے تھے۔ یہ کہا جو میرا پردہ کر چھو کر جبکہ
مجھے بھی اس علم ہو گیا تھا کہ اس نے کہا تھا میں نے اس کے پاس
میں نے اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس
اور اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس

اور لوگوں ہی اجمال میں ملافت کی کہ مکی کی داوی اوتھ میرے پاس
تھے سو عاص اون ہی بولا کہ کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کہیں انہوں
نے پوچھا کہ میں اس طاقت میں ہوں کہ لوگ میرے پیچھے آتے ہیں عاص نے کہا
میں عمر سے رفاقت کر کے ہوں تو عمر کو کسی چیز کے لئے نہ کہتے ہوئے
میں نے سنا کہ انہوں نے ایسا گمان کرتا ہوں کہ عاص وہ گمان کرتے
وہاں ہی رہتا تھا ایک وقت عاص نے کہا کہ ایک موقع پر میرے پاس
میں نے گزرا آئے بغیر یا میرا گمان خطا پر جو یا تیر شخص اپنی
قوم کو دین پر جو جاہلیت میں رہتا ہوں جو یا انکا کام میں ہی اس
مرد کو میرے پاس لاؤں اور لوگوں نے اسے ملا ضربت عمر
اور اس کو فخر سے (جو اس کے پیچھے بیٹے بیٹے کی بیٹی) پشیمانی
آئے تھا اپنے ایک دن کوئی چیز عجیب زمانہ میں بھی کر رہا ایک
مسلم مرد اس کلام کیساتھ آگیا گیا کہ حضرت عمر نے فرمایا میں نے
خبر طلب کرنا میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ تم نے میری قوم میں
تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو خبر لاتے تھے اس سے کون خبر لیتے
تھے آئے کہ میں لیکن بار بار میرا جانا تھا کہ عمر میری باتیں
اور میں خوف کرتا تھا کہ میں نے ان کو قہقہوں کی اور ادھی
نا اس کی کو جو اسے ملنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اختیار
اور ان کے پالان میں میں نہیں تھا جو حضرت عمر نے فرمایا
میں بھی ایک وقت اور کچھ کے پاس سوتا تھا کہ ایک شخص نے ایک
کو لا کر مجھ کو لایا اور اس کے ساتھ ایک چھتہ لایا اس کا چھک اور اس کو
میں نے بھی کچھ دیکھا اور اس نے کہا کہ اس نے کہا تھا کہ میں نے
کا نام ہے ایک مرد کو پہنچنے والا کہ اس کا بیٹا ایک سال اس کے
(یا دارنہ کو لے کر) دے رہے تھے۔ یہ کہا جو میرا پردہ کر چھو کر جبکہ
مجھے بھی اس علم ہو گیا تھا کہ اس نے کہا تھا میں نے اس کے پاس
میں نے اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس

اور لوگوں ہی اجمال میں ملافت کی کہ مکی کی داوی اوتھ میرے پاس
تھے سو عاص اون ہی بولا کہ کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کہیں انہوں
نے پوچھا کہ میں اس طاقت میں ہوں کہ لوگ میرے پیچھے آتے ہیں عاص نے کہا
میں عمر سے رفاقت کر کے ہوں تو عمر کو کسی چیز کے لئے نہ کہتے ہوئے
میں نے سنا کہ انہوں نے ایسا گمان کرتا ہوں کہ عاص وہ گمان کرتے
وہاں ہی رہتا تھا ایک وقت عاص نے کہا کہ ایک موقع پر میرے پاس
میں نے گزرا آئے بغیر یا میرا گمان خطا پر جو یا تیر شخص اپنی
قوم کو دین پر جو جاہلیت میں رہتا ہوں جو یا انکا کام میں ہی اس
مرد کو میرے پاس لاؤں اور لوگوں نے اسے ملا ضربت عمر
اور اس کو فخر سے (جو اس کے پیچھے بیٹے بیٹے کی بیٹی) پشیمانی
آئے تھا اپنے ایک دن کوئی چیز عجیب زمانہ میں بھی کر رہا ایک
مسلم مرد اس کلام کیساتھ آگیا گیا کہ حضرت عمر نے فرمایا میں نے
خبر طلب کرنا میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ تم نے میری قوم میں
تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو خبر لاتے تھے اس سے کون خبر لیتے
تھے آئے کہ میں لیکن بار بار میرا جانا تھا کہ عمر میری باتیں
اور میں خوف کرتا تھا کہ میں نے ان کو قہقہوں کی اور ادھی
نا اس کی کو جو اسے ملنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اختیار
اور ان کے پالان میں میں نہیں تھا جو حضرت عمر نے فرمایا
میں بھی ایک وقت اور کچھ کے پاس سوتا تھا کہ ایک شخص نے ایک
کو لا کر مجھ کو لایا اور اس کے ساتھ ایک چھتہ لایا اس کا چھک اور اس کو
میں نے بھی کچھ دیکھا اور اس نے کہا کہ اس نے کہا تھا کہ میں نے
کا نام ہے ایک مرد کو پہنچنے والا کہ اس کا بیٹا ایک سال اس کے
(یا دارنہ کو لے کر) دے رہے تھے۔ یہ کہا جو میرا پردہ کر چھو کر جبکہ
مجھے بھی اس علم ہو گیا تھا کہ اس نے کہا تھا میں نے اس کے پاس
میں نے اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس

فصل

حضرت عمرؓ کی ہجرت میں

ابن عباسؓ کا کہنا کہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ہجرت کے سوا چنے کیسی کو نہیں جانتا کہ علیؓ اعلان ہجرت کیا کیوں کہ ہوسب نے تنقیہ ہجرت کی کرب عمرؓ نے ہجرت ارادہ کیا تو اپنی تلوار نکالی اپنی اسلحہ کنہ سے پر نکالی اور ترکش سے نیزہ نکال کر اپنے ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں داخل ہوئے قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے لوگو سات مرتبہ طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حاضرین کو فرمایا تمہارے مومنہ بڑے ہوں جسے اپنی ماں کو بے فرزند کرنا اپنی اولاد کو یتیم چھوڑنا اپنی جو رو کو بے ہودہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھے ملاقات کرے حضرت علیؓ فرمائے ہیں پس نہیں سے کہیںے حضرت عمرؓ کو بلا چھپانے کیا۔

ابن عباسؓ کا کہنا کہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ صعب بن عمیرؓ تھے پھر ابن عمرؓ کنوم کے بعد عمر بن الخطابؓ میں آدمیوں سمیت سوار ہو کر آئے جسے کہا رسول اللہؐ کے ساتھ کیا گیا فرمایا وہ میرے پیچھے پیچھے شریف لائے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ آئے۔ تو وہی کہتے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہؐ کے ساتھ مکمل مقام منیٰ جاتے تھے اور آپؐ لوگوں میں سے ہیں جو جنگ ابھر میں ثابت قدم ہے۔

فصل فی ہجرتہ عن علی قال

ما علمت احداً اختارها الا حقیقاً
الا عمر بن الخطاب فانہ لما
ہجر یا ہجرة تقلد سيفه وتکت
قوسه وانتضى فی بدہ اسمہما
وانی الکعبۃ واشرف قریش
بقناتھا فطاف سبعاً ثم صلی
رکعتین عند المقام ثم اقی حلقم
واحدة واحدة فقال شاکت الوجہ
من اراد ان یشکل احسہ ویکتشم
ولده ویزمل زوجہ فلیاتی وراء
هذا الوادی فما تبعہ منہم احد واد
ابن عباسؓ کہ عن البراء قال اول من
قد صلینا من المهاجرین مصعب
بن عمیر ثم ابن امر مکتوم ثم عمر
بن الخطاب فی عشرین رکباً فقلنا
ما فعل رسول اللہ ص قال هو علی
انری ثم قال قد مر رسول
اللہ ص وابوبکرؓ راء رواہ
ابن عباسؓ کہ قال النوی
شہن عمر رسول اللہ ص اللہ
علیہ وسلم المشاعر کلہا
وکان من ثبوت معہ بواحد

فصل فی ہجرتہ عن علی قال

ما علمت احداً اختارها الا حقیقاً
الا عمر بن الخطاب فانہ لما
ہجر یا ہجرة تقلد سيفه وتکت
قوسه وانتضى فی بدہ اسمہما
وانی الکعبۃ واشرف قریش
بقناتھا فطاف سبعاً ثم صلی
رکعتین عند المقام ثم اقی حلقم
واحدة واحدة فقال شاکت الوجہ
من اراد ان یشکل احسہ ویکتشم
ولده ویزمل زوجہ فلیاتی وراء
هذا الوادی فما تبعہ منہم احد واد
ابن عباسؓ کہ عن البراء قال اول من
قد صلینا من المهاجرین مصعب
بن عمیر ثم ابن امر مکتوم ثم عمر
بن الخطاب فی عشرین رکباً فقلنا
ما فعل رسول اللہ ص قال هو علی
انری ثم قال قد مر رسول
اللہ ص وابوبکرؓ راء رواہ
ابن عباسؓ کہ قال النوی
شہن عمر رسول اللہ ص اللہ
علیہ وسلم المشاعر کلہا
وکان من ثبوت معہ بواحد

ابن عباسؓ کہ عن البراء قال اول من
قد صلینا من المهاجرین مصعب
بن عمیر ثم ابن امر مکتوم ثم عمر
بن الخطاب فی عشرین رکباً فقلنا
ما فعل رسول اللہ ص قال هو علی
انری ثم قال قد مر رسول
اللہ ص وابوبکرؓ راء رواہ
ابن عباسؓ کہ قال النوی
شہن عمر رسول اللہ ص اللہ
علیہ وسلم المشاعر کلہا
وکان من ثبوت معہ بواحد

فصل في الأحاديث الواردة في

فضله غير ما تقدم في ترجمة
الصديق رضي الله عنه عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلياً
انا ناعمر ايتنى في الجنة فاذا
امرعة تتوضأ الى جانب القصر
قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر
فذكرت غيرك فقلت مديراً
وبكى وقال عليك اغيرا رسول
الله رواه الشيخان عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلياً لقد كان
فيما قبلكم من الامم ناس محدثون
فان يكن في امتي احد فانه عمر
اي ملهون رواه البخاري
ابن عمر ان رسول الله صلياً قال ان
لله جعل الحق على لسان عذيقه
قال ابن عمر وما نزل بالنا س امر
قط فقلوا وقال الانزل قرآن على
وفق ما قال عمر رواه الترمذي عن
عقبة بن عامر قال قال رسول الله
لو كان بعدى بنى لكان عمر بن الخطاب
رواه الترمذي والحاكم في المستدرج
قال قال رسول الله صلياً انظر

فصل

اُن حدیثوں میں جو حضرت عمرؓ کی فضیلت میں وارد ہیں
نفس میں وہ حدیثیں مذکور نہ ہونگی جو صبیح بنی النضر
کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہؓ
روایت ہو کہ حضرت زفر میں ایک وقت سوتا تھا اُسی
میں میں نے اپنے کونٹ میں دیکھا کہ چانک ایک عورت ایک
عل کے کوئیں وضو کر رہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کسا جو
مشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی
درواہ سے پلٹ آیا حضرت عمرؓ پر سنکر رونے لگے اور
عرض کی کیا آپ ہی پر مجھے غیرت آتی یا رسول اللہ۔
بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا تم سے پہلی پشتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں
اگر میری امت میں اُن میں سے کوئی ہے تو عمرؓ
نزدی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری
کر دیا ابن عمرؓ کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ
آئے کہ ہمیں لوگوں نے اور عمرؓ نے کلام کیا ہو مگر
قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق نہ آئے۔ نزدی
اور حاکم میں عقبہ بن ہارث سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ
فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہی
نزدی میں واقعہ سننے روینے ہے کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا کہ میں دجھتا ہوں

[illegible]

تتوخاها فيحكيه في شتيه من الناس من وانا ااصروا على اصله في شتوها واوله في شتند في هذه الامه في الحث

بسم الله الرحمن الرحيم

قوله

بن وائس کی شیطانوں کو کہ وہ عمر سے پہلے گئے
ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -
سب سے پہلے جس سے حق مصافحہ کر لیا اور سب سے
اول حبیر سلام پڑے گا وہ عمر ہیں۔ ابو داؤد ابن
حاکم ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا بلاشبہ حق تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق
رکھا ہے کہ وہ حق کے ساتھ کہتے ہیں۔
احمد اور بزار ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی
زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ اس
روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور
بلال اور معاویہ اور ام المؤمنین عائشہ اور
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔
ابن مینع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد اسمیں شک کرتے
تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمر کی زبان پر گویا ہے
بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا عمر جنتیوں کے
چراغ ہیں۔ یہی روایت ابو ہریرہ اور شعب
بن جابر سے مروی ہے۔ بزار قداسہ بن مظعون
روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون
نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا -

فیساطین الجن والانس قد فتروا
من عمر رواہ الترمذی علی بن
کعب قال قال رسول الله
اول من يصافحه الحق عمر واول
من يسلم عليه رواه ابن ماجه
والحاكم عن ابی ذر الغفاري
قال سمعت رسول الله يقول
وضع الحق على لسان عمر يقول
رواه ابن داود وابن ماجه
والحاكم عن ابی هريره قال
قال رسول الله ان الله جعل الحق
على لسان عمر وقلبه رواه احمد
والبرزاور رواه الطبراني عن عمر بن
الخطاب وبلال ومعاوية و امر
المؤمنين عائشه و رواه ابن عساکر
عن ابن عمر عن علي قال كنا اصحاب
محمد لا نشك ان السكينة تنطق على
لسان عمر رواه ابن ميمون في مسنده
عن ابن عمر قال قال رسول الله
عمر سراج اهل الجنة رواه البرزاور
ابن عساکر من حديث ابی هريره والصعب
بن جثامه عن قدامة بن مظعون
عن عثمة عثمان بن مظعون قال قال رسول الله

ان السكينة
على لسان
عمر وقلبه
رواه ابن
داود وابن
ماجه
والحاكم
عن ابی
ذر الغفاري
قال سمعت
رسول الله
يقول وضع
الحق على
لسان عمر
يقول
رواه ابن
داود وابن
ماجه
والحاكم
عن ابی
هريره
قال قال
رسول الله
ان الله
جعل الحق
على لسان
عمر وقلبه
رواه احمد
والبرزاور
رواه
الطبراني
عن عمر
بن الخطاب
و بلال
ومعاوية
وامر
المؤمنين
عائشه
ورواه
ابن عساکر
عن ابن
عمر عن
علي
قال كنا
اصحاب
محمد لا
نشك ان
السكينة
تنطق
على
لسان
عمر
رواه
ابن ميمون
في مسنده
عن ابن
عمر
قال قال
رسول الله
عمر
سراج
اهل الجنة
رواه
البرزاور
ابن
عساکر
من حديث
ابی هريره
والصعب
بن جثامه
عن قدامة
بن مظعون
عن عثمة
عثمان
بن مظعون
قال قال
رسول الله

بسم الله الرحمن الرحيم

Handwritten notes at the top of the page, including "سند حسن" and "ابن حجر".

الطبرانی عن ابن كعب قال قال رسول الله ص قال لي جبرئيل
 يبكي الا سلاما على موت عمر
 رواه الطبرانی عن ابی سعید
 الخدری قال قال رسول الله ص
 من ابتض عمر فقد ابتضني ومن احب
 عمر فقد احبني وان الله باهي بالناسر
 عشية عرفة عامة وباهي بعمر
 خاصة وانه لم يبعث الله نبيا الا كان
 في امته محلات وان يكن في امتي
 منهم احد فهو عمر قالوا يا رسول
 الله كيف محلات قال تتكلم الملائكة
 على لسانه رواه الطبرانی واسناده

حسن فصل في اقوال الصحابة و
 السلف فيه قال ابو بكر الصديق
 ما على ظمير الارض رجل احبالي
 من عمر رواه ابن عساکر و قيل
 لابي بكر في مرضه ما ذا تقول لربك
 وقد وليت عمرا قال اقول له قد
 وليت عليه خير مما رواه ابن
 سعد قال علي رضي اذ ذكر الصالحين
 فنهلا بعمر سلكنا نبعث ان
 الله سبحانه تنطق على لسان عمر

Handwritten notes at the bottom of the page, including "ابن حجر" and "سند حسن".

Vertical handwritten notes on the right margin, including "ابن حجر" and "سند حسن".

Vertical handwritten notes on the left margin, including "ابن حجر" and "سند حسن".

ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما

وقال ابن مسعود اذا ذكر
 الصالحون فحيلا بعينهم
 كان اعلنا بكتاب الله
 وافقهنا في دين الله رواه الطبراني
 عن عمر بن ربيعة ان عمر بن
 الخطاب قال لكعب الاحبار كيف
 تجد نعتي قال اجد نعتك قرن
 من حديد قال وما قرن من
 حديد قال امير شديد لا تأخذه
 في الله لومة لائم قال ثم ما
 قال ثم يكون من بعدك خليفة
 يقبض فثمة ظالمة قال ثم ما
 قال ثم يكون البلاء رواه
 الطبراني مجاهد قال كنا
 نحدث ان الشياطين كانت
 مصفدة في اماره عمر فلما اصاب
 بشت رواه ابن عساكر عن
 سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر
 عمر على ابني موسى فاق امرأتهم
 في بطنها شيطان فسالها عنه
 فقالت حتى اتى شيطان فجاء
 شيطان بولام في عمر كوحاد كانه بند باند حتى
 موزعته بولام في عمر كوحاد كانه بند باند حتى

صحت علم
 علم اور قابلیت
 ہدایت ہی سہاں
 اور اعلیٰ درجہ
 کا علم حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ
 کی ہے
 شریعت اور
 غیر شریعت کی
 لحاظ سے بعض
 مسائل میں
 ۱۵
 کے مندرجہ ذیل
 کیا یا رسول اللہ
 کہ احکام
 میں سے کون سا
 سب سے زیادہ
 معتبر ہے
 وقت کی رعایت
 وغیرہ
 شریعت کی
 تکرار و تکرار
 مشافہت و مشافہت

ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما

ابن الصدفه ذاك ر جل لا يراه
 شيطان الاخر المنفريه الملك
 بين عيني و روح القدس
 بلسانه رواه ابن عساكر

فصل قال سفيان الثوري
 من زعم ان عليا كان احق با
 لولاية من ابى بكر وعمر لم اجده
 فيه خيرا وقال ابو اسامة احمد بن
 من ابو بكر وعمر هما ابو الاسلام
 واه فقال جعفر الصادق انا
 برئى ممن ذكر ابا بكر و
 عمر الا بخير فصل في موافقات

عمر رضى الله عنه قد وصلها
 بعضهم الى اكثر من عشرين
 عن مجاهد قال كان عمر يرى
 الراى فينزل الله به القرآن
 رواه ابن مردويه عن علي بن
 قال ان في القرآن لرأيا من رأى
 عمر رواه ابن عساكر عن ابن
 عمر مرفوعا قال ما قال الناس
 فى شئ وقال فيه عمرا لاجاء
 القرآن نحو ما يقول عمر رواه
 ابن عساكر عن عمر قال لفت

اوت لتقسيم كرمين بين عمر امك اليه آدمي بين كرم
 شيطان امين دكيتا ہے تو تہنوں کے بل گر پڑا ہے
 فرشتہ انكى آنکھوں کی درمیان اور روح القدس
 (جبریل) اسكى زبان پر بولتا ہے

فصل

سفيان ثوري کہتے ہیں جو اس بات کا گمان کرے کہ
 حضرت علی حضرت ابو بکر و عمر سی خلافت کے زائد حق
 ہیں میں تو ادھیں کوئی پہلائی نہیں دیکھتا۔
 ابواسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابو بکر و عمر کون
 وہ اسلام کے مابا ہیں۔ امام جعفر صادق کہتے ہیں
 کہ جو حضرت ابو بکر و عمر کو پہلائی سی یاد کری میں سے
 بیزار ہوں۔

فصل

حضرت عمر کے موافقات میں بعض محدثین میں سے راوی
 کئے ہیں۔
 ابن مردويه مجاہدی روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی
 رائے لگاتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن آتا رہا۔
 ابن عساکر علی بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں
 عمر کی رائی میں سے ایک رائی جو۔ ابن عساکر ابن عمر
 سی مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شے میں لوگوں نے
 اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے
 قول کو موافق آیا یہ سلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وروایت
 میں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا

وہاں سے لے کر اس کے بعد
 حضرت عمر کے موافقات میں
 بعض محدثین میں سے راوی
 کئے ہیں۔
 ابن مردويه مجاہدی روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی
 رائے لگاتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن آتا رہا۔
 ابن عساکر علی بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں
 عمر کی رائی میں سے ایک رائی جو۔ ابن عساکر ابن عمر
 سی مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شے میں لوگوں نے
 اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے
 قول کو موافق آیا یہ سلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وروایت
 میں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا

فصل في موافقات
 عمر رضى الله عنه قد وصلها
 بعضهم الى اكثر من عشرين
 عن مجاهد قال كان عمر يرى
 الراى فينزل الله به القرآن
 رواه ابن مردويه عن علي بن
 قال ان في القرآن لرأيا من رأى
 عمر رواه ابن عساكر عن ابن
 عمر مرفوعا قال ما قال الناس
 فى شئ وقال فيه عمرا لاجاء
 القرآن نحو ما يقول عمر رواه
 ابن عساكر عن عمر قال لفت

الصلوة وانتم سكارى الاية
 ولما اكثر رسول الله ص في
 الاستغفار لقوم قال عمر
 سواء عليهم فانزل الله سواء
 عليهم الاية ولما استشار رسول
 الله الصحابة في الخروج الى بدر
 اشار عمر بالخروج فنزلت كما
 اخرجك ربك الا يترواه الطبراني
 عن ابن عباس ولما استشار
 الصحابة في قصة الافك قال عمر
 من زوجكها يا رسول الله ص
 قال الله قال افطن ان ربك
 دلس عليك فيها سبكائك هذا
 عظيم فنزلت كذلك وقصة في
 الصيام لما جامع زوجته بعد
 الانتباه وكذا ذلك محمد ما في
 اول الاسلام فنزلت احل لكم
 ليلة الصيام الاية عن عبد الرحمن
 بن ابي ليلى ان يهودي قال
 عمر فقال ان جبرئيل الذي
 كان يذکر صاحبکم عدو
 لنا فقال عمر من كان عدو الله
 وملائکته ورسوله وجبرئیل

واسم سکاری۔ (۵) جب رسول خدا فی اپنی قوم
 کو لئے بکثرت بخشش مانگی تو عمر نے فرمایا اذن کے
 لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت
 اتری سوار علیہم استغفرت لهم الخ (۶) جب رسول
 خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو
 حضرت عمر نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت
 اتری کما اخرجک ربک من بیک بالحق۔ اسکو
 طبرانی نے ابن عباس ہی روایت کیا ہے (۷) جب
 رسول خدا صحابہ سے حضرت عائشہ کی ہمت کے
 قصہ میں مشورہ کیا تو عمر نے کہا اے حضرت عائشہ کو
 آپسے کہنے سیام فرمایا اس نے کہا کیا آپ یہ
 گمان کرتے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ پر انکا عیب
 پوشیدہ رکھا۔ اے خدا تجھے پاکی ہو یہ تو بڑی ہی ہمت
 ہے پس ہی آیت (سجائک هذا بہتان عظیم)
 اتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمر
 نے خبر ہوئی کہ چچے اپنی بیوی کو صحبت کی حال اکملہ ابتدا
 اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلۃ
 الصیام الخ نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن
 ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر
 سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد
 صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں
 حضرت عمر نے فرمایا جو کوئی خدا اور اس کے
 فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

ان کے لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت اتری سوار علیہم استغفرت لهم الخ (۶) جب رسول خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو حضرت عمر نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت اتری کما اخرجک ربک من بیک بالحق۔ اسکو طبرانی نے ابن عباس ہی روایت کیا ہے (۷) جب رسول خدا صحابہ سے حضرت عائشہ کی ہمت کے قصہ میں مشورہ کیا تو عمر نے کہا اے حضرت عائشہ کو آپسے کہنے سیام فرمایا اس نے کہا کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ پر انکا عیب پوشیدہ رکھا۔ اے خدا تجھے پاکی ہو یہ تو بڑی ہی ہمت ہے پس ہی آیت (سجائک هذا بہتان عظیم) اتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمر نے خبر ہوئی کہ چچے اپنی بیوی کو صحبت کی حال اکملہ ابتدا اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلۃ الصیام الخ نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں حضرت عمر نے فرمایا جو کوئی خدا اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

مع ان حیث ما احدثت الذنوب انک کما کانت بنو اسرائیل اذ لم یسألوا علیہ السلام اذ لم یسألوا علیہم فانتقلوا انما یجوز ان یسألوا

۵۵

و میگوید فان الله عدو للكافرين
 فنزلت على لسان عمر رواه ابن
 ابی حاتم عن الاسود قال
 اختصم رجلان الى النبي
 ففقه بينهما فقال الذي قضى
 عليه ذكنا الى عمر بن الخطاب
 فاتيا اليه فقال الرجل قضى لي
 رسول الله ص على هذا فقال
 فقال اكد لك قال نعم
 فقال عمر ما تكلمت اخبر اليكما فخرج اليهما
 مشتملا على سيف فضرب النبي
 قال رذنا الى عمر فقتله وادبر
 الاخر فقال يا رسول الله
 قتل عمر والله صاحبي فقال
 ما كنت اظن ان يجترئ
 على قتل مومن فانزل الله
 فلا وربك لا يؤمنون حق
 بما همكوك فيما شجر بينهم الا
 فاهد ردف الرجل وبراء عمر
 من قتله رواه ابن ابی حاتم
 وابن مردويه الاستيذان
 في الدخول وذلك انه دخل عليه
 غلامه وكان نائما فقال اللهم حرّم

دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کو موافق یہ آئی
 اتری من کان عدوا للعدو ملائکتہ الخ امی ابن ابی
 حاتم فی روایت کیا ہے وہ ابو الاسود روایت ہو کہ دو
 شخص نبی صلعم کے پاس جھگڑا لائے اپنے اوں
 دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی
 کہنے لگا ہمیں عمر کے پاس بھیجیے چنانچہ وہ دونوں عمر
 بن خطاب کے پاس آئے۔ ایک شخص نے اوں میں سے
 کہا۔ جناب اس شخص پر مجھے رسول خدائی ذکر
 دی اسنے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیج دیجیے
 اپنے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ
 نہیں بات ہو اسنے کہا ہاں فرمایا ہیں پھر وہ جو جنگ
 میں بھاری پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں اوں کے پاس
 ملواریے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن خطاب کی
 طرف بھیج دیجیے اوں کے تلوار ماری اور قتل کر ڈالا دوسرا
 شخص ہماگام رسول خدا پاس آیا اور کہنے لگا خدا کی
 قسم عمر بن میری بار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو گمان
 نہیں کرتا کہ عمر ایک یون کی قتل پر جرات کریں پس یہ آیت
 ظہور ربک یونون الخ نازل ہوئی سو اس شخص کا خون لگا
 گیا اور حضرت عمر اس کے قتل سے بری ہوئے اسکو ابن ابی حاتم
 اور ابن مردویہ روایت کیا ہے وہاں گہری اجازت سے داخل
 ہوا اور یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام انپر ایسے وقت آیا کہ آپ
 سو تپے پس فرمایا ای اللہ بدون اجازت کہ مجھے ناچار

۳۶

بالبیل البیاض فکنت بالنها ولاخلی بالیل عداخل ووسل عداخل ووسل

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وھم من کل جموع کثر کثرتهم فی التور فقصہ دفعۃ العاصم بطریق
 میں بخاری پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میری خط میں
 رکھا ہے بھیجتا ہوں سوا سکونیل میں ڈال دو پس
 جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص
 پاس آیا تو انہوں نے اوس کا غڈکے پرچہ کو لیکر
 پڑھا اوس میں لکھا تھا۔ یہ خط امیر المؤمنین
 اسد کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر
 کی طرف ہے اما بعد۔ اگر تو اپنے آپ کی جاری
 رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اس کے
 حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اسد اکیلے
 زبردست سے اتناں کرتا ہوں کہ وہ تجھے
 جگر گرنے۔ سو عمرو بن العاص نے اوس کاغذ کے
 پرچے کو یوم الصلیب کے ایک دن پہلے ڈالا
 پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ
 اسد تعالیٰ نے اسے ۶ گرز بلند کیا ہی رات
 میں جاری کیا پس برا طریقہ اسد تعالیٰ نے
 اہل مصر سے منقطع کر دیا۔ ابن عساکر حسن سے
 روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بات بچاتا
 تھا جب بات کیا جاوے تو وہ عمر بن الخطاب
 تھے۔ ابن عساکر شریح بن عبد سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ
 عراقیوں نے اپنے امیر کو سنگسار کیا۔ آپ
 غصہ میں بہرے ہوئے باہر آئے اور نماز
 پڑھی۔ نماز میں سہو ہو گیا۔
 عمروانی قد بعثت الیک
 بطاقۃ فی داخل کتابی فالقها
 فی النیل فلما قدم کتاب عمر
 الی عمر وبن العاص اخذ البطاقة
 ففتحها فاذا فیہا من عبد الله عمر امیر
 المؤمنین الی نیل مصر ما بعد فان كنت
 تجری من قبلک فلا تجروا کان
 الله یجریک واسأل الله الواحد القہ
 ان یجریک والقی البطاقۃ فی
 النیل قبل المصلیب بیوم فاصبح
 وقد اجراه الله ستۃ عشر
 ذراعاً فی لیلة واحدة وقطع
 الله تلك السنة عن اهل مصر
 الی الیوم مرواہ ابن دُریدنے
 الاخبار المنثورۃ عن
 الحسن قال انکان احد
 یعرف الکذب اذا حدّث
 به انه کذاب فهو عبد بن
 الخطاب رواہ ابن عساکر
 عن شریح بن عبید قال
 اخبر عمر بان اهل العراق
 قلدھ ملبرا امیر هم فخرج
 غنیمان فصیل فسمی فی صلواتہ

[illegible]

فلما سلم قال اللهم انهم
 قد لبسوا علي فالبس عليهم
 وعجل بالاعلام الشقفة يحكم
 فيهم بحكم الجاهلية يقبل من
 محسنهم ولا يتجاوز عن
 مسيئهم رواه ابن عساکر
 قلت انسابه الى الجحاح بن
 يوسف فصل في نبذ سيرته
 عن حنف بن قيس قال كنا
 بباب عمر فحدثت جارية فقالوا
 سرية امير المؤمنين فقال فاهل امير
 المؤمنين بسيرة ولا تحل له انما من قال
 الله فقلنا فماذا اجل له من مال
 الله فقال انه لا اجل لعمر من مال
 الله الا حلتين حلة للشقاء و
 حلة للصيف وما حج به وما اعتمر
 وقوت وقوت اهل كرجل من
 قریش ليس باغناهم ولا
 بافقرهم ثم اننا بعد رجل
 من المسلمين رواه ابن سعد
 قال خزيمة بن ثابت كان عمرا
 اذا استعمل عاملا كتب له واشترط
 عليان لادب كعب بن ذؤان

جب سلام پہ فرمایا بارخدا یا انہوں نے مجھے شہید
 ڈالا تو بھی انہر شہید ڈال اور اوپر جلیل الشفی غلام
 ایسا بھیج کہ وہ اوئیں جاہلیت جیسا حکم کرے
 نہ تو وہ اونکی نیکیوں کی نیکیاں قبول کرے اور نہ برو
 سے درگزرے۔ میں کہتا ہوں اس سے اشارہ
 حجاج بن یوسف کی طرف ہے

فصل

حضرت عمر کی بعض خصلتوں میں
 ابن سعد اخف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
 عمر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک
 لونڈی گدزی لوگوں نے کہا یہ امیر المؤمنین کی حرم
 آپ نے فرمایا امیر المؤمنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اسے
 اس میں تصرف حلال ہے یہ تو اس کا مال ہے عمر نے
 کہا اسے تعالیٰ کے مال میں عمر کو کیا کیا حلال ہے
 فرمایا بلاشبہ عمر کو دو حلوں کو مسا ایک حلوہ جو اگر
 اور ایک گرمی میں اور کچھ حلال نہیں اور اس قدر
 مال جس سے وہ حج و عمرہ کرے اور میری اور میری
 اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہو کہ
 نہ قریش میں سب سے غنی زائد ہو اور نہ فقیر
 پہیں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک
 ہوں خرمیہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمر جب
 کسی کو عامل مقرر کرتے تو اس سے یہ کہتے اور
 شرا کر لیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا

یہ روایت ابن سعد سے ہے
 ابن سعد نے کہا کہ عمر کی حرم
 کو اس میں تصرف حلال ہے
 عمر نے کہا اسے تعالیٰ کے مال میں
 عمر کو کیا کیا حلال ہے
 فرمایا بلاشبہ عمر کو دو حلوں کو مسا
 ایک حلوہ جو اگر اور ایک گرمی میں
 اور کچھ حلال نہیں اور اس قدر مال
 جس سے وہ حج و عمرہ کرے اور میری
 اور میری اہل کی قوت قریش کے متوسط
 آدمی کے مانند ہو کہ نہ قریش میں سب
 سے غنی زائد ہو اور نہ فقیر پہیں اس
 کے بعد مسلمانوں میں سے ایک ہوں
 خرمیہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمر
 جب کسی کو عامل مقرر کرتے تو اس سے
 یہ کہتے اور شرا کر لیتے کہ ترکی
 رہوار پر سوار نہ ہونا

یا کل نفیا ولا یلبس رقیقا
 ولا یغلق باب دون ذوے
 الحاجات فان فعل فقد حلت
 علیہ العقوبة وقال عکرمة
 بن خالد وغیرہ أن حفصة
 وعبد الله وغیرهما کما سواهما
 فقالوا لوالا کلت طعاما طیبا کان
 اقوی لك علی الحق قال اوکلکم
 علی هذا السانی قالوا نعم قال
 قد علمت نصکم ولکم ترکة
 صاحبی علی جادة فان ترکة
 جادتهما لمراد رکھما فی المنزل
 قال واصاب الناس سنة فافا
 اکل عامین سمنا ولا سمینا وقال
 ابن ابی ملیکة کلم عقبہ بن
 فرقہ عمر فی طعام فقال ویحک
 اکل طیباتی فی حیاتی الدنیا واستغن
 بها وقال الحسن دخل عمر علی
 ابنه عاصم وهو یاکل ککاک فقال
 ما هذا قال قرمنالیہ قال اوکلما
 قرمت الی شیء اکلته کفی بالمرء
 سرفا ان یا کل شامشتھی وقال
 اسلم قال عمر لقد خطر علی قلبی شهوة
 میده کی روشنی نہ کہا تا ربیک پکڑا نہ پہننا حاجت مندوں
 سے اپنا دروازہ بند کرنا اگر ایسا کرے گا تو نہر اباب
 ہوگا۔ عکرمة بن خالد کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت
 اوعبد اسد وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا او کہا اگر
 آپ عمدہ کہا نا کہا میں تو حق کو کاموں پر آپ کو بہت بڑی
 قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی رائے ہے کہا ہاں فرمایا
 میں تمہاری خیر خواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں
 مصاحبوں (حضرت صلعم والوبکر) کو اسی راہ پر چھوڑ
 ہے اگر میں اوکی اس راہ کو چھوڑ دوں گا تو مرتبہ میں
 اون دونوں کو نہ پاؤں گا راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک
 برس لوگوں کو قحط پہنچا تو آپ چند وصال تک روغن اور
 وزبہ گوشت وغیرہ نکھایا۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ
 عقبہ بن فرقہ نے حضرت عمر سے اون کے کہانے کے
 باب میں کلام کیا فرمایا تجھے خرابی ہو میں اپنی زندگی
 دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق) عمدہ چیزیں کہتا
 اور (لقد ربنا ح) دنیا سے فائدہ اوٹھاتا ہوں
 حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند
 عاصم پر گدڑ سے اور وہ گوشت کھا رہے تھے فرمایا
 یہ کیا ہے کہا اسکو ہمارا جی چاہتا تھا فرمایا کیا
 چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہا تا ہے۔ مرد کو یہ بھی
 گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اسکا جی چاہے کھا
 اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے
 دل میں تازی چھپل کی خواہش کا خطرہ گذرا

عبداللہ بن عباسی کان سے
وجہ عمر بن الخطاب خطان
اسودان من البكاء وقال انس
دخلت حائطاً فسمعت عمر يقول
وبيني وبينه جدار عمر بن
الخطاب امير المؤمنين بسم الله
لثقلين الله ابن الخطاب او
ليعذبنيك الله وقال عبد الله
بن ربيعة رايت عمر اخذ تبتة
وقال يليتني
التبتة ليتني لم اكن شيئا
ليت ابي لم تلدني وقال
عبد الله بن عمر بن حفص حل
عمر بن الخطاب قربة على
عنقه ف قيل له في ذلك
فقال ان نفسي اعجبني
فايادت ان اذ لها وقال
محمد بن سيرين قدم
صهر لعمر من مكة
فطالب ان يعطيه من
بيت المال فانتهره
عمر وقال ارايت
ان القى الله ملكا

عبداللہ بن عباسی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے
چہرہ پر دوسیاہ خطا رونے روئے پڑ گئے
تھے۔ آنس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں
گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو
یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اے
امیر المؤمنین ۱۰۱۰ھ خدا کی قسم
تو اُس سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب
کرے گا۔ عبداللہ بن عمر بن ربیعہ
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ
آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے
ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں
کوئی چمپیر نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری
مانہ جنتی۔ عبداللہ بن عمر بن حفص کہتے
ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اوٹھاتے
چلے جاتے تھے لوگوں نے اسباب میں
آپ سے استفسار کیا فرمایا پھر نفس
نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈال لایا
سو میں نے اس کو ذلیل و پست کرنا چاہا
محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپ کے
پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال
میں آپ او سے کچھ دیویں حضرت عمر نے اُسے
چڑھ کر دیا اور فرمایا تو یہ جانتا ہے کہ میں
اس سے اس حال میں ملوں

عبداللہ بن عباسی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے
چہرہ پر دوسیاہ خطا رونے روئے پڑ گئے
تھے۔ آنس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں
گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو
یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اے
امیر المؤمنین ۱۰۱۰ھ خدا کی قسم
تو اُس سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب
کرے گا۔ عبداللہ بن عمر بن ربیعہ
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ
آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے
ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں
کوئی چمپیر نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری
مانہ جنتی۔ عبداللہ بن عمر بن حفص کہتے
ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اوٹھاتے
چلے جاتے تھے لوگوں نے اسباب میں
آپ سے استفسار کیا فرمایا پھر نفس
نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈال لایا
سو میں نے اس کو ذلیل و پست کرنا چاہا
محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپ کے
پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال
میں آپ او سے کچھ دیویں حضرت عمر نے اُسے
چڑھ کر دیا اور فرمایا تو یہ جانتا ہے کہ میں
اس سے اس حال میں ملوں

خاتماً لشم اعطاه من صلب ماله
 عشرة آلاف درهم وقال النخعي
 وكان عمر بن الخطاب وهو خليفة وقال انس بن مالك
 بطن من اكل الزيت عام الهاء وقد كان
 قد حرم نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه
 وقال ليس عندنا غيره حتى يحل لنا
 قال عمر بن الخطاب احب الناس
 الى من رفع الى عيوبي وقال
 اسلم رايته عمر بن الخطاب
 ياخذ باذن الفرس وياخذ بيده
 الاخرى اذ نثر ينزرو على ظهر
 الفرس وقال ابن عمر ما رايته
 عمر قط غضب فذكر الله عنده
 او خفف او قرأ عنده انسان
 آية من القرآن الا وقف عما
 كان يريد وقال بلال لا اسلم
 كيف تجدون عمر فقال خيرا الناس
 الا انه اذا غضب فهو امر عظيم
 فقال بلال لو كنت عنده اذا
 غضب قرأت عليه القرآن حتى
 يذهب غضبه وقال الاحوص
 بن حكيم عن ابيه اتي عمر بيلم فيه
 السمن فابى ان ياكلها وقال

حيات كرنو الا اهل ابي اسلم بن ابي اسلم
 در محمد نے۔ تحقی کہ وہ ہیں کہ حضرت عمر خلافت میں تجارت
 کرتے تھے اس کہتے ہیں عام الراد جس میں قحط کے سبب
 جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے میں روغن زیت کہا
 کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گر گرٹ پیدا ہوئی
 اور اپنے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرم کر لیا تھا سو
 اوٹھ کر سویا پیو پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس ہر ایک
 اور کچھ نہیں جب تک لوگ زندہ ہوں یعنی پھر برسٹا جاوے
 سقیان بن عیینہ کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے نام
 لوگوں سے وہ شخص زائد محبوب جو میری عیب میرے سنا ظاہر
 کرے اسلم کہتے ہیں کہ میں عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گڑھے کا
 پیر کے اور دو سکر ماتہ سے دوسرا کان پکڑ کے اس کی پیٹ سے
 ایک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو دیکھا
 کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہو کر جب کوئی اس کا ذکر کرتا
 یا اس سے ڈراتا یا کوئی آدمی اوکے پاس قرآن کی آیت
 پڑھتا تو اسیر وقت آپ رک جاتے۔ بلال نے اسلم
 سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کیا وہ سب لوگوں
 سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوں تو پناہ بخدا۔ وہ
 ایک شوارام ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت
 اوکے پاس ہوتا تو اوکے سامنے قرآن پڑھتا شروع
 کر دیتا تھا یہاں تک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم
 اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت
 جس میں گھی تھا لایا گیا اپنے دونوں کہانی سے بھا کر کیا اور فرما

145

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پیٹ میں گر گرٹ پیدا ہوئی اور انہوں نے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرم کر لیا تھا سو اوٹھ کر سویا پیو پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس ہر ایک اور کچھ نہیں جب تک لوگ زندہ ہوں یعنی پھر برسٹا جاوے سقیان بن عیینہ کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے نام لوگوں سے وہ شخص زائد محبوب جو میری عیب میرے سنا ظاہر کرے اسلم کہتے ہیں کہ میں عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گڑھے کا پیر کے اور دو سکر ماتہ سے دوسرا کان پکڑ کے اس کی پیٹ سے ایک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہو کر جب کوئی اس کا ذکر کرتا یا اس سے ڈراتا یا کوئی آدمی اوکے پاس قرآن کی آیت پڑھتا تو اسیر وقت آپ رک جاتے۔ بلال نے اسلم سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کیا وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوں تو پناہ بخدا۔ وہ ایک شوارام ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت اوکے پاس ہوتا تو اوکے سامنے قرآن پڑھتا شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت جس میں گھی تھا لایا گیا اپنے دونوں کہانی سے بھا کر کیا اور فرما

کے پیٹ میں گر گرٹ پیدا ہوئی اور انہوں نے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرم کر لیا تھا سو اوٹھ کر سویا پیو پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس ہر ایک اور کچھ نہیں جب تک لوگ زندہ ہوں یعنی پھر برسٹا جاوے سقیان بن عیینہ کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے نام لوگوں سے وہ شخص زائد محبوب جو میری عیب میرے سنا ظاہر کرے اسلم کہتے ہیں کہ میں عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گڑھے کا پیر کے اور دو سکر ماتہ سے دوسرا کان پکڑ کے اس کی پیٹ سے ایک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہو کر جب کوئی اس کا ذکر کرتا یا اس سے ڈراتا یا کوئی آدمی اوکے پاس قرآن کی آیت پڑھتا تو اسیر وقت آپ رک جاتے۔ بلال نے اسلم سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کیا وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوں تو پناہ بخدا۔ وہ ایک شوارام ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت اوکے پاس ہوتا تو اوکے سامنے قرآن پڑھتا شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت جس میں گھی تھا لایا گیا اپنے دونوں کہانی سے بھا کر کیا اور فرما

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

کہواحد منہما آدمی رواہ ہذا
 الا نازکھا ابن سعد عن الحسن
 البصری قال قال عمر ہاں شیخ
 اصم بہ قومًا أبدلہم امیرا
 مکان امیر رواہ ابن سعد
 فضل فی صفۃ عن ابی ذر
 الغفاری یغ قال خرجت مع اہل
 المدینۃ فی یوم عید فرا بیت
 عمر یمشی حافیًا شیخًا اصم
 آدمًا عسل الیسر طوًا لأمثیر فاعطی
 الناس کات علیہ دابۃ رواہ
 المحاکم وابن سعد قال الواقدی
 لا یعرف عندنا ان عمر کان
 ادہ الا ان یکون راہ عام اللہ وادہ
 فاندہ کان تغیر نوبۃ من اکل التمر بیت
 عن عثمان بن سعد عن ابن عمر
 انہ وصف عمر فقال رجل بیض
 تعلوہ حمراء طوًا اصم
 الشیب رواہ ابن سعد والمحاکم عن عبید
 بن عمیر قال کان عمر یفوق الناس طولًا
 عن سلمۃ بن الاکوع قال کان عمر یجلا الیسر
 یغۃ یعزبید یجیعا رواہ ابن سعد والمحاکم عن
 ابی بجاء الطراد قال کان عمر یجلا طویلًا

قوله
عظماؤا
عامر ابراهيم
سلطان
مستور
معصومان
جذاب
تأبعت
عليه الناس
و اب
۶۶
رضي الله
سبل جباري
چون درودن
بنها و سون
او ذلک
چاب حضرت
فولیا تو زید
عباد کجا
ایام از منیر

جس پر اصل ممدید الظلم بیض شدیدیہ
 الحرة فی عارضہ خفت سبلتہ کبیرہ وفی
 اظہارہا صبیہ روا بن عسا کر وفی
 تاریخ ابن عسا کر من طریق
 ان ام عمر بن الخطاب حنتہ بنت
 ہشام بن المغیرہ اخت لہ
 جہل بن ہشام فکان ابو جہل
 خالہ فصل فی خلافتہ وشہادتہ
 ولی الخلافتہ بعہد من ابی بکر
 الصدیق فی جمادی الاخرہ سنۃ
 ثلاث عشرة عن الحسن البصری
 قال استخلف عمر یوم توفی
 ابو بکر بعہد یوم الثلاثاء لثمان
 بقین من جمادی الاخرہ رواہ
 الحاکم فقام بالامراۃ قیامہ
 وکثرت الفتوح فی ایامہ عز
 یسارہ اسلمی ان عہدہ ما خرج
 یستغنی خرج وعلیہ جرد رسول
 اللہ صلعم عن ابن ابی عون
 قال اخذ عمر بید العباس شہ
 ارفعہا وقال اللہم انا نستشفع
 الیک بعد نبیک ان تذهب عنا
 الحزن وان تستقم الغیت فذہبوا

تسفیہ رنگ تخت سرخی مال تھے اونکے دونوں حواریوں
 میں گشت کم تھا اونکی مویں پیری پڑی تھی لو لیں
 سرخ تھیں۔ ابن عسا کر کی تاریخ میں متعدد طریق
 مروی ہیں کہ عمر بن الخطاب کی ماضیہ ہشام بن عساکر
 کی بیٹی ابو جہل بن ہشام کی بہن تھیں ابو جہل کا ممدید
 فصل
 حضرت عمر کی خلافت و شہادت میں
 آپ حضرت ابو بکر صدیق کو زمانہ میں جمادی الاخرہ
 سنہ ۳۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے۔
 حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر منگل کی صبح
 بانسیوں جمادی الاخرہ حضرت ابو بکر کی
 وفات کے دن خلیفہ ہوئے۔ آپ نے امر خلافت
 پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ
 میں بکثرت فتوحات ہوئے۔
 یسارہ اسلمی کہتے ہیں۔ جب حضرت عمر استسقا
 کے لئے نکلے تو انکے کندھوں پر رسول خدا
 کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ ابن ابی عون کہتے
 ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کا
 ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور کہا بارخدا یا ہم تیرے
 نبی کے چچا کو تیرے سفارشی لائے ہیں اس
 کہ یہ مشقت (خط سالی) تو ہم سے دور کرے
 اور ہم پر سادے (راوی کہتا ہے)
 کہ ابھی وہاں سے ہرے نہ تھے کہ جو

۱۰۰
 ۹۹
 ۹۸
 ۹۷
 ۹۶
 ۹۵
 ۹۴
 ۹۳
 ۹۲
 ۹۱
 ۹۰
 ۸۹
 ۸۸
 ۸۷
 ۸۶
 ۸۵
 ۸۴
 ۸۳
 ۸۲
 ۸۱
 ۸۰
 ۷۹
 ۷۸
 ۷۷
 ۷۶
 ۷۵
 ۷۴
 ۷۳
 ۷۲
 ۷۱
 ۷۰
 ۶۹
 ۶۸
 ۶۷
 ۶۶
 ۶۵
 ۶۴
 ۶۳
 ۶۲
 ۶۱
 ۶۰
 ۵۹
 ۵۸
 ۵۷
 ۵۶
 ۵۵
 ۵۴
 ۵۳
 ۵۲
 ۵۱
 ۵۰
 ۴۹
 ۴۸
 ۴۷
 ۴۶
 ۴۵
 ۴۴
 ۴۳
 ۴۲
 ۴۱
 ۴۰
 ۳۹
 ۳۸
 ۳۷
 ۳۶
 ۳۵
 ۳۴
 ۳۳
 ۳۲
 ۳۱
 ۳۰
 ۲۹
 ۲۸
 ۲۷
 ۲۶
 ۲۵
 ۲۴
 ۲۳
 ۲۲
 ۲۱
 ۲۰
 ۱۹
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۶
 ۱۵
 ۱۴
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

فہم تکریم ذوالکرامۃ

حتی سقواوا اطبقت السماء عليهم
 اياما رواهما ابن سعد عن سعيد
 المسيب قال لما نفر عمر من منى
 اتاح بالاطم شراستلق
 ورفع يديه الى السماء و قال
 اللهم قد كبرت سني وضعفت
 قوتي وانتشرت ريعتي فاقضه
 اليك غير مضيق ومفطر فا نسلم
 ذوالحجة حتى قتل رواه الحاكم
 عن ابي صالح السمان قال كعب
 لعمر اجدك في التوراة تقتل
 شهيدا قال واني بالمشاهدة
 وانا بجزيرة العرب وقال اسلم
 قال عمر اللهم ارفعني شهادة
 في سبيلك واجعل موته في
 بلد رسولك رواه البخاري
 عن سعد بن ابى طلبة قال خطب
 عمر فقال رايث كان ديكاً نفر عمر
 او نفر تين واني لا اراه الا خضوا
 اجلى وان قوماً يامروني ان
 استخلف وان الله لو يكن ليضيع
 دينه ولا خلافتان عجل به
 امر بالخلافة شوري بن هولاء

منبر برسانے کئے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا
 انکو ابن سعد نے روایت کیا ہے حاکم سعید بن مسیب
 روایت کرتے ہیں کہ جب بن الخطاب منی سے واپس گئے تو اطم
 اوٹنی مٹی پر لٹ کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف
 اٹھا کر کہا اے میری عمر بڑی ہو گئی میری قوت میں ضعف
 آگیا میرے ریت ملکوں ملکوں پر گئی سو اب مجھ کو اپنی
 طرف احال میں اٹھا کہ تو میں ضائع کر دیا ہے نہ عبادت
 تقصیر کرنا والا (راوی کہتے ہیں) دو تھوڑے عمامہ ہوا تاکہ آسمان
 ہو گئے آوصالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے
 کہا میں تو رات میں پاتا ہوں کہ آپ شہید کئے جاؤ گے فرمایا میری
 لئے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب جزیرہ میں ہوں۔
 بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تھے اے اللہ
 اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر
 میں مجھے موت دے۔
 حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ خطبہ
 پڑھتے پڑھتے فرمانے لگے۔ میں خواب میں ایک مرغ
 دیکھا ہے کہ اس نے میری ایک یاد تو ٹھونگیں مار
 ہیں اور میں اسکی پیغیر دیکھتا ہوں کہ میری موت
 میرے سامنے آگئی ہے۔ ایک قوم خلیفہ
 بنانے کا مجھے حکم کرتی ہے اور اسے نہ تو اپنے
 دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ سوا اگر
 مجھے جلدی ہو موت آجاوے تو خلافت اون چہ
 آدمیوں کے مشورہ سے

۶۸

بالناس باقصر سود تین فاقی ہوا
 بینید فتنہ فخرج من جرحہ فتنو
 لبنا فخرج من جرحہ فقا لوالایاس
 علیک فقال ان یکن بالقتل یاس
 فقد قتلت فجعل الناس یثنون
 علیہ ویقولون کنت وکنت فقال
 اما والله وددت انی خرجت منها
 کفافا لعلی ولالی وان حجة رسول
 الله سلیمت لی واثق علیا بن
 عباس فقال لو ان طلام الارض
 ذهب لا فتدیت به من هول الظلم
 وقد جعلتها شوری فی عثان و
 علی وطلحة وزبیر وعبدا الرحمن
 وسعد و امر صہبیا ان یصل
 بالناس بواء لککم وقال العباس
 کان ابو لؤلؤ یجو میا عن النہر
 کان عملا یا ذن یجو قد احتلو
 فی دخول المدینة حتی کتب المغیرة
 بن شعبہ وهو علی الکوفة یدکر
 غلاما صغیرا ویستادنہ ان یدخل
 المدینة ویقوز ان عندہ اعمالا
 کثیرة فبہا ممانع للناس ان یدخل
 فقامش خیارا فان لہ ان یدسل
 بیان عبدالرحمن بن عوف بن جھوی دو سو روئے
 نماز پڑھا اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے
 دو سو پانچ روئے کی راہ نکل گیا پھر لوگوں نے دودھ پلایا
 وہ بھی نکل گیا حاضرین نے کہا آپ کچھ خوف نہ کیجئے فرمایا
 قتل میں خوف ہے میں مقتول ہو چکا۔ پس لوگ آپ کی
 تقرضیں کر کے کہنے لگے آپ ایسے ہیں آپ ایسے ہیں۔
 فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سراسر
 نکلوں نہ تو اس کا کچھ مجھ پر ہے نہ میرا سپر اور رسول خدا
 کی صحبت میری دلوں کو سالم ہے اسکے بعد ابن عباس کی تقریر
 کرنے لگے فرمایا اگر میری پاس پُری زمین کی برابر سونا ہوتا
 تو قیامت کے موقف کے ہول سے سب کا سب فدیہ میں
 دیتا اور میں نے ام خلافت کو عثمان علی علیہ السلام پر
 عبدالرحمن سعد کے شورے میں سونپا اور صہب
 کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ عباس کہتے ہیں ابولہ
 مجوسی تھا۔ ابن سعد زہری سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے
 تھے حتیٰ کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپ کو لکھا
 یہاں ایک کارگر لڑکھے (اور وہ اس کہنے سے)
 حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل
 ہو حضرت عمر سے کہا کہ اس لڑکے کو بہت سے ایسے
 کام آتے ہیں جن میں لوگوں کو بہت نفع ہے۔
 جیسے بخاری۔ نقاشی تو ماری وغیرہ حضرت عمر
 اجازت دیدی کہ اسے مدینہ میں بھیج دیں۔

وَاِنْ اِذَا اَحْتِيَاجُ اِلَى طَعْنٍ مَّا يَتَّحِظُ بِبَيْتِ الْمَالِ
 الْمَالِ فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ فَرَعًا اَعْمَرَ
 فَيَا تَيْبَ صَاحِبَ بَيْتِ الْمَالِ
 تَقَا ضَاهٍ فَيَلْزَمُ فَيَحْتَاطُ لَمْ
 عَمْرُو رِبْهًا خَرَجَ عَطَاؤُهُ فَقَضَا
 رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 قَالَ اِنِّي نَزَلْتُ نَفْسِي مِنْ مَالِ اللَّهِ
 مَنَزَلَةً وَالْيَتِيمَ مِنْ مَالِهِ اِنْ
 اَلْيَسْرَتِ اسْتَعْفَفْتُ وَ اِنْ
 اِفْتَقَرْتُ اَكَلْتُ بِالْمَعْرِفِ
 فَاِنْ اَلْيَسْرَتِ قَصِيصٌ رَوَاهُ سَعِيدُ
 ابْنُ مَنْصُورٍ وَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ
 مَعْرُورٍ اَنْ عَمْرُو خَرَجَ يَوْمًا حَقْلًا
 الْمَنْعُوكَانَ قَدْ اَشْنَكِي شَكْوَى
 فَنَعَتُ لَمْ الْعَسَلُ وَ فِي بَيْتِ الْمَالِ عَاثَةً
 فَقَالَ اِنْ اَذْنَمْتُ لِي فِيهَا اخَذْتُهَا
 وَ اَلَا فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ فَاذْنُو اَلَمْ
 رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ اَنْ عَمْرُو كَانَ يَكْخُلُ يَدَهُ
 فِي دَبْرَةِ الْبَعِيرِ وَيَقُولُ اِنِّي خَائِفٌ
 اِنْ اَسْأَلَكَ عَائِدٌ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ
 عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ كَا اِنْ عَمْرُو اِذَا
 اَرَادَ اَنْ يَنْهَضَ لِيَأْسَ عَنْ شَيْءٍ

جب تکست ہوئی تو بیت المال کے داروغہ سے کہہ
 عرض مانگے اور آپ اگر مفلس رہا کرتے تھے سو جب
 بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور
 تقاضا کرتا تو اس سے کچھ حیلہ کرتے اور اگر ایسا ہوتا
 تھا کہ جیل آگیا تو ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے
 روایت کرتے ہیں کہ اس کے مال میں سے پناہ و مرتبہ رکھا
 جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر
 میں تو نگریں تو اس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس
 ہوں تو بقدر حاجت کہاؤں پہر اگر اس کے بعد تو نگریں
 تو اس سے ادا کروں۔

ابن سعد ابن معمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
 عمر اکیڈن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض
 یا بہرہ کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے
 آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال
 میں شہد کا ایک گپہ بھی تھا حضرت عمر نے
 فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے ہوا
 لے لوں۔ ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو
 اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ
 رکھ کر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری
 تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات
 سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

ابن سعد ابن معمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اکیڈن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض یا بہرہ کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال میں شہد کا ایک گپہ بھی تھا حضرت عمر نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے ہوا لے لوں۔ ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ رکھ کر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

ابن سعد ابن معمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اکیڈن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض یا بہرہ کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال میں شہد کا ایک گپہ بھی تھا حضرت عمر نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے ہوا لے لوں۔ ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ رکھ کر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

ابن سعد ابن معمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اکیڈن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض یا بہرہ کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال میں شہد کا ایک گپہ بھی تھا حضرت عمر نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے ہوا لے لوں۔ ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ رکھ کر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

ان الدینا لا تنقصی حتی یلی
 رجل من ال عمر یعمل بمثل
 عمل عمر فان ولاد بن عبد الله
 بن عمر بن جهمه شامة وکانوا
 یرون ان هو حتی جاء الله بعمر
 بن عبد العزیز واه ابن سعد
 عن سفیان بن ابی العرجاء
 قال عمر بن الخطاب والله ما کرم
 اخلیفتنا اموالک فان کنت ملکاً
 فذا الامر عظیم فقال قائل
 یا امیر المؤمنین ان بیننا فراقاً قال
 ما هو قال الخلیفة لا یاخذ الاحقاً
 ولا یضعه الا فی حق وانت بحمد الله
 کذلک والملك یعترف الناس
 فی اخذ من هذا ویعط فسکت عمر
 ابن سعد عن الشعبي قال
 کتب قیصر الی عمر بن الخطاب
 ان رسلی اتنی من قبلک فرمعت
 ان قبلک شجرة لیست بخلق شیء
 من الشجر ثم جئ مثل اذان الحبر
 ثم تلتق مثل اللؤلؤ ثم تخضر
 فیکون کالزمره الا خضر ثم تخضر
 فیکون کالیاقوت الا احمر ثم یبصر
 ان الدینا لا تنقصی حتی یلی
 رجل من ال عمر یعمل بمثل
 عمل عمر فان ولاد بن عبد الله
 بن عمر بن جهمه شامة وکانوا
 یرون ان هو حتی جاء الله بعمر
 بن عبد العزیز واه ابن سعد
 عن سفیان بن ابی العرجاء
 قال عمر بن الخطاب والله ما کرم
 اخلیفتنا اموالک فان کنت ملکاً
 فذا الامر عظیم فقال قائل
 یا امیر المؤمنین ان بیننا فراقاً قال
 ما هو قال الخلیفة لا یاخذ الاحقاً
 ولا یضعه الا فی حق وانت بحمد الله
 کذلک والملك یعترف الناس
 فی اخذ من هذا ویعط فسکت عمر
 ابن سعد عن الشعبي قال
 کتب قیصر الی عمر بن الخطاب
 ان رسلی اتنی من قبلک فرمعت
 ان قبلک شجرة لیست بخلق شیء
 من الشجر ثم جئ مثل اذان الحبر
 ثم تلتق مثل اللؤلؤ ثم تخضر
 فیکون کالزمره الا خضر ثم تخضر
 فیکون کالیاقوت الا احمر ثم یبصر

۱۲۱۲۱۲

५५५

فہرست

از فخریہ

۵۹۷

1148

فبينهم فتكون كاطيب واللوزج اكل
شعريليس فتكون عصمة للمقيم وزاد
للبياسا فدان تكن دسلى صفتنى
قلا ادري ههـ الشجرة الا
من شجر الجنة فكتب اليه عمر بن
عبد الله عمر امير المؤمنين الى قيصر
ملك الرومان رسلك قد صدقوا
هذه الشجرة عندنا هي الشجرة التي
ابنتها الله على مريم حين نفست
بعيسى ابنتها فاتق الله ولا
تخذ عيسى الها من دون الله فان
مثل عيسى عند الله كمثل آدم
خلق من تراب رواه ابن ابي
حاتم في تفسيره عن ابي امامة
بن سهل بن حنيف قال مكث
عمر زمانا لا ياكل مال من بيت المال
شيئا حتى دخلت عليه في ذلك
خصاصة فاورسل الى اصحاب
رسول الله صلعم فاستشارهم فقال
قد شغلنا نفسي في هذا الا من
فما يصلم لي منه فقال علي غدا
وعشاء فاخذ بذلك عمر رواه
ابن اسعد عن ابن عمران عم النبي

پہر پاپ کر چنتہ ہو کر جاوے اچھے فالودہ کی طرح کہا یا
جاتا ہے۔ پہر خشک ہو کر مقیم کے لئے سعادت اور ساف
کے لئے نوبت نہ راہ ہوتا ہے۔ اگر میری فاصد
سچے ہیں تو کہہ نہیں سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں
کے یہ درخت ہو۔ حضرت عمرؓ نے اس کی طرف اشارہ
جواب لکھا اس کے بندے عمر بن الخطاب امیر المؤمنین
کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے
فاصد سچے ہیں۔ اس قسم کا درخت ہمارے پاس
ہے۔ یہ وہ درخت ہے کہ اس نے حضرت مریم پر
حب ان کے بیٹے عیسیٰ پیدا ہوئے اوگایا۔ سو تو
اس سے ڈر اور اس کے سوا عیسیٰ کو معبود نہ بنانا
کیونکہ عیسیٰ کی مثال اس کے پاس آدم کی مثال
ہے اور نہیں مٹی سے پیدا کیا الخ۔

ابن سعد ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ (خلافت کے زمانہ میں) ایک
حوض تک پہنچے رہے بیت المال کے مال سے کچھ
نہ کھاتے تھے جسے کہ آٹھ اُس میں احتیاج خاطر
ہوئی سو اصحاب رسول خداؐ کے پاس کسکے بھیجا او
اُن سے مشورہ کر کے فرمایا۔ میں اس خلافت
میں ہمہ تن مصروف ہوں اب مجھے اس میں سے
کس قدر لینا لائق ہی حضرت علیؓ نے فرمایا صبح و شام
کا کھانا آپ نے وہی لیا۔

ابن سعد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

۱۹۹۹
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۰
 ۱۹۸۹
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۰
 ۱۹۷۹
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۰
 ۱۹۶۹
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۰
 ۱۹۵۹
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۰
 ۱۹۴۹
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۰
 ۱۹۳۹
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۰
 ۱۹۲۹
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۴
 ۱۹۲۳
 ۱۹۲۲
 ۱۹۲۱
 ۱۹۲۰
 ۱۹۱۹
 ۱۹۱۸
 ۱۹۱۷
 ۱۹۱۶
 ۱۹۱۵
 ۱۹۱۴
 ۱۹۱۳
 ۱۹۱۲
 ۱۹۱۱
 ۱۹۱۰
 ۱۹۰۹
 ۱۹۰۸
 ۱۹۰۷
 ۱۹۰۶
 ۱۹۰۵
 ۱۹۰۴
 ۱۹۰۳
 ۱۹۰۲
 ۱۹۰۱
 ۱۹۰۰
 ۱۸۹۹
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۰
 ۱۸۸۹
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۰
 ۱۸۷۹
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۰
 ۱۸۶۹
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۰
 ۱۸۵۹
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۰
 ۱۸۴۹
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۰
 ۱۸۳۹
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۰
 ۱۸۲۹
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۰
 ۱۸۱۹
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۰
 ۱۸۰۹
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۰
 ۱۷۹۹
 ۱۷۹۸
 ۱۷۹۷
 ۱۷۹۶
 ۱۷۹۵
 ۱۷۹۴
 ۱۷۹۳
 ۱۷۹۲
 ۱۷۹۱
 ۱۷۹۰
 ۱۷۸۹
 ۱۷۸۸
 ۱۷۸۷
 ۱۷۸۶
 ۱۷۸۵
 ۱۷۸۴
 ۱۷۸۳
 ۱۷۸۲
 ۱۷۸۱
 ۱۷۸۰
 ۱۷۷۹
 ۱۷۷۸
 ۱۷۷۷
 ۱۷۷۶
 ۱۷۷۵
 ۱۷۷۴
 ۱۷۷۳
 ۱۷۷۲
 ۱۷۷۱
 ۱۷۷۰
 ۱۷۶۹
 ۱۷۶۸
 ۱۷۶۷
 ۱۷۶۶
 ۱۷۶۵
 ۱۷۶۴
 ۱۷۶۳
 ۱۷۶۲
 ۱۷۶۱
 ۱۷۶۰
 ۱۷۵۹
 ۱۷۵۸
 ۱۷۵۷
 ۱۷۵۶
 ۱۷۵۵
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۰
 ۱۷۴۹
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۰
 ۱۷۳۹
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۰
 ۱۷۲۹
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۰
 ۱۷۱۹
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۰
 ۱۷۰۹
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۰
 ۱۶۹۹
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۰
 ۱۶۸۹
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۵

۱۲۱
 ۱۲۰
 ۱۱۹
 ۱۱۸
 ۱۱۷
 ۱۱۶
 ۱۱۵
 ۱۱۴
 ۱۱۳
 ۱۱۲
 ۱۱۱
 ۱۱۰
 ۱۰۹
 ۱۰۸
 ۱۰۷
 ۱۰۶
 ۱۰۵
 ۱۰۴
 ۱۰۳
 ۱۰۲
 ۱۰۱
 ۱۰۰
 ۹۹
 ۹۸
 ۹۷
 ۹۶
 ۹۵
 ۹۴
 ۹۳
 ۹۲
 ۹۱
 ۹۰
 ۸۹
 ۸۸
 ۸۷
 ۸۶
 ۸۵
 ۸۴
 ۸۳
 ۸۲
 ۸۱
 ۸۰
 ۷۹
 ۷۸
 ۷۷
 ۷۶
 ۷۵
 ۷۴
 ۷۳
 ۷۲
 ۷۱
 ۷۰
 ۶۹
 ۶۸
 ۶۷
 ۶۶
 ۶۵
 ۶۴
 ۶۳
 ۶۲
 ۶۱
 ۶۰
 ۵۹
 ۵۸
 ۵۷
 ۵۶
 ۵۵
 ۵۴
 ۵۳
 ۵۲
 ۵۱
 ۵۰
 ۴۹
 ۴۸
 ۴۷
 ۴۶
 ۴۵
 ۴۴
 ۴۳
 ۴۲
 ۴۱
 ۴۰
 ۳۹
 ۳۸
 ۳۷
 ۳۶
 ۳۵
 ۳۴
 ۳۳
 ۳۲
 ۳۱
 ۳۰
 ۲۹
 ۲۸
 ۲۷
 ۲۶
 ۲۵
 ۲۴
 ۲۳
 ۲۲
 ۲۱
 ۲۰
 ۱۹
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۶
 ۱۵
 ۱۴
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

شرعاً غزوة في دينها رواه
 ابن جرير عن عكرمة بن خالد
 قال دخل ابن عمر بن الخطاب
 عليه وقد ترجم ولبس ثياباً
 حسناً فضربه عمر بالدرّة حتى
 ابتكاه فقالت له حفصة لم ضربته
 قال رايته قد اجمتة نفسه
 فحببت ان اضربها اليه عن
 نضر عن ليث بن ابي سليم ان
 عمر بن الخطاب قال لا تسكوا
 الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم
 ولا تسكوا الطريق المسكت رواها
 ابن جرير عن الضحاك قال قال
 ابو بكر والله لو ددت افي شجرة
 الى جانب الطريق فمرد على بعير
 فاحذني فادخلني فاه ولا كني شراً
 ارد رني شراً اخر جني بعراً اولم
 اكن بشراً فقال عمر ليتني كنت
 كبشاً اهلل سموني ما بدا الهمة
 حتى اذا كنت كاسمين ما يكنون
 زارهم بعض ما يحبون فذبحوني
 لهم فجعلوني شواءاً وبغض قد بدا
 شراً كلوني ولم اكن بشراً رواه البيهقي

ابن جرير عن عكرمة بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ
 حضرت عمر کے بیٹے کنکھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے
 باپ کے پاس آئے آپ نے اوہیں درہ سے مارا تھا
 کہ وہ رو نہ لگے۔ حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے
 کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اس کے نفس نے
 اسے غوراً عجب میں ڈالا۔ سو میں نے چاہا کہ
 اس کے نفس کو اس کے روبرو حقیر کروں۔
 ابن جریر نے نضر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو سکنا
 نام حکم رکھو نہ ابا حکم۔ کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے
 اور راستہ کا نام ہے سکہ نہ کہو۔
 بیہقی شعب اللہ بیان میں ضحاک سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ
 کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھ پر اونٹ گذرنا اور
 بکر گرا اپنے موضع میں داخل کرتا ہر مجھے چاہتا ہوں
 کہ لیتا اور مگنی بنا کر نکال دیتا اور میں آدمی نہ ہوتا
 میں حضرت عمر نے فرمایا ای کاش میں اپنے لوگوں کا
 منہ ڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فرہ کرتے جب تک چاہتے ہیں
 کہ جب میں فرہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے ہرگز
 کرتے تو میرے لوگ اون ہانڈے لئے مجھے ذبح کر دیتے
 ہر اوس میں سے ایک حصہ تو ہوں لیتے اور
 ایک حصہ کوٹ کر سکھا دیتے۔ ہر مجھے خوب
 چاہا کہ کہاتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

ابن جریر عن عكرمة بن خالد
 قال دخل ابن عمر بن الخطاب
 عليه وقد ترجم ولبس ثياباً
 حسناً فضربه عمر بالدرّة حتى
 ابتكاه فقالت له حفصة لم ضربته
 قال رايته قد اجمتة نفسه
 فحببت ان اضربها اليه عن
 نضر عن ليث بن ابي سليم ان
 عمر بن الخطاب قال لا تسكوا
 الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم
 ولا تسكوا الطريق المسكت رواها
 ابن جرير عن الضحاك قال قال
 ابو بكر والله لو ددت افي شجرة
 الى جانب الطريق فمرد على بعير
 فاحذني فادخلني فاه ولا كني شراً
 ارد رني شراً اخر جني بعراً اولم
 اكن بشراً فقال عمر ليتني كنت
 كبشاً اهلل سموني ما بدا الهمة
 حتى اذا كنت كاسمين ما يكنون
 زارهم بعض ما يحبون فذبحوني
 لهم فجعلوني شواءاً وبغض قد بدا
 شراً كلوني ولم اكن بشراً رواه البيهقي

خود کی وجہ سے پورے درخت کا راس ۱۲

الجحيم اليك من مال ولا تمسك منه
 شيئاً وقال عفان ارى ما لا كثيرا
 ليسم الناس وان لم يحضروا حتى
 تعرف من اخذهم لم ياخذ خشية
 ان يلبس الامر فقال له الوليد بن
 هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين
 قد جئت بشام فرايت ملوكها
 قد رنوا وواوينا وجند واجنودا
 قد رنوا وجند جنودا فخذوا فخذوا
 طالب ومهمته بن نوفل وجير بن
 مطعم وكانوا من نسابة قريش
 فقال اكتبوا الناس على منازلهم
 فكتبوا فبدأوا بنى هاشم ثم اتبعهم
 ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على

اور جو ہم سی غائب ہی اسپر اہل قوت اور امانت کو ولی مصر
کرنیکے جو کوئی بھلے کام کر گیا سہم اس کے شہ بھلائی زیادہ کر
اور جو بُرائی سی پیش آئیگا اوی سہم ادنی اور اسہم کم کر گئے
مستعید بن لہجے کہیں ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہم میں حساب
کا غذات جمع کئے۔ ابن سعید جبرین الحوثر سی بدایت
کرتے ہیں کہ عمرؓ الخطاب نے حساب کے کا غذات کے جمع کر نہیں
مسلمانوں سی مشورہ کیا حضرت علیؓ نے فرمایا جس قدر آپ کے
پاس جمع ہو کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اوس میں سے
چربائی نہ کہیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ میں مال میں وہ
کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سمالے گا۔ اور جب تک
یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا
آدمی شمار میں نہ آئیں گے۔ میں تو اس بات کے
مشتبہ ہوں۔ ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے
اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے
ماہر شاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور
کا غذات جمع کیے ہیں۔ آپ بھی لشکر مرت کریں۔ اور
کا غذات جمع فرمادیں حضرت عمرؓ نے ولید کے قول
عمل کر کے عقیل بن ابی طالب اور عمرہ بن نوفل اس جیسے
میں معلم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا
اور نہر مایا لوگوں کو ماہر کے مراتب کے موافق
سو انھوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے ساتھ
مبتدا کی۔ پہلے انکے پیچھے ابو بکرؓ اور انکی قوم کو لکھا
انکے بعد خلافت کے لحاظ سے عمرؓ اور انکی قوم کو

و من غاب عنا ولينا اهل لقوة
ولامانة فمن يحسن نزد محسن
ومن يسوء نعاقبه ويغفر الله لنا
ولكم رواه ابن سعد عن سفيان
بن المسيب قال دون عمالداواوين
في الحرم سنته عشرين عن جبير بن
الكوثر ان عمر بن الخطاب
استشلم المسلمين في نداءين فقال
تقسيم كل سنة
لجتم اليك من مال ولا تمسك منه
شيئا وقال عفان اري ما لا كثيرا
يسمع الناس وان لو يجمعوا حتى
تصرف من اخذهم لم ياخذ خشية
ان يلبس الامر فقال له الوليد بن
هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين
قد جئت بشام فرايت ملوكها
قد رنوا وواينا وجند واجنودا
قد رنوا واجنودا فخذ قولهم عقيب
طالب وعمر بن نوفل وجبير بن
مطعم وكانوا من نساب قريش
فقال اكتبوا الناس على منازلهم
فكتبوا فداوهمي هاشم ثم اتيه
ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على

اور جو ہم ہی غائب ہی اس پر اہل قوت اور امانت کو دیکھو
اور جو کوئی بھلے کام کرے گا ہم اس کو شہنشاہی زیادہ کر دیں گے
اور جو برائی سے پیش آئے گا وہی سزا دیں گے اور اس میں ہم کو بخشے
مستعد بن اس کیسے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے شہر میں حساب کے
کاغذات جمع کئے۔ آپ سعد بن جبر بن الحوثر سے روایت
کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات جمع کر کے
مسلمانوں ہی مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا جس پر آپ کے
پاس جمع ہو کر اسے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اس میں سے
چھ باقی نہ کریں حضرت عثمان نے فرمایا۔ میں مال میں وہ
کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سائلے گا۔ اور جب تک
یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا
آدمی شمار میں نہ آئیں گے۔ میں تو اس بات کے
مشتبہ ہوں کہ ماہوں۔ ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے
اے امیر المؤمنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے
بادشاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور
کاغذات جمع کیے ہیں۔ آپ بھی لشکر مت کریں۔ اور
کاغذات جمع فرمادیں حضرت عمر نے ولید کے قول
عمل کر کے عقیل بن ابی طالب اور عمر بن نوفل ہشیر
بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا
اور فرمایا لوگوں کو ان کے مراتب کے موافق کیوں نہیں لکھا
سوا انہوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے سوا
مبتدا کی۔ پہلے ان کے پیچھے ابو بکر اور انکی قوم کو لکھا
ان کے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور انکی قوم کو

[illegible]

درج کتابت کیا۔ جب حضرت عمرؓ نے اسی دیکھا تو فرمایا
نبی صلعم کے اہل فراہت کو (جمہیر) مقدم کرو۔ اس طرح پھر
اونا کو مقدم کرو جو قریب زاد ہیں حتی کہ عمر کو اس جگہ کہ جو چاہا
اوستہ السد فی رکھا جو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے
جب اخیر حج حضرت کی بیبیوں کی ساتھ کیا تو ہمارا عود سے پلٹتے
وقت محصب پر گز رہا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سوار
پر بٹیا ہوا کہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں۔ دوسرے
کو سنا کہ بتا رہا ہے اچھی تو میں تھے پس اس نے اپنی اونٹنی بٹیا
اور آواز گریہ اونچی کر کے کہا آپ کے ایلین علیہ السلام ہوا اور
اس پھر لے ٹھکڑے ٹھکڑے گئے ہوئیں (جسے ابو لولہ اور خیر
سے پارہ بارہ کر لیا) اس کی قدرت کا مانہ برکت دے
یوگیا کیا ایسے مقتول سمجھے جو
مدینہ میں قتل ہوا اور جسکے لئے میں نارین کی بڑی شایانہ نمودیں پر
لبھائیگی تو نے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا۔ پھر اسکے
بعد بہت سی مصیبتیں اونکے ایسے غلاموں میں چوڑی
ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے نہیں۔ عائشہؓ فرماتی
ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ ہم نے
پہراؤ کی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے
کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمرؓ حج کر کے مدینہ آئے
دو زخمی کئے گئے اور وفات پائی۔ عبدالرحمن بن ابی
ہشام نے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ خلافت بدریوں میں
ہے گی جب تک ایک بھی او میں باقی رہے۔ پھر اہل
حد میں رہی جب تک ایک بھی ان میں باقی رہے

الخلافه فلما نظروا فيه عمر قال
ابدوا بقرواية النبي ص الا قرب
فالا قرب حتى تضعوا عمر حيث
وضع الله رواه ابن سعد عن
عائشة قالت لما كان آخر حجة حجها
عمر بامهات المؤمنين اذ صعدنا
عن عرفه مررت بالمحصب سمعت
رجلاً على راحله يقول اين كان
عمر امير المؤمنين فسمعت رجلاً
آخر يقول ههنا كان امير المؤمنين
فاناخ راحلته ثم رفع عقيرته
فقال عليك من امام ويا ركت
يؤد الله في ذلك الا ديو المهرق
بعد قتل بالمدينة اظلمت للملأ
تهتم الغصباء يا شوق
قضيت امورا شر غادرت بعدها
ماشي في اكامها لم تفتن فلم يتحرك
ذاك الراكب ولم يذكر من هو وكنا
نخندث انه من الجن فقدم عمر
من تلك الجهة فطعن فمات عن عبد الرحمن
بن ابزي عن عمر قال هذا الامر
في اهل بدر ما بقى منهم احد في
احد ما بقى سهم احد في كذا وكذا

[illegible]

اس خلافت میں نہ تو ظلیق اور نہ ظلیل کا حصہ نہ ان لوگوں کا جو فتنہ کہ میں سلمان بنہو شداد بن اوس کے عتبہ روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ صاحب ہم او سے یاد کرتے تو عمر یاد آتے اور حیرت کا ذکر کرتے او سے یاد کرتے بادشاہ کے ہمراہ ایک نبی تھا جس پر وحی آتی تھی (ایک دفعہ) اس نے اپنی بیوی کو مخاطب بھیجی کہ بادشاہ کے کہہ دیا اگر اپنا کوئی دلچسپ کام نہ کر لے اوہ اپنی بیوی سے کہہ لے کہ تو تین دن بعد میرا کیا نبی اس امر کی بادشاہ کو اطلاع کر دی سو جب اس کو بادشاہ اپنی تخت اور دیار و ملک سے گریزا اور اپنے رب کے پاس آکر عرض کر لیا کہ بارخدا یا اگر تو جانتا ہو کہ ہر حکم میں داد دینا اور جب کا معنی خلاف ہوتا تو میں تیری مرضی اور ہدایت کی پیروی کرتا اور میں ایسے ایسے کام کا انجام لاتا تھا سو میری عمر مجھے پیر کہ میری بچہ بڑے اور میری امت بھیجے اور میں نے اپنی بیوی کو بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا کیا کہا اوپر کہا میں نے کسی عمر میں پند بھال دیا یادہ کہے اس میں کسی اولاد بڑی اور امیر پھیل جاو گی جب عمر ختم ہوئے تو کہنے کہا خدا اگر عمر بی بی عمر کی زیادتی میں اپنے حبیب التجا کرے تو ضرور خدا تعالیٰ ان کو عاقلیت عاقلتی کہے ان کو حبیب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمایا لیکن وہ اس کے حال میں اٹھالے کہ میں عاجز اور طاقت کیا گیا نہ ہوں۔ ابن بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ جنوں نے حضرت عمر کی وفات پر گھبراہٹ کیا ابن حرج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں یہ رہے تھے ایک عورت کو یہ کہتے تھے۔ نا۔ آہ کی رات کسی راز ہو گئی اور اس کے اطراف بالکل کالے ہوئے۔

اور مجھ سے اس بات کا حکم دیا کہ میرے بھائیوں میں سے جس کو
 بازی کرتی اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جسکی برابر کوئی چیز نہیں اس
 چار ہائی کی چولیس ہلائی جاتیں۔ آپ نے فرمایا مجھے کیا ہوا۔
 اس سے کہا میں ہی جیسے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور
 اسکا استیاق بہت بڑھ گیا ہے آپ نے فرمایا کیا تو برائی کرنا
 کرنا چاہتی ہے اور اسے کہا خدا کی پناہ فرما یا تو اپنے نفس کو
 رہ۔ میں تیرو میاں کی طرف قاصد بھیجا ہوں چنانچہ اسکی
 طرف آویں مسجد یا بہر حصہ اپنی صاحبزادی کے پاس
 آکر فرمائے گئے۔ میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں
 جس نے مجھے سخت رنج من ڈال دیا ہے سو اس پر کج
 گوئی سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت بعد
 ہوتی ہے۔ حضرت حصہ نے شرم کے مارے سر نیچا
 کر لیا آپ نے فرمایا اسد حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حصہ
 نے تین انگلیوں کا اشارہ کر کے بتلایا تین چھپنے ورنہ چاہے
 اسکے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد
 لشکر نہ لے کر اسے ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے لکھا میں نے
 حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک گواہی کی کہ
 عمر کو مجھے خواب میں دکھائے۔ سو میں نے ایک سال کے
 بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پسینہ
 پونچھ رہے ہیں۔ میں نے کہا میرے بابا آپ پر سے فدا ہوں
 امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اس وقت
 سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی (عمر کی چھٹی) دور
 جاتی اگر اپنے رب کو شفیق و مہربان نہ ہوتا۔ زید بن سلم

ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن خزيمة ابن جریر ابن کثیر ابن عساکر ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم

۱۔ اور مصیبت زدوں غمگینوں کی غمزدگی کو بچانے
تھا نقصان اور سختی رسیدن کو کھنا چاہئے
مرجاء کیونکہ آرزوں نے موت کا پیالہ ہمیں پلا دیا
ہے۔ حضرت عمر ذیحجہ کے چار دن باقی رہے تھے
جو زخمی ہوئے اور وہ بدہ کا دن تھا اور ان کے دلی
کی چاند رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی عمر تیرہ یا کھرب
یا چھیا سٹھ برس کی تھی اور صہیب نے مسجد
میں آپ پر نماز پڑھی۔ نسائی کی حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ہر گنی بالوت
واعظا کے نقش سے آراستہ تھی +

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ
شہید ہوئے تو ام ایمن نے کہا آج اسلام
ست ہو گیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا
ہے +

عبد الرحمن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت
موجود تھا سو سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے
نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔ موطا میں لکھ
بن انس سے روایت ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے مسجد
کونے میں ایک حجرہ بنا دیا تھا جس کا نام بطحا تھا اور فرما
تھا جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑھنا چاہے یا کسیکو
ادبھی آواز سے پکارے تو اس جگہ چلا جائے +

وعیت المہوف والمکروب
قل لا اهل الضراء والباس موتوا
اذ سقتنا المنون کاس شعوب
رواه الحاكم باسناد صحيح
عمر یوم الاربعاء لاربع بقین من
ذی الحجة ودفن یوم الاحد مستهل
الحرم ولـ ثلاث وستون سنة وقل
احک وستون سنة وقل ست وستون
سنة... ورجح الراقدی
وصلی علیہ صہیب فی المسجد
وفی حدیث النسائی کان نقش
خاتم عمر کفی بالوت واعظا عن طبرانی
بن شہاب قال قالت ام ایمن
یوم قتل عمر الیوم روئے
الاسلام رواه الطبرانی عن
عبد الرحمن بن یسار قال شهد
موت عمر بن الخطاب فانکسف
الشمس رواه الطبرانی رجاله ثقات
عن مالک بن انس بن مالک قال بنی عمر
رجلة فی المسجد نسختی البطحاء و
قال من کان یرید ان یلغظ
او یشد شعر او یرفع صوت
فلینحرج الی هذه الرجلة رواه

ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن خزيمة ابن جریر ابن کثیر ابن عساکر ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم

ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن خزيمة ابن جریر ابن کثیر ابن عساکر ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم ابن ابی عمیر ابن ابی حاتم ابن ابی یونس ابن ابی نعیم

فی الموطأ عن عمر بن الخطاب

قال استاذ من النبي صلى الله عليه وآله
فأذني فقال شر كذا يا اخي في دعائك
ولا تتسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدينار واه ابوداود
والترمذي وانتهت روايته عند
قول ولا تتسنا عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله جعل الحق على لسان عمر
وقلبه رواه الترمذي عن جندب
بن جنادة ابى جنادة ابى ذر
الغفاري قال ان الله وضع الحق
على لسان عمر يقول به رواه الترمذي
عن امير المؤمنين ابى الحسن
عليه بن ابى طالب رضي الله عنه
قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق
على لسان عمر رواه البيهقي في
دلائل النبوة عن ابى العباس
عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام
بابي جهل ابن هشام وبعثني الخطاب

ترمذي ابو داود بن حنبل

میں نبی صلی علیہ وسلم سے عہد کے لئے اجازت مانگی اپنے اجازت دیکر
فرمایا اسے میرے بھائی ہو گئی اپنی دعا میں شریک کرنا اور میری
میں نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و دینا
سے زیادہ خوش لگا۔ ترمذی کی روایت قول
ولا تتسناک ہے +

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے
حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا
ہے +

ترمذی میں جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ
وہ اُس کے ساتھ بولتے ہیں +

بیہقی نے دلائل النبوة میں حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو سید
مجاہد تھے کہ سکینہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گویا تھی
ہے +

احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - خداوند ابو جہل بن ہشام یا
عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام
اکو غالب کر دے (پس اس دعا کے بعد

روایت ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے +
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے +
ترمذی میں جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ وہ اُس کے ساتھ بولتے ہیں +
بیہقی نے دلائل النبوة میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو سید مجاہد تھے کہ سکینہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گویا تھی ہے +
احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - خداوند ابو جہل بن ہشام یا عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام اکو غالب کر دے (پس اس دعا کے بعد

فانما كان
السنه قال
بين الاموال
في الاموال
او في الاموال
او في الاموال
او في الاموال
او في الاموال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اول روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام
لے لے آئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد میں آشکارا نماز پڑھی۔ یہ دونو حدیثیں
صحیح ہیں +

ترمذی میں عابد بنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کو کہا اے بہترین لوگوں کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے کہا خبردار ہوائے عمر اگر تمہیں مجھے یہ
کہہ کہا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا فراتے تھے عمرؓ بہتر کسی شخص پر سوچ نہایت
یہ حدیث غریب ہے *

ترمدی میں عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بالغرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

ترذمی میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف
لے گئے۔ سوجب وہاں سے ہٹ کر گئے تو ایک
سیاہ لڑکی (جشنیہ تھی) یا سکارنگ ہی کا لڑکا
نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ
میں نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا سے تمہاری پگھلو
فتیاب کر کے بھیجے گا تو میں

فاصبح عمر فغدا على النبي صلى
 الله عليه وسلم فاسلم ثم صلى
 في المسجد ظاهرًا رواه احمد و
 الترمذي كلاهما باسناد صحيح
 عن جابر بن عبد الله الانصاري
 رضى الله عنه قال عمر لا يكر
 ياخير الناس بعد رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فقال ابو بكر
 اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول ما طلعت الشمس على رجل
 خيرا من عمر رواه الترمذي قال
 هذا حديث غريب عن عتبة
 بن عامر قال قال النبي صلى الله
 عليه لو كان بعدى نبي لكان
 عمر بن الخطاب رواه الترمذي
 وقال هذا حديث غريب عن
 بريدة بن الحصيب الاسلمي رضى
 الله عنه قال خرج رسول الله صلى
 الله عليه وسلم في بعض مغازيه
 فلما انصرف جاءت جارية
 سودا فقالت يا رسول الله
 اني كنت نذرت ان رد لى الله

[illegible]

صَدَّكَ اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ
 بِالْاَدَبِ وَاتَّقِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
 كُنْتَ نَذَرْتَ فَاَضْرِبِي وَالْاَفْلَا
 فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ ابُو بَكْرٍ
 وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهُوَ
 تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَانُ وَهُوَ
 تَضْرِبُ ثُمَّ عَمْرُو فَالْقَتِ الدَّفْ
 تَحْتَ اسْتَرْهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ
 عَمْرَانِي كَمَا كُنْتَ جَالِسًا وَهُوَ تَضْرِبُ
 فَدَخَلَ ابُو بَكْرٍ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهُوَ
 تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَانُ وَهُوَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَ
 اَنْتَ يَا عَمْرُو اَلْقَتِ الدَّفْ ثُمَّ رَوَاهُ الرَّهْطُ وَكَأَنَّهَا خَلَتْ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا
 لَغَطًا وَصَوْتَ صَبِيَّانِ فَقَامَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَّخَلَ حَبْشِيَّةً تَزْنِي
 وَالصَّبِيَّانِ جَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى
 جُعِلَتْ فَوْضَعْتُ سَحِيحٌ عَلَى مَنْكَبِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے سامنے دف بجاؤ گئی اور گاؤ گئی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی
 ہے تو دف بجا ورنہ نہیں۔ سوائس چھو کر
 نے دف بجانا شروع کیا۔ حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف ہی بجا رہی تھی۔ پھر
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہ بجا گئی۔
 پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اس طرح بجا کر
 رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی
 وہ چھو کر چیڑوں کے نیچے دف ڈال کر بیٹھ
 گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی
 اللہ عنہ سے فرمایا کہ تیسے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ
 میں بیٹھا رہا اور وہ دف بجا گئی ابو بکر آئے اور وہ
 بجا گئی عثمان آئے اور وہ بجا گئی۔ جب اسے
 عمر آئے تو اسے دف ڈال دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح
 غریب ہے +
 ترمذی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے جو بیٹے
 ایک شور اور بچوں کی آواز سنی۔ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کھڑے ہو گئے۔ ناگہان
 ایک حبشیہ عورت اُچھل اور کود رہی تھی اور بچے
 اس کے گرد آگے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو۔ میں آئی اور
 اپنے گلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے پر رکھا۔

(Handwritten marginal notes in Urdu/Hindi script, including phrases like 'عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے', 'یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے', and 'عمر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجا گئی'. There is also a small box with the number '۹۹' in the middle of the left margin.)

فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ
إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبَعْتُ
أَمَا شَبَعْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا
لَا أَنْظُرُ مِنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذَا طَلَعَ عَمْرُو
فَارْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَأَنْظُرُ
إِلَى شَيْءٍ طَلَبُ الْإِنْسِ وَالْجَنِّ قَدْ
فَرَّوْا مِنْ عَمْرٍو قَالَتْ فَرَحْتُ رَوَاهُ
الترمذی وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن انس
بن مالك وعبد الله بن عمر رضي
الله عنهما أن عمر قال وافقت
ربی فی ثلاث قلت یا رسول الله
لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلا
فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم
مصلا وقلت یا رسول الله یدخل
علی نساءك البر والفاجر فلو
امرتهن ان یحتجبن فنزلت آية
الحجاب واجتمع نساء النبی صلی
الله علیه وسلم فی المعیمة
فقلت عسی ربہ ان یتطلقن ان
یتبدل لہ ازاوا خیرا منکن فنزلت
کذلک رواه البخاری ومسلم وفي

اچھے کندھے اور سر کے درمیان میں سے اس عیسیٰ
حوریت کے تماشے کو دیکھنے لگی (تھوڑی دیر بعد) اپنے
مجھے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں۔ میں نے کہا شروع
کیا نہیں نہیں (اس سے میری غرض یہ تھی) کہ میں
اپنا مرتبہ محبت آپ کے پاس لکھوں کہ قدر یکا یک حضرت
عمر نمودار ہوئے سولوگ اُسکے گرد سے بھرتی ہو گئے
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جی اور
انس شیطانوں کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہوں۔ تماشہ
فرماتی ہیں میں ہاں سے پھرتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
ہے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کی
موافقت میں چہرین کی ہے (۱) میں نے کہا اے سولہ
خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھہراتے تو بہتر ہوتا
سوا سوقت یہ آیت اتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ
ٹھہراؤ (۲) میں نے کہا اے سولہ خدا اپنی بیویوں کے پاس
اچھے اور بُرے لوگ آتے ہیں (اور یہ آپ کی شان کے خلاف
معلوم ہوتا ہے) سوا اگر آپ بیویوں کو پردہ کا حکم کر دین
اور وہ لوگوں کے سامنے نہوں تو بہتر ہے پس پڑھ
کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بی بیان قصہ غیرت بن
(یعنی آنحضرت حضرت زینب کے پاس شہرہ بیٹے میں)
متفق ہوئیں سو میں نے کہا (اے بی بیوں) اگر تمہیں آنحضرت
علاقہ دیدن تو امید ہے کہ انکے اب انکالسی بیویان
بدل لیا جو تھے بہتر ہیں سو آیت بعینہ نازل ہوئی ایک

یہ حدیث حسن صحیح ہے بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کی موافقت میں چہرین کی ہے (۱) میں نے کہا اے سولہ خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھہراتے تو بہتر ہوتا سوا سوقت یہ آیت اتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ (۲) میں نے کہا اے سولہ خدا اپنی بیویوں کے پاس اچھے اور بُرے لوگ آتے ہیں (اور یہ آپ کی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے) سوا اگر آپ بیویوں کو پردہ کا حکم کر دین اور وہ لوگوں کے سامنے نہوں تو بہتر ہے پس پڑھ کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بی بیان قصہ غیرت بن (یعنی آنحضرت حضرت زینب کے پاس شہرہ بیٹے میں) متفق ہوئیں سو میں نے کہا (اے بی بیوں) اگر تمہیں آنحضرت علاقہ دیدن تو امید ہے کہ انکے اب انکالسی بیویان بدل لیا جو تھے بہتر ہیں سو آیت بعینہ نازل ہوئی ایک

یہ حدیث حسن صحیح ہے بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کی موافقت میں چہرین کی ہے (۱) میں نے کہا اے سولہ خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھہراتے تو بہتر ہوتا سوا سوقت یہ آیت اتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ (۲) میں نے کہا اے سولہ خدا اپنی بیویوں کے پاس اچھے اور بُرے لوگ آتے ہیں (اور یہ آپ کی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے) سوا اگر آپ بیویوں کو پردہ کا حکم کر دین اور وہ لوگوں کے سامنے نہوں تو بہتر ہے پس پڑھ کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بی بیان قصہ غیرت بن (یعنی آنحضرت حضرت زینب کے پاس شہرہ بیٹے میں) متفق ہوئیں سو میں نے کہا (اے بی بیوں) اگر تمہیں آنحضرت علاقہ دیدن تو امید ہے کہ انکے اب انکالسی بیویان بدل لیا جو تھے بہتر ہیں سو آیت بعینہ نازل ہوئی ایک

یہ حدیث حسن صحیح ہے بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کی موافقت میں چہرین کی ہے (۱) میں نے کہا اے سولہ خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھہراتے تو بہتر ہوتا سوا سوقت یہ آیت اتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ (۲) میں نے کہا اے سولہ خدا اپنی بیویوں کے پاس اچھے اور بُرے لوگ آتے ہیں (اور یہ آپ کی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے) سوا اگر آپ بیویوں کو پردہ کا حکم کر دین اور وہ لوگوں کے سامنے نہوں تو بہتر ہے پس پڑھ کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بی بیان قصہ غیرت بن (یعنی آنحضرت حضرت زینب کے پاس شہرہ بیٹے میں) متفق ہوئیں سو میں نے کہا (اے بی بیوں) اگر تمہیں آنحضرت علاقہ دیدن تو امید ہے کہ انکے اب انکالسی بیویان بدل لیا جو تھے بہتر ہیں سو آیت بعینہ نازل ہوئی ایک

روایۃ ابن عمر قال قال عمر
وافقت ربي في ثلاث في مقام ابراهيم
وفي الحجاب وفي أسارى بدر رواه
الشيخان عن عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه قال ففضل الناس
عمر بن الخطاب باربع بذكر
الأسارى يوم بدر وامر بقتلهم
فانزل الله تعالى ولولا كتاب
من الله سبق لمشكم فيما اخذتم
عذاب عظيم وبذكر الحجاب امر
نساء النبي صلى الله عليه وسلم
ان يحجبن فقالن له زينب وانا
علينا يا ابن الخطاب والوحى ينزل
في بيوتنا فانزل الله تعالى واذا
سئلتوهن متاعا فاسئلوهن من
وراء حجاب وبدعوة النبي صلى
الله عليه وسلم اللهم ابدل الاسلام
بعض وبراءة في ابى بكر كان
اول الناس بايعه رواه احمد
عن ابى سعيد بن الخدري
رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ذاك
الرجل ارفع امتي درجاته

روایت ابن عمر کے یوں آیا ہے کہ عمر کہتے ہیں میں
نے اپنے رب سے تین چیزیں مواخت کی (۱) مقام
ابراہیم میں (۲) پردہ میں (۳) بدر کے قیدیوں
میں۔ امام احمد ابن مسعود سے روایت کہتے ہیں
کہ عمر بن الخطاب چار چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر
فضیلت دیے گئے (۱) بدر کے دن قیدیوں کے
ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے انہیں قتل کرنا
حکم فرمایا سوائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم
جو لوح محفوظ میں سماعت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد
کا معذب نہ ہوتا) اہل بدر کا معذور نہ ہوتا تو بدکار چھوڑ
دینے میں تہمین بڑا عذاب لگتا (۲) پرچہ ذکر کرنے کے
سبب کہ اپنے ازواج نبی مسلم کو پردہ کرنا حکم فرمایا
حضرت زینب نے آپ سے کہا اے خطیب بیٹے کیا تم ہم پر حکم
کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھر و زمین وحی اترتی ہے پس
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جب تم آنحضرت کی
بی بیوں سے کچھ مانگو تو پردہ کئے بیچے سے مانگو (۳)
آنحضرت مسلم نے انکے حق میں حاکم کہ اسے ارضا اسلام کر
عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی راس
کے سبب کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اسے بیعت
کی۔ ابن ماجہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص میری امت میں مرتبہ کی رو سے جنت میں

روایت ابن عمر کے یوں آیا ہے کہ عمر کہتے ہیں میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مواخت کی (۱) مقام ابراہیم میں (۲) پردہ میں (۳) بدر کے قیدیوں میں۔ امام احمد ابن مسعود سے روایت کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب چار چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دیے گئے (۱) بدر کے دن قیدیوں کے ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے انہیں قتل کرنا حکم فرمایا سوائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم جو لوح محفوظ میں سماعت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد کا معذب نہ ہوتا) اہل بدر کا معذور نہ ہوتا تو بدکار چھوڑ دینے میں تہمین بڑا عذاب لگتا (۲) پرچہ ذکر کرنے کے سبب کہ اپنے ازواج نبی مسلم کو پردہ کرنا حکم فرمایا حضرت زینب نے آپ سے کہا اے خطیب بیٹے کیا تم ہم پر حکم کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھر و زمین وحی اترتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جب تم آنحضرت کی بی بیوں سے کچھ مانگو تو پردہ کئے بیچے سے مانگو (۳) آنحضرت مسلم نے انکے حق میں حاکم کہ اسے ارضا اسلام کر عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی راس کے سبب کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اسے بیعت کی۔ ابن ماجہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں مرتبہ کی رو سے جنت میں

البخاری قال أبو سعيد والله ما كنت
 نرى ذلك الرجل إلا عمر بن
 الخطّاب حتى مضى لسبيله رواه
 أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن
 منجّة القندوبيني عن أسلم قال
 ما ألقى ابن عمر عن بعض شؤانه
 يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيت
 أحداً قط بعد رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من حين قبض كان
 أجلاً ولعمري حتى انتهى من عمر رواه
 البخاري عن المسور بن مخرمة
 قال ما طعنت عمر جعل يالماً فقال
 ابن عباس وكان يجزّعه يا أيها
 المؤمنين ولا كل ذلك لقد صحبت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فأحسنْتُ صحبتَه شرفاً ركب و
 هو عنك راضٍ شر صحبت ابابكر
 فأحسنْتُ صحبتَه شرفاً ركب وهو
 عنك راضٍ شر صحبت المسلمين
 فأحسنْتُ صحبتهم ولئن فارقتهم
 لتفارقتهم وهم عنك راضون
 قال إمامنا ذكرت من صحبت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ورضاء

۱۹۲

البخاری قال أبو سعيد والله ما كنت
 نرى ذلك الرجل إلا عمر بن
 الخطّاب حتى مضى لسبيله رواه
 أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن
 منجّة القندوبيني عن أسلم قال
 ما ألقى ابن عمر عن بعض شؤانه
 يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيت
 أحداً قط بعد رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من حين قبض كان
 أجلاً ولعمري حتى انتهى من عمر رواه
 البخاري عن المسور بن مخرمة
 قال ما طعنت عمر جعل يالماً فقال
 ابن عباس وكان يجزّعه يا أيها
 المؤمنين ولا كل ذلك لقد صحبت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فأحسنْتُ صحبتَه شرفاً ركب و
 هو عنك راضٍ شر صحبت ابابكر
 فأحسنْتُ صحبتَه شرفاً ركب وهو
 عنك راضٍ شر صحبت المسلمين
 فأحسنْتُ صحبتهم ولئن فارقتهم
 لتفارقتهم وهم عنك راضون
 قال إمامنا ذكرت من صحبت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ورضاء

باس يا امير المؤمنين ان بينك
 وبينها لبا بامعلاقا قال يكسر افصح
 قال يكسر قال اذا لا يعلق ابدا قلنا
 اكان عمر يعلم الباب قال نعم
 كما ان دون الغد الليلة ان
 حدثه بحدیث لیس بالا غلیط
 فہمنا ان نسئل حذیفۃ فامرنا
 مسروفا فسأله فقال الباب
 عمر واه البخاری عن ابی
 العالیۃ عن ابن عبّاس قال شہد
 عندی رجال مرضیون و
 ارضاهم عندی عمر بن الخطاب
 ان الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ففی
 عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تشرق
 الشمس وبعد العصر حتی تغرب
 رواہ البخاری عن انس بن مالک
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خرج حین زاعت الشمس فضل
 الظہر فقام علی المنبر فذکر
 الساعۃ و ذکر ان فیہا امورا
 عظاما ثم قال من احب ان
 یسئل عن شئی فلیسئل ولا تسالون
 عن شئی الا اخبرکم ما دمت

کہو کہ اسکی برائی آپکو نہ پہونچے گی (آپکے اور اس فتنہ کے
 درمیان ایک بندروارہ ہے) جو در حقیقت وجود حضرت
 عمر (ع) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاوے گا
 یا کھولا جاوے گا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاوے گا (جو کہ صحیح
 علاج پذیر نہ ہو گا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی
 جاوے گا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لائق نہیں (شقیق
 کہتے ہیں) تمہنے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کا
 تھے کہا انہیں تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی حالت
 در کا بینجئے اسے ایسی حدیث بیان کی جس میں غلطی بالکل نہیں
 (شقیق کہتے ہیں) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ اس دروازہ
 کو نہ پوچھ سکے ہم نے مشرق کو حکم کیا اسے حذیفہ سے پوچھا
 تو انہوں نے کہا دروازہ میرا حضرت عمر ہیں - تجاری میر
 ابو عالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میرے پاس کئی
 پند یہ آدمیوں نے جبکہ دین صدق میں کسیر حکا شک نہ ہو
 جہیں سب رائے پندیر کے نزدیک عمر بن الخطاب ہیں یہ حدیث
 بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد کچھ نکلے تک اور
 عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے
 تجاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
 دو پہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر کھڑے ہوئے
 پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اُسین بڑے بڑے
 خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخص کو کسی چیز نے چھوڑ
 لی اگر آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھو گے
 اسکی ضرور اطلاع دوں گا مگر جب ہی تک کہ میں

۱۹

اس کی برائی آپکو نہ پہونچے گی (آپکے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بندروارہ ہے) جو در حقیقت وجود حضرت عمر (ع) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاوے گا یا کھولا جاوے گا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاوے گا (جو کہ صحیح علاج پذیر نہ ہو گا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی جاوے گا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لائق نہیں (شقیق کہتے ہیں) تمہنے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کا تھے کہا انہیں تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی حالت در کا بینجئے اسے ایسی حدیث بیان کی جس میں غلطی بالکل نہیں (شقیق کہتے ہیں) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ اس دروازہ کو نہ پوچھ سکے ہم نے مشرق کو حکم کیا اسے حذیفہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا دروازہ میرا حضرت عمر ہیں - تجاری میر ابو عالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میرے پاس کئی پند یہ آدمیوں نے جبکہ دین صدق میں کسیر حکا شک نہ ہو جہیں سب رائے پندیر کے نزدیک عمر بن الخطاب ہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد کچھ نکلے تک اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تجاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم دو پہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر کھڑے ہوئے پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اُسین بڑے بڑے خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخص کو کسی چیز نے چھوڑ لی اگر آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھو گے اسکی ضرور اطلاع دوں گا مگر جب ہی تک کہ میں

اور غصہ سے فانی ہونے کا یہ زمانہ

ابوعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
 پاس جبرئیل آئے ہیں نے کہا آئیے کچھ عمر کے فضائل
 مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے کہا جب تک نوحؑ اپنے
 قوم میں رہے ہیں اگر اُس زمانہ تک بھی عمر کے
 فضائل بیان کروں تو کم نہوں۔ بیشک حضرت
 عمر ابو بکر کی نیکیوں میں کیسی ہیں۔ مگر تک میں
 حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں میں ابو بکر
 سے مشورہ کیا انہوں نے کہا وہ آپ کی قوم آپ کا
 کنا ہے اُسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے۔ پھر عمرؓ خطاب
 سے مشورہ کیا انہوں نے کہا انکو قتل کیجیے پس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو کہنے پر قید کیا

نزلہ و امتیاز ملک احمد اسلام آباد

فی مقامی ہذا اکثر الناس من البکاء و اکثر ان يقول سلونی فقام عبد الله بن حذافه وقال من ابی قال ابولاحذافه ثم اکثر ان يقول سلونی فبرک عمر علی رکتیہ قال رضینا بالله ربنا وبالا سلام دینا و محمد نبیا فسکت ثم قال عمر صنت علی الجنت والنار ایفا فی عرض هذا الحائط فلم ازل بالخیر والشر رواه البخاری عن عثمان بن یاسر رضی اللہ عنہ انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لوحدتک ما یث نوح فی قومہ ما نقدت فضائلہ وان عند حسنہ من حسنات ابی بکر رواه ابو الموصلی باسناد صحیح عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال استشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الساری ابابکر قال قومک وعتیرکم فخل سیلہم فاستشار عمر فقال اقتلہم قال فلقد هم

اسیما کثر ہون سو لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ با فرار سے تھے مجھ سے پوچھو پس عبد السمون حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا پ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو پس حضرت عمر و زانو بٹھیکر کہنے لگے ہم اس سے اللہ رب ہو نیکی اسلام سے اندوے دین ہو نیکی محمد سے اندوے نبی ہو نیکی راضی ہوے پس آنحضرت چپ ہو گئے۔ پھر فرمایا اس وقت اس دیوار کی جانب مجھ پر دوزخ پیش ہوئی اور میں نے آج جیسی کبھی عملاء برائی نہ دیکھی۔

ابوعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے میں نے کہا آئیے کچھ عمر کے فضائل مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے کہا جب تک نوح اپنے قوم میں رہے ہیں اگر اس زمانہ تک بھی عمر کے فضائل بیان کروں تو کم ہوں۔ بیشک حضرت عمر ابوبکر کی نیکیوں میں کیا کمی ہیں۔ تمہارے تین حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں میں ابوبکر سے مشورہ کیا انہوں نے کہا وہ آپ کی قوم آپ کا کنا ہے اُسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے۔ پھر عمر بن الخطاب سے مشورہ کیا انہوں نے کہا انکو قتل کیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کہنے پر قصد کیا

حفظہ رواہ ابوداؤد عن
 عبد اللہ بن عباس قال حدثنی
 عمر قال لما کان یومہ
 خیبر اقبل نفر من صحابہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا
 فلان شهید وفلان شهید
 حتی مرؤا علی رجل فقالوا
 فلان شهید فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کلا انی
 رأیتہ فی النار فی بردۃ غلثا او
 عباءۃ ثم قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب
 اذهب فتاد فی الناس الہ لا یدخل
 الجنة الا المؤمنون ثلثا قال فخرجت
 فتادیت الا انہ لا یدخل الجنة
 الا المؤمنون ثلثا رواہ مسلم
 عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ قال قام عمر خطیباً
 فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کان عاملاً یہو خیبر
 علی اموالہم قال فترکہم اقرکم اللہ
 وقد رأیت اجلاء ہم فلما اجمع
 عمر علی ذلک اتاہ بنی ابی الحقیق

راستی رکھوالی کرے +
 مسلم بن ابن عباس سے روایت ہے کہ ہیں
 حدیث کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کسی شخص آپ کے پاس
 آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہاں تک کہ
 ایک شخص پر جوڑا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے
 فلان شہید ہے آنحضرت فرمایا جاشا کلا (یعنی تم
 شہید نہ کہو) بلاشبہ میں نے اسے دوزخ میں
 ایک چادر یا کنبلی مخط کی وجہ سے جو اس نے
 فنیست کے مال میں سے چرائی تھی دیکھا ہے
 پھر آنحضرت مسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے
 جالور لوگوں میں تین بار پکار دے کہ جنت میں
 مومنوں کے سوا اور کوئی نہ جائیگا۔ حضرت عمرؓ
 میں میرے نکلے تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مومنوں
 کے سوا کوئی شخص بہشت میں نہ جائیگا +
 بخاری میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے
 یہود سے ان کے بالوں پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا
 جب اس تمہیں ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم کرے گا)
 ہم ٹھیرائیگی اور اب میں انکا جلا وطن کرنا مناسب
 دیکھتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے اسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے

۱۹۶
 دوسری روایت ہے کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کسی شخص آپ کے پاس آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہاں تک کہ ایک شخص پر جوڑا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے فلان شہید ہے آنحضرت فرمایا جاشا کلا (یعنی تم شہید نہ کہو) بلاشبہ میں نے اسے دوزخ میں ایک چادر یا کنبلی مخط کی وجہ سے جو اس نے فنیست کے مال میں سے چرائی تھی دیکھا ہے پھر آنحضرت مسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے جالور لوگوں میں تین بار پکار دے کہ جنت میں مومنوں کے سوا اور کوئی نہ جائیگا۔ حضرت عمرؓ میں میرے نکلے تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مومنوں کے سوا کوئی شخص بہشت میں نہ جائیگا + بخاری میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود سے ان کے بالوں پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب اس تمہیں ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم کرے گا) ہم ٹھیرائیگی اور اب میں انکا جلا وطن کرنا مناسب دیکھتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے

بہشت میں نہ جائیگا + بخاری میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود سے ان کے بالوں پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب اس تمہیں ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم کرے گا) ہم ٹھیرائیگی اور اب میں انکا جلا وطن کرنا مناسب دیکھتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے

ذلك له فقال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم طلققاروا
الترمذي وابوداود عن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال دخلت
عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاذا هو مضطج على
إماله حمير ليس بينه وبينه
فراش قد اثرا الرمال مجنبه
متكئا على وسادة من أدوح خشوها
ليفت قلت يا رسول الله ادم
الله فليقو ستم على أمتك وبارك
فارس والروم قد وسع عليهم
وهم لا يعبدون الله فقال اوفى
هذا انت يا ابن الخطايا ولك
قوم عجلت لهم طيباتهم في
الحياة الدنيا وفي رواية اما
ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا
الآخرة رواه البخاري ومسلم
عن ابي بردة بن عبد الله بن
فليس وهو ابن ابي موسى الأشعري
قال قال لي عبد الله بن عمر هل تدرك
ما قال ابي لا بيك قال قلت لا قال
فان ابي قال لا بيك يا بامو

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اُسے طلاق دیکر
 بنجاری مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے فرماتے
 ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس گیا، گہان رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک بورے پر
 کھجور کے ٹھکڑوں سے بنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپکے اور
 اُس بورے کے درمیان کوئی مجھو نہ تھا اُس بورے
 نے آپکے پہلو میں نشان ڈال دیے تھے اور ایک چمڑے
 تکیہ چربکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا تکیہ کئے ہوئے تھے
 میں نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی ہمت کی فراخی کے لئے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے
 چلن پڑ رہے ہیں ان پر کیسی فراخی می گئی ہے حالانکہ
 خدا کو نہیں پوجتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب
 کیا تم ابھی اسی درجہ میں ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ انکو
 لذتیں انکی دنیا کی زندگی میں جلدی کی گئی ہیں
 اور ایک روایت میں یوں ہے کیا تم اس بات
 سے راضی نہیں ہو کہ انکے لئے دنیا اور ہمارے
 لئے آخرت ہو۔ بنجاری میں ابو بردہ بن عبد اللہ
 بن قیس یعنی ابن ابی موسیٰ اشعری سے روایت
 ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ
 معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ
 سے کیا کیا ابو بردہ کہتے ہیں میں نے کہا میں
 نہیں جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے
 والد سے کہا اے ابو موسیٰ

ذلک لہ فقال لی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم طلقا روا
 الترمذی و ابوداود عن عمر بن
 الخطاب رضی اللہ عنہ قال دخلت
 علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فاذا هو مضطجع علی
 بامال حصیر لیس بینه و بینه
 فراش قد اثر الزمالم بجنبہ
 متکئا علی وسادة من ادم حشوها
 لیف قلت یا رسول اللہ ادم
 اللہ فلیق یسمع علی امتک فارت
 فارس والروم قد وشیع علیہم
 و هو لا یعبدون اللہ فقال اوفی
 هذا انت یا ابن الخطاب و لک
 قوم عجلت لہم طبیبا تہم فی
 الحیوة الدنیا و فی روایة اما
 ترضی ان تكون لہم الدنیا و لنا
 الاخرة سواہ البخاری و مسلم
 عن ابی بردة بن عبد اللہ بن
 قیس و هو ابن ابی موسی الاشعری
 قال قال لی عبد اللہ بن عمر هل تدک
 ما قال ابی لابیك قال قلت لا قال
 فان ابی قال لابیك یا بامو

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اسے طلاق دیکر
 بخاری مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے فرماتے
 ہیں کہ میں رسول اللہ مسلم کے پاس گیا ان کا بیان رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک بورے پر
 کھجور کے پھون سے بنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپ کے اور
 اس بورے کے درمیان کوئی بھونہ نہ تھا اس پر
 نے آپ کے پہلو میں نشان ڈال دیے تھے اور ایک چمڑے
 تکیہ پر جبکہ کھجور کا پوست تھا تکیہ رکے ہوئے تھے
 میں نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لئے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے
 چل رہے ہیں ان پر کسی فراخی می گئی ہے ملائکہ
 خدا کو نہیں پوجتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب
 کیا تم ابھی اسی درجہ میں ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ انکو
 لذتیں انکی دنیا کی زندگی میں جلدی کی گئی ہیں
 اور ایک روایت میں یوں ہے کیا تم اس بات
 سے راضی نہیں ہو کہ انکے لئے دنیا اور ہمارے
 لئے آخرت ہو۔ بخاری میں ابو بردہ بن عبد اللہ
 بن قیس یعنی ابن ابی موسی اشعری سے روایت
 ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ
 معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ
 سے کیا کیا ابو بردہ کہتے ہیں میں نے کہا میں
 نہیں جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے
 والد سے کہا اے ابو موسی

۳۰
 اهل یسرا ان اسلامنا مع رسول
 الله صلی الله علیه و آله و هجرتنا
 معه وجهادنا معه و عملنا كل
 معه برئ لنا و ان كل عمل غلنا
 بعده بنحونا منه كفافا سا براس
 فقال ابوالابی لا والله قد جاهدنا
 بعد رسول الله صلی الله علیه و آله
 و صلینا و صمنا و عملنا خیرا کثیرا
 و اسلم علی ایدینا بشیر کثیر و انا
 لنرجو ذلک قال ابی و لکنی انا و آلئ
 نفس عمر بیده لودد ان ذلک
 برئ لنا و ان کل شیء غلنا بعده بنحونا
 منه كفافا سا براس فقلت ان
 ابائک و الله کان خیرا من ابی رواه
 البخاری عن عبد الرحمن بن ابی
 لیلی قال و حدثنا اصحابنا قال و کان
 الرجل اذا اضطر فنام قبل ان
 یاکل لمر یا کل حتی یضبط
 فجاءه فاراد امرأته فقالت انی
 قد میت فظن انها تعتل فاتاها فجاء
 رجل من الانصار فاراد الطعام
 فقالوا حتی تستخ لک شیئا فنام
 فلما اصبح انزلت هذه الایة اجل

کیا تجویز بات خوش گنتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت
 ہمارا جہاد اور تمام عمل جو نبی کریم کے ساتھ ہے اس کے لئے ثابت
 اور باقی زمین اور جتنے عمل کہ رسول کریم کے ہدیہ تھے ان میں
 برابر ہر نجات پائیں ہو تیرے اپنے میرے آپ کے جواب میں کہا
 یہ بات نہیں بخدا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کئے
 نازین پڑھیں دے رکھے اور بہت سی بھلائیوں اور
 کارگزاریاں کیں اور ہمارا تعاون پر بہت آدمی مسلمان ہوئے
 اور ہمیں پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیوں کا ثواب اور نیکو کاروں
 انکا بھی ثواب میری والدہ نے کہا لیکن میں تو اس خدا
 کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے دست قدرت میں عمر کی جا
 ہے میں یوں چاہتا ہوں کہ جو عمل میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں ہی باقی رہیں اور جو کچھ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا ہے
 اس کے برابر برابر باقی باوین ابو بکر کہتے ہیں میں اس میں عمر
 کہا والدہ آپ کے والد میرے والد کہہیں چاہئے۔ ابو داؤد و ترمذی
 بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے رفیقوں نے حدیث کی کہ کتاب
 اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھانا کھا
 پہلے سو رہتا تو پھر صبر کھا کھا تا کھا اسوا کیکن حضرت
 عمرؓ میں آئے اور نبی صیغہ صحت کرنی چاہی انکی بی بی
 نے کہا میں علی ہوں آپ گمان کیا کہ وہ یہاں نہ کرتی ہے
 پس آپ نے تصائیس حاجت کی یہ طرح ایک اور انصار بھی کہا
 کھا چاہا گھر کے لوگوں نے کہا ذرا ٹھیر جا کہ تیرے لئے کچھ
 کھا اگر کم کر لیں پس اس سے نیند آئے۔ صحیح کو یہ آیت
 اتری کہ تمہیں روزہ کی رات میں

لَكُلِّيلَةِ الصَّيَامِ الرُّفْتِ إِلَى شَأْنِكُمْ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُنَاقِوسِ
يَعْمَلُ لِيَضْرِبَ بِهِ لِلنَّاسِ بِحُجْمِ
الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَحْوُ رَجُلٍ
يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا
عَبْدَ اللَّهِ اتَّبِعِ الْمُنَاقِوسَ قَالُوا مَا تَصْنَعُ بِهِ
فَقُلْتُ نَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ قَالُوا
أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ
ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى فَقَالَ تَقُولُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
سُحِّي عَلَى الصَّلَاةِ سُحِّي عَلَى الصَّلَاةِ
سُحِّي عَلَى الْفَلَاحِ سُحِّي عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَرِيفُ
عَنِّي غَيْرُ بَعِيدٍ شَرُّ قَالَ شَرُّ تَقُولُ
إِذَا قُمْتَ الصَّلَاةَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ سُحِّي عَلَى

میں اپنی بی بیوں سے جمع کرنا حلال ہو گیا +
 ابو داؤد میں عبد اللہ بن زید بن عبد رب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بٹانے کا حکم فرمایا کہ نماز میں جمع ہونے کے لئے لوگو! میں اُسے بجا دین تو میری ایک شخص خواب میں دکھائی دیا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے ہے میں اُس سے کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بچا ہے اُس نے کہا تو کیا اگر کیا میں نے کہا اس سے لوگو! نماز کے لئے بلا دینگے اُس نے کہا میں اس سے بہتر چیز تجھے بتاؤں میں نے کہا ہاں اُس نے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ رب العزت مجاہد ہے) کہہ پھر دو مرتبہ شہدان لا الہ الا اللہ -
 (میں اس بات کا گواہ ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پوجا جائے والا نہیں) کہہ - اور دو دفعہ شہدان محمد رسول اللہ (گواہ ہوں اسکا کہ محمد رسول خدا میں) کہہ - دو دفعہ صلی علی الصلوٰۃ (نماز کے لئے آؤ) کہہ - صلیح دو دفعہ صلی علی الفلاح (مراد بننے کے لئے آؤ) کہہ - پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ - یہ کہہ کر وہ شخص تھوڑی سی دیر بعد سے چھپے ہوئے کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ - اور پھر دو دفعہ شہدان لا الہ الا اللہ کہہ پھر دو دفعہ شہدان محمد رسول اللہ اور دو دفعہ صلی علی

Handwritten text in Urdu script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in a single column. The page number '۲۰۱' is visible in the center, enclosed in a diamond shape. The text appears to be a collection of verses or a single long verse, possibly from a religious or literary work.

توضیح: این کتاب در سال ۱۳۰۲ خورشیدی در تهران چاپ شده است.

[illegible]

Handwritten notes at the top of the page, including "الصلوة هي على الفلاح" and other religious phrases.

<p>الصلوة هي على الفلاح قد قامت الصلوة (قائم مولى نماز) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ پس جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس گیا اُس خواب کو جو میں نے دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا یہ یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا ہو کر جو کچھ دیکھا ہے اسے سکھا اور بتا کہ بلال اُن کلموں کے ساتھ اذان پڑھے کیونکہ بلال تجھ سے آمار میں زیادہ ہے پس میں نے بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں اُن لفظ کو بتانا شروع کیا۔ بلال اُن لفظوں کی اذان پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب گھر میں یہ آواز سنا کہ اپنی چادر سنبھالتے ہوئے باہر آئے کہنے لگے اگر رسول خدا اُس حالت کی قسم ہے آپ کو شہید کیا جائے گا ہی خواب دیکھا جو جیسا عبد اللہ نے سکھایا گیا رسول اللہ صلی نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے صحابہ حق الہام تھے میں) عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول (رضی اللہ عنہ) مر گیا تو اُس پر نماز پڑھنے کے لئے لوگوں نے آپ کو بلا یا سو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ میں جھپٹا اور آپ پر کوہ کر کہنے لگا اے رسول خدا کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اُس نے ظلم ظلمات دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (خضہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے پیوہ باتیں شمار کر رہا تھا</p>	<p>الصلوة هي على الفلاح قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بما رأيت فقال انها لرويا حق إن شاء الله فقم مع بلال فلقى ما رأيت فليؤذن بك انه اندي صوتك منك فقم مع بلال فجعلت القيد عليه ويؤذن به قال فسمع ذلك عمر بن الخطاب وهو في بيت فخرج يخبر رداءه يقول والذي بعثك بالحق يا رسول الله لقد رأيت مثل الذي أرى فقال رسول الله الله عليه وسلم فله الحمد واياه ابو داود عبد الله بن عباس رضي الله عنه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال لما مات عبد الله بن أبي ابن سلول دُعي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بثقت عليه فقلت يا رسول الله أصلي على ابن أبي وقد قال يوم كذا وكذا وكذا وكذا أعدد عليه قوله</p>	<p>Handwritten notes in the right margin, including "الصلوة هي على الفلاح" and other religious phrases.</p>
--	--	---

Handwritten notes at the bottom of the page, including "الصلوة هي على الفلاح" and other religious phrases.

میں بیان کرتا اسکا ہی ہے۔ جماعتوں کی ایک بڑی چال پونہ شادمان

تشریح سنہ میں انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بزرگ و بڑے نے میری امت میں چار لاکھ آدمی بلا حساب جنت میں داخل کر نیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکر نے کہا اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے سہیزا زیادتی مانگیئے آنحضرت نے فرمایا اور زیادتی سطرچ پس اپنے دونوں پسین بنائی اور انہیں جمع کرنے دکھایا ابوبکر نے کہا اور بھی زیادہ کیجئے اے رسول خدا اپنے پھر اسی طرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا ابوبکر ہمیں عمل کرنے اور خوف خدا ابھی میں سچی کوڑا کے لئے چھوڑ دیجئے ابوبکر نے فرمایا تمہارا ہمیں کیا نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

قوله تعالى: "وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ بِهِ اللَّهُ خَالِكُ الْأَرْوَاحِ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَمَن يُضِلْ فَلَا يَهْدِي إِلَّا فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ" (سورة النحل: 61-62)

[illegible]

جل ان شاء ان يدخل خلق الجنة
 بكف حال فعل فقال النبي صلى الله عليه وسلم
 عمر رواء في شرح السنة ...
 عن عبد العزيز بن هبيب
 قال سمعت انس بن مالك رضي
 الله عنه يقول مر واجنازة فاثنوا
 عليها خيرا فقال النبي صلى الله
 عليه وسلم وجبت ثمر مر
 باخرى فاثنوا عليها شرا فقال
 وجبت فقال عمر بن الخطاب
 يا وجبت قال هذا التثنية عليه
 خير فوجبت له الجنة و هذا
 اثنية عليه ثمر فوجبت له النار
 استشهدوا آء الله في الارض رواء
 البخاري عن عبد الله بن عمر
 ان عمر انطلق مع النبي صلى
 الله عليه وسلم في رهط قبل صياحه
 حتى وجدوه يلعب مع الصبيان
 را اطمع دني مغالة وقد قارب
 ابن صياحه الحكم فلم يشعر حتى ضرب
 النبي صلى الله عليه وسلم ظهره
 بيده ثم قال انتشهد اني رسول
 الله فظفر اليه ابن صياحه فقال انتشهد

کرے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت میں داخل
 کرنا چاہے تو ایک ہی کف میں داخل کر دے۔ آنحضرت
 نے فرمایا کہ ہر سچ کہتے ہیں۔ بخاری میں عبد الغریز
 بن مہیب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک
 سے سنا وہ کہتے تھے کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ
 پر گزری ہو تو سپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی صلی
 نے فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر ایک جنازہ پر گزری
 اور اسکا برائی سے ذکر کیا وہاں بھی آنحضرت نے
 فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا اے
 رسول خدا کے کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص
 کی تنے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اُسکے لئے جنت
 واجب ہو گئی اور جسے تنے بُرائی کے ساتھ ذکر
 کیا اُسکے لئے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین میں
 خدا کے گواہ ہو۔

بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب
 آنحضرت کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں ابن صیاحہ
 کی طرف گئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہود میں سے ایک
 قوم کا نام ہے) کے محل میں بچوں کے ساتھ اُسے
 کھیلنا پایا اُن دنوں میں ابن صیاحہ بلوغ کے قریب
 تھا سو اُسے ہمارا نام معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ آنحضرت
 نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے
 کہ میں خدا کا رسول ہوں تب ابن صیاحہ نے اُنکو
 تہرہ اور نظروں سے دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں

مَا صَلَّيْتُمْ فَفَعَلْنَا إِلَى بَطْحَانَ فَتَقَرُّوا
 لِلصَّلَاةِ وَنَوْضًا نَالَهَا فَصَلِّ الْعَصْرَ
 بَعْدَ مَا غَرَبَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلِّ
 بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
 كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ
 يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ بِنَاكِ
 لَهَا فَتَكَلَّمُوا بِأَمْرِ فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ
 نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ الْمَنَاصِدِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ
 بَلْ يَوْقَا مِثْلَ يَوْقِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ وَلَا
 تَبْتَغُوا رَجُلًا مَنَكُوبًا يَدْعُو
 بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ
 بِالصَّلَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ الْأَرْنَاقِ
 بَنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَمَّا لَنَا يَكُونُ
 أَبَارِمْشَةً فَقَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ
 أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
 وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّلَاةِ الْمُقَدَّمِ
 عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ
 التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى
 نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 صَلَّى عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى

بخدا میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی پھر ہم طحان
 (مدینہ کی وادی) میں کھڑے ہوئے پس آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور پہنے بھی ضوکیا
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ ڈوبنے کے
 بعد عصر کی نماز پڑھی اور اسکے بعد مغرب کی - بخاری
 میں ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ میں آئے
 اور نماز کے لئے جمع ہو کر وقت کی جستجو اور تلاش
 کرنے لگے اور نماز کے لئے کوئی زمانہ نہ کرنا تھا سو
 لوگوں نے آپس میں گفتگو کی - بعض تو کہنے لگے
 عیسائیوں کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنا لو -
 بعضوں نے کہا نہیں بلکہ یہود کا سنکھ جیسا
 ایک سنکھ بنا لو - تب حضور رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا تم ایک شخص کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ نماز
 کے لئے پکارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لئے پکارا
 ابوداؤد اور ابن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے
 امام نے جبکی ابوریشہ کینت تھی مہین نماز پڑھائی پھر
 لگا یہی یاس جیسی نماز میں نے رسول اللہ کے ساتھ
 پڑھی ہے ابوریشہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت
 عمر رضی اللہ عنہما اول صف میں سیدھی طرف
 کھڑے ہو تھو اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولیٰ میں
 شریک تھا موجود تھا - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نماز پڑھ کر دائیں بائیں سلام بھیجا

۳۰۶

نبی صریحاً فرمایا ہے کہ نماز کا سب سے پہلا وقت ہے

اس وقت میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا ہے
 اور اگر کوئی اس وقت میں نماز پڑھے تو اس کی
 جگہ بہت اونچا ہے اور اس کی اجر و ثواب
 بہت زیادہ ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے

لاینا بیاض خدایہ ثم انفتل
 کا نقتال ابی رثنه یعنی نفسہ
 فقام الرجل اذ رک معه التکیة
 الاولی من الصلوة فوثب الیه
 عمر فاحذ بہ تکب فہزہ ثم قال
 اجلس فانہ لو یہلک اهل الکتاب
 الا انہم لم یکن بینہم صلوات
 فصل فرغم النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ
 بک یا ابن الخطاب رواہ ابوداؤد
 وفی روایۃ عن ابن عباس اسلم
 مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ثلاث وثلثون رجلاً وست نسوة
 ثم اسلم عمر قتلت یا ایہا النبی
 حسبک اللہ ومن اتبعک من
 المؤمنین

فصل فی سیرۃ امیر المؤمنین
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 عن انس بن مالک رضی اللہ
 عنہ قال رایت عمر بن الخطاب
 وهو یومئذ امیر المؤمنین وقد
 رقع بین کتفیه برقع ثلاث لبد
 بعضها فوق بعض رواہ مالک

اور گردن مبارک اس قدر پھری کہ میں آپ کے
 رخساروں کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم
 ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابورثہ (یعنی میں)
 پھر کر بیٹھا ہوں سو وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ تکیہ اولی پائی تھی کھڑا ہو کر
 اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اس کی طرف ایک
 جست لگائی اور مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر پھر پھر اے پھر
 فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسید جہ سے
 ہلاک ہوئے کہ ان کی دغاؤں میں میں فصل نہ تھا
 تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ اٹھا کر
 دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالیٰ
 نے تجھے ٹھیک بات سمجھائی - ایک روایت
 میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں مرور
 ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تینیس
 مرد اور چھ عورتیں اسلام لا چکے تھے کہ عرضی
 اللہ عنہ اسلام لائے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت اتری - اے نبی تجھے خدا سے تعالیٰ اور
 مؤمنین میں سے جنہوں نے تیرا اتباع کیا ہے
 فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ
 کی جہت کے بیان میں
 مؤطا میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے
 عمر بن الخطاب کو اس انداز میں دیکھا کہ میرا دوست تھے
 آپ کے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند پڑے تھے گئے ہوئے تھے

اور گردن مبارک اس قدر پھری کہ میں آپ کے
 رخساروں کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم
 ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابورثہ (یعنی میں)
 پھر کر بیٹھا ہوں سو وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ تکیہ اولی پائی تھی کھڑا ہو کر
 اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اس کی طرف ایک
 جست لگائی اور مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر پھر پھر اے پھر
 فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسید جہ سے
 ہلاک ہوئے کہ ان کی دغاؤں میں میں فصل نہ تھا
 تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ اٹھا کر
 دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالیٰ
 نے تجھے ٹھیک بات سمجھائی - ایک روایت
 میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں مرور
 ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تینیس
 مرد اور چھ عورتیں اسلام لا چکے تھے کہ عرضی
 اللہ عنہ اسلام لائے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت اتری - اے نبی تجھے خدا سے تعالیٰ اور
 مؤمنین میں سے جنہوں نے تیرا اتباع کیا ہے
 فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ
 کی جہت کے بیان میں
 مؤطا میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے
 عمر بن الخطاب کو اس انداز میں دیکھا کہ میرا دوست تھے
 آپ کے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند پڑے تھے گئے ہوئے تھے

عن النس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطاً فسمعتة وهو يقول وبيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المؤمنين بنح يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذابنك رواه مالك عن انس بن مالك قال رايته عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المؤمنين يطرح له صاعاً من تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه مالك عن زيد بن اسلم قال استسقى يومئذ عمر فجيء ماء قد شيب بعسل فقال انه لطيب لكني اسمع الله عز وجل نعي علي قوما شهوا انهم فقال اذهبوا طبيا انكم في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها فاخاف ان تكون حسناتكم محطت لنا فلم يشرب به رواه زين عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

تو طامین انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا اسوقت کہ جب ہمیں آپؓ ساتھ چلا اور آپ ایک باغ میں تھے مجھ میں اور آپ میں ایک لیوار حائل تھی میں نے انہیں کہتے سنایا آپ فرمے وہاں وہ اس خطاب کے بیٹے اسد سے ڈر نہیں تو اسد تجھے عذاب کرے گا تو طامین انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس زمانہ میں دیکھا کہ آپ مسلمانوں کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجورون کا صرف ایک صلح ڈالا جاتا تھا آپ انہیں کھاتے یہاں تک کہ خواب اور سوکھی تک کھا لیتے تھے۔ رزین میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسحٰنین کو ڈر شک نہیں یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک ہے لیکن میں خدا سے بزرگ و بڑا کو سنتا ہوں کہ اُس نے ایک قوم پر انکی خواہشوں کے سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا تم اپنی زندگی ہی میں مرے اڑا چکے اور ان لہذا سے بہرہ مند ہو چکے سو میں ڈرتا ہوں کہ ہمارے نیکیوں کا ثواب اسی عالم میں دیا جاوے پس وہ پانی نہ پیا

شعب الایمان میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے

عن النس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطاً فسمعتة وهو يقول وبيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المؤمنين بنح يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذابنك رواه مالك عن انس بن مالك قال رايته عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المؤمنين يطرح له صاعاً من تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه مالك عن زيد بن اسلم قال استسقى يومئذ عمر فجيء ماء قد شيب بعسل فقال انه لطيب لكني اسمع الله عز وجل نعي علي قوما شهوا انهم فقال اذهبوا طبيا انكم في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها فاخاف ان تكون حسناتكم محطت لنا فلم يشرب به رواه زين عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

عن النس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطاً فسمعتة وهو يقول وبيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المؤمنين بنح يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذابنك رواه مالك عن انس بن مالك قال رايته عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المؤمنين يطرح له صاعاً من تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه مالك عن زيد بن اسلم قال استسقى يومئذ عمر فجيء ماء قد شيب بعسل فقال انه لطيب لكني اسمع الله عز وجل نعي علي قوما شهوا انهم فقال اذهبوا طبيا انكم في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها فاخاف ان تكون حسناتكم محطت لنا فلم يشرب به رواه زين عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

عن النس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطاً فسمعتة وهو يقول وبيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المؤمنين بنح يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذابنك رواه مالك عن انس بن مالك قال رايته عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المؤمنين يطرح له صاعاً من تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه مالك عن زيد بن اسلم قال استسقى يومئذ عمر فجيء ماء قد شيب بعسل فقال انه لطيب لكني اسمع الله عز وجل نعي علي قوما شهوا انهم فقال اذهبوا طبيا انكم في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها فاخاف ان تكون حسناتكم محطت لنا فلم يشرب به رواه زين عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتي كاهنا فصدقه بما يقول او اتي امراة حالضا او اتي امراة في دبرها فقد برئ مما انزل على هه رواه احمد وابو داود عن ابي هريرة رجلا شكى الى النبي صلى الله عليه وسلم قال امسح باليمنى واليمنى المسكين رواه احمد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال اتانا ابو موسى قال ان عمدا رضي الله عنه ارسل الى ان اتيه فاتيت بابه فسلمت قلت فليرد علي فرجعت فقال ما منعك ان تاتين فقلت اني اتيت فسلمت علي بآبك قلت فليرد علي ... علي فرجعت وقد قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلاثا فلم يردن له فليرحم فقال عمر اقر عليه البينة قال ابو سعيد فقلت معه فذهبت الى عمر فشهدت رواه البخاري مسلم عن ابي امامة الباهلي قال ليس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال لبيس الله الذي كسافي ما اوعى

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتي كاهنا فصدقه بما يقول او اتي امراة حالضا او اتي امراة في دبرها فقد برئ مما انزل على هه رواه احمد وابو داود عن ابي هريرة رجلا شكى الى النبي صلى الله عليه وسلم قال امسح باليمنى واليمنى المسكين رواه احمد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال اتانا ابو موسى قال ان عمدا رضي الله عنه ارسل الى ان اتيه فاتيت بابه فسلمت قلت فليرد علي فرجعت فقال ما منعك ان تاتين فقلت اني اتيت فسلمت علي بآبك قلت فليرد علي ... علي فرجعت وقد قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلاثا فلم يردن له فليرحم فقال عمر اقر عليه البينة قال ابو سعيد فقلت معه فذهبت الى عمر فشهدت رواه البخاري مسلم عن ابي امامة الباهلي قال ليس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال لبيس الله الذي كسافي ما اوعى

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتي كاهنا فصدقه بما يقول او اتي امراة حالضا او اتي امراة في دبرها فقد برئ مما انزل على هه رواه احمد وابو داود عن ابي هريرة رجلا شكى الى النبي صلى الله عليه وسلم قال امسح باليمنى واليمنى المسكين رواه احمد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال اتانا ابو موسى قال ان عمدا رضي الله عنه ارسل الى ان اتيه فاتيت بابه فسلمت قلت فليرد علي فرجعت فقال ما منعك ان تاتين فقلت اني اتيت فسلمت علي بآبك قلت فليرد علي ... علي فرجعت وقد قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلاثا فلم يردن له فليرحم فقال عمر اقر عليه البينة قال ابو سعيد فقلت معه فذهبت الى عمر فشهدت رواه البخاري مسلم عن ابي امامة الباهلي قال ليس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال لبيس الله الذي كسافي ما اوعى

بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی
 شوقال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من لبس
 ثوباً جدیداً فقال الحمد للہ الذی
 کسائی ما أوری بہ عورتی
 واتجمل بہ فی حیاتی شوقال
 الی الثوب الذی اخلق فتصدق
 کان فی کتف اللہ وفی حفظہ وفی
 ستر اللہ حیثاً ومیتاً رواہ احمد
 وابن ماجہ والترمذی وقال
 ہذا حدیث غریب عن مجاہد
 قال کان عمریری الرائی فی منزل
 اللہ بالقرآن عن علی قال ان فی اللہ لکثر
 من ای عمر رواہ ابن عساکر
 عن ابن عمر مر فوعا قال ما
 قال الناس فی شئ وقال فیہ
 عما الاجاء القرآن نحو ما یقول عمر
 رواہ ابن عساکر عن سالم بن
 عبد اللہ ان کعب الاحبار قال ویل
 لملک الارض من ملک السماء
 فقال عمر اما حاسب نفسہ
 فقال کعب والذی نفسہ بیدہ
 انها فی التورۃ لتابعنہا فخر عمر

اور اپنی زندگی میں زینت کرنا ہون پھر فرمایا میں نے
 رسول خدا سے سنا فراتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہن کر کہے سب
 تعریف اس سے کہے گئے ہے جسے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے
 میں اپنا ستر و ثعالبہ اور جس سے اپنی زندگی میں نیت و ثناء
 کرتا ہوں پھر جو کپڑا پہنا ہے اسے اللہ کے واسطے خیرات
 کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے بعد دنیا و آخرت میں ہم
 کی بنیاد اور اس کی حفاظت اور اس کی مغفرت کے پرہیز
 رہتا ہے۔ تجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک رات گئے
 تھے سیدہ عائشہؓ کی پاس کے مطابق قرآن اتارنا تھا۔
 ابن عساکر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
 تھے کہ قرآن میں عمر کی راؤں میں سے ایک
 رات ہے۔ ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں
 کہتے ہیں کہ جس چیز میں لوگوں کی اور حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمرؓ کے قول ہی
 کے مطابق قرآن اتارتا۔
 عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے
 بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے
 عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ
 کرے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ کعب نے
 کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری
 جان ہے تو رات میں یہی جملہ ہے اور آجپہلے
 رافقت کی تب حضرت عمرؓ سے میں گریہ

اور اپنی زندگی میں زینت کرنا ہون پھر فرمایا میں نے
 رسول خدا سے سنا فراتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہن کر کہے سب
 تعریف اس سے کہے گئے ہے جسے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے
 میں اپنا ستر و ثعالبہ اور جس سے اپنی زندگی میں نیت و ثناء
 کرتا ہوں پھر جو کپڑا پہنا ہے اسے اللہ کے واسطے خیرات
 کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے بعد دنیا و آخرت میں ہم
 کی بنیاد اور اس کی حفاظت اور اس کی مغفرت کے پرہیز
 رہتا ہے۔ تجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک رات گئے
 تھے سیدہ عائشہؓ کی پاس کے مطابق قرآن اتارنا تھا۔
 ابن عساکر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
 تھے کہ قرآن میں عمر کی راؤں میں سے ایک
 رات ہے۔ ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں
 کہتے ہیں کہ جس چیز میں لوگوں کی اور حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمرؓ کے قول ہی
 کے مطابق قرآن اتارتا۔
 عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے
 بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے
 عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ
 کرے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ کعب نے
 کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری
 جان ہے تو رات میں یہی جملہ ہے اور آجپہلے
 رافقت کی تب حضرت عمرؓ سے میں گریہ

۱۱۱

مساجد ارواہ عثمان بن سعید
 الدارمی عن ابن عبد ان بلال
 کان يقول اذا اذن الشهد
 ان لا اله الا الله حي على الصلوة
 فقال عمر قل في اثرها اشهد ان
 محمد رسول الله فقال رسول الله
 قل ما اقال عمر رواه ابن عدی
 عن جابر قال لبس رسول الله
 صلی الله علیه وسلم یوماً قباء
 دیاج اهدی له شعر اوشک
 ان نزعہ فارسل به الی عمر
 فقیل قد اوشک ما نزعته یا
 رسول الله فقال نهانی عنه
 جبریل فجاء عمر بیکي فقال
 یا رسول الله کرهت امراً
 واعطيتنیہ فما لی فقال انی لم
 اعطکک تلبس انما اعطیتک تلبس
 فباعه بالنی درهم رواه مسلم
 عن عمر بن الخطاب رضی
 الله عنه انه کان اذا بعث عمالاً
 شرط علیهم ان لا ترکوا برذناً
 ولا تاكلوا افقیماً ولا تلبسوا رقیقاً ولا
 تغلقوا ابوابکم دون حوائج الناس

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بلال جب
 اذان کہتے تھے تو انھیں اٹھایا کہ اللہ کے بعد ہی علی
 الصلوٰۃ پڑھتے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ نہیں
 اسکے پیچھے شہدان محمد رسول اللہ کہہ تب حضرت
 مسلم نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی
 کہو۔ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 مسلم نے ایک دن ابریشمی قبا جو آپ کے پاس تھنے
 بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اتار کر عمر بن الخطاب
 کو بھیج دی۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا اگر
 جلدی آپنے اُسے کیوں اتار فرمایا مجھے ابھی جبریل
 نے اسکے پہننے سے منع کیا اتنے میں حضرت عمرؓ
 روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
 آپنے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے غنا
 فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پہننے کے واسطے
 نہیں دی ہے بلکہ بیچنے کے لئے بھیجی ہے تب حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو اُسے بیچ دیا
 شعب الایمان میں حضرت عمر بن الخطابؓ سے
 روایت ہے کہ وہ جب اپنے تحصیلداروں اور عاملوں کو
 بھیجتے تو ان سے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑوں پر
 سوار نہ ہوں۔ میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک۔
 کپڑا نہ پہنا۔ اور لوگوں کی حاجتوں
 کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا

۱۰

فان فعلتم شيئا من ذلك فقد حلت بكم العقوبة ثم يُشيعهم رواه البيهقي في شعب الايمان عن ثور بن زيد اللّبيّ قال انّ عمر استشارني حذّ الخمر فقال له عليّ ان تجعل ثمانين فانه اذا شرب سكر واذا سكر هذى واذا هذى افترى فجلد عمر في حذّ الخمر ثمانين رواه مالك عن ابي سهيل بن مالك عن ابيه أنّ عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري أنّ صلّ الظهر اذا الشمس زاغت والعصر والشمس بيضاء نقيّة قبل ان تدخلها صفرة و المغرب اذا غربت الشمس واخرا العشاء ما لم تهم وصلّ الصبح والنحو مبادية مشتبك و اقرأ فيها بسورتين طويلتين من المفصل رواه مالك عن نافع مولى عبد الله بن عمر أنّ عمر بن الخطاب كتب الى عثمان له ان اهتم امركم عندى الصلوة فمن حفظها

پھر اگر اس میں سے تم کچھ روگے تو سزا کے مستحق ہو گئے ان شرطوں کے بعد آپ اُمیدیں داندہ کرتے۔ موطا میں ثور بن زید ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میری رائے میں اُسے اتنی دُڑ سے مارنے چاہیے کہ چونکہ وہ شراب پیکر مست ہو جاتا ہے اور اُس کا ستا ہونا ذریعہ اور بیہودہ بکینے کا باعث ہے اور جب وہ بتاتا ہے تو بہتان لیتا ہے سو حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں اتنی دُڑ سے مارنیکا حکم دیا۔ موطا میں ابو ہریرؓ بن ابی بکر سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے ابو موسیٰ کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک اُس میں نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز یہاں تک ویر کر کے پڑھو جب نیند نہ آئے۔ اور صبح کی نماز ایسے غیم میں پڑھو کہ تارے صاف اور گھٹن دار ہوں۔ فجر کی نماز میں مفصل سے دو ٹبری ٹبری سو تین پڑھو۔

موطا میں نافع عبد اللہ بن عمرؓ کے غلام سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے اپنے تحصیلداروں کو لکھا تھا ہر سی سب خدمتوں میں میرے نزدیک نماز بہت ضروری امر ہے جسے نماز کے مسئلے یاد رکھے اور اُسے اُس کے وقت پر پڑھا

[illegible]

وحافظ عليها حفظ دينه ومن
صنيعه كفوا لما سواها اضعف ثم
كتب ان صلوا الصلوة الظهر
اذا كان القيء ذراعا الى اذ
يكون ظل احدكم مثله والحر
والشمس مرتفعة بيضا نقيت
قدر ما يسير الراكب فرسخين
او ثلاثة قبل غروب الشمس و
المغرب اذا غربت الشمس و
العشاء اذا غاب الشفق الى ثلث
الليل فمن نام فلا نامت عينه
فمن نام فلا نامت عينه فمن نام
فلا نامت عينه والصبح والنجوم
بادية مشتبكة كرواه مالك في الموطأ
عن ابي صالح قال كعب لعمر اجدك
في التوراة تقتل شهيدا قال و
اني لي بالشهادة بجزيرة العرب
وقال اسلم قال عمر اللهم
ارزقني شهادة في سبيلك واجعل
موتي في بلد رسولك هكذا رواه البخاري
عن هشام بن عمرو عن ابيه ان المسورين
محنة اخره انه دخل رجلا على عمر بن الخطاب
رضي الله الييلة التي طعن فيها فاقطع عمر

قرآن نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسے نماز ہی
سائنے کی وہ نماز کے سوا تمام خدشہ تلف کر گیا پھر کھا
نہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھلکا آدمی کے
ایک ہاتھ برابر سایہ ہو یہاں تک کہ ہر چیز کا ایک مثل
سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند
اور صاف ہو اور اس کے بعد اس قدر وقت باقی رہے
کہ اونٹنی سوار و فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے
سے پہلے پہنچ جائے اور مغرب کی نماز سورج
ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے
سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی
نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اس کی انگلی نہ لگے
تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت
پڑھو کہ تارے صاف اور گھٹن دار ہوں *
آپ صلیح سے روایت ہے کہ کعب اجبار نے حضرت
عمر سے کہا میں آپ کو تیرت میں پاتا ہوں کہ آپ
اسد کی راہ میں شہید ہو گئے حضرت عمر نے فرمایا مجھے شہادت
کہاں نصیب ہے گی میں تو عرب کے جزیرہ میں ہوں (خنی سیرا)
تو سب سلمان ہین پھر حجاب کی کیا صورت تجاری میں اسلم کہتے
ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا بار خدایا مجھے اپنی راہ میں شہادت
نصیب کر اور مجھ کو اپنے رسول کے شہر میں دے
تو طامین ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
موسر بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب
پاس جات میں کہ آپ خنی ہوئے آیا اور حضرت عمر کو

لصلوة الصبح فقال عمر نعم
 ولا حظ في الاسلام لمن ترك
 الصلوة فصل على عمر وجرحه يثعب
 دمارواه مالك وقوله يثعب اي
 يسيل وفي رواية وقد كان عمر
 راى روية قبل الطعن ان
 الديكة الاحم طعنه طعنتين
 فخطب قبل ان يكون شهيدا
 بثلاثة ايام اى روى روية وان
 اظن ان يقتلنى الا عجمي فوصى الناس
 بموا عظة كثرية نافعة لجميع الناس
 عن يحيى بن عبد الرحمن بن
 حاطب انه اعتمر عمر بن الخطاب في ركب
 فيه عمر وبن العاص و ان
 عمر بن الخطاب عرض ببعض
 الطريق فريبا من بعض الميا ه
 فاحتكم عمر وقد كاد ان يصيب فلم
 يجد مع الركب ماء فركب حتى
 اذا جاء الماء فجعل يغسل ماري
 من ذلك الاحتلام حتى اسفقا
 فقال له عمر و بن العاص اجعت
 ومعنا ثيابك فدع ثوبك يغسل
 فقال عمر بن الخطاب و اعجبا

نور کی نماز کے لئے جگا یا حضرت عمر نے فرمایا ہاں میں نماز
 پڑھو لگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام میں
 اس کے لئے کوئی حصہ اور بہرہ نہیں سو حضرت عمر نے
 نماز پڑھی اس حال میں کہ آپ کے زخم سے خون بہتا تھا
 یہاں تک کہ معنی سیر کے ہیں اور ایک نایت میں یوں
 آیا کہ زخمی ہو گئے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب کھا
 تھا کہ سرخ مرغ نے آپ کے کچھ کے مار میں سواتے تھے
 ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا میں نے ایک
 خواب کھا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ مجھے شخص عجمی شہید
 کرے سواتے نام کو گون کو بہت سی اسی نصیحتوں کو
 وصیت کی جو نفع دینے والی تھیں +
 توطا میں بھی بن عبدالرحمن بن عاتب سے روایت
 ہے کہ انہوں نے شتر سواروں میں حضرت عمر بن الخطاب
 کے ساتھ عمر کیا جنہیں عمرو بن العاص بھی تھے اور
 عمر بن الخطاب پانی کے قریب کھڑے تھے وہی من اتر
 پڑے۔ صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت
 ہوئی اور قافلہ میں پانی نہ تھا تب حضرت عمر موصی
 ہوئے یہاں تک کہ پانی کے پاس آکر جہاں جہاں
 کپڑے پر نجاست احلام کا اثر تھا دھوئے لگے اتنے میں
 خوب روشنی ہو گئی پس عمرو بن العاص حضرت عمر بن
 الخطاب سے کہا اب تو صبح ہو گئی اگر پاس کپڑے نہیں آپ
 اس کپڑے کو رہنے دیجیے وہ دوا لا جائیڈ اور پھر آپ
 کپڑوں سے نماز پڑھ لیجئے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن

عمر بن الخطاب نے فرمایا ہاں میں نماز پڑھو لگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام میں اس کے لئے کوئی حصہ اور بہرہ نہیں سو حضرت عمر نے نماز پڑھی اس حال میں کہ آپ کے زخم سے خون بہتا تھا یہاں تک کہ معنی سیر کے ہیں اور ایک نایت میں یوں آیا کہ زخمی ہو گئے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب کھا تھا کہ سرخ مرغ نے آپ کے کچھ کے مار میں سواتے تھے ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا میں نے ایک خواب کھا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ مجھے شخص عجمی شہید کرے سواتے نام کو گون کو بہت سی اسی نصیحتوں کو وصیت کی جو نفع دینے والی تھیں + توطا میں بھی بن عبدالرحمن بن عاتب سے روایت ہے کہ انہوں نے شتر سواروں میں حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ عمر کیا جنہیں عمرو بن العاص بھی تھے اور عمر بن الخطاب پانی کے قریب کھڑے تھے وہی من اتر پڑے۔ صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت ہوئی اور قافلہ میں پانی نہ تھا تب حضرت عمر موصی ہوئے یہاں تک کہ پانی کے پاس آکر جہاں جہاں کپڑے پر نجاست احلام کا اثر تھا دھوئے لگے اتنے میں خوب روشنی ہو گئی پس عمرو بن العاص حضرت عمر بن الخطاب سے کہا اب تو صبح ہو گئی اگر پاس کپڑے نہیں آپ اس کپڑے کو رہنے دیجیے وہ دوا لا جائیڈ اور پھر آپ کپڑوں سے نماز پڑھ لیجئے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن

۲۱۵

کی بات ہے اگر کئے کپڑے پائے تو کیا سب لوگوں کے پاس کئی کپڑے ہو سکتے ہیں والد اگر مین یہ کام کروں تو لوگوں کے لئے سنت ہو جاوے بلکہ جہان نجاست معلوم ہوگی مین اس کپڑے کو دھو ڈالتا ہوں اور جہان نہ معلوم ہوگی پانی چھڑک دیتا ہوں +

موطا میں سعید بن اسید روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی رتے جھگڑتے آئے سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اُس کے حق فیصلہ لکھا یہودی نے آپ سے کہا والدہ تم نے سچا فیصلہ کیا حضرت عمر نے اُسے ایک ڈراما لڑا کہ اُنہیں کیسی خوشامد بری معلوم ہوتی تھی اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا یہودی کچھ بات باہم اپنی کتابوں میں پتے ہیں کہ جو قاضی سچا فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں در بائیں فرشتے ہوتے ہیں مسیح راہ بتاتے ہیں در حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہیں جب تک حق پر چہرہ اگر جب حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی اُسے چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں +

موطا میں محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب لوگوں میں بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف لیکے اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے آپ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ بے وضو قرآن مجید پڑھتے ہیں پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسکا فتویٰ تجھے کہنے دیا کیا مسئلہ ہے

و اعجابك يا عمن و بن العاص
لئن كنت تجد ثيابا فكل الناس
يجد ثيابا والله لو فعلتها
لكان سنتا بل اغسل ما رايت
وانضم ما لم ارا عن سعيد بن
المسيب ان مسلما ويهو ديا
اختصا على عمر فرأى الحق لليهودي
فقضى له عهده فقال لليهودي
والله لقد قضيت بالحق فغضب به
عمر بالذلة وقال وما يدريك فقال
اليهودي والله انا نجد في التوراة
انه ليس قاض يقضى بالحق الا كان
عن يمين ملك وشماله ملك
ليسدا دانه ويوفقانه للحق
فا دام مع الحق فاذا ترك الحق
عمر جا وتركاه عن محمد بن
سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهو يقرأ القرآن
فذهب حاجته ثم
رجع وهو يقرأ القرآن فقال له
رجل يا امير المؤمنين اتعرق ولست
على وضوء فقال عمر من فذلك فدا
رواهما مالك في الموطا عن

موطا میں محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب لوگوں میں بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف لیکے اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے آپ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ بے وضو قرآن مجید پڑھتے ہیں پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسکا فتویٰ تجھے کہنے دیا کیا مسئلہ ہے

منها في تلك الصائفة فيبعث بها الحار واج النبي صلى الله عليه وسلم ويكون الذي يبعث به الى حفصة ابنته من اخذ ذلك فاما كان فيه نقصان كان في خط حفصة قال فجعل تلك الصائفة من لحم تلك الجزر وبعث بها الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وامر بها ببقية من لحم تلك الجزر ففهم قد عا عليه المهاجرين والانصار رواه مالك في الموطا وفي رواية عن ام المؤمنين عائشة وعلى بن ابى طالب رضي سنها الفاروق فرق بين الحق والباطل عن زيد بن اسلم قال كتب ابو عبيدة بن الجراح الى عمر بن الخطاب يذكر لجموعا من الروم وما يتخوف من امرهم فكتب اليه عمر امّا بعد فانه مهما ينزل بعبد مومن منزل شدة يجعل الله بعده فرحا وانّه لن يغلب عسرا ايسرين

اس سوسے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو بھیجے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین کو بھیجا کرتے تھے سو اگر اس چیز میں کمی ہوتی اور بٹے تھے تو سوتیلی رو جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے میں کمی ہوتی (راوی کہتے ہیں) اس وقت بھی حضرت عمر نے ان کو کھڑوں کو اس اونٹنی کے گوشت سے بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو اس پہلے بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا اپنے اُسکے پکانے کا حکم فرمایا اور انصار و مهاجرین کی دعوت کی۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالب رضی سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اسلئے رکھا کہ انہوں نے جھوٹ اور سچ میں مددائی الیٰی متوکل امین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکروں اور انکے کاموں سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب لکھا۔ حمد و ثنا کے بعد معلوم ہو کہ مومن بندے پر جب کوئی سختی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ جیل جلالہ اُسکے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور ایک سختی دو آسانیاں پر غالب ہو سکتی ہے

منها في تلك الصائفة فيبعث بها الحار واج النبي صلى الله عليه وسلم ويكون الذي يبعث به الى حفصة ابنته من اخذ ذلك فاما كان فيه نقصان كان في خط حفصة قال فجعل تلك الصائفة من لحم تلك الجزر وبعث بها الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وامر بها ببقية من لحم تلك الجزر ففهم قد عا عليه المهاجرين والانصار رواه مالك في الموطا وفي رواية عن ام المؤمنين عائشة وعلى بن ابى طالب رضي سنها الفاروق فرق بين الحق والباطل عن زيد بن اسلم قال كتب ابو عبيدة بن الجراح الى عمر بن الخطاب يذكر لجموعا من الروم وما يتخوف من امرهم فكتب اليه عمر امّا بعد فانه مهما ينزل بعبد مومن منزل شدة يجعل الله بعده فرحا وانّه لن يغلب عسرا ايسرين

منها في تلك الصائفة فيبعث بها الحار واج النبي صلى الله عليه وسلم ويكون الذي يبعث به الى حفصة ابنته من اخذ ذلك فاما كان فيه نقصان كان في خط حفصة قال فجعل تلك الصائفة من لحم تلك الجزر وبعث بها الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وامر بها ببقية من لحم تلك الجزر ففهم قد عا عليه المهاجرين والانصار رواه مالك في الموطا وفي رواية عن ام المؤمنين عائشة وعلى بن ابى طالب رضي سنها الفاروق فرق بين الحق والباطل عن زيد بن اسلم قال كتب ابو عبيدة بن الجراح الى عمر بن الخطاب يذكر لجموعا من الروم وما يتخوف من امرهم فكتب اليه عمر امّا بعد فانه مهما ينزل بعبد مومن منزل شدة يجعل الله بعده فرحا وانّه لن يغلب عسرا ايسرين

بجسب تطویل القراءۃ و قد غلبت علیہا ۱۲

وَاللّٰهُ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَكُمْ تَفْعَلُونَ
رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ اللَّهُمَّ
لَا تَجْعَلْ قَتْلِي بَيْدَ رَجُلٍ صَلَّكَ
سَجْدَةً وَاحِدَةً يُجَاجِفِي بِهَا عِنْدَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ شَهَادَةً فِي
سَبِيلِكَ وَوَفَاةً بِبَيْدِ رَسُولِكَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا
اخْتَارَهَا إِلَّا اخْتَفِيًّا إِلَّا
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَإِنَّهُ
لَمَّا هَمَّ بِالْهَجْدَةِ
تَقَلَّدَ سَيْفَهُ وَتَنَكَّبَ قَوْسَهُ وَ
انْقَضَى فِي يَدِهِ اسْمُهُمَا وَاتَى الْكَعْبَةَ
وَاشْرَافَ قُرَيْشٍ بَفَنَائِهَا فَطَافَ
سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَقَامِ
ثُمَّ اتَى حَلَقَهُمْ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَقَالَ
شَهِدِ الْوَجْهَ مِنْ أَرَادَ أَنْ تَنْكُلَ
أُمَّهُ وَيَتْرُو وَلَدَهُ وَيُرْمِلَ زَوْجَتَهُ
فَلْيَأْتِنِي وَرَاءَ هَذَا الْوَلَدِ فَإِنَّهُ نَهَى أَحَدَهُ

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے کہ
ایمان والو مصیبتوں اور کفار کے مقابلہ میں صبر کرو اور
جہاد پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ
توطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب
فرمایا کرتے تھے خداوند! مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے
موت قتل کراؤ جو نبی تیرے لئے ایک سجدہ بھی کیا ہو
کہ سب ادا اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے
تیرے پاس جھک جائے۔ موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ عمر بن خطاب فرماتے تھے اے پرہیزگار! میں تیری ہر
شہید ہونا چاہتا ہوں اور تیرے رسول کے شہر میں
مرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ
میں سوائے عمر بن خطاب کے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے
کلمہ کلاہرت کی ہو جب عمر بن خطاب نے ہجرت کا ارادہ
کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی
ہر ترکش سے تیر کا لکر ہاتھ میں لئے اور کہہ میں آئے
اُسوقت کعبہ کے صحن میں اشراف قریش موجود
تھے آپ نے ساتھ بارطواف کیا پھر مقام کے پاس
دھر کعبہ نماز پڑھی اور قریش کے حلقوں پر الگ الگ گز
ر کر کے فرمایا تمہارے منہ بڑے ہوں جو کوئی اپنی
مان کو اپنے اوپر نہ کرے اور اپنے بچوں کو تیرے چھوڑ
اور اپنی بیوی کو زانیہ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان
میں دو کعبہ کے پاس بیٹھ ہے۔ ظکری ملاقات کو سوائے
میں سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ لگا۔ + + +

بجسب تطویل القراءۃ و قد غلبت علیہا ۱۲

عن الشافعي عن عطاء بن رباح عن الامام القاسم المالكي وهو

بجلاوت رکه ویران و تلابین بسنت یقین

عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب کان یا کل خبز البهمن دعی رجل من اهل البادية فجعل يأكل ویبتعم باللقمه وضر الصفقة فقال له عمر کانک مفتقر فقال له فقال والله ما اکت سمعنا ولا سرائت اکلا ب من ذل وکذا فقال عمر لا اکل البهمن فقال یحیی الناس من الی فایحیی واه مالک عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب ادراجا بر بن عبد الله ومعه حمال الحیر فقال له هذا فقال امیر المومنین قرمنا اللحم فاشتریت به رهیر لحمنا فقال عمر ما یرید احدکم ان طوی بطنه عن جاره واهن الله این تذهب عدک هذه الایم ذهبتم کلها تکرم فی حیو تکرم الدنیا استقم بهار واه مالک عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب بقول کرما المومن تقوا ه وینه حسبه وهر و نه خلق و بجرة والجن غرایز یضمها الله

موطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کبھی سے لگا کر دلی کھا رہے تھے ایک جنگلی آیا اپنے اسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی کرنے لگا پھر یہ گئی کا سیل کھیل دلی کے ساتھ کھا گیا حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا مذہب ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اتنے عرصے سے خود کو کھا یا نہ کیسے کھاتے دیکھا اسوجہ کہ اس نے یہاں ایک ت سے قطع تھا اور ذکر سمعہ تکلیف میں تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی گئی نہ کھاؤں گا جب تک لوگ پہلی سی حالت پر نہ ہو جائیں (یعنی قطع جا رہے اور ازرا فی ہو جاوے) پھر وہاں میں یحیی بن سعید روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جابر بن عبد الله کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک گشت کا بچہ حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ کیا ہے جواب ہاں امیر المؤمنینؓ گوشت کی خوشبو تھی سنا کی دھم کا گوشت خرید کر لایا ان حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم میں کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ اپنے پیٹ کو ارا کر اپنے پیٹ سے اور چارو بجائی کو کھلائے تمہارا خیالوں سے آیت کہاں گئی کہ تم نے اپنے برے دنیا ہی میں اٹھائے اور خوب فائدے اٹھائیے موطا میں یحیی بن سعید روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی الله عنہ فرمایا کرتے تھے تو من کی عزت لغو ہے میں ہے اور دین اسکی مشرافت ہے اور مروت اسکا خلق ہے۔ بہادر سی اور نامرد سی دونوں جیل مضمتین میں جنہیں اللہ چاہتا ہے رکھتا ہے

كتاب الله فقد ربه رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجنا
 والذي نفسه بيده لولا أن يقول الناس لار
 عمر بن الخطاب فكتاب الله لكتبها الشيخ و
 الشيخه اذا زينا فارجموها البيت فانا
 قد قرأناها قال سعيد بن المسيب
 فما النسخ ذوالحجة حتى قتل عمر
 بن خطاب رحمه الله رواه مالك
 عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
 أن عمر بن الخطاب رأى على
 طلحة بن عبيد الله ثوباً مصبوغاً
 وهو في مرفق قال عمر ما هذا
 الثوب المصبوغ يا طلحة فقال
 طلحة يا امير المؤمنين انما هو
 مدر فقال عمر انكوايها الرهط
 ائمة يقتدى بكم الناس فلو ان
 رجلاً جاهلاً رأى هذا الثوب
 يقال إن طلحة بن عبيد الله قد كان
 يلبس الثياب المصبغة في الاحرام
 فلا تلبسوا ايها الرهط شيئاً من
 هذه الثياب المصبغة رواه مالك
 عن ابن مسعود قال لو علم وضع في كفة
 ميزان ووضع علم احياء الارض في كفة
 لرجح عمر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور
 پہننے بھی لوگوں کو رجم کیا۔ اُس ذات کی قسم
 جسکے بقول قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے اس بات
 کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ یوں کہنے لگیں گے کہ عمر نے کتاب
 میں یاد دہانی کی تو میں اس آیت کو ضرور لکھ دیتا مگر
 اور عورت جب تک کہ میں تو اُن دنوں کو شکر کرنا چاہتا
 رہتا تھا کہ میں اس آیت کو قرآن میں پڑھا ہوں پھر سنو
 جو اُمی اسعید بن اسیتہ بن زید کا پورا مہینہ گزرا
 تھا کہ حضرت عمر شہید ہو گئے تو طاہر بن عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام میں رنگین کیا
 پہنے ہوئے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ بن زید
 کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ تو
 مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا
 لوگو تم لوگوں کے امام ہو اور لوگ تمہاری
 پیروی کرتے ہیں اگر کوئی نادان آدمی اس
 رنگین کپڑے کو دیکھیں گے تو یوں ہی کہیں گے
 کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام میں رنگین کپڑے
 پہنتے ہیں سو تم اُسے صحابہ کی جماعتوں میں رنگین
 کپڑوں میں سے کچھ نہ پہنو۔

[illegible]

۱۱

لَوْ نَقَصَ الْمَالُ وَهَلَكَ لَفُتْنَا ه
فَقَالَ عُمَرُ اِذَا يَافِئَتْ فِدَاكَ
وَرَأَى عِبْدَ اللَّهِ فَقَالَ هَجَلٌ مِنْ جِلْسَاءِ عَمْرٍ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ جَعَلْتَهُ قَرَضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ
جَعَلْتَهُ قَرَضًا فَاخَذَ عُمَرُ رَأْسَ الْمَالِ وَنَصَفَ
رَجُلًا فَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ نَصْفَ رَجُلٍ
الْمَالِ عَنْ هَمْدِ بْنِ شَهَابٍ نَالُ الرَّهْمِيِّ عَنْ
بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ خَوْلَةَ بَنَتْ حَكِيمًا دَخَلَ عَلَى عَمْرِو
بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ رُبْعِيَّةَ بِنَ أُمِّئْتٍ تَعْتَمِدُ
بِامْرَأَةٍ مَوْلَاةٍ فَجَلَّتْ مِنْهَا فَخَرَّجَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فِرْعَانِيًّا يُرَادُّهُ فَقَالَ هَذِهِ الْمَتْعَةُ لَوْ كُنْتُ
لَقَدِمْتُ فِيهَا لِرَجُلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ
أَنَّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَقْبَى بَنِي كَاهِلٍ لَوْ يَشْرِيهِ عَلَيْهِ
الْإِجْلُ وَأَمْرَاءُ فَقَالَ هَذَا السَّكَّامُ الشَّرُّ لَا
أَجِيزُهُ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لِرَجُلٍ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ
الثَّلَاثَةُ كَلَّهَا وَهَامَا لَكَ فِي الْمَوْطَا بِأَسَانِيدٍ
صَحِيحَةٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ مَالِكٍ
إِنَّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَسَّمُ مَرْوَلَيْنِ نِسَاءً مِنْ
نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فِي بَيْتِهِ مَرْوَلِيَةً فَقَالَ بَعْضُ مَنْ
عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اعْطِ هَذِهِ ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّمَ الْقَى عِنْدَكَ يَرِيدُونَ أَمْ كُنْتُمْ بَنَتْ عَلَى
فَقَالَ عُمَرُ قَسْلِيْطُ الْحَقِّ وَامْ سَلِيْطُ الْمَنَسَاءِ الْإِنْفَاءِ
مَنْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّمَ قَالَ عُمَرُ نَاهَاكَ أَنْ تَقْرَأَ

اے امیر المؤمنین تمہیں یہ بات لائق نہیں ہے اگر فرضاً
مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو ہمیں اسکی ضمانت دینی
ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہیں یہ دیکھو عبداللہ کو جبکہ وہ
مگر عبید اللہ نے وہی جواب دیا تھے میں ایک شخص حضرت
عمر کے ہم نشینوں میں (عبدالرحمن بن عوف) بول اٹھے
اے امیر المؤمنین تم اسے اگر مضارب کو دو تو بہت بڑھچکا
آپنے اُنکے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا وہ عبید
و عبید اللہ نے اوصاف نفع حاصل کیا۔
مروطامین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت
حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگیں
کہ ربیعہ بن ایسہ نے ایک مملوکہ عورت سے
مشترک کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے
اور فرمایا یہ متدہ ہے اگر میں اسکی پہلے سے نفی
کر دیتا تو ضرور اُسے نیک کرنا مروطامین ابو زبیر کی ہے روایت
کہ میں نے ایک پاس ایک ایسے مملوک کا ذکر کیا جس نے ایک عروہ ایک
عورت کے ساتھ گواہ تھا آپنے فرمایا یہ چوری ہے کچھ نکاح جو میں آ
جائے نہیں رکھتا اگر میں پہلے سے لے لیا کہ چاہتا تو ضرور دھرم کرنا
جائے میں اب اسے روایت کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہیں عمر بن الخطاب کی عورت
جاءتیم کہیں ایک عورت سے لیا گیا پس انہی نے شہر سے نکل کر
مسا جیو کہا وہی ابو زبیر سے چار دینت رسول کو دیکھو جو کچھ نکاح میں
اور اس کی عروہ ام کلثوم بنت علی نہیں حضرت عمر فرمایا ام سلیطہ نے
عروہ ام سلیطہ سے نکاح کیا وہ میں جنوں کی رسول اکرم کی عورت
عروہ ام سلیطہ سے نکاح کیا وہ میں جنوں کی رسول اکرم کی عورت

ابو زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگیں کہ ربیعہ بن ایسہ نے ایک مملوکہ عورت سے مشترک کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور فرمایا یہ متدہ ہے اگر میں اسکی پہلے سے نفی کر دیتا تو ضرور اُسے نیک کرنا مروطامین ابو زبیر کی ہے روایت کہ میں نے ایک پاس ایک ایسے مملوک کا ذکر کیا جس نے ایک عروہ ایک عورت کے ساتھ گواہ تھا آپنے فرمایا یہ چوری ہے کچھ نکاح جو میں آجائے نہیں رکھتا اگر میں پہلے سے لے لیا کہ چاہتا تو ضرور دھرم کرنا جائے میں اب اسے روایت کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہیں عمر بن الخطاب کی عورت جاءتیم کہیں ایک عورت سے لیا گیا پس انہی نے شہر سے نکل کر مسا جیو کہا وہی ابو زبیر سے چار دینت رسول کو دیکھو جو کچھ نکاح میں اور اس کی عروہ ام کلثوم بنت علی نہیں حضرت عمر فرمایا ام سلیطہ نے عروہ ام سلیطہ سے نکاح کیا وہ میں جنوں کی رسول اکرم کی عورت عروہ ام سلیطہ سے نکاح کیا وہ میں جنوں کی رسول اکرم کی عورت

[illegible]

دو نون جوتیان مجھے دیکر فرمایا اے ابوہریرہ میرے
دو نون جوتیان لیجا اور اس بلخ کے چھپے جو کوئی
آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ
خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اس پر اسکا دل تھین
کر نیا لاجو تو اسے بہشت کی خوشخبری دے سورسے
پہلے میں حضرت عمر سے لانا تو نچ پوچھا اے ابوہریرہ یہ کس
جوتیان میں میں نے کہا یہ دو نون جوتیان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین مجھے ان دو نون کے ساتھ
بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی
گواہی دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر
اسکا دل تھین کر نیا لاجو تو اسے میں جنت کی اخبار
دون حضرت عمر نے یہ سن کر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ
میں تڑپ کر کہل گر پڑا پھر فرمایا اے ابوہریرہ پھر جاسو میں
صلیم کے پاس پھر آیا اور رو کر حایت چاہی اتنے
میں عمر نہ بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم قدم آئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے
ابوہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں عمر
رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ
آپ نے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمر کو اسکی
خبر دئی سو عمر نے میرے پیچھے میں ایسا مارا اور
دھکا دیا کہ میں چوتروں کے بل گر پڑا اور کہا پھر
جا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر اس تمہارے کرنے پر کتنا عفت ہو کہا

ہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال
 انھب بنعلی ہاتین فمن لقیك
 وراہذا الحائط یشہد ان لا الہ
 الا اللہ مستیقنا بها قلب فبشرہ
 بالجنة وكما قال من لقیك عمر
 فقال ما ہاتان النعلان یا ہا ہریرۃ
 فقلت ہاتان نعل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی
 ہما من لقیك یشہد ان لا الہ
 الا اللہ مستیقنا بها قلبہ بشرک
 الجنة فضرب عمر بن تلدیق
 فخرت لا ستی فقال ارجع
 با ہریرۃ فرجعت الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہشت بالیچا ورکبی عمر
 ذاہو علی اثری فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک
 با ہریرۃ فقلت لقیك عمر
 فبشرک بالجنة بعثنی بہ فخر
 بن تلدیق ضربہ فخر مات
 فسی فقال ارجع قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر
 احملک علی ما فعلت قال

دونون جوتیان مجھے دیکر فرمایا اے ابو ہریرہ میرا
 دونون جوتیان لیجا اور اس بلغ کے پیچھے جو کوئی
 آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ
 خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اس کا دل تغیر
 کر نہ لایا ہو تو اسے بہشت کی خوشخبری دے سو بے
 پہلے میں حضرت عمر سے لایا انھوں نے چھپکے ابو ہریرہ کی
 جوتیان میں میں نے کہا یہ دونون جوتیان حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھے ان دونوں کے ساتھ
 بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی
 گواہی دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر
 اس کا دل یقین کر نہ لایا ہو تو اسے میں جنت کی بشارت
 دوں حضرت عمر نے یہ سن کر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ
 میں تڑپ کر بل گر پڑا پھر فرمایا ابو ہریرہ میرا جو من
 صلیم کے پاس پھر آیا اور رو کر حایت چاہی اتنے
 میں عرض بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدام
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
 ابو ہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں عمر
 رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ
 آپ نے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمر کو اسکی
 خبر دی سو عمر نے میرے سینے میں ایسا مارا اور
 دھکا دیا کہ میں چوڑھون کے بل گر پڑا اور کہا پھر
 جا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اے عمر اس تمہارے کرنے پر کیا باعث ہو کہا

شافيا فنزلت هذه الآية هل
 انتم منتهمون فقال عبد الله
 رواه ابو داود وعن امير المؤمنين
 عبد بن الخطاب رضي الله عنه قال
 سمعت هشام بن حكيم بن حزام
 يقرأ سورة الفرقان على غير
 ما افترأها وكان رسول الله صلى
 الله عليه وسلم اقرأنيها فذكرت
 ان اعجل علي ثم امهلته حتى
 انصرف ثم لبثت به مدة فحجت
 به رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقلت يا رسول الله
 اني سمعت هذا يقرأ سورة
 الفرقان على غير ما افترأنيها
 فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اُرسلنا قراء القرآن
 التي سمعته يقرأ فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال لي قراءات
 فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل
 على سبعة احرف فاقرا او اما
 تبشرا منه رواه البخاري والمسلم
 واللفظ لمسلم امير المؤمنين
 امام المتقين عبد الله بن

كافي في فضله فرا اسوقت به آيت نازل جولي قبل انتم
 منتهمون - يعني کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
 فرمایا ہم باز ہے۔ بخاری مسلم میں عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن
 حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا مگر جبرج
 میں اس سورت کو پڑھتا تھا اور جبرج رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اس کے مخالف
 سون میں قریب تھا کہ اسکے پڑھنے اور لڑنے میں جبرج
 کروں مگر میں نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
 فارغ ہو گیا پھر میں اس کی گردن میں اپنی چادر ڈال کر
 گسیٹا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض
 کیا اے رسول خدا میں نے اسے سورہ فرقان پڑھتے
 سنا مگر جبرج آپ نے مجھے پڑھایا اس کے مخالف - آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو مجھ سے
 پھر ہشام سے فرمایا کہ سورہ فرقان پڑھا اس نے اس
 پڑھی جیسا میں نے اسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو مجھ پر اتار کر
 گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
 پڑھو میں نے بھی پڑھا فرمایا اس طرح بھی یہ سورت اتاری
 گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پڑھا گیا ہے پس
 جبرج آسان معلوم ہو پڑھو
 حضرت امیر المؤمنین امام المتقين
 عبد اللہ بن عثمان ابو بکر

کافي في فضله فرا اسوقت به آيت نازل جولي قبل انتم
 منتهمون - يعني کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
 فرمایا ہم باز ہے۔ بخاری مسلم میں عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن
 حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا مگر جبرج
 میں اس سورت کو پڑھتا تھا اور جبرج رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اس کے مخالف
 سون میں قریب تھا کہ اسکے پڑھنے اور لڑنے میں جبرج
 کروں مگر میں نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
 فارغ ہو گیا پھر میں اس کی گردن میں اپنی چادر ڈال کر
 گسیٹا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض
 کیا اے رسول خدا میں نے اسے سورہ فرقان پڑھتے
 سنا مگر جبرج آپ نے مجھے پڑھایا اس کے مخالف - آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو مجھ سے
 پھر ہشام سے فرمایا کہ سورہ فرقان پڑھا اس نے اس
 پڑھی جیسا میں نے اسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو مجھ پر اتار کر
 گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
 پڑھو میں نے بھی پڑھا فرمایا اس طرح بھی یہ سورت اتاری
 گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پڑھا گیا ہے پس
 جبرج آسان معلوم ہو پڑھو
 حضرت امیر المؤمنین امام المتقين
 عبد اللہ بن عثمان ابو بکر

واللفظ لمسلم امير المؤمنين امام المتقين عبد الله بن
 عثمان ابو بکر
 واللفظ لمسلم امير المؤمنين امام المتقين عبد الله بن
 عثمان ابو بکر

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
الْعَلِيِّ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ أَبُو حَفْصٍ
الْفَارُوقِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ
عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُصَيْنٍ
وَالدُّوسِيِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُسَوِّقُ بَقْرَةً
إِذَا عَيْسَى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ لَا تَأْمَلْ تُخَلِّقُ
لِهَذَا وَإِنَّهَا خُلِقَتْ لِحِمَاةِ الْأَرْضِ
فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بِقَرَّةٍ
تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ أَنَا
أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٍو مَا هُمَا شَرٌّ وَقَالَ
بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَى
الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَاخْذَمَهَا
فَادْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْفَذَهَا
فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ
السَّبْتِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا عَيْسَى
فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذَنْبٌ
عَلَيْكَ فَقَالَ أَوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ
وَعَمْرٍو مَا هُمَا شَرٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالْمُسْلِمُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ

صدق حقیق اور حضرت امیر
المؤمنین امام المسلمین ابو حفص
فاروق عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل میں
تجاری مسلمین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
وقت ایک شخص بیل کو بانکے لئے جاتا تھا جب
تھک گیا تو اُس پر سوار ہو گیا۔ بیل بولا ہم سواری
کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ ہاں زمین کی
کشت کار کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں
نے منعجب ہو کر کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کی بات
کرنے پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے
حالانکہ اُس مقام پر یہ دو صاحب تھے پھر ابو ہریرہ کہ
ایک بار وقت ایک شخص اپنی کبریوں کی ریڑھ میں لٹکا کر لے گیا
نئے اُس ریڑھ کی ایک کبری پر چل گیا اور کبری پکڑ کر لچلا
تفن میں اُس کا لٹکا چوچا اور پھر اُسے ساس کبری کو چھڑا
پس اس شخص سے بھڑ بھڑا اچھا سب دن اس کبریا کو نہ
ہوگا جلد کہ میرے کالوں کی چھڑا لگاؤ پس لوگوں نے تعجب ہو کر
سبحان اللہ بھڑایا بولتا ہے حضور نے فرمایا میں اسے کلام اللہ
پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں صحابہ تھے
تجاری ہیں ابن ابی لیکہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ابن عباس یقول وضم عمر
 علی سرین قتلہ الفہ الثاس
 یدعون ویصلون قبل ان
 یرفع وانا فیہم فلم یرع
 الا رجل اخذ منکبى فاذا علی
 ترحم علی عمر و قال ما خلفت
 احدا احب الی ان اتقی الله یمنی
 عملہ منک وایعمر الله انی کنت
 لا ظن ان یجعلک مع صاحبیک
 وحسبت انی کنت کثیر السهم
 النبی صلی الله علیہ وسلم یقول
 ذهبت انا و ابو بکر وعمر و خلک
 انا و ابو بکر وعمر و خرجت انا
 و ابو بکر وعمر و فی روایہ اخری
 عنه قال انی لواقف فی قوف
 فدعوا الله لعمرو قد وضم علی
 سرین اذ ارجل من خلفہ
 وضم مرفقہ علی منکبى یقول
 یرحمک الله انی لا رجوا ان
 یجعلک الله مع صاحبیک لا انی
 کثیرا ما کنت اسفم رسول الله
 صلی الله علیہ وسلم یقول
 کنت و ابو بکر وعمر فطعت و ابو بکر

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے
 بد جب تختہ پر چل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن سینا یا
 توجانہ اٹھنے سے پہلے لوگ مائے خیر کرنے اور رحمتیں
 بھیجنے لگے اسوقت میں بھی انھیں میں تھا مجھے کسی چیز نے
 بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
 منڈے سے اگر کپڑے میں مڑا کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
 علیؓ ہیں اول تو انہوں نے حضرت عمرؓ پر رحمت بھیجی پھر فرمایا
 عمر بن الخطابؓ رسول اللہؐ کی عقیقہ اپنے اپنی کچھ سی خصلتوں پر کیا
 چھو کہ وہ آپؐ سے زیادہ مجھے محبوب ہیں طاقات کرو میں ان کے
 ساتھ مثل اُسکی کہ میں اس بات کا یقین کرتا ہوں کہ تمہیں
 دونوں بابر کے تھے خدا کا ملاؤ اور میں اس کو بھی مانتا ہوں
 کہ بابر رسول اللہؐ کے منہ سے نکلا ہے کہ فرماتے تھے فلا نے کام کو
 میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے ظانی سمجھتا ہوں ابوبکرؓ و عمرؓ کو فلا نے
 یہ کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے اور دوسری رعایت میں اس سے
 فرماتے ہیں کہ میں تم کے لوگوں میں کھڑا تھا بس انہوں نے
 حضرت عمرؓ کے لئے دعا سے خیر لگی سوا میں کہ تمہیں کھانا لگے
 تختہ پر کھڑے تھے اتنے میں ایک شخص مجھ پر آکر پیر نہ ڈھون
 اپنی کہنیاں رکھا کرتا تھا اسے عمرو بن الخطابؓ خدا
 تمہیں رحم کرے بلاشبہ مجھ پر تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں شہید
 دونوں بابرؓ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ملائے (قبر میں یا
 میں) کیونکہ میں رسول اللہؐ سے ہمہ اکثر سنتا تھا فرماتے
 تھے فلا نے مکان میں میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے
 فلا کا دم میں نے اور ابوبکرؓ سے سرنے کیا

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے
 بد جب تختہ پر چل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن سینا یا
 توجانہ اٹھنے سے پہلے لوگ مائے خیر کرنے اور رحمتیں
 بھیجنے لگے اسوقت میں بھی انھیں میں تھا مجھ سے کسی چیز نے
 بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
 منڈے سے اگر کپڑے میں مڑا کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
 علیؓ ہیں اول تو انہوں نے حضرت عمرؓ پر رحمت بھیجی پھر فرمایا
 عمر بن الخطابؓ رسول اللہؐ کی عقیقہ اپنے اپنی کچھ سی خصلتوں پر کیا
 چھو کہ وہ آپؐ سے زیادہ مجھے محبوب ہیں طاقات کرو میں ان کے
 ساتھ مثل اُسکی کہ میں اس بات کا یقین کرتا ہوں کہ تمہیں
 دونوں بابر کے تھے خدا کا ملاؤ اور میں اس کو بھی مانتا ہوں
 کہ بابر رسول اللہؐ کے منہ سے نکلا ہے کہ فرماتے تھے فلا نے کام کو
 میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے ظانی سمجھتا ہوں ابوبکرؓ و عمرؓ کو فلا نے
 یہ کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے اور دوسری رعایت میں اس سے
 فرماتے ہیں کہ میں تم کے لوگوں میں کھڑا تھا بس انہوں نے
 حضرت عمرؓ کے لئے دعا سے خیر لگی سوا میں کہ تمہیں کھانا لگے
 تختہ پر کھڑے تھے اتنے میں ایک شخص مجھ پر آکر پیر نہ ڈھون
 اپنی کہنیاں رکھا کرتا تھا اسے عمرو بن الخطابؓ خدا
 تمہیں رحم کرے بلاشبہ مجھ پر تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں شہید
 دونوں بابرؓ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ملائے (قبر میں یا
 میں) کیونکہ میں رسول اللہؐ سے ہمہ اکثر سنتا تھا فرماتے
 تھے فلا نے مکان میں میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے
 فلا کا دم میں نے اور ابوبکرؓ سے سرنے کیا

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے
 بد جب تختہ پر چل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن سینا یا
 توجانہ اٹھنے سے پہلے لوگ مائے خیر کرنے اور رحمتیں
 بھیجنے لگے اسوقت میں بھی انھیں میں تھا مجھ سے کسی چیز نے
 بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
 منڈے سے اگر کپڑے میں مڑا کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
 علیؓ ہیں اول تو انہوں نے حضرت عمرؓ پر رحمت بھیجی پھر فرمایا
 عمر بن الخطابؓ رسول اللہؐ کی عقیقہ اپنے اپنی کچھ سی خصلتوں پر کیا
 چھو کہ وہ آپؐ سے زیادہ مجھے محبوب ہیں طاقات کرو میں ان کے
 ساتھ مثل اُسکی کہ میں اس بات کا یقین کرتا ہوں کہ تمہیں
 دونوں بابر کے تھے خدا کا ملاؤ اور میں اس کو بھی مانتا ہوں
 کہ بابر رسول اللہؐ کے منہ سے نکلا ہے کہ فرماتے تھے فلا نے کام کو
 میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے ظانی سمجھتا ہوں ابوبکرؓ و عمرؓ کو فلا نے
 یہ کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے اور دوسری رعایت میں اس سے
 فرماتے ہیں کہ میں تم کے لوگوں میں کھڑا تھا بس انہوں نے
 حضرت عمرؓ کے لئے دعا سے خیر لگی سوا میں کہ تمہیں کھانا لگے
 تختہ پر کھڑے تھے اتنے میں ایک شخص مجھ پر آکر پیر نہ ڈھون
 اپنی کہنیاں رکھا کرتا تھا اسے عمرو بن الخطابؓ خدا
 تمہیں رحم کرے بلاشبہ مجھ پر تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں شہید
 دونوں بابرؓ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ملائے (قبر میں یا
 میں) کیونکہ میں رسول اللہؐ سے ہمہ اکثر سنتا تھا فرماتے
 تھے فلا نے مکان میں میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے
 فلا کا دم میں نے اور ابوبکرؓ سے سرنے کیا

وعمر وانطلقت وابوبكر وعمر دخلت و
 ابوبكر وعمر خرجت وابوبكر وعمر فالتقت
 فاذا اعل بن ابی طالب رواه البخاری
 ومسلم عن ابی سعید الخدری
 رضی الله عنه أن النبی صلی الله
 علیه وسلم قال ان اهل الجنة
 لیترءون اهل علیین کما
 ترون الکوکب الدری فی
 فلق السماء وان ابابکر وعمر
 فی ثلثهم وانعمارواہ فی شرح
 الشیخ وروی نحوه ابوداؤد
 والترمذی وابن ماجہ
 القدی فی عن انس بن مالک
 رضی الله عنه قال قال رسول
 الله صلی الله علیه وسلم ابی
 بکر وعمر سید اکھول اهل
 الجنة من الاولین والآخرین
 الا النبیین والمرسلین رواه
 الترمذی وابن ماجہ عن علی
 بن ابی طالب کثر ما لہ وکثر
 حدیثہ عن النبی صلی الله علیه وسلم
 قال قال رسول
 الله صلی الله علیه وسلم ان ابی بکر وعمر
 بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رواه

فلا نے مقام میں میں اور ابوبکر اور عمر علیہ السلام
 مسجد میں میں اور ابوبکر اور عمر داخل ہوئے فلا نے
 مکان سے میں اور ابوبکر اور عمر علیہ السلام (ابن عباس رضی
 اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے جوڑ کر دیکھا تو وہ علی بن
 ابی طالب تھے۔ شرح اسناد میں ابوسعید خدری
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والون کو ابی
 دیکھیں گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے
 کناروں میں چمکتا دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر و
 عمر اہل علیین میں سے ہوں گے اور یہ دونوں ان کے
 مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہیں یہی روایت ابوداؤد
 اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گواہان
 کا تفاوت ہے۔ ترمذی میں انس بن مالک رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر نبیوں اور پیغمبروں
 کے سوا پچھلے اور پہلے میں سے تمام ادھر طہر
 جنتیوں کے سردار ہیں۔ اسی حدیث کو ابن
 ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
 کیا ہے۔ ترمذی میں خذیفہ بن یسان رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم
 میں کتنی مدت رہے سو تم میرے پیچھے دو شخصوں کا ہوتا
 کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر

١٣. بحال هذا الحبيب في الأفلاك وهل في الجنة سوادا إذا ناسيتك الكهو لنتقادى أن يكونا سيعة المشيان ١٣

لم يعهد اليها عهد اناخذ به في
 امارة ولكن شئنا اليها من قبل
 انفسنا ثم استخلف ابو بكر
 رحمة الله على ابي بكر فقام و
 استقام ثم استخلف عمر رحمة
 الله عليه بن الخطاب فقام واستقام
 حتى ضرب الدين بجمراته رواه
 احمد عن نافع عن عبد الله
 بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما
 بن الخطاب غسل وكفن وصلى
 عليه وكان شهيدا قال مالك
 رحمه الله وتلك السنة فيمن قتل
 في المعركة فلم ير له حتى مات
 واما من حمل منهم فحاش
 ما شاء الله بعد ذلك فانه يغسل
 ويصلى عليه كما فعل بعمر بن
 الخطاب عليه السلام رواه
 مالك في الموطأ باسناد صحيح
 عن ابن عباس ان النبي صلى الله
 عليه وسلم قال ان الله ايتني
 بأربعة اثنين من اهل السماء
 جبرئيل وميكائيل واثنين من
 اهل الارض ابي بكر وعمر رواه الطبراني

علیہ وسلم نے چار سی طرف کوئی ایسا عہد مقرر
 نہیں کیا جس سے ہم خلافت کے باب میں کسی
 دلیل لیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہم نے اپنی
 طرف سے مقرر کیا پس ابو بکر پر اسد رحم کرے پہلے
 وہ خلیفہ ہم پر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ
 میں سید سے رہے پھر اسد کی رحمت عمر پر ہو وہ
 خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے یار کی طرح سید سے
 یہاں تک کہ دین نے راحت پائی۔ سوطا میں عبد اللہ
 ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہ غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور خزانہ
 کی ناز ان پر چھی گئی باوجودیکہ وہ شہید تھے (شہداء احد
 میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان پر حضرت ناز چھی بعض
 کہتے ہیں نہیں صوف دعا کی امام مالک کہتے ہیں
 خرقہ ان شہیدوں میں جو معرکہ قتال میں قتل کئے جائے
 اور وہیں مر جاوین مگر جو معرکہ سے زندہ اٹھائے جائیں
 کچھ جی کر مر جائیں تو انکو غسل یا جائے ناز چھی جاوے
 جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا
 قبرانی اوسط میں اور ابو نعیم علیہ میں ابن عباس
 رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار
 شخصوں سے میری مدد کی دو تو آسمان والوں میں
 ہیں جبریل اللہ میکائیل اور دوزمین والوں میں
 سے ہیں ابو بکر رضا اور عمر رضی اللہ عنہ

وَلَمْ يَأْتِ بِكِ هَذَا إِلَّا أَنْتَ، وَمَعَهَا وَخَاتَانُ قَالُوا لَيْسَ بِكِ هَذَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

والاخره رواه الدارقطني
 علي قال لا اجد احدا افضلني
 علي ابى بكر وعمر الا جلدت
 جد المفتري رواه الدارقطني
 وصححه عن مالك عن جعفر الصادق
 عن ابيه الباقر ان عليا وقف على
 عهد بن الخطاب وهو مسبيح
 وقال اقلت الغبراء ولا اظلت
 الخضراء احدا حب الى ان
 اتقى الله بصحيفته من هذا
 المسبيح وفي رواية صحيحة انه
 قال له وهو مسبيح صلى الله عليه
 ودعاه عن المغيرة قال
 ان عمر بن عبد العزيز جمع
 بنى مروان حين استخلف
 فقال ان رسول الله كانت له
 فداك فكان ينفق منها على ضعيف
 هاشم ويترج منها ايتهم و
 ان فاطمة سالتها ان يجعلها
 لها فابي فكانت كذلك في حياة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
 بما عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم

ادياره بن به دارقطني ميز شرب على كرم الصد وجهه
 روايت صح كره انهم نى فرابا من كسيكونه باون كه وهجه
 ابوبكر وعمر من بزرگ جانى والا من امير مفرى جيسى
 حدارونكا جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے
 ہوئے اور ان پر کڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کڑا
 اڑھا دیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود گئی ایسے کو اٹھایا
 اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس
 کڑا پڑے ہوئے سے مجھے زائد محبوب ہو اس بات
 میں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اُسکے صحیفہ اعمال کے
 ساتھ ملاقات کروں۔ اور صحیح روایت میں یوں ہے
 کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہ کو کہا جو وقت آپ پر کڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ تم پر
 رحمت کرے اور اسکے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرمائیے
 ابوداؤد میں منیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز
 اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کر کے کہا کہ کڑا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذک (نام باغ) تھا آپ
 امیں اہل عیال فقر اور ساکین پر خرچ کرتے اور بنی ہاشم
 کے چھوٹے بچوں پر احسان کرتے اور انکی میواؤں کا نکاح
 کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپسے ذک مانگا مگر آپ
 نہ دیا سو وہ سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسے
 کہ انکی وفات ہو گئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے
 انہوں نے بھی ذک بن رسول اللہ کے موافق عمل کیا

[illegible]

قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة ففرايت رجلاً من المشركين قد علا رجلاً من المسلمين فضربت من وراءه على حبل عاتق بالسيف فقطعت الدرع وقبل على فضممني ضمة وجدت فيها ربح الموت ثم ادراك الموت فإرسأني فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم رجعوا وجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلاً له عليه بيعة فله سلبه فقلت من يشهدك ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقلت من يشهدك ثم جلست ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقلت فقال مالك يا أبا قتادة فأخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندك فأرضعتي فقال بوبكر لا هأله إذا لا يعبد إلا سيدي من أسأله نقأيل عن الله ورسوله

ہے بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خندق میں نکلے سو جب ہم کافروں سے ملے تو مسلمانوں میں گڑبڑ مچی مشرکوں میں ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک مرد پر غالب ہوا سو میں نے اُسکے پیچھے سے اُگرا اُسکے مونڈھے اور گردن کے بیچ میں تلوار ماری اور اُسکی زہ کاٹ ڈالی اور وہ میری طرف آیا میں نے اس سے موت کی بو پائی یعنی مر نیکی قریب ہوا پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر میں نے حضرت عمر سے ملکر کہا آج گوگون کو کیا ہوا انہوں نے جواب دیا خدا کا یوں ہی حکم ہے پھر مسلمان اپنے آسمان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسی کو مار ڈالے گا اُسے اسکا اسباب ملے گا مگر جب قتل کرنے پر اسکا کوئی گواہی میں اپنے دل میں کہا اُس مشرک کے قتل پر میرے کوئی گواہی نہیں ملے گی پھر میں بیٹھ گیا پھر حضرت نے وہی فرمایا کہ جو شخص قتل کرے گا اسکا سامان دنیا الیکو ملے گا میں پھر اپنے چہرے پر کھینچ کر آیا کون بیٹھ گیا پھر میں بیٹھ گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کلمہ فرمایا پھر میں کھڑا ہو گیا حضرت نے فرمایا اب تو تارہ کھجور کا دھول میں نے انکو سارے قصہ کی خبر دی تو میں ایک شخص کو اُس میں سے بچہ کہتا ہوں اُس کا فرما اسباب میرا پس ہے آپ وہ سامان کھجور کا دھول کہتا ہوں ابھی اسکا ارادہ کر نیلے کہ اللہ کے شہداء میں سے ایک شہید اللہ و رسول کی طرف سے لڑے

من فضاه الله فذلله وثانيهما ملابن الناس اى ما حال المسلمين بعجلانهم فان عجل الله امر الله

Handwritten notes at the top of the page, including names like 'عمر بن الخطاب' and 'رضی اللہ عنہ'.

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے + +
 آبرا حسن بن زین بن معاویہ جبردی حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ
 فرماتے ہیں ایک چاندنی رات میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صومری گودی میں تھا
 ناگہان میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا اے رسول خدا کیا سبکی نیکیاں تارون
 کے شمار کے موافق ہو گئی۔ آپ نے فرمایا ہاں عمر
 کی نیکیاں اس قدر ہیں پھر میں نے کہا ابو بکر کی
 نیکیاں کہاں گنتیں فرمایا عمر کی ساری نیکیاں
 ابو بکر کی ایک نیک ہی کے ماتہ میں

بخاری سلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 فرماتے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک
 بے مینڈ کے کنوے پر دیکھا کہ اسپر ڈول پڑا
 ہے سو میں نے اُس کنوے میں سے جتنا اللہ نے
 چاہا کھینچا پھر اُس ڈول کو ابو بکرؓ کے خوف نے لیکر
 اُس کنوے میں سے ایک یا ڈول کھینچ کر ابو بکرؓ کے
 کھینچے میں ایک سستی اور ضعف معلوم ہوتا تھا
 اور اللہ تعالیٰ اسکی سستی بخشدی پھر وہ ڈول ایک
 بڑا چرس بگیا اور عمر بن الخطابؓ نے اسے لیکر کھینچا میں نے
 لوگوں میں سے کسی کڑیل جوان کو نہیں دیکھا کہ وہ عمرؓ کو
 اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچا اچھٹے کہ لوگوں نے

عمر رواہ الترمذی وقال هذا
 حدیث غریب عن عائشہ زوجہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت
 بینا راس رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی حجری فی لیلۃ
 ضاحیۃ اذ قلت ید رسول اللہ
 هل یکن لاحد من الحسنات
 عدد بخیر ما السماء قال نعم عمر
 قلت فاین حسنات ابی بکر
 قال انما جمیع حسنات عمر
 کحسنۃ واحدۃ ابی بکر رواہ
 ابو الحسن بن زین بن معاویہ
 البدری عن ابی ہریرۃ رضی
 اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 بینا انا ناسر را یتنی علی قلب
 علیہا دلوف نزعتم ہما ماشاء اللہ
 شواخذہا ابن ابی قحافۃ و نزع
 منها ذنوبہا و ذنوبہن و فی نزوعہ
 ضعیف و اللہ یغفر لہ ضعفہ شو
 استیلت غربا فخذہا ابن الخطا
 فلم اربعہا یا من الناس ینزع
 نزع عمر حتی ضرب الناس

Handwritten notes on the right margin, including 'عمر بن الخطاب' and 'رضی اللہ عنہ'.

Handwritten notes at the bottom of the page, including names like 'عمر بن الخطاب' and 'رضی اللہ عنہ'.

بطن وفي رواية عن ابن عمر
 رضي قال شرا هذا ابن الخطاب
 من يدا بي بكر فاستحالت
 في يده غرثا فلم أر عبقر يا
 يفرى فريه حتى روى الناس
 وضر بوا بطن روا هذا البخاري
 ومسلم عن عبد الله بن مسعود
 رضي الله عنه في مشاورة النبي
 صلى الله عليه وسلم مع ابني
 بكر وعمر في أسارى بد يقال
 قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ما تقولون في هؤلاء
 ان مثل هؤلاء كمثل اخوة لهم
 كانوا امن قبلهم قال نوح رب
 لا تذمر على الارض من الكافرين
 ديانا وقال موسى ربنا اطهس
 على اموالهم واشدد على قلوبهم
 وقال ابراهيم فمن يتعنى فانه
 متي ومن عصا في فالك غفور
 الرحيم وقال عيسى ان تعد لهم
 فانهم عبادك وان تغفر لهم
 فالك انت العزيز الحكيم رواه
 الحاكم وصححه وفي رواية عن الجاهل

اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے اُنکے بیٹھنے کی جگہ مقرر
 کی اور ابن عمر کی روایت میں یوں آیا ہے کہ یوں بکر
 کے ہاتھ سے اُس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور
 وہ اُنکے ہاتھ میں چرس بنگیا پھر میں نے عمر صبا کو کڑی
 کر ٹیل جوان نہیں دیکھا کہ وہ عمل کرے عمر کا عمل
 یہاں تک کہ سید لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کے
 لئے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ حاکم میں عبد اللہ بن مسعود
 روایت ہے کہ آنحضرت نے بدر کے قیدیوں میں یوں بکر
 عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان کو کھانے کا باب میں کیا کہتے ہو انکی
 مثل ان بجا یوں حبسی ہے جو اُن سے پہلے تھے
 جنکے حق میں نوح نے یوں فرمایا اے پروردگار
 زمین پر کسی کا فسد کا گھر مت چھوڑ۔ اور جب
 حق میں موسیٰ علیہ السلام نے یوں فرمایا
 اے ہمارے رب انکے مالوں کو نیست و
 نابود کر دے اور اُنکے دلوں پر سختی کی مہر لگا دے
 اور ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے حق میں یوں
 فرمایا جو کوئی میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے
 ہے اور جو شخص میری نافرمانی کرے گا تو اسے
 اس کی سختی والا مہربان ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام
 نے اُنکے حق میں یوں کہا اگر تو انہیں عذاب
 کرے وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش
 کرے تو تو غالب حکمت والا ہے +
 اور ایک روایت میں حجاج تمبی سے یوں

(بہت سی حواشی اور تفسیریں)

من سیکان اللہ یا رسول اللہ فیما یصلیٰ و یرکع من دارہ و یرکع من دارہ و یرکع من دارہ

(بہت سی حواشی اور تفسیریں)

الدارقطنی باسناد صحیح عن انس
 بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم اِنَّه قال حُبُّ ابی بکر
 وعمر ایمانٌ وبغضہما نفاقٌ رواہ
 ابن عدی عن جابر ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال حُبُّ
 ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما
 کفر رواہ ابن عساکر عن بسطام
 بن اسلم قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یبکر
 وعمر لا یتأمر علیکما احدا بعدک
 رواہ ابن سعد عن عمر و بن
 العاص قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
 الابی لیسوا بی با ولباء انہما
 ولیہ اللہ وصالح المؤمنین
 ولکن لہم راحم الیہا
 ببلا ثہار رواہ البخاری
 و المسلمون وی جمہور
 العلماء ان صالح المؤمنین
 ابو بکر وعمر رضی
 اللہ عنہما
 ابے

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہیں کہ انھیں نے فرمایا ابو بکر و عمر کی دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان دونوں کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور انکی دشمنی کفر کے قریب ہے ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر سے فرمایا میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے گی
 ہماری تسلم میں عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ال ابو فلان میرے یار اور دوست نہیں ہیں البتہ میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان ہیں لیکن میرا دشمن سے نا اہ ہے تو میں اسے نا تے کو تری بیو بچا نہیں اسکی ترسی کے ساتھ یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں
 اور جمہور علماء اسکے قائل ہیں کہ نیکی مسلمانوں سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہیں کہ انھیں نے فرمایا ابو بکر و عمر کی دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان دونوں کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور انکی دشمنی کفر کے قریب ہے ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر سے فرمایا میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے گی
 ہماری تسلم میں عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ال ابو فلان میرے یار اور دوست نہیں ہیں البتہ میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان ہیں لیکن میرا دشمن سے نا اہ ہے تو میں اسے نا تے کو تری بیو بچا نہیں اسکی ترسی کے ساتھ یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں
 اور جمہور علماء اسکے قائل ہیں کہ نیکی مسلمانوں سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں

القیمة قال فاخذ عمر العذق
 فضرب به الارض حتى تناثرت
 البسرة قبل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ثم قال يا رسول
 الله انا المسؤلون عن هذا يوم القیمة
 قال نعم الا من ثلث خرقه كف
 بها الرجل عورته او كسرة
 سدا بها جوعته او حجبها بتدخل
 فيه من الحز والقر رواه احمد
 والبيهقي في شعب الایمان وفي
 رواية للحاكم في المستدرک عن
 ابی هريرة رضي الله عنه عن ابي
 سلمة الله عليه وسلم قال اذا
 اصبتكم مثل هذا وضربتكم بایدکم
 فقولوا بسم الله وعلى برکة
 الله فاذا شبعتم فقولوا الحمد لله
 الذي هو اشبعنا وادواكا والنعم
 علينا وفضل فان هذا اكفاف
 هذا ابو عبد الله ذي
 النورین عثمان بن عفان
 الأموي القرشي رضي
 الله تعالى عنه وعليه الصلوة
 والسلام عن أم المؤمنين

راوی کہتا ہے حضرت عمرؓ نے اس
 خوشی کو لیکر زمین پر دے مارا یہاں تک کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس میں سے
 کبھی کبھو رین جا پڑیں پھر لکھا اے رسول خدا
 ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاویں گے
 اپنے فرمایا ضرورت سے سوال ہوگا مگر تین چیزوں
 سے نہ ہوگا ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت
 کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند
 کرے یا ایسا سوراخ کہ جس میں گرمی اور جارشے
 کے مدد سے پناہ لے۔ مستدرک میں حاکم
 ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں پر یہ بات
 اگر ان گزری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یوں کہا
 کرو اللہ کے نام سے ہم شرمع کرنے ہیں اور اسکی
 برکت پر۔ اور جب سیر ہو جاؤ تو یوں کہو سب تعجب
 اس اللہ کو ہے جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور سیر کیا
 ہم پر ثرا انعام اور افضال فرمایا یہ کہنا شکابہ
 اور جبر ہو جائیگا

ابو عبد اللہ الاموی القریشی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
 بخاری مسلم میں ائمہ المؤمنین حضرت

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

حدثنا ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

حدثنا ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم بدر فقال ان عقاد انطقت في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضعوا ايديكم على رؤسكم فقالوا يا رسول الله انك تعلمون انك قال لا يحل دم امرء الا نلت زنا او احصان او كفر بعد اسلامه

وقتل نفساً بغیر حق فقتل به
 فوالله ما زینت فی جاهلیة ولا
 اسلام ولا ارتدادک منذ
 بايعت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ولا قتلت النفس التي
 حرم الله فم تقتلونني رواه
 الترمذي وابن ماجة والنسائي
 ولله دار هي لفظ الحديث عن
 عبد الرحمن بن خبّاب قال
 شهدته النبي صلى الله عليه
 وسلم وهو يحث على جيش
 العسرة فقام عثمان فقال يا
 رسول الله على ما امة بعير
 يا حلا سها واقتا بها في سبيل
 الله شوخص فقام عثمان فقال
 على ما امة بعير يا حلا سها و
 اقتا بها في سبيل الله ثم خص
 فقام عثمان فقال على ثلث مائة
 بعير يا حلا سها واقتا بها في
 سبيل الله فان رايت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ينزل
 على المنبر وهو يقول ما على
 عثمان ما عمل بعد هذه ما على

(۳) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار دے۔
 سو ایسا شخص قتل کیا جاسکتا ہے میں قسم کھا کر
 کہہ سکتا ہوں کہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ
 کبھی نہ نہیں کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد ہوا اور
 نہ میں نے اس جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام
 کیا ہے ارڈا لا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے
 قتل کرتے ہو۔ ترمذی میں عبد الرحمن بن
 خباب سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں حاضر ہوا کہ
 آپ جیش العسرة (شکر تبوک) پر خرچ کرنے کے
 لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے
 ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ
 سوا ونٹ آنکی جھولون اور کجاوون سمیت خدا
 کی ماہ میں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی
 اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے
 ذمہ دو سوا ونٹ مع آنکی جھولون اور کجاوون کے
 اگے رہتے ہیں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی
 اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں
 تین سوا ونٹ آنکی جھولون اور کجاوون سمیت
 اللہ کے راستہ میں دو ٹکا۔ طلحہ (راہی حالت)
 کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سب سے
 اترتے ہوئے فراتے تھے عثمان کو کوئی چیز نہیں

(۳) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار دے۔
 سو ایسا شخص قتل کیا جاسکتا ہے میں قسم کھا کر
 کہہ سکتا ہوں کہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ
 کبھی نہ نہیں کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد ہوا اور
 نہ میں نے اس جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام
 کیا ہے ارڈا لا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے
 قتل کرتے ہو۔ ترمذی میں عبد الرحمن بن
 خباب سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں حاضر ہوا کہ
 آپ جیش العسرة (شکر تبوک) پر خرچ کرنے کے
 لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے
 ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ
 سوا ونٹ آنکی جھولون اور کجاوون سمیت خدا
 کی ماہ میں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی
 اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے
 ذمہ دو سوا ونٹ مع آنکی جھولون اور کجاوون کے
 اگے رہتے ہیں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دلائی
 اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں
 تین سوا ونٹ آنکی جھولون اور کجاوون سمیت
 اللہ کے راستہ میں دو ٹکا۔ طلحہ (راہی حالت)
 کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سب سے
 اترتے ہوئے فراتے تھے عثمان کو کوئی چیز نہیں

عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 سَهْمَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ
 دِينَارِ فِي كُمٍّ حِينَ جَعَزَ جِيشُ
 الْعُسْرَةِ فَنَشَدَهَا فِي جَعْرَةٍ فَرَأَتْ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا
 فِي جَعْرَةٍ وَيَقُولُ مَا ظَنُّ عِثْمَانَ
 مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَوْلَانِ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ
 الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ
 وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرْبُ
 بِأَحَدِي يَدِيهِ عَلَى الْآخِرَةِ
 فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِثْمَانَ خَيْرًا مِنْ
 أَيْدِيهِمْ لَا نَفْسَ يَمُوتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ

ضرر نہ کر بی دوسرے یہ کلمہ فرمایا
 اَیُّمَ أَحْمَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمَةَ رَوَاهُ
 کہ جبوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوک کے لشکر
 کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشراف
 اپنی آستین میں رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئے اور انہیں حضرت کی گود میں بکھیر دیا
 پس میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ
 آپ ان اشرافیوں کو اپنی گود میں اُچھالتے
 اور آٹ پٹ کر کے فڑاتے تھے آج کے دن
 کے بعد عثمان جو عمل کریں گے انہیں گناہ ضرر
 نہ دینگے
 ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
 رضوان کا حکم فرمایا تو اس سے پیشتر آنحضرت مسلم
 عثمان کو کہ کی طرف بھیج چکے تھے سو لوگوں نے
 حضرت مسلم سے بیعت کی اسوقت آنحضرت مسلم
 نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام میں اور اس کے رسول
 کی مدد کے لئے گئے ہیں پھر حضرت مسلم نے اپنا
 ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان
 کا ہاتھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا اور تمام صحابہ
 کے ہاتھوں سے بہت بہتر تھا
 ترمذی اور نسائی اور دارقطنی میں ابن جریج سے

۱۵۲

قال شهدائكم الذين ارضين اشرف
عليهم عثمان فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد مرا المدينة وليس
لها ماء يستعذب غير
بيررومة فقال من يشترى
لبيررومة يجعل دلوه مع دلاء
مسلمين بخير له منها في الجنة
شتريتها من صلب مالي و
ثم اليوم تمنعوني ان اشرب
لها حتى اشرب من ماء البحر
فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون ان
محمد صاقي باهله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من
شترى بقعة آل فلا ين
زيد لها في المسجد بخير له منها
لجنة فاشترى يتها من صلب
نتم اليوم تمنعوني في ان
عليها فيها ركعتين فقالوا اللهم
قال انشدكم الله والاسلام
تعلمون اني جهت بجيش

روایت ہے کہ عین حضرت عثمان کے گھر میں حاضر
ہوا جو قتلہ اُن لوگوں پر جہانکے جنوں نے اُنکے گھر
گھیر ڈالا تھا سو حضرت عثمان اُسے فرمایا میں تمہیں
بجی خدا و اسلام پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ
میں بجز جبریل و محمد اور کوئی ایسی شخصیت نہ تھی کہ اُنہا کو
اُنہا سے پہچاننے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اُن شخص کے سر پر وہ کھڑکریا پنا ڈول سنان
کے ڈول کے ساتھ لے لے رہی تھی اس لیے کہ اُنکے سر پر
دفع کر دے اور بھرنے والی دنیاوی غرض سے ہوں
بلکہ عوض ثواب کے خرید نہ لیا کیونکہ حبس میں بیٹھا
میں اُس گنہگار کو اپنے ذاتی مال سے خرید اور تم آج
مجھے اس شیریں پانی پینے سے منع کرتے ہو جس کی میں
کاشدہ پانی پیتا ہوں لوگوں کے کہا ہاں ہم اللہ کو شاکر کرتے
ہیں کہ تم نے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا میں نے اللہ
و اسلام کا واسطہ دیکر پوچھا ہوں کیا تم جانتے ہو
کہ یہ مدینہ نماز پڑھنے والوں پر تنگ تھی سو رسول اللہ
راہا کہ اُن شخص کے کال طلاق کی زمین خرید کر کے اُسے
سود میں بربھادی اور یہ کسی دنیاوی غرض سے نہ ہو بلکہ
اُسے میں اُن سنی کی اور ثواب کے خرید نہ لیا کیونکہ حبس میں
بیٹھا سو میں اُس میں کو اپنے ذاتی مال سے خرید اور تم مجھے
یہ کہتے ہو کہ میں نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں خدا و اسلام
میں کیا ہے کہ تم نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں خدا و اسلام
میں کیا ہے کہ تم نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں خدا و اسلام

قال شهدك الدنيا والآخرة فقال انشدكم
 عليهم عثمان فقال انشدكم
 الله والاسلام هل تعلمون
 ان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قد مرا المدينة وليس
 بها ماء يستعذب غدير
 برونه فقال من يشتري
 برونه يجعل دلوه مع دلاء
 مسلمين بخير له منها في الجنة
 شترينها من صلب مالي و
 اتم اليوم تمنعوني ان اشرب
 ها حتى اشرب من ماء البهي
 نالوا اللهم نعم فقال انشدكم
 والاسلام هل تعلمون ان
 محمد صاقي باهله فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم من
 شترى بقعة آل فلا ين
 زيدها في المسجد بخير له منها
 الجنة فاشترى منها من صلب
 نتم اليوم تمنعوني في ان
 لي فيها ركعتين فقالوا اللهم
 قال انشدكم الله والاسلام
 تعلمون اني جهدت جيش

روايت ہے کہ میں حضرت عثمان کے گھر میں حاضر
 ہوا جو وقت وہاں لوگوں پر چھانکے جنہوں نے ان کے گھر پر
 گھیرا ڈالا تھا سو حضرت عثمان اُسے فرمایا میں تم سے
 بحق خدا و اسلام پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ
 میں بجز حیرہ کے اور کوئی میٹھے پانی کا کنواں تھا سو حضرت
 نے فرمایا کون شخص کہ سیر و سر کو خرید کر اپنا دلوں مسلمان
 کے دلوں کے ساتھ لے لے لے اپنی ملکیت سے نکال کر مسلمانوں پر
 وقف کر دے اور بخیرہ زنی دنیاوی غرض سے نہ ہو
 بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدیو الیکو حنت میں ملیگا سو
 میں نے اُس کو نے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج
 مجھے اس شیرین پانی پینے سے منع کرتے ہو حتی کہ میں
 کا شیر پانی پیتا ہوں لوگوں نے کہا ہاں ہم اس کو شہادت دے
 ہیں کہ تم نے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا میں سے اس
 اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو
 کہ مسجد مدینہ نماز پڑھنے والوں پر تنگ تھی سو رسول اللہ نے
 فرمایا کون شخص سے کمال طمان کی زمین خرید کر کے اسے
 مسجد میں شہادی اور کسی دنیاوی غرض سے نہ ہو بلکہ
 برے میں سے نیکی اور ثواب کے خریدیو الیکو حنت میں
 ملیگا سو میں نے اُس میں کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم مجھ
 آجین روکھتے پڑھتی ہو منع کرتے ہو حاضرین کو جو خدا و اللہ
 افر کرتے ہیں عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا میں سے اس
 اسلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو

العصر من مالى قالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان على ثبير
مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا
ففترك الجبل حتى تساقطت
سجارة بالحفيض فركض
برجله قال اسكن ثبير فانما
عليك نبي ووصة يوق وشهيدان
قالوا اللهم نعم قال الله اكبر
شهدوا ورب الكعبة ان
شهيد ثلثا رواه الترمذي و
النسائي والدارقطني باسناد
صحيح عن مرة بن كعب
قال سمعت من رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكر
الفتن فقرَّب بها فمر رجل مقم
في ثوب فقال هذا يومئذ على
هذى فقمْتُ اليه فاذا هو عثم
بن عفان فاقلت عليه بوجه
فقلت هذا قال نعم رواه
الترمذي وابن ماجه وقال
الترمذي هذا حديث حسن

کہ میرے لشکرِ عسکرہ (یعنی لشکرِ تبرک) کا سامان درست کیا
اپنے ذاتی مال کے حاضرین کو بخداوند اہم قرار کرتے ہیں عثمان
سچ کہا پھر عثمان نے کہا میں مسعود السلام کا واسطہ دیکھ
سوال کرنا ہوں کیا تم جانو ہو کہ رسول اللہ صلعم کیسے ایک
پہاڑ پر جس کا نام شبیر تھا) تشریف لے گئے تھے اور آپ کے ساتھ
دو مرد زمین بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہاں
کہ اُس کے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے تو آنحضرت نے اپنے ہاتھ
پہاڑ کو ٹھکرا کر فرمایا اے شبیر پتھر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق
اور دو شہیدین سامعین نے کہا خداوند اہم گواہ ہیں
عثمان سچ کہتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہوں
گواہی ہی کعبہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں یہ کہ
نقین باز فرمایا +

ترذی اودا جن ماجہ میں مروین کعبہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتور کا ذکر سنا آپ نے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہوئے اتنے میں ایک شخص سر پر کڑا اور مے ہوئے حضرت کے پاس ہو کر گندا - حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ کے دن سیدھی راہ پر ہوگا - میں اُس شخص کے دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھوں کون ہے سو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے حضرت عثمان کا موبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ کر کے عرض کیا وہ شخص یہی ہیں آپ نے فرمایا ہاں - ترذی کہتے یہ حدیث حسن

پہلے ہی حسن

بیر رومۃ فله الجنة فخرها
عثمان وقال من جهز جيش
العسرة فله الجنة فجهزها
عثمان عن ابي سہل قال
قال لي عثمان يوم الدار
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد عهد لي عهدا وانا صابر
عليه رواه الترمذي وقال
هذا حديث حسن صحيح عن
عثمان بن عبد الله بن موهب
قال جاء رجل من اهل مصر
يريد بيع البيت فرأى قوما جلوسا
فقال من هؤلاء القوم قالوا
هو لاء من قریش قال فمن
الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن
عمر قال يا ابن عم ابي سائلك
عن شيخ فحدثني هل تعلم ان
عثمان فر يوم احد قال نعم
قال هل تعلم انه تغيب عن
بدري ولم يشهد ما قال نعم
قال هل تعلم ان تغيب عن بيعة
الرضوان فلم يشهد ما قال
نعم قال الله اكبر قال ابن عمر

کہو دے اُسکے لئے جنت ہے۔ سو حضرت
عثمان نے اُس کنوے کو کہو دا اور فرمایا جو تک
کے شکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت
ہے سو عثمان نے اُس شکرنا مان بنا دیا۔ ترمذی میں
ابو سہل سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جنت
وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور
میں اُس پر صابر ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے +

تجاری میں عثمان بن عبد اللہ بن مہب سے روایت
ہے کہ مصریوں میں سے ایک شخص جو فائدہ کتبہ
کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ میں آیا اور ایک قوم
کو بیٹھے ہوئے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے
لوگوں نے کہا اکابر قریش میں سے ہیں پھر پوچھا
انہیں شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عبد اللہ
بن عمر ہیں اُس نے عرض کی کہ اے ابن عمر میں سے
ایک بات پوچھنے والا ہوں اُسکا جواب مجھے نہ کیا تم
جانتے ہو کہ عثمان کون کون کے مقابلہ سے بھاگے ہیں
نے کہا ہاں پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر
بھی نہیں اور وہاں موجود تھے جواب دیا ہاں پھر اُس نے
کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیت رضوان سے غائب تھے وہاں
بھی موجود تھے ابن عمر نے فرمایا ہاں اُس شخص نے خوش
ہو کر اللہ اکبر کا لغو مارا۔ ابن عمر نے فرمایا

عثمان بن مہب سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جنت وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور میں اُس پر صابر ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے +

تجاری میں عثمان بن عبد اللہ بن مہب سے روایت ہے کہ مصریوں میں سے ایک شخص جو فائدہ کتبہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ میں آیا اور ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے لوگوں نے کہا اکابر قریش میں سے ہیں پھر پوچھا انہیں شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر ہیں اُس نے عرض کی کہ اے ابن عمر میں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں اُسکا جواب مجھے نہ کیا تم جانتے ہو کہ عثمان کون کون کے مقابلہ سے بھاگے ہیں نے کہا ہاں پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر بھی نہیں اور وہاں موجود تھے جواب دیا ہاں پھر اُس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیت رضوان سے غائب تھے وہاں بھی موجود تھے ابن عمر نے فرمایا ہاں اُس شخص نے خوش ہو کر اللہ اکبر کا لغو مارا۔ ابن عمر نے فرمایا

بیر رومۃ فله الجنة فخرها عثمان وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزها عثمان عن ابي سہل قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد لي عهدا وانا صابر عليه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد بيع البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هو لاء من قریش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عم ابي سائلك عن شيخ فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بدري ولم يشهد ما قال نعم قال هل تعلم ان تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهد ما قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر

کہو دے اُسکے لئے جنت ہے۔ سو حضرت عثمان نے اُس کنوے کو کہو دا اور فرمایا جو تک کے شکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت ہے سو عثمان نے اُس شکرنا مان بنا دیا۔ ترمذی میں ابو سہل سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جنت وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور میں اُس پر صابر ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے +

تجاری میں عثمان بن عبد اللہ بن مہب سے روایت ہے کہ مصریوں میں سے ایک شخص جو فائدہ کتبہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ میں آیا اور ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے لوگوں نے کہا اکابر قریش میں سے ہیں پھر پوچھا انہیں شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر ہیں اُس نے عرض کی کہ اے ابن عمر میں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں اُسکا جواب مجھے نہ کیا تم جانتے ہو کہ عثمان کون کون کے مقابلہ سے بھاگے ہیں نے کہا ہاں پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر بھی نہیں اور وہاں موجود تھے جواب دیا ہاں پھر اُس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیت رضوان سے غائب تھے وہاں بھی موجود تھے ابن عمر نے فرمایا ہاں اُس شخص نے خوش ہو کر اللہ اکبر کا لغو مارا۔ ابن عمر نے فرمایا

آئینہ تجھ سے حقیقت حال بیان کروں - لیکن آنگاہ کہ
کے دل بھانگا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے
اسے صاف کر دیا اور آنگاہ کہ میں غیر حاضر نہ ہونے کا باعث
یہ ہے کہ اُنکے نکاح میں قبہ رسول خدا کی صاحبزادی
تھیں اور وہ سخت بیمار تھیں سو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم لے عثمان (رقیہ کی تیمار
داری کرو) اور تمہارے لئے اُس مرد کے برابر ثواب
ہے جو مدینہ حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہیں
ملے گا۔ اور اُنکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی
وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھ کر
کنبہ کے اعتبار سے مکہ میں عزت رکھتا تو حضرت
عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں مکہ روانہ کیا۔ اور بیعت
رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے
کے بعد واقع ہوئی۔ اُسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف
اشارہ کر کے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اُسے
اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے
لئے ہے۔ پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابوں
کو اپنے ساتھ لیجا +

تعالیٰ اَبینَ لک اَمّا فراسہ یوم
 احد فاشہد اَنْ اللہ عفا عنہ
 وَاَمّا تَغِیْبَةُ عَنْ بَدْر فَاَنَّهُ
 کانت تحتہ رقیۃ بنت رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم وکانت
 مرضیۃً فَقَالَ لَهُ رسولُ اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لک
 اجرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
 وَ سَهْمَهُ وَاَمّا تَغِیْبَةُ عَنْ بَیْعَةِ
 الرضوان فلو کان اَحَدًا اَعَزَّ
 بطن مَکَّةَ عَنْ عَثْمَانَ لَبِیْعَتْ
 ثَبِیْعَتُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ
 وَسَلَّمَ عَثْمَانَ وَ کانت بَیْعَةُ
 الرضوان بَعْدَ ما ذَهِبَ عَثْمَانُ
 اِلَى مَکَّةَ فَقَالَ رسولُ اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بَیْدَةُ الِیْمَنِ
 مَذَهِبُ عَثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا
 عَلَیْهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعَثْمَانَ
 ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَمْرٍا ذَهِبَ بِهَا
 لَا نَ مَعَهُ رَوَاهُ البُخَارِی
 عَنْ ابْنِ سَهْلٍ مَوْلَى عَثْمَانَ
 قَالَ جَعَلَ لِنَبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ
 وَسَلَّمَ یَسِّرًا اِلَى عَثْمَانَ وَلَوْ نَا

اسی تجہ سے حقیقت حال بیان کروں۔ لیکن انکا حال
 کے دن بجاگنا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے
 اسے عاف کر دیا اور انکا بدن میں غیر حاضر ہونے کا باعث
 یہ ہے کہ انکے نکاح میں قبیہ رسول خدا کی صاحبزادی
 تھیں اور وہ سخت پیار تھیں سو رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تم لئے عثمان (رقیبہ کی تیار
 داری کرو) اور تمہارے لئے اس مرد کے برابر ثواب
 ہے جو بدن میں حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہیں
 لیگا۔ اور انکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی
 وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھ کر
 کنبہ کے اعتبار سے مکہ میں عزت رکھتا تو حضرت
 عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انہیں مکہ روانہ کیا۔ اور بیعت
 رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے
 کے بعد واقع ہوئی۔ اسوقت آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف
 اشارہ کر کے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے
 اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے
 لئے ہے۔ پھر ابن عمر نے فرمایا جان جوابوں
 کو اپنے ساتھ لیجا +

ابوہد حضرت عثمان کے مولى سے روایت کرتے ہوئے
 عثمان کے گروشی کرتے تھے (یعنی اپنے انکے کا نہیں بلکہ
 فرمایا اور وہ فرقہ نہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رگ

وسلم حزنوا عليه حتى كان
 بعضهم يؤسوس قال عثمان
 وكنيت منهم فينا انا جالس
 مر على عمر وسلم فلم اشعر به
 فاشتكى عمر الى ابي بكر ثم
 اقبلوا حتى سلما على جميعا
 فقال ابو بكر ما حملك على
 ان لا تروا على اخيك عمر
 سلامه قلت ما فعلت فقال
 عمر بلى والله لقد فعلت قال
 قلت والله ما شعرت انك
 صررت ولا سلمت قال ابو
 بكر صدق عثمان قد شغلك
 عن ذلك امر فقلت اجل قال
 ما هو قلت توفي الله تعالى نبي
 قبل ان نسأله عن نجاته هذا الامر
 قال ابو بكر قد ساء لك عز ذلك
 فقمنا اليه وقلت لباي انت وامر
 انت احق بها قال ابو بكر قلت
 يا رسول الله ما نجاته هذا الامر
 فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من قبل مني الكلمة التي
 عرضت على عبي فردها فله

آپ پر سخت غم کیا یہاں تک کہ بعض لوگ
 میں پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں بھی انہیں
 سے تھا یعنی مجھے بھی کچھ دوسرے ساتھ گیا تھا اور میں
 انہیں میں اس وقت بٹھا تھا تنہا میں حضرت عمر نے اگر
 مجھے سلام کیا اور میں ان کے سلام کے مطلع نہ ہوا چنانچہ
 عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابو بکر سے کی پھر وہ
 صاحب آئے اور دونوں مجھے سلام کیا ابو بکر فرمائے گئے اے
 عثمان تمہیں اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا
 کیا باعث ہوا میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کیا حضرت
 عمر فرمائے گئے خدا کی قسم تھے ایسا ہی کیا یعنی مجھے سلام کا جواب
 نہیں دیا حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر سے کہا
 مجھے آگے آنے اور سلام کر سکی مطلق خبر نہ ہوئی ابو بکر نے
 فرمایا عثمان سوچ فرماتے ہیں اے عثمان تمہیں کسی بڑے
 جلیل القدر کام نے اس حرج سے غافل کیا ہو میں نے کہا جی ہاں
 فرمایا اچھا وہ کیا تھا میں نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کو اس
 پہلے اٹھایا کہ تم آپسے (شیطان) و رسولوں یا دنیا کی محبت
 یا بے کاموں کی خواہش کی بابت (چھین کر) ان کو سے نجات
 کی نہ ہوگی ابو بکر نے کہا میں حضرت اسکو پوچھ چکا ہوں
 یہ کہ ابو بکر کب پھر ابو بکر کو گناہ سے اس پر تیرے زبان
 میں کہ نہیں اس سوال کے زیادہ لائق ہی پھر ابو بکر فرمائے گو میں
 آنحضرت سے پوچھا کہ اس رسول خدا کا کلام سے کی نہ نجات ہوگی
 حضرت نے فرمایا جسے مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے میں نے
 اپنے چار میں کیا اور اس کو روکیا (یعنی مانا) سو کلمہ اس کے

یہاں تک کہ بعض لوگ میں پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں بھی انہیں سے تھا یعنی مجھے بھی کچھ دوسرے ساتھ گیا تھا اور میں انہیں میں اس وقت بٹھا تھا تنہا میں حضرت عمر نے اگر مجھے سلام کیا اور میں ان کے سلام کے مطلع نہ ہوا چنانچہ عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابو بکر سے کی پھر وہ صاحب آئے اور دونوں مجھے سلام کیا ابو بکر فرمائے گئے اے عثمان تمہیں اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا کیا باعث ہوا میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کیا حضرت عمر فرمائے گئے خدا کی قسم تھے ایسا ہی کیا یعنی مجھے سلام کا جواب نہیں دیا حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر سے کہا مجھے آگے آنے اور سلام کر سکی مطلق خبر نہ ہوئی ابو بکر نے فرمایا عثمان سوچ فرماتے ہیں اے عثمان تمہیں کسی بڑے جلیل القدر کام نے اس حرج سے غافل کیا ہو میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا وہ کیا تھا میں نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کو اس پہلے اٹھایا کہ تم آپسے (شیطان) و رسولوں یا دنیا کی محبت یا بے کاموں کی خواہش کی بابت (چھین کر) ان کو سے نجات کی نہ ہوگی ابو بکر نے کہا میں حضرت اسکو پوچھ چکا ہوں یہ کہ ابو بکر کب پھر ابو بکر کو گناہ سے اس پر تیرے زبان میں کہ نہیں اس سوال کے زیادہ لائق ہی پھر ابو بکر فرمائے گو میں آنحضرت سے پوچھا کہ اس رسول خدا کا کلام سے کی نہ نجات ہوگی حضرت نے فرمایا جسے مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے میں نے اپنے چار میں کیا اور اس کو روکیا (یعنی مانا) سو کلمہ اس کے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

علیہ وسلم قلت لا ولكن خالص
 الى من علمه ما يخص الى العذر
 في سترها قال اما بعد فان الله
 بعث محمدا صلى الله عليه وسلم
 بالحق فكنتم ممن استجاب لله
 ورسوله وامنت بما بعث به
 وهاجرت الهمم من كما قلت
 وحجبت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فوالله ما عصيته
 ولا عشت شئت حتى توفاه الله
 ثم ابوبكر مثله ثم عمر مثله
 ثم استخلفت ابي بكر من
 الحق مثل الذي لهم قلت بلى
 قال فما هذه الاحاديث التي
 تبلغني عنكم اما ذكرت
 من شأن الوليد فسنأخذ فيه
 بالحق النشاء الله ثم دعا عليا
 فامر ان يجلد له فجلده ثمانين
 عن سعيد بن المسيب
 قال وقعت فتنة الاولى يعني
 مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب
 بلدا احد ثم وقعت الفتنة
 الثانية يعني الحرة فلم يبق

میں کہا انکے دیواروں کو مشرف نہیں ہوا لیکن انکا
 وہ علم جو کوئی جو تو کو پورے میں پہنچتا تھا مجھے پہنچا
 ہوا یعنی بنی مسلم کا علم پوشیدہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا
 کہ پڑھتے جو تو کو بھی علم تھا تو مجھ پر اور آپ پر
 ہر ایک کے دربار اولیٰ ہوا چاہے یہ نہ کہ حضرت عثمان کے دربار
 ابوبکر کے خاتمہ الیٰ بنی اپنے پیغمبر کو جس کے ساتھ صحابہ
 اور میں ان کو گونہیں جو بنی جنوں کے اندر رسول کو قبول
 کیا اور جس کتاب کے کتاب بھی جو میں نے سہل بیان لایا اور
 جیسا کہ تو نے کہا میں نے دو ہجرتیں بھی کیں اور رسول خدا
 کی صحبت میں بھی آپس خدا کی قسم میں رسول خدا کی کھجور
 نافرمانی اور بغاوت میں نہیں کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخشا
 لیا پھر میں ابوبکر کی بھی سیطرہ گزرا اور جو ہی نہیں کی کھجور
 حضرت عمر کی بھی سیطرہ چھوڑا بنایا گیا سو کیا میرا سنا
 پہنچا حق نہیں ہے بعد انکا مجھ پر عرض کیا کیوں نہیں
 توجہ باتیں تہا میری طرف سے پہنچتی ہیں کیسی میں یعنی تم کو
 ہر عثمان کے ولید پر حد کیوں نہیں لگائی کہ کیا باہم بات کرنے
 ولید کی بات جو کچھ کہو اگرچہ ہم اسے انشاء شروع کا حق ہے لیکن
 یہ کہ حضرت علی کو لایا اور اسے اسی کوڑی مار کیا حکم فرمایا چنانچہ وہ
 اس کو ہونٹیا۔ تھارہ میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ سلام
 میں سے پہلا فتنة حضرت عثمان کا قتل ہوا اس وقت
 ان صحابہ میں سے جو مدینہ حاضر تھے کئی بھی باقی رہا
 پھر دوسرا فتنة حرمہ کا واقع ہوا اس وقت ان صحابہ
 میں سے جو احد میں حاضر ہوئے تھے کئی

١٢٤٠
 ١٢٤١
 ١٢٤٢
 ١٢٤٣
 ١٢٤٤
 ١٢٤٥
 ١٢٤٦
 ١٢٤٧
 ١٢٤٨
 ١٢٤٩
 ١٢٥٠
 ١٢٥١
 ١٢٥٢
 ١٢٥٣
 ١٢٥٤
 ١٢٥٥
 ١٢٥٦
 ١٢٥٧
 ١٢٥٨
 ١٢٥٩
 ١٢٦٠
 ١٢٦١
 ١٢٦٢
 ١٢٦٣
 ١٢٦٤
 ١٢٦٥
 ١٢٦٦
 ١٢٦٧
 ١٢٦٨
 ١٢٦٩
 ١٢٧٠
 ١٢٧١
 ١٢٧٢
 ١٢٧٣
 ١٢٧٤
 ١٢٧٥
 ١٢٧٦
 ١٢٧٧
 ١٢٧٨
 ١٢٧٩
 ١٢٨٠
 ١٢٨١
 ١٢٨٢
 ١٢٨٣
 ١٢٨٤
 ١٢٨٥
 ١٢٨٦
 ١٢٨٧
 ١٢٨٨
 ١٢٨٩
 ١٢٩٠
 ١٢٩١
 ١٢٩٢
 ١٢٩٣
 ١٢٩٤
 ١٢٩٥
 ١٢٩٦
 ١٢٩٧
 ١٢٩٨
 ١٢٩٩
 ١٣٠٠
 ١٣٠١
 ١٣٠٢
 ١٣٠٣
 ١٣٠٤
 ١٣٠٥
 ١٣٠٦
 ١٣٠٧
 ١٣٠٨
 ١٣٠٩
 ١٣١٠
 ١٣١١
 ١٣١٢
 ١٣١٣
 ١٣١٤
 ١٣١٥
 ١٣١٦
 ١٣١٧
 ١٣١٨
 ١٣١٩
 ١٣٢٠
 ١٣٢١
 ١٣٢٢
 ١٣٢٣
 ١٣٢٤
 ١٣٢٥
 ١٣٢٦
 ١٣٢٧
 ١٣٢٨
 ١٣٢٩
 ١٣٣٠
 ١٣٣١
 ١٣٣٢
 ١٣٣٣
 ١٣٣٤
 ١٣٣٥
 ١٣٣٦
 ١٣٣٧
 ١٣٣٨
 ١٣٣٩
 ١٣٤٠
 ١٣٤١
 ١٣٤٢
 ١٣٤٣
 ١٣٤٤
 ١٣٤٥
 ١٣٤٦
 ١٣٤٧
 ١٣٤٨
 ١٣٤٩
 ١٣٥٠
 ١٣٥١
 ١٣٥٢
 ١٣٥٣
 ١٣٥٤
 ١٣٥٥
 ١٣٥٦
 ١٣٥٧
 ١٣٥٨
 ١٣٥٩
 ١٣٦٠
 ١٣٦١
 ١٣٦٢
 ١٣٦٣
 ١٣٦٤
 ١٣٦٥
 ١٣٦٦
 ١٣٦٧
 ١٣٦٨
 ١٣٦٩
 ١٣٧٠
 ١٣٧١
 ١٣٧٢
 ١٣٧٣
 ١٣٧٤
 ١٣٧٥
 ١٣٧٦
 ١٣٧٧
 ١٣٧٨
 ١٣٧٩
 ١٣٨٠
 ١٣٨١
 ١٣٨٢
 ١٣٨٣
 ١٣٨٤
 ١٣٨٥
 ١٣٨٦
 ١٣٨٧
 ١٣٨٨
 ١٣٨٩
 ١٣٩٠
 ١٣٩١
 ١٣٩٢
 ١٣٩٣
 ١٣٩٤
 ١٣٩٥
 ١٣٩٦
 ١٣٩٧
 ١٣٩٨
 ١٣٩٩
 ١٤٠٠
 ١٤٠١
 ١٤٠٢
 ١٤٠٣
 ١٤٠٤
 ١٤٠٥
 ١٤٠٦
 ١٤٠٧
 ١٤٠٨
 ١٤٠٩
 ١٤١٠
 ١٤١١
 ١٤١٢
 ١٤١٣
 ١٤١٤
 ١٤١٥
 ١٤١٦
 ١٤١٧
 ١٤١٨
 ١٤١٩
 ١٤٢٠
 ١٤٢١
 ١٤٢٢
 ١٤٢٣
 ١٤٢٤
 ١٤٢٥
 ١٤٢٦
 ١٤٢٧
 ١٤٢٨
 ١٤٢٩
 ١٤٣٠
 ١٤٣١
 ١٤٣٢
 ١٤٣٣
 ١٤٣٤
 ١٤٣٥
 ١٤٣٦
 ١٤٣٧
 ١٤٣٨
 ١٤٣٩
 ١٤٤٠
 ١٤٤١
 ١٤٤٢
 ١٤٤٣
 ١٤٤٤
 ١٤٤٥
 ١٤٤٦
 ١٤٤٧
 ١٤٤٨
 ١٤٤٩
 ١٤٥٠
 ١٤٥١
 ١٤٥٢
 ١٤٥٣
 ١٤٥٤
 ١٤٥٥
 ١٤٥٦
 ١٤٥٧
 ١٤٥٨
 ١٤٥٩
 ١٤٦٠
 ١٤٦١
 ١٤٦٢
 ١٤٦٣
 ١٤٦٤
 ١٤٦٥
 ١٤٦٦
 ١٤٦٧
 ١٤٦٨
 ١٤٦٩
 ١٤٧٠
 ١٤٧١
 ١٤٧٢
 ١٤٧٣
 ١٤٧٤
 ١٤٧٥
 ١٤٧٦
 ١٤٧٧
 ١٤٧٨
 ١٤٧٩
 ١٤٨٠
 ١٤٨١
 ١٤٨٢
 ١٤٨٣
 ١٤٨٤
 ١٤٨٥
 ١٤٨٦
 ١٤٨٧
 ١٤٨٨
 ١٤٨٩
 ١٤٩٠
 ١٤٩١
 ١٤٩٢
 ١٤٩٣
 ١٤٩٤
 ١٤٩٥
 ١٤٩٦
 ١٤٩٧
 ١٤٩٨
 ١٤٩٩
 ١٥٠٠
 ١٥٠١
 ١٥٠٢
 ١٥٠٣
 ١٥٠٤
 ١٥٠٥
 ١٥٠٦
 ١٥٠٧
 ١٥٠٨
 ١٥٠٩
 ١٥١٠
 ١٥١١
 ١٥١٢
 ١٥١٣
 ١٥١٤
 ١٥١٥
 ١٥١٦
 ١٥١٧
 ١٥١٨
 ١٥١٩
 ١٥٢٠
 ١٥٢١
 ١٥٢٢
 ١٥٢٣
 ١٥٢٤
 ١٥٢٥
 ١٥٢٦
 ١٥٢٧
 ١٥٢٨
 ١٥٢٩
 ١٥٣٠
 ١٥٣١
 ١٥٣٢
 ١٥٣٣
 ١٥٣٤
 ١٥٣٥
 ١٥٣٦
 ١٥٣٧
 ١٥٣٨
 ١٥٣٩
 ١٥٤٠
 ١٥٤١
 ١٥٤٢
 ١٥٤٣
 ١٥٤٤
 ١٥٤٥
 ١٥٤٦
 ١٥٤٧
 ١٥٤٨
 ١٥٤٩
 ١٥٥٠
 ١٥٥١
 ١٥٥٢
 ١٥٥٣
 ١٥٥٤

ثَابِتٌ فِي شَيْءٍ مَّا لَقِيَ ابْنُ فَاكْلٍ
 بِلِسَانٍ قَرِيشٍ فَأَنَامَا نَتْلُ
 بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا
 نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدُّ
 عَثَانَ الصُّحُفِ إِلَى حَفْصَةَ وَأَسْلَمَ
 إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمَصْصٍ مِمَّا نَسَخُوا
 وَأَمْرُهُمَا سَوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ
 فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مَصْصٍ أَوْ يَحْقِ
 قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
 حَاجَةُ بَنُ زَيْدٍ بِنْتُ ثَابِتٍ
 أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
 فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ جِئْتُ
 نَسَخًا الْمَصْصِ فَقَدْتُ اسْمَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 بِهَا فَالْقَسْنَاهَا فَوَجَدْنَا هَامِ
 خُرْمَةَ الْأَنْصَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ
 رَجُلًا صَدَقَ أَمَّا هَدَى اللَّهُ
 عَلَيْهِ فَالْحَقْنَا هَامِي سَوْرَتِهَا
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ
 قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ
 فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ
 وَعِنْدَهُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ عَثَانَ
 فَقَالَ لَهُمْ مَهْلًا فَانْكَرُوا تَقْتُلُوا

کسی چیز میں اختلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان کے
 موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید انہیں کی زبان میں
 اتر آئے انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب
 اُن صحیفوں کو اور قرآن میں نقل کر لیا تو حضرت
 عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے انکے پاس
 بھیج دیئے اور جو مصاحف اُسے نقل کئے تھے
 انہیں ہر طرف روانہ کیا اور انکے سوا جو قدر
 قرآن ہر صحیفے یا مصحف میں تھے سب کو جلائے
 کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے زید بن
 ثابت کے بیٹے حارثہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں
 کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا کہ جب ہم او
 قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ اخرا ب کر
 ایک آیت جسے میں رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم
 سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے گم پائی پیر
 مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خرمہ انصاری کے
 پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال
 صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ انہم سو مئے اسی سورت
 میں اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبد
 بن مسعود کے پاس اُس بیماری میں جس میں انہوں
 نے وفات پائی گیا اور انکے پاس ایک قوم حضرت
 عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی ر عبد اللہ بن مسعود
 اس پیشتر حضرت عثمان کچھ بتائی تھی (عبد اللہ بن مسعود
 نے قوم کی گیت گانوں کو فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کرو گے

میں نے حضرت عثمان سے سنا کہ جب ہم او قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ اخرا ب کر ایک آیت جسے میں رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے گم پائی پیر مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خرمہ انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ انہم سو مئے اسی سورت میں اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبد بن مسعود کے پاس اُس بیماری میں جس میں انہوں نے وفات پائی گیا اور انکے پاس ایک قوم حضرت عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی ر عبد اللہ بن مسعود اس پیشتر حضرت عثمان کچھ بتائی تھی (عبد اللہ بن مسعود نے قوم کی گیت گانوں کو فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کرو گے

میں نے حضرت عثمان سے سنا کہ جب ہم او قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ اخرا ب کر ایک آیت جسے میں رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے گم پائی پیر مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خرمہ انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ انہم سو مئے اسی سورت میں اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبد بن مسعود کے پاس اُس بیماری میں جس میں انہوں نے وفات پائی گیا اور انکے پاس ایک قوم حضرت عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی ر عبد اللہ بن مسعود اس پیشتر حضرت عثمان کچھ بتائی تھی (عبد اللہ بن مسعود نے قوم کی گیت گانوں کو فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کرو گے

میں نے حضرت عثمان سے سنا کہ جب ہم او قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ اخرا ب کر ایک آیت جسے میں رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے گم پائی پیر مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خرمہ انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ انہم سو مئے اسی سورت میں اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبد بن مسعود کے پاس اُس بیماری میں جس میں انہوں نے وفات پائی گیا اور انکے پاس ایک قوم حضرت عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی ر عبد اللہ بن مسعود اس پیشتر حضرت عثمان کچھ بتائی تھی (عبد اللہ بن مسعود نے قوم کی گیت گانوں کو فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کرو گے

لا يصحون مثله عن عثمان بن
 عفان رضي الله عنه انه كان
 اذا وقف على قبر بكى حتى يبذل
 لحيته ف قيل له تدكر الجنة والنار
 فلا تبكي وتبكي من هذا فقال
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ان القبر اقل منزل
 من منازل الآخرة فان نجا منه
 فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه
 فما بعده اشد منه قال وقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما ريت منظرًا اطأ الا القبر اظلم
 رواه الترمذي وابن ماجه وقال
 الترمذي هذا حديث غريب حسن
 سعيد بن عمير قال خطب امير المؤمنين
 بعنه علي بن ابي طالب يومًا بعد ما
 قتل عثمان فقال بعد حمد الله والصلوة
 على رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ايها الناس تدرون ما مثلي ومثلكم
 ومثل عثمان كمثل ثلاثه انوار كن
 في اجمة ثور ابيض وثور اسود
 وثور احمر ومعهم اسد وكان
 الاسد لا يقدر عليهم لاجتماعهم

اتوا دس حيا كبري كونه پاؤگے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں
 عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ جب کسی قبر پر گھرے
 ہوئے اتنا روتے کہ اپنی ڈاڑھی تر ہو جائے کسی شخص
 کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں رو
 اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل
 قبر ہے سو میں نے قبر سے نجات پائی تو جو چیز اس کے بعد
 وہ اس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹا راہوا
 تو جو اس کے بعد ہے وہ اس سے بہت سخت ہے عثمان
 کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوئی ایسی
 کی جگہ کہیں نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بری جگہ ہو یعنی
 قبر سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
 غریب ہے۔
 ابو نعیم حمید بن سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
 عثمان کے قتل کے بعد امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
 نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد
 فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے
 اور حضرت عثمان کی مثل اوٹن بیلوں کی مانند
 ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل
 اور ایک کالا اور ایک سرخ اور اون میں ایک
 شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے
 اجتماع اور اتفاق سے اوپر قابو نہ پاتا تھا

اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲
 کہ فرمایا کہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحکم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقبور علی الشک کہت وعلیہ مت وعلیہ تعینت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

من الفردوس فقلت يا رسول
 الله اني اريك بالاشواق
 واراك مجاداً فالتفت الي وتبسم
 وقال ان عثمان بن عفان اضمي
 عندنا في الجنة ملكا وعمرنا
 وقد وعينا الي وليمة فانما مبادر
 لذلك رواه حسين بن عبد الله
 النبأ الفقيه عن حسن بن علي
 بن ابي طالب سبط رسول الله صلى الله عليه
 ما كنت لا قائل بعد رقي يا
 رايتها رايته رسول الله صلى الله
 عليه وسلم واضعاً يده على العرش
 ورايتها ابا بكر واضعاً يده على منكب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ورايتها عمر واضعاً يده على منكب
 ابي بكر ورايت عثمان واضعاً يده
 على منكب عمر ورايت ما دونه
 فقلت ما هذا قال دمه عثمان يطلب
 الله به رواه الديلمي بسند صحيح
 عن قيس بن عباد قال سمعت
 علياً يقول يقول اللهم
 اني ابرء اليك من دم عثمان
 ولقد طاش عقله يوم قتل عثمان

مجرى محمد موجود ہے میں نے کہا اے رسول خدا
 میں تو آپ کو خواب میں دیکھنے کا بہت شائق تھا اور
 اب میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جلدی جلدی تشریف
 لے جاتے ہیں آپ نے مجھے مڑ کر دیکھا اور سکا کر فرمایا کہ عثمان
 بن عفان کی جنت میں شادی ہے اور ہم ان کے ہم
 میں بلائے گئے ہیں اس وجہ سے میں جلدی جلدی
 جاتا ہوں
 دیکھی صحیح سند کے ساتھ حسن بن علی بن ابي طالب رسول
 اللہ کے صاحبزادے اور آپ کے ریحانہ سے روایت کیا
 کہ میں اس خواب کے بعد حسین رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا۔
 معاویہ سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا۔ میں نے
 رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ رسول
 کے منڈھ پر رکھے ہوئے دیکھا اس طرح حضور کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ آپ کے منڈھ پر رکھے
 ہوئے دیکھا پھر عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے منڈھ پر رکھے
 ہوئے دیکھا اور اسکے سوا کچھ اور بھی میں نے دیکھا
 پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کیا بات
 ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جس کا خدا طالب ہے
 ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے
 ہیں کہ میں نے جبل کے دن حضرت علی کو یہ
 فرماتے سنا اے خداوند میں عثمان کے خون
 تیری طرف انی بریت ظاہر کرتا ہوں جس دن
 عثمان شہید ہوے میرے ہوش و حواس باختہ
 ہوئے

من الفردوس فقلت يا رسول
 الله اني اريك بالاشواق
 واراك مجاداً فالتفت الي وتبسم
 وقال ان عثمان بن عفان اضمي
 عندنا في الجنة ملكا وعمرنا
 وقد وعينا الي وليمة فانما مبادر
 لذلك رواه حسين بن عبد الله
 النبأ الفقيه عن حسن بن علي
 بن ابي طالب سبط رسول الله صلى الله عليه
 ما كنت لا قائل بعد رقي يا
 رايتها رايته رسول الله صلى الله عليه
 عليه وسلم واضعاً يده على العرش
 ورايتها ابا بكر واضعاً يده على منكب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ورايتها عمر واضعاً يده على منكب
 ابي بكر ورايت عثمان واضعاً يده
 على منكب عمر ورايت ما دونه
 فقلت ما هذا قال دمه عثمان يطلب
 الله به رواه الديلمي بسند صحيح
 عن قيس بن عباد قال سمعت
 علياً يقول يقول اللهم
 اني ابرء اليك من دم عثمان
 ولقد طاش عقله يوم قتل عثمان

من الفردوس فقلت يا رسول الله اني اريك بالاشواق واراك مجاداً فالتفت الي وتبسم وقال ان عثمان بن عفان اضمي عندنا في الجنة ملكا وعمرنا وقد وعينا الي وليمة فانما مبادر لذلك رواه حسين بن عبد الله النبأ الفقيه عن حسن بن علي بن ابي طالب سبط رسول الله صلى الله عليه ما كنت لا قائل بعد رقي يا رايتها رايته رسول الله صلى الله عليه عليه وسلم واضعاً يده على العرش ورايتها ابا بكر واضعاً يده على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايتها عمر واضعاً يده على منكب ابي بكر ورايت عثمان واضعاً يده على منكب عمر ورايت ما دونه فقلت ما هذا قال دمه عثمان يطلب الله به رواه الديلمي بسند صحيح عن قيس بن عباد قال سمعت علياً يقول يقول اللهم اني ابرء اليك من دم عثمان ولقد طاش عقله يوم قتل عثمان

مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضِلَّ قَالَ انْظُرْ اَنْ
 تَكُونِ اَحْمَلَةً الْاَرْضُ مَا لَا تَقْلِقُ
 قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عَصْرَانُ
 سَلَّمْنِي اِلَى اللَّهِ لَا دَعْنِ اَرَامِلُ
 اَهْلُ الْعِرَاقِ لَا يَخْتَجُّنِ اِلَى رَجُلٍ
 بَعْدِي اَبَدًا قَالَ فَمَا اَنْتَ عَلَيْهِ
 الْاَرَابَعَةُ حَتَّى اُصِيبَ قَالَ
 لَقَا شَوْ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْاَعْبَادُ لِلَّهِ
 بَنِ عَبَّاسٍ غَدَاةً اُصِيبَ
 وَكَانَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفِيْنِ قَالَ
 اسْتَوْوَا حَتَّى اِذَا لَمْ يَرَفِهِنَّ
 خَلَّاهُ تَقْدَمُ فَكَبُرُوا بِمَا قَرَأَ
 بِسُورَةِ يُوسُفَ اَوِ النَّحْلِ وَنَحَى
 ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى حَتَّى
 يَجْتَمَعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ كَبُرَ
 فَسَمِعْتَهُ يَقُولُ قَتَلْتُ الْكَلْبَ
 حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعَجَمُ بِسَكِينٍ
 ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى اَحَدٍ
 يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهُ
 حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَ عَشَرَ رَجُلًا
 مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى
 ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ
 عَلَيْهِ بَرْنَسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْمُ

خبر یہ سن کر سپر بفر نہیں کیا اس زمین میں کچھ بڑا مال نہیں
 حضرت عمر نے فرمایا زرا غور سو دیکھو مبادا تمہاری اس میں پر لیا
 بوجھ رکھا جو کبھی وہ طاقت نہ رکھتی ہو راوی کہتے ہیں اُن دونوں
 نے وہی جواب دیا جو پہلے کہے تھے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ تمہارے
 رکھ دے گا تو میں عراق میں کیڑی مڑیوں اور محتاجوں کو اس حال میں چھوڑ دوں گا
 کہ میرے بھائی کی شخص کی محتاج ہوں روئی کہتے ہیں اس کے بعد
 حضرت عمر جو تھی رات پوری ہوئی تھی کہ آپ شہید کئے گئے
 اور میں صبح کی نماز کے لئے صف میں منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کہ
 آپ شہید ہوئے تھے میں نے اور حضرت عمر میں صرف عبداللہ بن
 عباس مائل تھے یعنی میں حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا
 حضرت عمر کا ہاتھ تھا کہ نماز کے وقت جب وہ صف میں گھڑے تھے تو
 فرماتے تھے صف میں سیدھی اور برابر کرو یہاں تک کہ جب ان کی سیڑھی
 کا خلع دیکھتے تھے تو آگے بڑھ کر کہہ دیتے اور اکثر پہلی رکعت میں
 سرور یوسف یا سرور نخل یا ان جیسی کوئی اور پڑھتے پڑھتے یہاں تک
 کہ گنبد جماعت میں پہنچا پس ابھی آپ نے تکبیر کی کہی تھی جو پہلی
 یہ کہتے سنا کہ مجھے کہتے نے مار ڈالا یا یوں کہا کہ مجھے کتا کھا گیا
 اور یہ اس وقت کہنے فرمایا کہ جب آپ کے (ابو بکر) نے زخم لگایا
 پس وہ بھی غلام نو اس تلوار کو لئے ہوئے جس کے دونوں طرف صاف
 تھیں اُڑا اور زمین میں جسر گذرنا تھا اُسے برابر بھی کرتا
 چلا جاتا تھا یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے سات
 شخص جان جاتے رہے سوجب سلمانوں میں سے ایک شخص نے
 یہ حال دیکھا تو اُس پر چادر ڈال دی۔ جب اس عجیب
 غلام نے یہ خیال کیا

انه ما خذوا نحر نفسه وتناول
عمر يد عبد الرحمن بن عوف
فقتلوه فمن يلع عمر فقد راى
الذى راى واما نوحى المسير فانهم
لا يدرون غير انهم قد
فقدوا صوت عمر وهم
يقولون سبحان الله سبحان
الله فضله بهم عبد الرحمن
بن عوف صلوة خفيفة فلما
الفرقوا قال يا ابن عبد المنظر
من قتلنى فجال ساعة
ثم جاء فقال غلام المغيرة
قال الصنم قال نعم قال
قاتله الله لقد امرت به
معروفا الحمد لله الذى لم يجعل
ميتتى بيد رجل يدعى لا اسلام
قد كنت انت وابو لا محببان
ان تكثرة العلوق بالمدينة
وكان العباس اكثرهم
ريقا فقال ان شئت فعلت
اى ان شئت قتلنا فقال
كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلوا قبلتكم وحجوا احكمكم

کہ میں کپڑا کیا تو خود کشی کی یہاں حضرت عمرؓ نے عبد الرحمن بن حوفؓ کو ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ مقدم کیا۔ جو لوگ حضرت عمرؓ کے پاس تھے انہیں تو یہ حال معلوم تھا اور جیسا میں دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے کونوں اور پھلی صاف میں تھے انہیں بجز اسکے اور کچھ خبر نہ تھی کہ حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے کہ حضرت عمرؓ کو سہو ہو گیا ہے) سجان عبد سجان السد کہہ رہے تھے عبد الرحمن بن حوفؓ نے انہیں بہت ہلکے سی نماز پڑھائی۔ سارے فارغ ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابن عباسؓ دیکھو تو مجھے کس قتل کیا ابن عباسؓ تھوڑی دیر میں گشت کر کے آئے اور کہنے لگے (ابو لؤلؤ) مغیور کے غلام نے فرمایا اُس کا رگینے کہا ہاں فرمایا اُسے قتل کرے میں تو اچھی بات کا حکم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا معنی تھا اے ابن عباسؓ تم اور تمہارا والد ان عجمی غلاموں کا مدینہ میں آنا جانا بہت مستحکم تھے اور ابن عباسؓ غلاموں پر بہت رحمت فرماتے تھے یہ سن کر ابن عباسؓ نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں کروں یعنی اگر تمہاری اجازت ہو تو ہم انھیں قتل کر ڈالیں حضرت عمرؓ نے فرمایا بات تمہاری ٹھیک نہیں انہوں نے تمہاری زبانوں کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو انہوں نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد نکاحوں جلالِ نبویؐ

انه ما خوذ من حجر نفسه وتناول
 عمر يد عبد الرحمن بن عوف
 فقد امه فمن يله عمر فقد
 الذي رى واما نوحى المسجد فانهم
 لا يدرون غير انهم قد
 فقد واصوت عمر و هم
 يقولون سبحان الله سبحان
 الله فضله بهم عبد الرحمن
 بن عوف صلوة خفيفة فلما
 القروا قال يا ابن عباس انظر
 من قتلتى فجال ساعة
 ثم جاء فقال غلام المغيرة
 قال الصنع قال نعم قال
 قتله الله لقد امرت به
 معروفا الحمد لله الذى لم يجعل
 ميتتى بيد رجل يدين على الاسلام
 قد كنت انت وابوك تحبان
 ان تكثر العلوك بالمدينة
 وكان العباس اكثرهم
 رقيقا فقال ان شئت فعلت
 اى ان شئت قتلنا فقال
 كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
 وصلوا قبلتكم وجعلوا حجكم

ان من كبر انما هو خدشى كى يهان حضرت عمر بن عبد العزيز
 بن عوف كا تها كبر انى جلد مقدم كيا جو لوگ حضرت
 عمر كے پاس تھے انہیں تو یہ حال معلوم تھا اور جیسا
 میں دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد
 کو نون اور پچھلی صف میں تھے انہیں بجز اسکے اور کچھ خبر
 نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے
 کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے سجان اور سجان اس
 کہہ رہے تھے عبد الرحمن بن عوف نے انہیں بہت بڑے
 سی ناز پڑھائی۔ ناز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
 عمر نے فرمایا اب عباس دیکھو تو مجھے کس قتل کیا
 ابن عباس تھوڑی دیر میں گشت کر کے آئے اور کہنے
 لگے (ابو بکر) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اس کا رگرنے کہا
 ہاں فرمایا اسے قتل کر کے میں تو اچھی بات کا
 حکم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص
 ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا دعویٰ تھا لے ابن عباس تم
 اور تمہارا الدان عجمی غلام کو کا مدینہ میں آنا جانا بہت
 تھے اور ابن عباس غلاموں پر بہت رحمت سے نیکو
 عباس نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں کون یعنی اگر تمہاری
 اجازت ہو تو تم انھیں قتل کر ڈالیں حضرت عمر نے فرمایا
 بات تمہاری ٹھیک نہیں انہوں نے تمہاری زبانوں
 کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو
 انہوں نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف
 ناز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد ان کا خون حلال آیا

فأقبل إلى بيته فأنظروا ما هم
وقالوا يا رسول الله ما
قبله فقال قال يقول
لابأس وقائل يقولان
عليه وجاء الناس فأتى
بنيي فشرّب فخرج من خوف
ثم أتى بلقيش فشرّب فخرج
من خوف فعرفوا أنّهم
قد خلنا عليه وجاء الناس
فجعلوا يشنون عليه وجاء
رجل شاب فقال ابشري يا
أمير المؤمنين ببشرى الله
لك من صحبة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقد مر في
الاسلام ما قد علمت ثم
وَأَيُّكُمْ فَعَدَلَتْ شَهَادَةً
قَالَ وَدِدْتُ أَنْ ذَلِكَ كُفَّافٌ
لَا عَلَى وَلَا لَ فَلَمَّا أَدْبَرَ
أَزْأَمُهُ يَسْأَلُ الْأَرْضَ قَالَ
رُدُّوْا عَلَيَّ الْعِلَامَ فَرَدُّوْهُ
قَالَ يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ
فَإِنَّ اتَّقَى الثَّوْبُكَ وَاتَّقَى لِرَيْكَ
يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو انْظُرْ مَا عَلَى

من الدين فحسبه فوجدوه
 ستة وثمانين الفا وخمسة قال
 ان وفي له مال آل عمه فاداه من
 اموالهم ولا فسل في بني عدو
 بن فان لم تف اموالهم فسل
 في قریش ولا تعد لهم الى غيرهم
 فادعني هذا المال انطلق الى
 عائشة ام المؤمنين فقل يقراء
 عليك عمر السلام ولا تقل
 امير المؤمنين فاني لست اليوم
 للمؤمنين اميرا وقل يستاذن عمر
 بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه
 فسلم واستاذن ثم دخل عليها
 فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ
 عليك عمر بن الخطاب السلام و
 يستاذن ان يدفن مع صاحبيه
 فقالت كنت اريد نفسي و
 لا وشرن به اليوم على نفسي فلما قبل
 قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
 قال ارفعوني فاسندة رجل اليه
 فقال مالك ذلك قال الذي تحب يا
 امير المؤمنين اذنت قال الحمد لله
 ما كان شيء اهرأ الي من ذلك هذا

لوگوں کا کتنا فرضہ ہے شمار کر کے بعد معلوم ہو کہ چھپاسی ہزار
 دینم کے آپ فرمادے حضرت عمر نے فرمایا اگر فرض مال عمر کے
 مال سے پورا ہو جاوے تو اس کے مال میں اس فرضہ کو ادا کیجیو ورنہ میری
 قسم بنی ہدی بن کعب سے لگتیو اگر اس کے مال سے بھی فرضہ پورا
 نہ ہو تو قریش سے سوال کیجیو ورنہ اس کے غیر کی طرف تجاؤ
 ان کے میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا اب سب اہم کام
 یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جا کر کہہ کر کہو
 سلام کہتا ہے اُنکے سامنے اب امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہیو
 کیونکہ آج میں ہونوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں
 سے آج منقطع ہو جاتی ہے میری طرف سے اُنکے کہو کہ عمر
 ابن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونکی
 اجازت مانگتا ہے (سوعبد بن عمر حضرت عائشہ کے پاس گئے)
 پھر سلام کر کے اندر نیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
 اگر کیا دیکھتے ہیں وہ بیٹھیں اور قطار درہی ہیں انہوں نے کہا آپکو
 عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن
 ہونکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ مجھ سے بڑے
 قرب کے لو کہیں تہی اگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب اختیار کرتی ہوں
 (اور رضاعت بنت یہاں ہونکی اجازت دیتی ہوں) جب عبد
 وہ اپنے دونوں کو کہا یہ عبد بن عمر کے ہیں فرمایا مجھ کو ٹھاکر ٹھاکر
 سو ایک شخص نے اپنے سر سے انہیں ٹھاکر ڈال دیے عبد کی طرف اشارہ
 کر کے فرمایا تیرے پاس کھڑی (یعنی کہا خبر لایا ہی) کہا او امیر المؤمنین
 آپ دوست کہتے تھے حضرت عائشہ نے مجازہ دیدی فرمایا خدا کا ستر
 اس پر زیادہ کوئی امر مجھ سے تھا سو جب میں

وہاں سے لوگوں کا کتنا فرضہ ہے شمار کر کے بعد معلوم ہو کہ چھپاسی ہزار
 دینم کے آپ فرمادے حضرت عمر نے فرمایا اگر فرض مال عمر کے
 مال سے پورا ہو جاوے تو اس کے مال میں اس فرضہ کو ادا کیجیو ورنہ میری
 قسم بنی ہدی بن کعب سے لگتیو اگر اس کے مال سے بھی فرضہ پورا
 نہ ہو تو قریش سے سوال کیجیو ورنہ اس کے غیر کی طرف تجاؤ
 ان کے میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا اب سب اہم کام
 یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جا کر کہہ کر کہو
 سلام کہتا ہے اُنکے سامنے اب امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہیو
 کیونکہ آج میں ہونوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں
 سے آج منقطع ہو جاتی ہے میری طرف سے اُنکے کہو کہ عمر
 ابن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونکی
 اجازت مانگتا ہے (سوعبد بن عمر حضرت عائشہ کے پاس گئے)
 پھر سلام کر کے اندر نیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
 اگر کیا دیکھتے ہیں وہ بیٹھیں اور قطار درہی ہیں انہوں نے کہا آپکو
 عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن
 ہونکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ مجھ سے بڑے
 قرب کے لو کہیں تہی اگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب اختیار کرتی ہوں
 (اور رضاعت بنت یہاں ہونکی اجازت دیتی ہوں) جب عبد
 وہ اپنے دونوں کو کہا یہ عبد بن عمر کے ہیں فرمایا مجھ کو ٹھاکر ٹھاکر
 سو ایک شخص نے اپنے سر سے انہیں ٹھاکر ڈال دیے عبد کی طرف اشارہ
 کر کے فرمایا تیرے پاس کھڑی (یعنی کہا خبر لایا ہی) کہا او امیر المؤمنین
 آپ دوست کہتے تھے حضرت عائشہ نے مجازہ دیدی فرمایا خدا کا ستر
 اس پر زیادہ کوئی امر مجھ سے تھا سو جب میں

من الدين فحسبه فوجدوه
 ستة وثمانين الفا وخمسة قال
 ان وفي له مال آل عمه فاداه من
 اموالهم ولا فسل في بني عدو
 بن فان لم تف اموالهم فسل
 في قریش ولا تعد لهم الى غيرهم
 فادعني هذا المال انطلق الى
 عائشة ام المؤمنين فقل يقراء
 عليك عمر السلام ولا تقل
 امير المؤمنين فاني لست اليوم
 للمؤمنين اميرا وقل يستاذن عمر
 بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه
 فسلم واستاذن ثم دخل عليها
 فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ
 عليك عمر بن الخطاب السلام و
 يستاذن ان يدفن مع صاحبيه
 فقالت كنت اريد نفسي و
 لا وشرن به اليوم على نفسي فلما قبل
 قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
 قال ارفعوني فاسندة رجل اليه
 فقال مالك ذلك قال الذي تحب يا
 امير المؤمنين اذنت قال الحمد لله
 ما كان شيء اهرأ الي من ذلك هذا

[illegible]

وخدم اهر من ابن استقيا الجهر له بذا الكس
الروى لا من كلوم
وذهب الكوي ان قور سكوتية التصريية لمن كلوم
بأن جدام من ابن النشأ رسا في ذاتك
وذهب الكوي ان قور سكوتية التصريية لمن كلوم

[illegible]

تَبَقِيَ الدَّارُ وَالْإِيمَانُ مِنْ قَبْلِهِمْ
أَنْ يَقْبَلَ مِنْ حَسَنِهِمْ وَأَنْ يَعْفَى
مِنْ سَيِّئِهِمْ وَأَوْصِيَهُ بِالْأَمْصَارِ
خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رَدُّوا الْإِسْلَامَ وَجِبَاةُ
الْمَالِ وَغِيظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ
مِنْهُمْ الْأَفْضَلُ لَهُمْ عَنْ رِضَا هَمٍ
وَأَوْصِيَهُ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ
أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ
أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ
وَيُرَدُّ عَلَى فَقَرَاءِهِمْ وَأَوْصِيَهُ
بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ
يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتِلَ
مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يَكْلَفُوا الْإِطَاقَ لَهُمْ
فَلَمَّا قَبِضَ خُرَجَانِيَهُ فَأَنْطَلَقْنَا
نَشِيرُهُمْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ
يَسْتَأْذِنُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ
ادْخُلُوهُ فَأَدْخَلَ فَوَضَعَ هُنَاكَ
مَعَ صَاحِبِيهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ
اجْتَمَعَ هُوَ وَالرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ اجْعَلُوا أَمْكَرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ أَهْلٍ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي
إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ

صحت گہرین یعنی مزین میں اصرار مان بین ان سے پہلے
 اور وصیت کا یہ مضمون کہ اگر ان کے نیکون سے بھلائی مان قبول
 کرے اور ان کے بدون کے گناہ معاف کرے نیز میں اس
 شہر والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ
 اسلام کی قوت اور مدد کے باندہ ہیں اور مال کے جمع کرنے
 والے اور دشمنوں کو نقصے میں ڈالنے والے ہیں اور اس
 امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کی حاجت راہ ڈال
 ہیں ان کی رضا سے لیوے اور میں اس خلیفہ کو بھی لوگوں
 کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کے
 اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے وہ مال جو حاجت
 زیادہ میں لیکر انہیں کچھ فقیروں کو دے اس خلیفہ کو یہ بھی وصیت
 کرتا ہوں کہ اس اور اسکے رسول نے جنگوں میں اور پناہ دی ہے
 ان کا عہد ان کے لئے پورا کرے اور ان کے علاوہ در لوگوں کے جان
 کرے اور ان کو ان کی طاقت کے موافق تکلیف سے رادوی کہتے ہیں
 جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو ہم وہاں سے نکل کر علیہ عبد اللہ بن عمر
 نے حضرت عائشہ کو سلام کہے کہ ہمارے اچھا بیکار اذن چاہتے
 ہیں انہوں نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ سو لوگ اندر لے گئے اور ان کے
 دو دیواروں کے پاس حسین کھدیا جب فریضے فراغت پا چکے تو وہ قوم
 جعفری خلافت دلائے تھی جمع ہو کر عبد الرحمن نے کہا ہم جعفریوں آؤ
 اپنی رائے کو اپنے ہی میں سے تین شخصوں کو سو سپ
 دین رزیر بولے میں نے اپنا اختیار علی رض کو سونا طلوع کو
 میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف موقوف ہے
 سعد نے کہا میں نے اپنا اختیار

تَبَوُّا الدَّارَ وَالْأَيَّامَ مِنْ قَبْلِهِمْ
 أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ سَوَاءٌ أُنْزِلَ
 مِنْ سَمَاءٍ أَوْ وَصِيَّةً بِالْأَصْوَافِ
 خَيْرٌ فَإِنْ نَسُوا رِءَاْ أَسْلَامٍ وَجِبَاةُ
 الْمَالِ وَغِيظَ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ
 مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَا هُمْ
 وَأَوْصِيَهُ بِالْأَعْرَابِ خَيْرٌ فَإِنْ نَسُوا
 أَصْلَ الْعَرَبِ وَمَا دَاةُ الْإِسْلَامِ
 أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ
 وَيُرَدُّ عَلَى فُقَرَاءِهِمْ وَأَوْصِيَهُ
 بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ
 يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتِلَ
 مِنْ دُونِهِمْ وَلَا يَكْلَفُوا إِلَّا طَائِفَتَهُمْ
 فَلَمَّا قَبِضَ خَرْجُهَا بِهِ فَأَنْطَلَقَا
 نِشْرَةً فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ
 يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ
 ادْخُلُوهُ فَأَدْخَلَ فَوَضَعَ هُنَاكَ
 مَعَ صَاحِبِيهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ
 اجْتَمَعَ هَوْلَاءُ الرُّهْطِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مَنَكَ قَالَ
 قَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
 عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي
 إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ

حوت گزین یعنی عزیزان مصرعان میں ان سے پہلے
 اور وصیت کا یہ مضمون ہے کہ ان کے نیکوں سے بھلائی ان قبول
 کرے اور ان کے بدوں کے گناہ معاف کرے نیز میں اُس
 شہر والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ
 اسلام کی قوت اور مدد کے بازو ہیں اور مال کے جمع کرنے
 والے اور دشمنوں کو حق سے مین ڈالنے والے ہیں اور اس
 امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کی حاجت راہِ طول
 ہیں ان کی رضا سے لیوے اور میں اُس خلیفہ کو بھی لوگوں
 کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کے
 اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے مال جو جیسے
 زیادہ ہیں بیکرا انہیں کے فقیر و کمزور سے اُس خلیفہ کو یہ بھی وصیت
 کرتا ہوں کہ اس دار اس کے رسول سے جتنا من اور پناہ دی ہے
 انکا عہد ان کے لئے پورا کرے اور ان کے علاوہ اور لوگوں کے جان
 کرے اور انکو ان کی طاقت کے موافق تکلیف سے روادی کہتے ہیں
 جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو ہم یہاں تک کہ علیؓ عبد اللہ بن
 نے حضرت عائشہؓ کو سلام کر کے کہا ہم نے ان کا جنازہ نکال دیا
 میں انہیں دفن فرمایا انہیں اندر لے آؤ سو لوگ اندر گئے اور ان کے
 دو نو باروں کے پاس میں کھدیا جب فتنے فراغت پا چکے تو وہ
 جنہیں خلافت دائر تھی جمع ہو کر عبد الرحمن نے کہا ہم جیسوں نے
 اپنی رائے کو اپنے ہی میں سے تین شخصوں کو سونپ
 دین زبیرؓ کو بے مین اپنا اختیار علیؓ کو سونپنا طلحہؓ کو
 میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف فروض ہے
 سعد نے کہا میں نے اپنا اختیار

بابہ علی ابنتی سعیرہ رواہ ابو
 نعیم عن علی بن ابی طالب
 انه سئل عن عثمان فقال ذلک
 یدعی فی الملاء الا علی ذوالنورین
 کان صہرا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی بنتی رواہ ابن
 عساکر قال ابن سعد کان عثمان
 یکنی فی الجاہلیۃ ابا عمر وفما کان
 الاسلام ولدت لہ رقیۃ عبد اللہ فکنت
 بہ وامہ اروعیت کریم ابن
 حبیب بن عبد شمس بن عبد
 المناف وامہا حکیمہ البیضاء بنت
 عبد المطلب بن ہاشم توأمہ
 ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم فام عثمان بنت عمتہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن
 اسحق وکان اول الناس اسلاما
 بعد ابی بکر وعلی وزید وحاتثہ
 فصل فی صفۃ اخرج ابن عساکر
 من طرق ان عثمان کان رجلا
 ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل
 حسن الوجه ایض مشربا حمرۃ
 بوجه کثرات جدری کبیر اللہ
 ابن عساکر کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب سے کسی نے
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ
 ایسا شخص تھا کہ فرشتوں کی جماعت میں ذوالنورین کے
 لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا دلاوتہا انکی دوستیوں
 میں
 ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت میں
 ابو عمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور
 رقیہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے تو انکی کنیت ابو عبد اللہ
 ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریم ابن حبیب بن
 عبد شمس بن عبد مناف ہی اور انکی مائی حکیمہ البیضاء بنت
 عبد المطلب بن ہاشم میں اور یہ حکیمہ البیضاء حضرت کے
 والد عبد اللہ کی جوڑوان ہیں میں اس سلسلے سے عثمان
 کی والدہ حضرت کی بہوی کی بیٹی ہوئیں۔ ابن اسحق
 کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابوبکر وعلی وزید وحاتثہ رضی اللہ
 عنہم کے بعد سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے

فصل حضرت عثمان کی صفت میں

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت
 عثمان نہ تو بہت پست قد تھے نہ دراز قد میانہ قد
 کے آدمی تھے انکا چہرہ بہت خوبصورت سفید
 سرخی مائل تھا منہ پر جبیک کے دانے ۱۱۔
 ڈاڑھی بہت بڑی
 تھی

علی بن ابی طالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ ایسا شخص تھا کہ فرشتوں کی جماعت میں ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا دلاوتہا انکی دوستیوں میں
 ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت میں ابو عمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور رقیہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے تو انکی کنیت ابو عبد اللہ ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریم ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہی اور انکی مائی حکیمہ البیضاء بنت عبد المطلب بن ہاشم میں اور یہ حکیمہ البیضاء حضرت کے والد عبد اللہ کی جوڑوان ہیں میں اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی بہوی کی بیٹی ہوئیں۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابوبکر وعلی وزید وحاتثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے
 ابن عساکر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت میں ابو عمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور رقیہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے تو انکی کنیت ابو عبد اللہ ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریم ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہی اور انکی مائی حکیمہ البیضاء بنت عبد المطلب بن ہاشم میں اور یہ حکیمہ البیضاء حضرت کے والد عبد اللہ کی جوڑوان ہیں میں اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی بہوی کی بیٹی ہوئیں۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابوبکر وعلی وزید وحاتثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے
 ابن عساکر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت میں ابو عمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور رقیہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے تو انکی کنیت ابو عبد اللہ ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریم ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہی اور انکی مائی حکیمہ البیضاء بنت عبد المطلب بن ہاشم میں اور یہ حکیمہ البیضاء حضرت کے والد عبد اللہ کی جوڑوان ہیں میں اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی بہوی کی بیٹی ہوئیں۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابوبکر وعلی وزید وحاتثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے

عظیم الکرا د لیس بعید ہا بین
 المنکبین جدل الساقین طویل
 الذراعین شجرة قد کسا ذراعیه
 جعد الرأس اصلم احسن الناس
 تغیر جنته اسفل من اذنیہ یخضب
 بالصقوة وکان قد شد اسنانه
 بالذهب عن عبدالله الخزم
 المازنی قال رایت عثمان بن
 عفان فہا رایت قط ذکر اول
 انقی احسن وجہا منہ رواہ
 ابن عساکر عن موسی بن
 طلحة قال کان عثمان اجمل الناس
 عن سعید بن زید قال بعثنی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
 منزل عثمان بصحفة فیہا حکم فدخلت
 فاذا رقیۃ فجعلت مرة انظر الی
 وجہ رقیۃ ومرة الی وجہ عثمان
 فلما رجعت سالت النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لی دخلت
 علیہا قلت نعم قال ہل رایت
 وجہ احسن منها قلت لا یا رسول اللہ
 رواہ ابن عساکر عن محمد بن ابراہیم
 التیمی قال لما اسلم عثمان بن

موندھوں اور زانوؤں غیو جوڑوں کی ہڈیاں بڑھوں
 تھیں دونوں موندھوں میں بڑا فاصلہ تھا دونوں
 پنڈلیاں گوشت سے پڑھیں بائیں لمبی اُسپر اس
 درجہ بال تھے کہ وہ اُسے ڈھکی ہڈی نظر آتی تھیں
 گھونگروالے گھنے بال اور دانت سب لوگوں سے
 زائد خوبصورت تھے بالوں کے پٹھے کانوں سے نیچے
 کرتے تھے آپ زودیکا خضاب اکثر کرتے تھے اپنے اپنے دانت
 سونے کے تاروں سے باندھ رکھے تھے ابن عساکر عبدہ
 بن خرم مازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
 عثمان کو دیکھا سو میں نے کوئی مرد عورت اُسے خوبصورت
 زائد کبھی نہیں دیکھا۔ موسی بن طلحہ کہتے ہیں کہ عثمان
 سب لوگوں سے زائد خوبصورت تھے۔ ابن عساکر
 اسامہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے ایک بار
 گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب میں گیا تو حضرت
 بیٹھی تھیں میں کہتی حضرت عثمان کے چہرے کی طرف
 دیکھتا تھا اور کبھی رقیۃ کی طرف نظر کرتا تھا جب میں
 واپس آیا تو حضرت نے مجھ سے پوچھا تو دونوں پر ظہر
 ہوا تھا میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کیا تو نے کس
 شہر و بی بی کو ان دونوں سے خوبصورت زائد
 دیکھا ہے میں نے کہا نہیں اے رسول خدا + ابن
 سعد محمد بن ابراہیم بن الحارث سے روایت کرتے ہیں
 کہ جب حضرت عثمان
 اسلام لائے

۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

عفان اخذہ عمدہ الحکم ابن ابی
 العاص بن امیة فاثقه رباطا
 وقال نزع عن مله ابا
 الى دين محدث والله لا احل
 ابد احق تادم ما انت عليه فقال
 عثمان والله لا ادعه ابد ولا
 افارقه فلما راي الحکم صلابته
 فی دینه ترک رواه ابن سعد
 عن انس قال اول من هاجر
 من المسلمين الى الحبشة باهله
 عثمان بن عفان فقال النبی صلی
 الله علیه وسلم سبحان الله ان
 عثمان لا یرى من هاجر الى الله
 باهله بعد لوط رواه ابو یعلی
 الموصلی عن عائشة قالت
 لما زوج النبی صلی الله علیه
 وسلم ابنته ام کلثوم لعفان
 قال لها ان بعك اشبه الناس
 بحک ابی ابراهیم وایک محمد
 رواه ابن عدی عن ابن عمر قال
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
 ان انشبه عثمان بابینا ابراهیم رواه
 ابن عدی وابن عساکر عن

ثوایک چچا حکم ابن ابی العاص کے رسی سے مضبوط
 باندھ دیا اور کہا تو اپنے ابائی دین سے مونہ نہ موڑ کر
 نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی
 نہ چھوڑوں لگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک
 نہ کرے۔ حضرت عثمان نے فرمایا بخدا میں اس دین
 کو نہ چھوڑوں لگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار
 کروں گا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین پر
 وثوق اور مضبوطی دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا
 ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں
 میں سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ جسے حبشہ کی طرف
 ہجرت کی وہ عثمان ہیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا سچا اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے
 اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ان میں
 میں اول عثمان ہیں۔
 ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی
 ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو انہیں فرمایا
 تمہارا نظیر تمام لوگوں میں ہے تمہارا دادا حضرت ابراہیم اور
 تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہیں
 ابن عدی ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے
 والد حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت عثمانؓ رحمہ کو
 مشابہ پاتے ہیں

عفان اخذہ عمدہ الحکم ابن ابی العاص بن امیة فاثقه رباطا وقال نزع عن مله ابا الى دين محدث والله لا احل ابد احق تادم ما انت عليه فقال عثمان والله لا ادعه ابد ولا افارقه فلما راي الحکم صلابته فی دینه ترک رواه ابن سعد عن انس قال اول من هاجر من المسلمين الى الحبشة باهله عثمان بن عفان فقال النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله ان عثمان لا یرى من هاجر الى الله باهله بعد لوط رواه ابو یعلی الموصلی عن عائشة قالت لما زوج النبی صلی الله علیه وسلم ابنته ام کلثوم لعفان قال لها ان بعك اشبه الناس بحک ابی ابراهیم وایک محمد رواه ابن عدی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان انشبه عثمان بابینا ابراهیم رواه ابن عدی وابن عساکر عن ثوایک چچا حکم ابن ابی العاص کے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنے ابائی دین سے مونہ نہ موڑ کر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ چھوڑوں لگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک نہ کرے۔ حضرت عثمان نے فرمایا بخدا میں اس دین کو نہ چھوڑوں لگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار کروں گا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین پر وثوق اور مضبوطی دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ جسے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ عثمان ہیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ان میں میں اول عثمان ہیں۔ ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو انہیں فرمایا تمہارا نظیر تمام لوگوں میں ہے تمہارا دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہیں ابن عدی ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت عثمانؓ رحمہ کو مشابہ پاتے ہیں

اُن کو چچا حکیم ابن اُکمل نے مری کو سنبھلنا دیا اور کہا تو اچھا بالی بلی
 سے موخر ہو کر گئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم تجھی کبھی ابھو لو گی
 جب تک جن میں پروردگار کے حضرت عثمان فرمایا نجد میں ابن کو کھڑو
 اور اُن سے کہی یہاں اختیار کرو گا چنانچہ حکیم نے حضرت عثمان بن
 میں دلوں اور تختی دیکھی اُن میں چڑو دیا ابو سعید الخدری اُن سے روایت
 کرتے ہیں مسلمانوں میں سب سے پہلی اہل کو سنا حدیث کی طرف جسے صحیحی وہ
 اُن میں وقت صلح فرمایا سیدنا حضرت علیؓ کو بعد جن لوگوں نے اہل کو سنا
 لکھ کر طرف ہجرت کی اُن میں دل عثمان بن ابی العاصی اور ابن عباس حضرت
 عائشہؓ سے تھے کہ میں جب نبی صلح فرمایا صحابہ کو اہل کو سنا حدیث
 کے لئے کہ میں اُن سے فرمایا کہ تم ہاں شو ظہم لو گئے تھے ہمارا واحد حضرت ابراہیمؑ اور
 اُن کو سنا حدیث ہے یہ حدیث ابن عباس سے روایت کرتے ہیں رسول خدا
 صلح فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابی طالب سے تھے سنا حدیث
 میں ابو عبد الرحمنؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھر آئے تو لوگوں نے
 کہا کہ اُن فرمایا میں سے خدا کا رسول کرا ہوا اور سال سنا رسول
 سے کہ کیا تم میں ان میں رسول خدا فرمایا ہمارے شخصوں کے لئے کہ سنا
 کہ میں نے اپنے لئے جنت میں ہونے والا سال بنا کیا تم میں جن کی کہ رسول
 نے فرمایا تھا کہ جو شخص ہر مہ کو دو گز نہیں کا نام ہی) کو دوا او
 نے جنت میں رہنے او سے کہو دیا جو کچھ انہوں نے فرمایا لوگوں نے سب کی
 تصدیق کی ابن عباسؓ کا ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عثمان
 رسول خداؐ کو فوجت خریدی ایک سو وقت جب وہ مکہ آئے کہو دوا
 ہر مہ کو دو سو وقت جب تک کہ وہ مکہ آئے سامان درخت۔
 جس کا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فرمایا عثمان میرے
 پیاروں میں میرے خلق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہیں۔

[illegible]

[illegible]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اسے اس حدیث میں سے روایت کیا ہے۔

اما بعد يا علي فاني قد نظرت في الناس
 فلم اجد احدا مني في كوفل من خب غوكيا سويته او من خب غوكيا
 اليها بنين ديكها كه كوكيا عثمان كے برابر كے سوتم اپنے
 جی میں غصے نہ ہونا پھر عثمان کا نام نہ کرنا فرمایا ہم تم سے اس کے
 طریقہ اور اس کے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد دونوں خلیفوں کے طریقہ
 بیعت کرتے ہیں سوا ول تو عبد الرحمن نے بیعت کی پہر مہاجرین
 انصار ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے
 وفات ہوئی در پہلے کیو ابو طلحہ انصاری کی کہ بائیں ہاتھ
 اور فرمایا کہ تم بحاس انصاریوں کو لیکر اس جلالت صحابہ
 کے ساتھ کہو کہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریش کے ہیں جمع ہو کر
 سوتم اپنے پار وئے ساتھ ملکر اس گہر کے دروازے پر کھڑے رہنا
 پہر کیو اندر جاگی لو تو چو نہ داریے کیو صحابہ نبی کے
 سوا گہر میں جلنے دینا اور جب تیرا دن گذر جاو تو جیت کر
 کیو اپنے میں سے خلیفہ بنا لیں اوہیں ہی مت چو نہ
 امام احمد ابوداؤد سے روایت کرتے ہیں کہ عیہ عبد الرحمن
 بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علیؓ سے
 چو نہ دیا اوہوں کہا اس میں میرا قصور ہے بیٹے تو علیؓ ہی سے
 ابتدا کی تھی اون سے کہا میں آپسے کتاب اللہ اور سنت سے
 اور ابوبکر و عمر کی خدمت پر بیعت کرتا ہوں اوہوں جواب دیا
 جس چیز میں تجھے ہو سکیگا پہر بیٹے یہی گھنگو عثمان پر بیعت
 کی اوہوں نے فرمایا ہاں۔ منقول ہے کہ عبد الرحمن عثمان
 سے غلو میں کہا اگر میں تم سے بیعت کروں تو پہر کہاجھے
 کرو گے فرمایا علیؓ کا اور علیؓ سے کہا اگر میں تم سے بیعت کروں
 تو پہر تجھے کسی طرف اشارہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ عثمان

والبی اهل المذاهب فاجابوا بما لم يزلوا عليه وقالوا انما ائمتنا في الدنيا وما بعدهم في الآخرة

۳۸

اور ابوبکر و عمر کی تعلیم پر علیؓ نے فرمایا لا اہم ولا عہد ولا ذم ولا فخر ولا کبر ولا جبر ولا غلبہ ولا قہر ولا کرم ولا عظم ولا شرف ولا عزا ولا فخر ولا کبر ولا جبر ولا غلبہ ولا قہر ولا کرم ولا عظم ولا شرف ولا عزا

دنا سعد اقبال من تشير على فاما
 انا وانت فلا برید هذا فقال عثمان
 عثمان استشار عبد الرحمن الاعيان فزاي
 هو لاء اكثر همد في عثمان فمجد بن شهاب
 الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب
 هل انت مجتهد في كيف كان قتل عثمان
 وما كان شأن القوم وشأنه ولم خذ
 اصحاب محمد فقال قتل عثمان مظلوما
 ومن قتل كان ظالما ومن خذله كان
 معذورا قلت وكيف كان ذلك قال
 ان عثمان لما ولي كره ولاية تفر من الصلح
 لان عثمان كان يحب قومه فولى الناس
 اثني عشر سنة وكان كثيرا ما يولي بني أمية
 فمن لم يكن له مع رسول الله صلعم
 حصة فكان يحبي من امرائه فايكره
 اصحاب محمد وكان عثمان يستعجب فيهم
 فلا يعز لهم فلما كان في السنة الاوثر
 استأمر بني عمر فولا لهم وما اشرك
 معهم وامرهم بتبعوى الله ولى عبد الله
 بن ابي سرح مصر فمكث عليها سنين
 فجاء اهل مصر ليشكونه ويتظلمون منه
 وقد كان قبل ذلك من عثمان هات
 الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعما

بن ياسر فكانت بنو هزيل وبنو
هزلة في قلوبهم ما قبل الحال ابن مسعود
وكانت بنو عفار واحلافها من غصين
ابن ذر في قلوبهم ما فيها وكانت بنو
هزير ومقدحنت على عثمان لمحال
عاز بن ياسر وكان ابن مسعود
وابو ذر وعاد قد رضوا بعتار بن جابر
اهل مصر ليشكون ابن ابي سرح
فكتب اليه كتابا يتهدد فيه فابي ابن
ابي سرح تقبل ما فيها منه عثمان
وقرب بعض من اتاه من قبل عثمان
فقتله فخرج من اهل مصر سبعة
رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصلوات
في مواقيت الصلوة ما صنع ابن ابي
سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله
فكلم عثمان بكلام شديد وارسلت
عائشة اليه فقالت ثقلا ماليك
اصحاب محمد وسالوك عزل هذا
الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم
رجلا فالصبر في عامك ودخل
عليه علي بن ابي طالب فقال انها
يسئلونك رجلا مكان رجل
وقد ادعوا قتله دما فاعزل عنهم

یہ ناسر کی نسبت کوئی گروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبدال
بن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ذہیل اور بنو زہرہ کو دلوں
عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابو ذر کہیں وہ چھ
نبیلہ بنی غفار اور اذکم کے ہم عہدوں کے دلوں میں غصہ
اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی فزروم غصہ میں تھے مگر ابن
مسعود اور ابو ذر اور عمار عثمان سے دشمنی ہو چکے تھے، عمر
حبصہ صریحی ابن ابی مرثد کی شکایت لائے تو اپنے اوسکو
کہا کہ میں تمہاری لکھا مگر بن خیر و عثمان نے اوس سے منع کیا تھا
وہ اس نے قبول کیا اور جو لوگ عثمان کی طرف آئے تھے اوس
سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں
سنت سو آدمی آؤ اور مجھ میں اور کر ابن ابی مرثد کے نظروں
آؤ اور سنو انکے ہمراہ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ کرام
عمر سے شکایتیں لگیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کھڑے
ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اور ہر سے حضرت
عائشہ نے عثمان کے پاس کیے مانتہ کہلا بھیجا کہ تمہارے پاس
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور اس شخص کے
معزول کرنے کی خواستگاری کی تھی نے انکار کیا سو
اوس میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
سے انکا انصاف لو، اتنے میں علی بن ابی طالب آؤ
اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور فضا میں
ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اوس کی طرف
سے خون کا دعویٰ لائے میں سو آپ اوس میں فیصلہ
کیجے اور اوس سے حکومت سے معزول کیجے۔

بن یاسر فکنت بنو خزیم و بنو
 نضرة فی قلوبهم ما قبلها حال ابن مسعود
 وکانت بنو غفار و احلافها من غطفان
 ابی ذر فی قلوبهم ما فیها وکانت بنو
 نضرة و قد حقت علی عثمان ل حال
 عمار بن یاسر و کان ابن مسعود
 و ابوذر و عمار قد رضوا بعتاب و جاب
 اهل مصر لیشکون ابن ابی سرح
 فکنت الیه کتابا یتهدد به فیه فابی بن
 ابی سرح تقبل ما نهاه منه عثمان
 و ضرب بعض من اتاه من قبل عثمان
 فقتله فخرج من اهل مصر سبعاً و ثمانیة
 رجل فنزلوا المسجد و شکوا الی الصلوة
 فی مواقیب الصلوة ما صنع ابن ابی
 سرح بهم فقام طلحة بن عبید الله
 فکلم عثمان بکلام شدید و ارسلت
 عائشة الیه فقالت تقدر الیک
 اصحاب محمد و سالوک عزل هذا
 الرجل فابیت فهذا قد قتل منهم
 رجلاً فالضیفهم فی عاملک و دخل
 علیه علی بن ابی طالب فقال انهم
 یسئلونک رجلاً مکان رجل
 وقد ادعوا قتله دماً فانزل عنهم

بن یاسر کی نسبت کوئی مکر و بات سرزد ہو چکی تھی علی بن مسعود
 بن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ذیل اور بنو نضرة کے دل میں
 عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابوذر کیم و جہم
 قبیلہ بنی غفار اور ان کے ہم عهدوں کے دلوں میں غصہ
 اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی غزوہ غطفان تھے مگر ابن
 مسعود اور ابوذر اور عمار عثمان سے ناشی ہو چکے تھے
 حب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپ نے اوسکو
 ایک فرمان تہدید کی کہ اگر بن خیر و عثمان نے اوس سے منع نہ
 وہ اوسنے نہ قول کیں اور جو لوگ عثمان کی طرف آئے تھے اُنکو
 سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں
 سات سو آدمی آکر اور مسجد میں اور کہ ابن ابی سرح کے ظلم
 اور اسنے انکے عہدہ کیا تھا غار کے وقتوں میں صحابہ
 غم سے شکایتیں کیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کھڑے
 ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اور ہر حضرت
 عائشہ نے عثمان کے پاس کیے مانتہ کہلا بھیجا کہ تمہارے پاس
 اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور اوس شخص کے
 معزول کرنے کی خواستگاری کی تھیں نے انکار کیا سو
 ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
 سے انکا اضاغہ لوائے میں علی بن ابی طالب آئے
 اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور قصاص میں
 ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اوس کی طرف
 سے خون کا دعویٰ لائے ہیں سو آپ اول میں فیصلہ
 کیجے اور اوسے حکومت سے معزول کیجے۔

واقع میں اوس پر ان کا حق واجب تھا تو اس سے ان کا انصاف دلا
 حضرت عثمان فرمایا تم ایک شخص کو پسند کر لو کہ میں اوس کی جگہ آؤں
 عامل بناؤں سو لوگوں حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کی طرف اشارہ
 اور کہا محمد بن ابی بکر کو میری طرف بھیجے عثمان رضے مصر کی آواز
 اٹھیں دیدی اور ان کے تمام پرزواران لکھیا ۱۰۰ کے ساتھ کئی
 مہاجرین و انصاریوں اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی
 کے درمیان جو معاملہ ہے نظر کریں ادھر محمد اور ان کے ساتھی
 ہیں جب مدینہ سے تین منزل پر پہنچ گئے تو ایک حبشی غلام
 اونٹ پر لگائے ہوئے آہو بچا گیا کہ وہ کسی کو ڈھونڈنا یا ہلکا ہوا
 کہ اوسے کوئی ڈھونڈنا ہے سوا اس محمد کے یا رسول فرمایا
 تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو ہم کا ہوا دیا کسی کو
 ڈھونڈ رہا ہے اوسے کہا میں امیر المؤمنین کا غلام ہوا ہوں نے
 مجھے مصر کے عامل کی طرف بھیجا ہے کہیں کہا مصر کے عامل میں کہا
 ہیں امیر المؤمنین ڈھونڈنا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اس کی خبر
 اپنے اوسکی طلب میں ایک شخص کو بھیجا اور وہ اوسے پکڑ کر محمد کے
 پاس لے آیا اور ہوش فرمایا تو کسی کا غلام ہے سو کہی تو اوس نے کہا
 میں امیر المؤمنین عثمان کا غلام ہوں اور کہی کہتا ہوں کہ وہ
 کا غلام ہوں یہاں تک ایک شخص نے پچان لیا کہ یہ عثمان کا
 غلام محمد نے اوس سے پوچھا کہ تو کسی طرف بھیجا گیا ہے کہا مصر کے
 سردار کی طرف فرمایا کسی چیز کے ساتھ کہا قاصد کی کشتی فرمایا تیرے
 پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں اوی
 کہتے ہیں پس لوگوں نے اوس کی تلاشی لی اور کوئی خط نہیں
 اوس کے پاس نہ پایا۔ اور اوس کے پاس پانی کی ایک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تاریخ الخلفاء
 جلد اول
 باب اول
 فی مناقب امیر المومنین علی بن ابی طالب

ادارة فیہا شیء یتقلقل تحکوم
 لیخرجہم فشقوا الادوة فاذا فیہا کتاب من
 عثمان الی ابن ابی سرح فجمع ہمد من کان
 عنده من المہاجرین والانصار وغیرہ
 ثقیل کتاب بحضور تم فاذا فیہا اذا
 اتاک ہمد وفلان وفلان فقتلہم
 وابطل کتابہم وقر علیہم عکاک حنی
 بیک لئی واحبس الی مدۃ من کان
 یجوع الی یتظلم منک لیأتیک رابحی فی
 ذلک الشاء اللہ تعالیٰ فلما قرأ الکتاب
 فرعوا وعبو ورجعوا الی المدینۃ وختہ
 ہمد الکتاب بخواتیم نفرکانو معہ
 ودفع الکتاب الی رجل منہم وقد مو
 المدینۃ وجمعو الطلحۃ والزید وعلیا
 وسعدا ومن کان من اصحاب ہمد ثم
 ففہوا الکتاب بحضور تہم وخبرا وھم
 بقصۃ الغلام وقرأ وھو فام یبق
 احد من اھل المدینۃ الا حنی علی
 عثمان وزا ذلک من کان غضب لابن
 سعو دوابی ذرو عمار حنقا وغیظا
 وقام اصحاب ہمد فلیحقوا بتماد لہم
 ما منہم احد الا وھو مغتم لما قرؤا
 الکتاب فحاصر الناس عثمان اجلب

نکست چھال تختی جس میں کوئی چیز ملتی ہوئی معلوم ہوتی تھی
 ہر چند کہ لوگوں کو اسے بلایا تاکہ جواس میں چھلکے گنجینہ نہ نکلا
 لوگوں نے اس چھال کو پہاڑ ڈالنا کہاں اوسیں انکے
 جو عثمان کی طرف سے عبد بن ابی سرح کو کہا گیا یہ آدمی جو
 محمد نے ایسے ساتھیوں جہا برین وانصار کو جمع کر کے اونکے ساتھ
 اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب پس جب اور فلان فلان
 پہنچیں تو انکے قتل میں حیل کیجو اور اس خط کو جواد کے
 ہمارے ہاں بھیجا اور عتیک اور کوئی میری رائی پاش پاش
 اپنے عمل پر تہرا رہو اور جو لوگ میری خریاد میرے پاس لائیں
 او نہیں قید کر اسکے عقید میں انشاء اللہ تعالیٰ میرا اور خط
 تیرے پاس پہنچے گا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو یکے سب
 گہر لگے اور رعب میں اگر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس
 اون لوگوں کی مہر جو اونکے ہمراہ سفر میں لگوالی تھیں اور
 اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
 میں آئے تھے طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
 صلے علیہ وسلم تھے سب کو جمع کر کے انکے ساتھ خط کی مہریں توڑیں
 غلام کے ساتھ قصہ اور انکے خط پڑھنے کی خبر دی پس سب
 والو میں سے کوئی ہی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ نہ ہو جو لو
 عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سب سے بغیر
 تھے انکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث بنی
 اور وہ یکے سب سے دل خدا کے یا ر تھا اسکے بعد وہ اپنے اپنے
 مکان پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
 شخص غم میں تھا بیان عثمان رض پر لوگوں نے گہرا ڈالا۔

نکست چھال تختی جس میں کوئی چیز ملتی ہوئی معلوم ہوتی تھی
 ہر چند کہ لوگوں کو اسے بلایا تاکہ جواس میں چھلکے گنجینہ نہ نکلا
 لوگوں نے اس چھال کو پہاڑ ڈالنا کہاں اوسیں انکے
 جو عثمان کی طرف سے عبد بن ابی سرح کو کہا گیا یہ آدمی جو
 محمد نے ایسے ساتھیوں جہا برین وانصار کو جمع کر کے اونکے ساتھ
 اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب پس جب اور فلان فلان
 پہنچیں تو انکے قتل میں حیل کیجو اور اس خط کو جواد کے
 ہمارے ہاں بھیجا اور عتیک اور کوئی میری رائی پاش پاش
 اپنے عمل پر تہرا رہو اور جو لوگ میری خریاد میرے پاس لائیں
 او نہیں قید کر اسکے عقید میں انشاء اللہ تعالیٰ میرا اور خط
 تیرے پاس پہنچے گا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو یکے سب
 گہر لگے اور رعب میں اگر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس
 اون لوگوں کی مہر جو اونکے ہمراہ سفر میں لگوالی تھیں اور
 اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
 میں آئے تھے طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
 صلے علیہ وسلم تھے سب کو جمع کر کے انکے ساتھ خط کی مہریں توڑیں
 غلام کے ساتھ قصہ اور انکے خط پڑھنے کی خبر دی پس سب
 والو میں سے کوئی ہی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ نہ ہو جو لو
 عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سب سے بغیر
 تھے انکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث بنی
 اور وہ یکے سب سے دل خدا کے یا ر تھا اسکے بعد وہ اپنے اپنے
 مکان پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
 شخص غم میں تھا بیان عثمان رض پر لوگوں نے گہرا ڈالا۔

الحسن بالدماء على بابيه واصحاب
 مروان سهم وهو في الدار غضب
 محمد بن طلحة وشبهه قنبر مولى علي
 فختني محمد بن ابی بکران يغضب بنو
 هاشم كالحسن ولشبهه قنبر وهاشم
 فقتله فاخذ بيد الرجلين فقال لهما
 ان جاءت بنو هاشم فراقوا الدماء
 على وجه الحسن كاشقوا الناس عثمان و
 بطل ما يزيد ولكن مر وابتاحوا يتسوا
 عليه الدار فقتله من غير ان يعلم
 به احد فقتلوه في داره وهاجبا من دار
 رجل من الاضياع حتى دخلوا على عثمان
 ولا يعلم احد من كان معه لان
 كل من كان معه كانوا فوق البيوت
 ولو يكن معه الامراء لقتلوا لهما
 على مكانهما فان معه امراء فله حق
 ابدما كما بالدخول فاذا اناضبطوا فدخلوا
 فتوخيها حتى تقتله فدخل محمد
 فاخذ بالحيتة فقال لعثمان والله لو
 ابوك لساء مكانك من فتراخت
 يده ودخل الرجلان عليه فتوخيها
 حتى قتلاه وخرجوا هاربين من جيبته
 دخلوا ومرت امراء ته فامر ليعلم

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اوس حال میں کہ وہ گہری سوت
 تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کو خون سے لگا قنبر علی رضی اللہ
 عنہ کا سر چوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا میں
 حسین کی وجہ سے بڑا شتم غصہ میں آئیں اور ایک نیا
 فتنہ پیدا ہو سوا وہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا
 اگر بڑا شتم آکر حسن کے موٹے پر خون بہا دیکھیں تو عثمان
 کو کوٹو بالکل غلطہ کر دینگے اوس وقت ہمارا مقصود بالکل
 ہو جاوگا ہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر پڑاؤ لگے ہر کسی کو
 اور بدوں کیسے جانے کہ ہم اوہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور ان کے
 دونوں ہر اسی ایک اضیاعی مرد کے گہری سے کودے اور
 عثمان کے پاس آئے یہاں عثمان کے ساتھیوں کو اونکے آنے کا
 اجل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گہری چھت پر موجود تھے اور صرف انکی آواز
 دیکھتے تھے محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں
 رہو جب تک کہ میں اندر آنے کی ہمتیں اجازت دوں کیونکہ
 انکی ہوی اونکے پاس موجود ہے جب میں اوہیں پکڑ لوں گا تم چلے
 آنا امان پر لجا نا بہانہ کہ قتل کر ڈالنا یہ کہہ کر محمد آئے اور
 عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈار ہی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے
 فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابوبکرؓ) یہ حال دیکھتے
 تو تیرے گھستامی اوہیں بہت بڑی لگتی بہ سنتے ہی محمد
 باز ڈھکیلا پڑ گیا اور ڈار ہی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں
 گھست آکر عثمان پر پل پڑے یہاں تک کہ اوہیں قتل کر ڈالا
 اور جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے ہٹا کر انکے گھر
 انکی بی بی چلائیں رو میں مگراؤ لگا چلا نا کہیں نہیں سنا

۲۹۰

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اوس حال میں کہ وہ گہری سوت
 تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کو خون سے لگا قنبر علی رضی اللہ
 عنہ کا سر چوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا میں
 حسین کی وجہ سے بڑا شتم غصہ میں آئیں اور ایک نیا
 فتنہ پیدا ہو سوا وہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا
 اگر بڑا شتم آکر حسن کے موٹے پر خون بہا دیکھیں تو عثمان
 کو کوٹو بالکل غلطہ کر دینگے اوس وقت ہمارا مقصود بالکل
 ہو جاوگا ہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر پڑاؤ لگے ہر کسی کو
 اور بدوں کیسے جانے کہ ہم اوہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور ان کے
 دونوں ہر اسی ایک اضیاعی مرد کے گہری سے کودے اور
 عثمان کے پاس آئے یہاں عثمان کے ساتھیوں کو اونکے آنے کا
 اجل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گہری چھت پر موجود تھے اور صرف انکی آواز
 دیکھتے تھے محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں
 رہو جب تک کہ میں اندر آنے کی ہمتیں اجازت دوں کیونکہ
 انکی ہوی اونکے پاس موجود ہے جب میں اوہیں پکڑ لوں گا تم چلے
 آنا امان پر لجا نا بہانہ کہ قتل کر ڈالنا یہ کہہ کر محمد آئے اور
 عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈار ہی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے
 فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابوبکرؓ) یہ حال دیکھتے
 تو تیرے گھستامی اوہیں بہت بڑی لگتی بہ سنتے ہی محمد
 باز ڈھکیلا پڑ گیا اور ڈار ہی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں
 گھست آکر عثمان پر پل پڑے یہاں تک کہ اوہیں قتل کر ڈالا
 اور جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے ہٹا کر انکے گھر
 انکی بی بی چلائیں رو میں مگراؤ لگا چلا نا کہیں نہیں سنا

والناس ما ضاع محمد قد عا على محمد
 فسأله عما ذكرت امرأة عثمان فقال
 محمد لم تكلد ب قد والله دخلت حلبة
 وأنا أريد قتله فذكري ابني ففقت
 عنه وانا تأتئ الى الله والله ما قتلت
 ولا امسكت فقال انت امراته صدق
 ولكن ادخلها عن مولی صفية
 وغیره قتل عثمان رجل من اهل
 مصر يقال له حماد اذرق اشقر
 رواه ابن عساکر عن المغيرة
 بن شعبه انه دخل على عثمان وهو
 محصور فقال انك امام العامة توقد
 نزل بك ما تری وانی عرض عليك
 خضاً لا ثلاثاً اختراحدکھن اما تحرم
 فقاتلهم فانك معك عدد اوقوة
 وانت على الحق وهم على الباطل واما
 ان فخر ق لك بابا سوی الباب الذکم
 علیه فتقعد على راحلتك فتلق
 جکة فانهم لن يستحلوك وانت بها
 واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام
 وفيهم معاوية فقال عثمان اما ان
 اخرج واقابل فلن اكون لول من خلف
 رسول الله هم في امته ليسفك الدماء

۲۹۲

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يهدينا إلى صراط مستقيم

فَاتَّبَعَنِي فِي أَرْضٍ لَهُ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ لِلَّهِ
 اِنِّي لَمُتُّ فِي أَرْضٍ وَلَمْ أَمِلْ رَوَاهُ ابْنُ
 عَسَاكَرٍ عَنْ ابْنِ خُلْدَةَ الْحَنْفِيُّ قَالَ
 سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ اِنْ بَنِي امِيَّةٍ يَرَوْنِي
 اِنِّي قَتَلْتُ عُثْمَانَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا اِلَهَ
 اِلَّا هُوَ مَا قَتَلْتُ وَلَمْ يَمْلِكْ وَلَقَدْ نَهَيْتُ
 فَصْحَوْنِي عَنْ سَمَرَةَ قَالَ اِنْ اِلَّا سَلَامٌ
 كَانَ فِي حَصْنِ حَبَبِيْنٍ وَانْهَمَّ ثَلَاثُوْنَ
 اِلَّا سَلَامٌ يَقْتُلُهُمْ عُثْمَانُ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْدِرُ
 اِلَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَانْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ كَانَتْ
 فِيهِمْ اخْلَافَةٌ فَاخْرَجُوْهُمَا وَلَوْ تَعَدَّوْهُ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبِيْرٍ قَالَ لَوْ تَفَقَّدَ
 الْخَيْلُ الْبَلْقُ فِي الْمَغَازِي وَالْجِيوشِ
 حَتَّى قُتِلَ عُثْمَانُ وَلَوْ تَخْتَلَفَ فِي اَهْلِهِ
 حَتَّى قَتَلَ عُثْمَانُ وَلَوْ تَرْتَدُّ هَذِهِ الْحِمْرَةُ
 الْقِي فِي مَا فَاقَ السَّمَاءِ حَتَّى قَتَلَ الْحَسْبِي
 رَوَى هَذَا لِاَحَادِيْثِ ابْنِ عَسَاكَرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ
 كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ خَل
 عَلَيَّ هَمٍّ وَمَحَاصِرِيْ عُثْمَانَ فَيَقُوْلُ
 لَا تَقْتُلُوْهُ فَوَاللَّهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ
 مِنْكُمْ اِلَّا لَقِيَ اللَّهَ اَجْزَمَ لَا يَدْلُوْهُ وَانْ
 سَيْفُ اللَّهِ لَمْ يَزَلْ مَعُوْذًا وَانْ كَمِ

اسی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اوہیں یہ خبر ہو گئی
 فرمایا بار خدایا میں نہ اوتھتا قتل میرے راضی تھا اور نہ
 اسکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابوخلدہ حنفی سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان
 کرتے ہیں کہ میں عثمانؓ رض کے قتل کا باعث ہوا اس
 خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے
 عثمانؓ کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا میں نے تو لوگوں
 منع کیا مگر انھوں نے میرا کہنا نہ مانا سمجھ کہنے میں کہ
 اسلام ایک ضبط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمانؓ کو قتل
 کر کے اسلام میں ایک ایسا خونہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کہیں
 نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو انھوں نے اسے
 خود نکال دیا اور اب وہ اون میں کہیں دوبارہ نہ آئے گی۔
 محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمانؓ رض کے قتل ہونے کے بعد
 اہل بیتؓ کو ہڈی جہادوں میں اور لشکر گرم ہو گئے اور سب طرح
 اون کے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے
 پہلے کہیں اختلاف نہ ہوا تھا اور یہ بھی دشمنی جو آسمان کے
 کناروں میں دیکھی جاتی ہے حسینؓ کے قتل کے پہلے نہ تھی اون کے
 قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر کو قتل
 ہے علیؓ لڑنا اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے بتا کر دیا
 کہ علیؓ بن سلام محمد بن ابوبکر اور عثمانؓ کے گہرا دشمن تھے
 اس آکر فرمایا کہ لوگو تم عثمانؓ کو قتل نہ کرنا خدا کی قسم جو شخص
 اس سے اوٹ نہ قتل کرے گا وہ اگر باس مجرم ہو کر جائیگا یعنی وہ
 جہنم میں نہ آئے گا بلکہ شہید ہو کر جہنم میں نہ آئے گا اور خدا کی قسم

اسی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اوہیں یہ خبر ہو گئی
 فرمایا بار خدایا میں نہ اوتھتا قتل میرے راضی تھا اور نہ
 اسکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابوخلدہ حنفی سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان
 کرتے ہیں کہ میں عثمانؓ رض کے قتل کا باعث ہوا اس
 خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے
 عثمانؓ کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا میں نے تو لوگوں
 منع کیا مگر انھوں نے میرا کہنا نہ مانا سمجھ کہنے میں کہ
 اسلام ایک ضبط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمانؓ کو قتل
 کر کے اسلام میں ایک ایسا خونہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کہیں
 نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو انھوں نے اسے
 خود نکال دیا اور اب وہ اون میں کہیں دوبارہ نہ آئے گی۔
 محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمانؓ رض کے قتل ہونے کے بعد
 اہل بیتؓ کو ہڈی جہادوں میں اور لشکر گرم ہو گئے اور سب طرح
 اون کے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے
 پہلے کہیں اختلاف نہ ہوا تھا اور یہ بھی دشمنی جو آسمان کے
 کناروں میں دیکھی جاتی ہے حسینؓ کے قتل کے پہلے نہ تھی اون کے
 قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر کو قتل
 ہے علیؓ لڑنا اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے بتا کر دیا
 کہ علیؓ بن سلام محمد بن ابوبکر اور عثمانؓ کے گہرا دشمن تھے
 اس آکر فرمایا کہ لوگو تم عثمانؓ کو قتل نہ کرنا خدا کی قسم جو شخص
 اس سے اوٹ نہ قتل کرے گا وہ اگر باس مجرم ہو کر جائیگا یعنی وہ
 جہنم میں نہ آئے گا بلکہ شہید ہو کر جہنم میں نہ آئے گا اور خدا کی قسم

ابو عثمان اور سنی کوئل سے یہ خبر کہ لوگوں نے اسے قتل کر دیا
 ابشر بچان ذوات الوان۔ دوسرے کوئلے سے یہ آواز آئی یا عثمان ابشر بچیم عرفان سیر سے کوئلے سے یہ آواز آئی

والله لئن قتلتهموه لیسئلنہ اللہ شمر
 لا یغفرہ عنکم ابدًا وما قُتِلَ نَبِیُّ قَطْ
 الا قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ الْفَا وَلَا خَلِیْفَةُ
 الا قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ الْفَا قَبْلَ
 ان یجتمعو رِوَاہ عبد الرزاق فی مصنفہ
 عن عبد الرحمن بن مہدی قال
 خصلتان لعثمان لیست لابی بکر ولا لہر
 صبرہ علی نفسہ حتی قُتِلَ وجعل الناس
 علی المصحف رِوَاہ ابن عساکر عن
 الشعبی قال سمعت مرثی عثمان
 احسن من قول کعب بن مالک حیث
 قال فکف ید یہ شمر اغلق بابہ
 وایقن ان الله لیس بغافل وقال لابی
 الدار لا تقتلوہم عفا الله عن کل
 امرء لم یقاتل فکیف رایت الله صبر
 علیہم الحداۃ والبعضاء بعد التواصل
 وکیف رایت الخیراد بر بعدہ عن النبی
 ادبار الریاح الجوافل رِوَاہ الحاکم
فصل اخبر ابن سعد عن موسی
 بن طلحہ قال رایت عثمان یخرج یوم
 الجمعة علیہ ثوبان اصفران فیجلس
 علی المنبر فیؤذن المؤذن وهو یتحث
 یسأل الناس من اسعاهم وعن

اگر تم لوگ اسے قتل کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار کو ایسا
 میان کھینچے گا کہ ہر اسے غلاف میں جانا نصیب ہوگا اور
 (یہ بھی یاد کرو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اس کے
 مدین میں تر نہرا آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں
 نے قتل کیا تو اس کی عوض ہتھیں نہرا آدمی قتل کیے گئے
 اس پہلے کہ آپس میں جمع ہو جاویں آپن عساکر عبد الرحمن
 بن مہدی سے یہ کہتے ہیں کہ عثمان میں دو ایسی خصلتیں
 ہیں جو حضرت ابوبکر و عثمان نہ ہیں ایک تو ان کا اپنے
 نفس پر صبر کرنا یہاں تک کہ شہید ہو گئے دو یہ کہ جب لوگوں کا
 ایک مصحف پر جمع کرنا حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
 بیٹے عثمان کے مرثیوں میں کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا زیادہ
 کوئی مرثیہ نہیں بنا چاؤچہ وہ کہتا ہے سوا اس نے (عثمان)
 اپنے دونوں نہ بند کر لے اور اپنے گہر کا دروازہ بند کر لیا اور
 بات کا یقین کر لیا کہ اسے خبردار ہے اور اسے گہروں میں ڈال
 دے گا (روایں) کہاتم ای لوگو نہ لڑو شخص مقابلہ کرے خدا
 اسے معاف کرے سوائے دیکھنے والے تو نے دیکھا کہ اللہ
 نے اپنے اور آپس میں محبت کے بعد انہیں کیونکر عداوت اور دشمنی
 ڈال دے اور تو نے دیکھا کہ اس کے (عثمان) بعد ہلائے لوگوں
 سے کیونکر مہذب ہوئے ان کی اولیٰ جالی رہی جیسے تیر چلنے والی
فصل ابن سعد موسی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیٹے عثمان
 کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دھڑ دھڑے پٹے ہوئے تشریف لائے
 اور منبر پر بیٹھے تو ان کو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کرتے
 تھے لوگوں سے اونگھنے لگے کہ اب میں اور ان کی خبروں

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يفتنكم من قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

وعلى مثل صحته رواه ابن ماجه
 عن جابر بن النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان
 بن عفان ولي في الدنيا وولي في
 الآخرة رواه ابو يعلى عن ابي هريرة
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي خليل
 في امته وان خليلي عثمان بن عفان
 رواه ابن عسار عن طلحة بن النبي
 صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي رفيق ورفيقي عثمان
 رواه الترمذي وابن ماجه عن
 ابي هريرة عن ابن عباس قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لتدخلن بشقاعة
 عثمان سبعون الفا كلهم قد استوجبوا
 النار الجنة بغير حساب رواه ابن
 عسار عن ام المؤمنين عائشة
 قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي
 بعض اصحابي قلت ادنا بكر قال لا قلت
 عمر قال لا قلت ابن عمار قال لا قلت
 عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحنى فجعل
 يساره ولون عثمان يتغير فلما كان
 يوم الدار وصر فيها قال يا امير المؤمنين
 الان فاعل قال لا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عهد لي عهدا واني صابر نفسي
 عليه رواه احمد

٢٩٨

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يفتنكم من قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

تفصيل من مرسى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الملك المليك والهي وحبته لها
عليه السلام
نورنا
الربيعية على
الكثرة الدروب
بعضها

علیہ وسلم ولا کونن معہ یوحی
 هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبي
 صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج
 وجهه ملهنا فخرجت على انثه
 اسأل عنه حتى دخل بيرا ريس
 فجلست عند الباب وباعها من
 جريد حتى قضى رسول الله صلى
 الله عليه حاجته فتوضا ففقت البدر
 فاذا هو جالس على بيرا ريس و
 وسط قفها وكشف عن ساقيه ولهما
 في البير فسلمت عليه ثم انصرفت
 فجلست عند الباب فقلت لا کونن
 بوا بالبنی صلى الله عليه وسلم
 اليوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت
 من هذا قال ابو بکر فقلت على رسلك
 ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا
 ابو بکر لیست اذن فقال اذن له ولکن بئره
 بالجنة فاقبلت حتى قلت لا بکر ادخل
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبله
 فدخل ابو بکر فجالس عن يمين
 رسول الله صلى الله عليه وسلم معه
 فی القف ودلی رجله بالبرک صمغ
 التمر عسی الله علیه وسلم وكشف
 اور آج ساری دن او کئی ساتہ ہی ساتہ رسول گامبو
 ابو موسیٰ مسجد میں آکر رسول خدا صلعم کو پوچھنے لگے
 لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکل کر ادھر تشریف لے گئے
 میں (ابو موسیٰ کہتے ہیں) میں آپ کو پوچھتا ہوں آپ کیسے تھے
 اور قدم بقدم چلا آیا تنگ آپ پیرا رس (مدینہ کا مشہور
 میں تشریف لائے اور میں باغ کے دروازہ پر جو کچھ ہو سکی
 ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تہا بیٹھ گیا جب رسول خدا صلی
 خدا صحت کر کے وضو کر چکے تو میں آپ کے پاس پہنچا
 سو آپ کنوئیں پر بیٹھ ہوئے تھے اور اسکی بند کو چھین
 لیکر دونوں ہنڈلیاں قبول کر دوںوں پر کنوئیں
 میں لٹکائے بیٹھ رہے میں آپ کو سلام کر کے چلا آیا اور
 وہیں باغ کے دروازہ پر آ بیٹھا اور اپنے جیب میں کھینچے لگا
 کہ آج رسول خدا صلعم کی درباری کر دنگا اتنے میں ایک شخص
 آیا جسے میں بخانا تھا اور دروازہ کو کھٹ کھٹایا بیٹھے
 کون ہو کہا ابو بکر میں نے کہا ذرا ہمیں ٹھہرے رہو پھر میں
 کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ اے رسول خدا ابو بکر
 اندر آ سکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا او نہیں آنے دو
 جنت عالم کی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابو بکر رضے
 کہا آئیے رسول خدا صلعم آپ کو بہشت کی خوشخبری
 دیتے ہیں اس ابو بکر آئے اور رسول خدا صلعم کی
 درمیں طرف کنوئیں کی بند پر بیٹھ گئے اور طرح
 رسول خدا صلعم نے کیا ہوتا ہوں نے ہی کنوئیں
 میں پیر لٹکائے اور ہنڈلیوں کو کھول دیا۔

۳۰

(۱) ابوسہیل کہتے ہیں) ہم میں واپس آ کر وہیں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چھوڑ آیا تھا سو میں اپنے دلیس کہتا تھا اگر اسے فلاں کے ساتھ لینے میرے بھائی کو بھلائی پہونچانا چاہیے تو اسے یہی یہاں لے آئیگا۔ اتنے میں ایک اور شخص دروازہ کی کدھی ہلائی مینے کہا کون کہا عمر بن ابی سلمہ کہا درامیں ٹہرے رہیے پھر میں رسول خدا صلی علیہ وسلم آکر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آئیگی اجازت مانگتے ہیں فرمایا اوہ نہیں آنے دے اور جنت کی بشارت دیدے سو میں نے کہا آئیے۔ تشریف لائیے رسول خدا صلی علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دینے میں سو عمر نہ آئے اور صلی علیہ وسلم کے پاس بائیں طرف بیٹھ بیٹھ گئے اور اپنے پیروں کو کنوئیں میں لٹکا دیا ہم میں وہاں سے آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے دلیس کہنے لگا اگر اسے فلاں شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیے گا تو اسے یہاں لے آئے گا تے میں نے ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا مینے کہا وہ کہا عثمان بن عفان مینے کہا ہمیں شہر سے رہنے دے مینے رسول خدا صلی علیہ وسلم کے پاس آکر عثمان بن عفان کی خبر سنی تو میں نے ایک بڑی مصیبت پر بے حواہ نہیں بھگائی پھر میں آکر کہنے لگا کہ آئیے اور رسول خدا صلی علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے اور اسے بلائے

عن سابقه ثم رجعت وجلست
وقد تركت اخي يتوصفها ويلحقني
فقلت ان يرد الله بفلان يريد
اخاه خيرا يات به فاذا انسان
يحرك الباب فقلت من هذا قال
عمر بن الخطاب فقلت على رسلك
ثم جئت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلمت عليه فقلت
هذا عمر بن الخطاب يستاذن فقال
اذن له ولبشرة بالجنة فجلست فقلت
ادخل ولبشرك رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالجنة فدخل وجلس
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في القف عن يساره وذلي رجليه
في البير ثم رجعت فجلست وقلت
ان يرد الله بفلان خيرا يات به
فجاء انسان يحرك الباب فقلت
من هذا قال عثمان بن عفان فقلت
على رسلك وجئت الى النبي صلى
الله عليه وسلم فاخبرته فقال
اذن له ولبشرة بالجنة على بلو
تصيبه فجلست فقلت ادخل ولبشر
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة

علی بلوی تصبیح قدخل فوجد
 الفَقَّ قَدْ مَلَأَ فِجْلِسَ وَجَاهَهُ مِنْ
 الشَّقِ الْأَحْزَقِ قَالَ شَرِيكَ قَالَ سَعِيدُ
 الْمَسِيَّبِ وَأَوَّلُهَا قَبُورُهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ
 فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَى
 أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَادْعُهُمْ
 لِكُتَابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ عَمِلْنَا
 فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْسَرَ يَوْمَ
 الْيَمَامَةِ بَقَرَاءَ الْقُرْآنِ وَافِي اخْشَى
 أَنْ اسْتَحْسَرُ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ
 فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَافِي أَرَسَ
 أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لَعَبْرًا
 لَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ هَذَا
 وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عَمْرٌ يَجْعَلُنِي حَتَّى
 يَنْتَهِيَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِي لَذَلِكَ وَرَأَيْتَ
 ذَلِكَ الَّذِي رَأَيْتَ هَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ
 أَبِي بَكْرٍ إِنَّكَ رَحَلْتَ نَذْرًا قَدْ أَقَامَ
 تَهْمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُمُ الدُّعَى لِمُسْلِمٍ
 اللَّهُ صَاحِبُ فَتَنِ الْقُرْآنِ فَأَيُّكُمْ
 فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ فِي نَقْبٍ حَمَلْتُ الْجَوَارِ

پس عثمان رضی اللہ عنہ اور میثکونہ اسہامایا سو آپ اوسکی نظر
 میں دوسرے طرف مڑ گئے شریک (اور پرکارا کہ) کہتا ہوں
 کہ سعید بن مسیب کہا میں سبکی تاویل اور تفسیر اوسکی قبر میں
 ہوا اور ایک روایت میں یوں ہی آیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ
 رسول خدا اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ مدد
 طلب کیجائی کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عتیق
 فرما و امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
 کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کسی شخص کو بل لیا
 (معرشہ شہر ہے) کہ ایام قتل میں ہمیں یہ حاجب میں گیا
 اذیکے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کہ
 عمر رضی اللہ عنہ اس پر اگر کہنے لگے کہ یہ عامہ کو دن قاریان قرآن
 قتل کا بازار بیت گرم ہوا یعنی اوس لڑائی میں بہت قاری
 شہید ہو گئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اوروں کو منع میں قاری لوگ
 کثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ تار ہے گا
 میں اس مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کر لیا حکم فرما دین
 لینے عمر سے کہا تم دھیرے کیوں کر دے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی عمر
 نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام تیری سو ہوشیہ عمر اس میں جب سے
 کلام کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ نے قرآن کو جمع پیرا سینہ کو لیا اور
 ہی اس میں وہی مصلحت معلوم ہوتی ہو جو حضرت عمر کو موسیٰ نبی
 زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اس تقریر کو بعد ابو بکر نے فرمایا کہ جو ان
 مسجد دارا حرم میں تھے اس میں جہت کی تہمت نہیں لگا سکتے اور
 رسول خدا کا کہنا کہ تم لوگوں کو ملاش کر اور اس کا کہنا
 از پر کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے ہمارے میں کسی کی تہمت لگا دے

۳۰۲

اس کی روایت میں ہے کہ ابو بکر نے فرمایا کہ جو ان مسجد دارا حرم میں تھے اس میں جہت کی تہمت نہیں لگا سکتے اور رسول خدا کا کہنا کہ تم لوگوں کو ملاش کر اور اس کا کہنا از پر کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے ہمارے میں کسی کی تہمت لگا دے

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما علیہما الصلوٰۃ والسلام
 قال کنتا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ لانعدیل بابی بکر احدنا ثم عدا
 ثم عفتن ثم نزلک احاب النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم لانفاضل
 بینہم رواہ البخاری ومسلم
 وابوداؤد عن سالم بن عبد اللہ
 عنہما قال کنتا نقول ورسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد جی افضل
 ثم عثمان رواہ ابوداؤد عن عبد خیر عن علی
 قال الا اخبیرکم بخیر هذه الامۃ
 بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
 ابو بکر ثم خیرھا بعد ابی بکر
 ثم یجعل اللہ الخیر حیث احب رواہ
 احمد عن محمد بن الحنفیۃ ابن
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 ابو بکر قلت ثم من قال عمر بن الخطاب
 ان یقول عثمان قلت ثم انت
 قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ
 البخاری ومثله ابوداؤد عن

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما علیہما الصلوٰۃ والسلام
 قال کنتا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ لانعدیل بابی بکر احدنا ثم عدا
 ثم عفتن ثم نزلک احاب النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم لانفاضل
 بینہم رواہ البخاری ومسلم
 وابوداؤد عن سالم بن عبد اللہ
 عنہما قال کنتا نقول ورسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد جی افضل
 ثم عثمان رواہ ابوداؤد عن عبد خیر عن علی
 قال الا اخبیرکم بخیر هذه الامۃ
 بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
 ابو بکر ثم خیرھا بعد ابی بکر
 ثم یجعل اللہ الخیر حیث احب رواہ
 احمد عن محمد بن الحنفیۃ ابن
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 ابو بکر قلت ثم من قال عمر بن الخطاب
 ان یقول عثمان قلت ثم انت
 قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ
 البخاری ومثله ابوداؤد عن

[illegible]

ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يحب كل مسلم مسلمة

ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يحب كل مسلم مسلمة
 هارون من موسى الا انه لا يبنى بعد
 رواه البخاري ومسلم عن سعد بن
 ابى وقاص قال خلف رسول الله
 صلى الله عليه وسلم علياً كرم الله
 وجهه في غزاة تبوك فقال يا رسول
 الله تخلفني في النساء والصبيان فقال
 لا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون
 من موسى غير انه لا يبنى بعدى رواه
 احمد عن زهير بن جبير قال قال علي
 رضي الله عنه والذي فلق الحبة وبدأ
 النسيئة آله لعهد النبي الاقيم صلى الله
 عليه وسلم الى ان يبعثني الامم من ولا
 يبعثني الا منافق رواه مسلم عن
 سهل بن سعد بن الساعدي ان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر
 لا عطين هذه الراية هذا رجلاً
 يفتحه الله على يديه يحب الله ورسوله
 ويحب الله ورسوله فاجاب الناس غدا
 على رسول الله صلى الله عليه وسلم
 كلهم يرجون ان يعطاها فقال اين
 علي بن ابى طالب فقالوا هو يا رسول

سعد بن ابى وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يحب كل مسلم مسلمة

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يحب كل مسلم مسلمة

الله يثبتني عيني قال فارسلوا اليه
 فأتى به فبصق رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في عينيه فبرأ كان لم يكن به
 وجع فاعطاه الراية فقال على يا رسول
 الله أقالهم حتى يكونوا مثلنا فقال
 اتقوا على رسلك حتى تنزل بساحتهم
 ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
 بما يحب عليهم من حق الله فوالله ان
 يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك
 من ان يكون لك جمل النعم رواه البخاري
 ومسلم عن عمران بن حصين رضي
 الله عنهما ان النبي صلى الله عليه
 وآله وسلم قال ان عليا امي وانما منه وهو ولي
 كل مؤمن رواه الترمذي عن زيد بن
 ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم
 قال من كنت مولاه فعلي مولاه رواه
 احمد والترمذي عن حبشي بن
 جنادة قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم علي مني وانا من علي ولا
 يؤذيني عني الا انا وعلي رواه الترمذي
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن
 عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

آنکھیں ڈالتی ہیں فرمایا اچھا او نہیں بلانے کے لئے
 کسیکو سچو پس جب لوگ علی کو لائے تو رسول خدا نے
 اپنا لعاب دہن اوٹکی دونوں آنکھوں میں ڈال دیا علی
 خاصے پہلے جنگے ہو گئے گویا اوٹکی آنکھوں میں کبھی
 ہی نہ تھا پھر آپ نے او نہیں جہنم سے دیا حضرت
 علی نے فرمایا اے رسول خدا میں اون سے یہاں تک
 کہ وہ ہم جیسے ہو جاویں (مسلمان) فرمایا تم اون پر
 اسنگی اور نرمی کے ساتھ کہ وہاں تک کہ جب
 اوٹکی زمین میں اوڑو تو پہلے او نہیں اسلام کی
 دعوت کرو اور جو حقوق الہی او پر واجب ہیں او کی
 خبر دو خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک
 شخص کو یہی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لئے سرخ
 اونٹوں سے بہتر ہے ترمذی میں عمران بن حصین سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھے
 میں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست
 و مددگار ہیں احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت
 کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا پس دو
 ہوں او سکا علی دوست ہے۔ ترمذی اور امام احمد
 حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
 نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے کوئی میری
 طرف سے (بند محمد) ادا کرے میں یا علی ترمذی میں
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اپنے پیاروں میں ایک دوسرے سے یہاں چارہ کرایا

ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه
 ورواه احمد عن ابي جنادة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال انني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ورواه الترمذي عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه

الراية عن ابنه ولا يجمعان

بین اصحابہ فجاء علیؑ کلام مع علیناہ
 فقال انھیت بین اصحابک ولم تؤاخذ
 بینی و بین احد فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم انت انھی فی
 الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال
 هذا حدیث حسن غریب عن انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر
 فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک
 باکل معی هذا الطیر فجاءہ علیؑ فاکل
 رواہ الترمذی وقال هذا حدیث
 غریب عن علی رضی اللہ عنہ قال
 کنت اذا سلطت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اعطانی واذا سلطت
 ابتدأ بی رواہ الترمذی وقال هذا
 حدیث حسن غریب عن علی رضی
 اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم انادار الحکمة وعلیؑ
 بابھا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث
 غریب وقال روى بعضهم هذا الحدیث
 عن شریک ولم یدکر فیہ عن الضحاک
 ولا نعرف هذا الحدیث عن احد
 من الثقات خبر شریک ورواہ احمد

چھر علی رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو
 بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے
 پیاروں میں سب کا بھائی چارہ کرایا۔ مجھ میں
 اور کسی میں دینی بہائی کی نسبت نہ کرانی انھیں
 نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے
 بھائی اور پیار ہو۔ ترمذی میں انس بن مالک
 روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس ایک بھینسا ہوا یا لپکا ہوا پرندہ جانور تھا اپنے
 فرمایا بار خدا یا تیری مخلوق میں سے جو تجھے
 محبوب ہو اس سے میرے پاس لاکہ وہ میرے ساتھ
 اس پرندہ جانور کو کہائے۔ پس آپ کے پاس
 علی آئے اور کہنا کہنا کیا۔
 ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں
 رسول خدا سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے
 دیا اور جب میں خاموش ہو رہا تو یہی بے
 مانگے مجھے عنایت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ
 حدیث غریب ہے۔
 ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
 حکمت گہریوں اور علی او سکا دروازہ ہے۔
 ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ او
 بعض نے یہی حدیث شریک تابعی سے
 روایت کی ہے۔

عمدہ فقہین ان کو یوں القصد و منہ جہاں یوں عقل و فہم سے نہ فلاک و یافہ نقولہم الا حجتہ الثلاثیہ باقی بصفحہ آئندہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
جیشنا فیہم علیہ قالت فسمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو راہ
یدیدہ یقول اللہم لا تمتنع حق تریبی
علیہ رواہ الترمذی عن ابرہہ سلمۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یحب علیا منافق ولا یغضہ
مومن رواہ احمد و الترمذی و قال
ہذا حدیث حسن غریب اسناد عن
البراء بن عازب و زید بن ارقم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نزل لغدیر خضہ اخذ بید علی فقال
السمتعلمون اتی اولی بالمومنین
من انفسہم قالوا بلی قال السمتعلمون
اتی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا
بلی فقال اللہم من کنت مولاه فھل
مولاه اللہ و ال من ولایہ و عاد من
عادہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال ہنیئاً
یا ابن ابی طالب اھجحتہ لیسیت مولی
کل مومن و مومنہ رواہ احمد و فی
روایت لہ اللہم فانصر من نصرہ و
اخذل من خذلہ و احب من احبہ و
ابغض من ابغضہ عن ابرہہ سلمۃ
ابو طالب کے بیٹے نہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن
مرد اور مومن عورت کے دوست ہو اور امام احمد کی ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا بارخدا یا جو علی کی مدد کرے
تو اس کی مدد کر اور جو اس سے رو کرے اس کی رو کرے تو اسے ذلیل کر دو
جو اس سے دوست رکھے اس کو دوست رکھے اور جو اس سے دشمنی کرے اس کو دشمنی کرے
اس کے بعد حضرت عمرؓ نے علیؓ سے ملاقات کر کے فرمایا اے
ابو طالب کے بیٹے نہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن
مرد اور مومن عورت کے دوست ہو اور امام احمد کی ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا بارخدا یا جو علی کی مدد کرے
تو اس کی مدد کر اور جو اس سے رو کرے اس کی رو کرے تو اسے ذلیل کر دو
جو اس سے دوست رکھے اس کو دوست رکھے اور جو اس سے دشمنی کرے اس کو دشمنی کرے

۳۱۰

عمدہ فقہین ان کو یوں القصد و منہ جہاں یوں عقل و فہم سے نہ فلاک و یافہ نقولہم الا حجتہ الثلاثیہ باقی بصفحہ آئندہ

فقال من تراه يعني قال فعلت ما
 يعينك وانما يعني خاضعاً للنعل على
 بن ابي طالب وبنو وليقة قوم من العرب
 رواه احمد عن ربيع بن خرايش
 قال حدثنا علي بن ابي طالب بالرجبة
 فقال لك كان يوم الحديبية تخوم الينا
 سهيل بن عمرو في جماعة من رؤساء
 الكذا فقال يا محمد خذ اليك ناس من
 ابناءنا واخواننا وارقاءنا وليس لهم
 فقه في الدين واما خرجوا افراد من خيبر
 واما مولانا فاورد ههنا لم يكن
 لهم فقه في الدين سنقدم فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم
 يا معاشر قريش لتنتهين اوليبعثن
 الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف
 على الذين قد امتحن الله قلبه للايمان
 من هو يا رسول الله فقال له ابو بكر
 من هو يا رسول الله وقال عمر من هو
 يا رسول الله وهو خاضع للنعل قال
 علي وكنت جالساً خضعت لنعل رسول
 الله صلى الله عليه وسلم عن علي
 رضي الله عنه قال كانت لي منزلة
 من رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۱۳

او انہوں نے فرمایا تو اس شخص کو جسے حضرت فرما رہے ہیں
 جانتا ہے کون ہو اور اس سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 جو تیرے دست کر نیوالی ہیں او بنو لیقہ عرب کی ایک قوم ہیں
 ترمذی میں ربيع بن خراش علی بن ابی طالب سے روایت
 کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ کے رجب میں فرمایا کہ حدیبیہ کے
 دن ہماری طرف کسی مشرک جن میں سہیل بن عمر
 اور سہیل بن عمرو تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا
 ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے
 کوئی شخص آپ کے پاس آئے ہیں اور انہیں
 دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور
 اموال سے بہاگ آئے ہیں سو آپ انہیں ہم پر
 واپس کر دیجئے تاکہ انہیں دین کی سمجھ تعلیم کر سکیں
 حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی فتنہ
 سے باز آؤ ورنہ خدا تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا
 جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا
 اور وہ وہ ہے جسکے دل کا ایمان اس نے آزمایا
 ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون
 ہے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے یہی پوچھا کہ وہ
 کون ہو فرما جوتی ٹانگنے والا علی رضی اللہ عنہ ہے کہ میں ہی
 اس وقت بیٹھا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی
 درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
 وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 میرا وہ مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا

لم تكن ارحم من الخلائق ايماء عليه
 سهر فاقول السلام عليك يا نبى الله
 فان تخلفتم انصرفتم الى اهل دار
 رواه النعماني عن سفيان بن عيينه
 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
 يدركه عليا بن ابي طالب ويذكر
 في هذا القبر وأشار الى قبر رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فسكت الرجل
 فقال عمر فيه محمد بن عبد الله بن عبد
 المطلب اذا ديت عليا فقد اذنته عن
 علي رضي الله عنه قال كنت نشاكيا
 فمررت بى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 واذا قول الله ان كان اجلى فلا حضر
 فارحني وان كان متأخرا فارفعني و
 ان كان بلاء فصبني فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كيف قلت
 فاعاد عليه ما قال فضر به برجله و
 قال اللهم عاف او اشف نفسك
 الراوى قال فداشنتك وجوبك
 رواه الترمذي وقال هذا حديث
 حسن صحيح عن عبد الله بن ابي
 اوفى قال دخلت على رسول الله
 صلى الله عليه وسلم في مصيبره

مير بيت سوري آپے پاس جا کر اہل اسلام علیہ السلام
 یعنی اسی رسول خدا آپ پر سلام ہو یہ سلام کہیں
 داخل ہوئیے لئے اجازت مانگنی تھی آپ اگر رسول خدا
 لشکر غزو میں اپنے گہروا پس چلا آنا ورنہ آپ کے پاس چلا
 جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
 کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو براہی سے
 یا کرتا صحرا آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو رسول خدا
 کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا تو اس قبر والے کو بچا
 ہے وہ شخص یہ شکر خاموش ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں
 جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والی کو ستایا تیرے
 میں علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اس محل میں گذرے کہ میں کہہ رہا تھا یا خدا
 اگر میری موت قریب آگئی ہو تو مجھے رات دے اور اگر میری موت
 میں دھیل ہو تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ جاری ہو
 لے آؤ ماش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دی رسول خدا فرمایا
 ہر تو کہو کہا کہ اسوٹے جو کچھ کہا تھا آپ کے ساتھ اسکا
 اعادہ کیا آپ نے پاؤں سے ہٹا کر فرمایا خداوند اسے
 صحت بخشا دے راوی کو ان دونوں کھنوں میں سے
 ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
 سوا کے بعد میں اپنی بیماری کبھی شکایت نہیں کی تیرے
 کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد اللہ بن ابی
 اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

میر بیت سوری آپے پاس جا کر اہل اسلام علیہ السلام
 یعنی اسی رسول خدا آپ پر سلام ہو یہ سلام کہیں
 داخل ہوئیے لئے اجازت مانگنی تھی آپ اگر رسول خدا
 لشکر غزو میں اپنے گہروا پس چلا آنا ورنہ آپ کے پاس چلا
 جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
 کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو براہی سے
 یا کرتا صحرا آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو رسول خدا
 کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا تو اس قبر والے کو بچا
 ہے وہ شخص یہ شکر خاموش ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں
 جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والی کو ستایا تیرے
 میں علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اس محل میں گذرے کہ میں کہہ رہا تھا یا خدا
 اگر میری موت قریب آگئی ہو تو مجھے رات دے اور اگر میری موت
 میں دھیل ہو تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ جاری ہو
 لے آؤ ماش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دی رسول خدا فرمایا
 ہر تو کہو کہا کہ اسوٹے جو کچھ کہا تھا آپ کے ساتھ اسکا
 اعادہ کیا آپ نے پاؤں سے ہٹا کر فرمایا خداوند اسے
 صحت بخشا دے راوی کو ان دونوں کھنوں میں سے
 ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
 سوا کے بعد میں اپنی بیماری کبھی شکایت نہیں کی تیرے
 کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد اللہ بن ابی
 اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

فی العیون با عظام الصیحة وفي نسخة بالعين الموحدة

الناس شدة وجهه فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اني افع
 الواخذ الى رجل يحبه الله ورسوله
 لا يرجع حتى يفتن او يفتن الله على
 سيد به قال فبتنا طيبة انفسنا
 ان يفتن عددا فلما صلى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم الفجر قام قائما
 فدعا باللوآء والناس على مصافهم
 فمروا عليا فاخذ رسول الله صلى
 الله عليه وسلم الراية فنهض ماشرا
 قال من ياخذها بحقها فقال فلا
 اناف قال امط فجاوا اخر فقال اناف قال
 امط ففعل ذلك مرارا مما ايجاعة ثم
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والذي كرم وجهه فله الا عطيتها
 رجلا لم يهت هاتيا على فانطلق بها
 ففتن الله خيبر على يد به قال فبر
 اليه من خيبر مرحبا وهو يرتجرو
 يقول قد علمت خيبر اني مرحب
 به شاكي السلام بطل محجرت
 اذ اليوث اقبلت تلهب عن طهر
 احيا ما وحيث اضربت فاجابه على
 قال انا الذي سقتني احمي جلد

لوگوں کو شست اور شفت پہنچی تب رسول خدا نے فرمایا میں
 کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دل کا جھنڈا اور خدا کا رسول
 دو سکتم ہے اور وہ بدین فتح کیے واپس آئیگا یا اپنے فوج
 کہ اسد اسکے ہاتھوں پر فتح دیگا ان پریدہ کہتے ہیں کہ جمنے
 ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتنہ نصیب ہوگی رسول
 خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہو کر جھنڈا مانگا لوگوں لڑائی کی
 صفوں میں تڑپا نہ خست علی رضو کو بلایا اور اپنے دست لک
 جھنڈا کو لیکر خرب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتھ کون شخص لیتا
 ہے کوئی شخص لائیں لیتا ہوں اپنے فرمایا پھر سوہو کوئی اور
 آیا اسکو بھی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک ایک نے
 کئی مرتبہ اپنے ایسا ہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسے محمد کے مونہ کو بزرگی کا
 ہیں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دو لگا جو لڑائی سے نہ ہائے گا
 علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اس جھنڈے کو لے گئے
 اسد تعالیٰ اذان کے ہاتھوں پر خیر فتح کرادیا راوی کہتا ہے
 کہ اہل خیر میں سے ایک شخص مرحبا مہمودی علی کطیف خیر
 پڑھنا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیر جاننے میں
 میں مرحب ہوں ہنسیاں سے مسلح اور لڑائی کے واقعہ میں
 آزمودہ کا جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرنے آئے ہیں
 میں کہی نیزہ کا گہاؤ لگانا ہوں اور کہی تلوار سے
 مارتا ہوں۔
 حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں
 کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دل کا جھنڈا اور خدا کا رسول
 دو سکتم ہے اور وہ بدین فتح کیے واپس آئیگا یا اپنے فوج
 کہ اسد اسکے ہاتھوں پر فتح دیگا ان پریدہ کہتے ہیں کہ جمنے
 ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتنہ نصیب ہوگی رسول
 خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہو کر جھنڈا مانگا لوگوں لڑائی کی
 صفوں میں تڑپا نہ خست علی رضو کو بلایا اور اپنے دست لک
 جھنڈا کو لیکر خرب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتھ کون شخص لیتا
 ہے کوئی شخص لائیں لیتا ہوں اپنے فرمایا پھر سوہو کوئی اور
 آیا اسکو بھی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک ایک نے
 کئی مرتبہ اپنے ایسا ہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسے محمد کے مونہ کو بزرگی کا
 ہیں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دو لگا جو لڑائی سے نہ ہائے گا
 علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اس جھنڈے کو لے گئے
 اسد تعالیٰ اذان کے ہاتھوں پر خیر فتح کرادیا راوی کہتا ہے
 کہ اہل خیر میں سے ایک شخص مرحبا مہمودی علی کطیف خیر
 پڑھنا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیر جاننے میں
 میں مرحب ہوں ہنسیاں سے مسلح اور لڑائی کے واقعہ میں
 آزمودہ کا جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرنے آئے ہیں
 میں کہی نیزہ کا گہاؤ لگانا ہوں اور کہی تلوار سے
 مارتا ہوں۔
 حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں
 کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

عليه وسلم وقال لي اصدق علي منكبو
فصعدت علي منكبي ففوض بي واث
ايضيل الي ان لو شئت ان ازال اقول
الشك والذلة لعلني صدقت وعلي تمثال
صغير او غاييس ففعلت انا وله عني
ونشأ له ولين يذوق من خلف حتى اذا
استمكن منه قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذ في به فقد فقه
فكسر كما تكسر القوارير ثم نزلت
ونطقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية ان يلقانا احد من الاناس رد
احد عن الطلب بن عبد الله بن
حنظب عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في خطبته اريد
مجتدي اقر بها اني وابن عيسى بن
ابي طالب فانه لا يحبني الا مؤمن ولا
يغضبه الا منافق وفي رواية فذر
احبته فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضه
ومن احبني ادخله الله الجنة ومن ابغضه
ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو
بن ميمون قال قال لبيد بن ربيعة
اذ اتاه رطل يفمون في علي بن ابي طالب
فروا عليه من ابن عباس وقال لبيد بن

امير المؤمنين علي بن ابي طالب
ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذ في به فقد فقه
فكسر كما تكسر القوارير ثم نزلت
ونطقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية ان يلقانا احد من الاناس رد
احد عن الطلب بن عبد الله بن
حنظب عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في خطبته اريد
مجتدي اقر بها اني وابن عيسى بن
ابي طالب فانه لا يحبني الا مؤمن ولا
يغضبه الا منافق وفي رواية فذر
احبته فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضه
ومن احبني ادخله الله الجنة ومن ابغضه
ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو
بن ميمون قال قال لبيد بن ربيعة
اذ اتاه رطل يفمون في علي بن ابي طالب
فروا عليه من ابن عباس وقال لبيد بن

علي بن ابي طالب
ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذ في به فقد فقه
فكسر كما تكسر القوارير ثم نزلت
ونطقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية ان يلقانا احد من الاناس رد
احد عن الطلب بن عبد الله بن
حنظب عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في خطبته اريد
مجتدي اقر بها اني وابن عيسى بن
ابي طالب فانه لا يحبني الا مؤمن ولا
يغضبه الا منافق وفي رواية فذر
احبته فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضه
ومن احبني ادخله الله الجنة ومن ابغضه
ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو
بن ميمون قال قال لبيد بن ربيعة
اذ اتاه رطل يفمون في علي بن ابي طالب
فروا عليه من ابن عباس وقال لبيد بن

علي بن ابي طالب

علي بن ابي طالب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس
 ثوبہ وثامہ علیہ فرأشہ وکان
 المشہ کون یؤذون رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فجاء ابو بکر وھونائم
 فحبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فصباح یا بنی اللہ فقال لہ علی ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انطلق
 نحو بئر معونہ فادرکہ فاظلق
 ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی یلقی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات
 الکفار یومون علیہ بالجمارۃ وھو متضرر
 قد لقی راسہ فی الثوب الی الصباح
 اجمد عن علی کہ فی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان اظھت عنہ ابد
 فکان یھکت عنہ الی ان استشهد
 یکشین الخیین قال محمد بن شہاب
 الزھری انما اختص علیاً بذلک دون
 اقاربه واهلہ لقرباہ منہ فکانہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فعل ذلک بنفسہ رواہ احمد
 عن جابر بن عبد اللہ الانصاری
 قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال یھتم علیکم رجل من اهل الجحۃ
 او قال یدخل علیکم فدخل علی قال

علی رضی اللہ عنہ
 سورہ اور شرک رسول خدا کو ادا دیتے تھے سو
 ابو بکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں
 نے علی رسول خدا گمان کر کے ایک چغ ماری اور
 کہا اے بنی اللہ حضرت علی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 رسول خدا تو میریوں کی طرف تشریف لیگئے۔
 آپ اٹھ جائیں سو ابو بکر چلے یہاں تک کہ رسول خدا
 ملگئے یہاں تمام رات کھارنے حضرت علی پر پتھر مارا
 کی بوچھاڑ کر دی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح
 تک سوتے رہے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی رضی
 روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ کسی
 طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں کہ)
 حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو اہل بلق منیدھے
 رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب
 زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب
 اور کہنے کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علی
 کو خاص کیا اس واسطے کہ علی آپ سے بہت قریب تھے
 گویا کہ اوس قربانی (جسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا
 بنفسہ کرتے تھے۔ امام احمد، ابی بن عبد اللہ
 روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ جنیتوں میں سے
 تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا نسر یا کدہ
 ہوتا ہے سو علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جابر کہتے ہیں

جابر فہمیتاہ بعد ذلک رواہ احمد عن
 عمران بن الحصین عن قال بعث رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحببنا
 ویتعزل علیہم علی بن ابی طالب کرمہ
 اللہ وجہہ فیضی فی السراۃ فاصاب
 جاریۃ فانکروا علیہ فتعاقدا رجلاً
 منہما اذا قدموا علی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اخبروا فلما قدما
 علیہ قاما لا قول فقال یا رسول اللہ
 الا تری الی علی بن ابی طالب فعل کذا
 وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال
 لذلک فاعرض عنہ وقام الثالث و
 الرابع فقالا لذلک فاعرض عنہما
 ثم اقبل علیہم صلی اللہ علیہ وسلم
 والغضب یعرف فی وجہہ وقال ما
 تریدون من علی قالہا ثلاثا علیہم
 وانا منہ ولا یؤدنی عنی الا علی رواہ
 الترمذی وقال الترمذی هذا حدیث
 حسن غریب ولاحمد لا یقضہ دینی
 الا علی عن ابی سعید الخدری
 ان علیاً لما قرأ صدر براءۃ الایات النبی
 اتخذها من ابی بکر فی الطریق الا لا تدخل
 الجنة الا بنفس مسلمۃ ولا یقرب المسجد

اسکے بعد ہم نے اوہیں مبارکی دی۔ ترمذی اور مسند
 امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول
 خدا نے ایک لشکر کو بھیجا اور انہر علی بن ابی طالب کرمہ
 بنایا اور وہ لشکر میں گئے بہر غنیمت کے مال میں سے
 انہوں نے ایک ٹونڈی لے لی لوگوں نے اسے ہڑا
 اور چار صحابیوں نے اس میں معاہدہ کیا کہ جو مال خدا
 کے پاس چلے گا اس کی خبر کرینگے ہر جگہ آپ کے پائل کو تو
 اون چار شخصوں میں سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے
 رسول خدا دیکھئے علی بن ابی طالب نے ایسا کیا ہے
 نے اس سے منع نہیں لیا ہر دوسرے نے کھڑے ہو کر
 اور سیرج کہا اپنے اس سے بھی منع نہیں لیا تیسرا اور چو
 کھڑا ہوا اور سیرج کہنے لگا آپ کے دونوں بھی اعراض کیا
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف متوجہ ہوا اور غصہ کے آثار آپ کے
 چہرہ مبارک میں بچانے جا تھے ہر فرما نے لگے تم علی سے کیا
 چاہتے ہو اور یہ کہ میں مرثہ فرما کر کہا علی مجھے جو اور علی
 سے اور علی کے سوا کوئی مجھے ادا نہ کرے۔ ترمذی کہتے ہیں
 حدیث حسن اور غریب ہے اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے
 کہ یہاں قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نہ کرے۔ ابو سعید
 کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جب سورہ براءت کے اول کی
 وہ آیتیں جو حضرت ابو بکر سے رستہ ہی میں لی تھیں
 حج کو دن طبر میں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں خبر سنا
 شخص کے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی
 مشرک مسجد حرام کے پاس نہ چلے۔

(Marginal notes in Urdu/Hindi script, including references to various scholars and texts like 'Tirmidhi', 'Ahmad', 'Ibn al-Khatib', etc.)

(Vertical marginal note on the right side of the page, likely a commentary or reference.)

بالبیت عمریان ومن کان بدینہ و بین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلمو عجل
واجلہ سنتہ فقال بعض الکفار نحن
نبرأ من عهدک وعهد ابن عمک
فقال علی لولا ان رسول الله صلی
الله علیہ وسلم امرنی ان لا احدث
امر احق اتیه لقنتک قال الزهری
انما امر النبی صلی الله علیه وسلم
علیکم ان یقرأ براءة دون غیره لان
عادة العرب ان لا یتولی العهود
الا سید القبیلۃ وزعمها اورجل
من اهل بدینہ یقوم مقامہ کاظم اویم
نوابن عثم فاجر علی عاد تھہ عن
النس قال قتلنا سلمان الفارسی مسل
رسول اللہ من وصیب فسألنا رسول اللہ فقال
من کان وصی موسی بن عمران فقال
ابیہ بن نون فقال ان وصیتی و
ابن و بنجر و عدی بن ابی
سایہ بنی وارث بھی سواہ احمد
بن مرزبان بن شارش قال خرجت
مع رسول اللہ امیر بن جندب
الامانیة اغلوہ و ذبحا بیتہ فی البینہ

اور خاندان حبشہ کوئی شخص نہ تھا طواف کرو اور جس کا فرور تر ہو
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عہد ہے اس کا وقت اس کی مدت
پھر زلعینی حقیقت کا عہد ہے اس مدت تک ہم اس سے
متعرض نہ ہوں گے) سو بعض لوگوں نے کہ ہم تیرو اور شیر چھا
پیشہ کہ عہد پیر از پیشہ حضرت علیؑ فرمایا اگر رسول خدا صلعم مجھے
اس بات کا حکم کرنے میں جب تک کہ پاس اول اپنی طرف
کوئی بی نبیا کام کروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہنچاتا
زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ کو سورہ براوت
پر مبنی کا حکم فرمایا اور ان کے غیر کو نفرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت ہے
کہ عہد مل اور ہمانوں کا وہی شخص مالک بتا رہے جو قبیلہ کا سردار
اور اس کا بزرگ ہو یا اسکی اہلیت میں سے کوئی ایسا شخص
جو اسکے قائم مقام ہو جیسے چچا یا چچا کا بیٹا سو رسول خدا
نے اہل عرب کی عادت پر اسکا حکم کر دینے دیا۔ امام احمد الشیخ
بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سلمان فارسی کو
کہ رسول خدا سے پوچھا کہ اونکا وہی کون شخص ہے پس
سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ ابو
بن عمران کا کون جوی تھا سلمان نے جواب دیا کہ شوخی
بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرا وعدہ کا وفا کرنے
والا علی بن ابی طالب ہے یعنی میرے حکم کی میراث او سے
ہو چکی امام احمد محمد بن شارش سے روایت کرتے
ہیں کہ میرے حضرت علیؑ کے ساتھ یمن کی طرف گیا انہوں نے
مجھ پر زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علیؑ کی
نہایت اس پر غصہ ہوا کہ اس کو مار دوں گی۔

251

وبيته الى الاسد فيبيناهم يتدافعون
 اذ سقط رجل منهم في الزبية فتعلقوا
 باخر شعر تعلق آخر باخر حتى صاروا
 فيه اربعة وكان فيها اسد فخرج
 الكل فابتدر اليه رجل بحريفة
 فقتله ومات الاربعة من جراحته
 فقام اولياء الاول الى اولياء الثاني
 بالسلام لتقتلوا مع اولياء الثاني
 فقال علي بن ابي طالب باولياء الاول فجاؤوا
 فقال اتريدون ان تقتلوا ورسول
 الله صلى الله عليه وسلم بين اظهركم
 اني اقضي بينكم بقضاء فان رضى قوه
 والا فحقا جزوا حتى تذهبوا الى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقضو
 بينكم فقالوا نعم فقال اجتمعوا من
 قبائل حافر البير ربع الديانة وثلاث
 الديانة ونصف الديانة فلاولياء الاول
 الربع لا نه اهلك من قوه ولاولياء
 الثاني الثلث ولاولياء الثالث النصف
 ولاولياء الرابع الديانة الكاملة فلم
 يرضوا بذلك فأتوا رسول الله صلى
 الله عليه وسلم واخبروه بالقصة و
 قال سأقضي بينكم فقال رجل منهم

ایک وقت وہ اس میں مداخلت کر رہے تھے ایک ایک
 آدمی اون میں کوس گڑھ میں جا پڑا اور اسکے ساتھ دوسرا
 اور دوسرے کے ساتھ میٹر لپٹا ہوا گڑھی میں جا پڑا یہاں تک
 کہ چار آدمی اس گڑھ میں گڑھے اور اس میں شیر موج
 تھا اونے سب کو زخمی کر ڈالا۔ سو ایک مرد بچ چکا کہ
 او سپر ڈر اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں
 اور کئے زخم سے مر گئے۔ سو جو شخص سب سے پہلے اتر
 گڑھی میں گر اٹھا اسکے ولی وارث دوسری شخص کے
 وارثوں کے ساتھ تیار لیکر گئے ہوئے تاکہ اونے لڑائی
 کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کو وارثوں کو میرا پاس
 لاؤ اور جب وہ آئے تو اپنے فرمایا کیا تم اس میں لپٹا رہے ہو۔
 حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں میں
 تمہارے اسباب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اسے پسند کرو
 ہو ملادور نہ مانو جیسے کہ رسول خدا اس چاروں چاہتے ہیں
 صاف فیصلہ کر دیجئے انہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمائیے
 نے فرمایا جسے وہ کونسا کہو دا ہے اسکے قبائل سے دیکھا
 جو تھا اور میٹر اور نصف جمع کرو اور پہلے شخص کے وارثوں
 کو جو تھا حصہ دو کیونکہ اس نے اپنے اوپر ولے کو ہلاک کیا ہے
 اور دوسرے شخص کے وارثوں کو تیسرا حصہ دیتے شخص کے ولیوں کو
 نصف دیتے اور چوتھے شخص کے وارثوں کو پوری دیتے دوسرے
 وہ اس فیصلہ سے راضی ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آکر اس قصہ کی خبر دی اپنے فرمایا یہ
 قریب تم میں فیصلہ کرو لگا ہر ایک مرد نے اون میں سے کہا

۱۲۱۲
 ۱۱۶۸

الصوفی عن ابی خلیان ان عمر
 رضی اللہ عنہ اُتی بامرأة قد زنت
 فامر بوجھها فذهبوا الیرج جوھا فراه
 علی فی الطریق فقال ما شان هذه
 فاجبروه فخلا سبیلها ثم جاء الے
 عمر فقال له لمرردتها فقال لانها
 معنوة وقد قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم دفع القلم عن ثلاث
 عن النائم حتی یستيقظ والصوب حتی
 یجتلمو والمجنون حتی یفیک فقال عمر
 اولا علی هلك عمر رواه احمد فی الفضا
 عن علی رضی اللہ عنہ قال یا ایها
 الناس اقيموا علی اركانکم الحد من
 احسن منہم ومن لم یحصن فان
 امه لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم زنت فامر فی ان اجلدھا فاذا
 حدیث عهد بنفاس فخشیت ان
 اناجلتھا ان اقتلھا فزکرت ذلك
 للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 احسن رواه مسلم وفی روایت
 ابی داود قال دعھا حتی ینقطع
 دمھا ثم اقم علیھا الحد واقیموا
 الحد ود علی ما ملکتم ایما نکم

کہ عرضی عمر کے پاس ایک عورت جس نے زنا کیا تھا لائی گئی
 اپنے اوسے رجم کر دینا حکم فرمایا لوگ اوسے رجم کر گئے
 واسطے لیے جاتے تھے کہ علی رہنے اوس میں رستہ میں چلے گئے
 فرمایا اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اس حال سے
 انکو خبر دی اپنے اوسے چوڑیا پر حضرت عمر کے پاس
 اوسہوں نے فرمایا اسی علی تم نے اس عورت کو کیوں
 کہا وہ دیوانی ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے (یعنی وہ عمل
 تکلیف نہیں) پہلا وہ یا سہا جب تک کہ جاگے۔ (۲) بچہ نہیا
 کہ بالغ ہو جاوے (۳) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے
 کہ باغ ہو جاوے (۴) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے
 عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو لیا ہوتا۔
 کہ میں حضرت علی سے رعایت ہے کہ اوسہوں نے
 فرمایا اے لوگو اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ
 بیانی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے
 مجھے حکم فرمایا کہ میں اوسے حد لگاؤں اتفاق سے
 وہ بچہ جننے کے قریب جا رہی تھی پس میں ڈرا
 کہ مبادا اگر میں اوسے حد لگاؤں تو میرے ماتے سے
 مر جاوے چنانچہ میں نے اوسے حد نہ ماری اور رسول
 سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا
 البوداؤ کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسے
 چوڑیا دینا تک کہ اوس کا خون تم جاوے پھر حد قائم
 کرو اور اسی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو۔

(۱) بچہ نہیا (۲) بچہ نہیا (۳) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے (۴) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے
 (۵) بچہ نہیا (۶) بچہ نہیا (۷) بچہ نہیا (۸) بچہ نہیا (۹) بچہ نہیا (۱۰) بچہ نہیا
 (۱۱) بچہ نہیا (۱۲) بچہ نہیا (۱۳) بچہ نہیا (۱۴) بچہ نہیا (۱۵) بچہ نہیا (۱۶) بچہ نہیا
 (۱۷) بچہ نہیا (۱۸) بچہ نہیا (۱۹) بچہ نہیا (۲۰) بچہ نہیا (۲۱) بچہ نہیا (۲۲) بچہ نہیا
 (۲۳) بچہ نہیا (۲۴) بچہ نہیا (۲۵) بچہ نہیا (۲۶) بچہ نہیا (۲۷) بچہ نہیا (۲۸) بچہ نہیا
 (۲۹) بچہ نہیا (۳۰) بچہ نہیا (۳۱) بچہ نہیا (۳۲) بچہ نہیا (۳۳) بچہ نہیا (۳۴) بچہ نہیا
 (۳۵) بچہ نہیا (۳۶) بچہ نہیا (۳۷) بچہ نہیا (۳۸) بچہ نہیا (۳۹) بچہ نہیا (۴۰) بچہ نہیا
 (۴۱) بچہ نہیا (۴۲) بچہ نہیا (۴۳) بچہ نہیا (۴۴) بچہ نہیا (۴۵) بچہ نہیا (۴۶) بچہ نہیا
 (۴۷) بچہ نہیا (۴۸) بچہ نہیا (۴۹) بچہ نہیا (۵۰) بچہ نہیا (۵۱) بچہ نہیا (۵۲) بچہ نہیا
 (۵۳) بچہ نہیا (۵۴) بچہ نہیا (۵۵) بچہ نہیا (۵۶) بچہ نہیا (۵۷) بچہ نہیا (۵۸) بچہ نہیا
 (۵۹) بچہ نہیا (۶۰) بچہ نہیا (۶۱) بچہ نہیا (۶۲) بچہ نہیا (۶۳) بچہ نہیا (۶۴) بچہ نہیا
 (۶۵) بچہ نہیا (۶۶) بچہ نہیا (۶۷) بچہ نہیا (۶۸) بچہ نہیا (۶۹) بچہ نہیا (۷۰) بچہ نہیا
 (۷۱) بچہ نہیا (۷۲) بچہ نہیا (۷۳) بچہ نہیا (۷۴) بچہ نہیا (۷۵) بچہ نہیا (۷۶) بچہ نہیا
 (۷۷) بچہ نہیا (۷۸) بچہ نہیا (۷۹) بچہ نہیا (۸۰) بچہ نہیا (۸۱) بچہ نہیا (۸۲) بچہ نہیا
 (۸۳) بچہ نہیا (۸۴) بچہ نہیا (۸۵) بچہ نہیا (۸۶) بچہ نہیا (۸۷) بچہ نہیا (۸۸) بچہ نہیا
 (۸۹) بچہ نہیا (۹۰) بچہ نہیا (۹۱) بچہ نہیا (۹۲) بچہ نہیا (۹۳) بچہ نہیا (۹۴) بچہ نہیا
 (۹۵) بچہ نہیا (۹۶) بچہ نہیا (۹۷) بچہ نہیا (۹۸) بچہ نہیا (۹۹) بچہ نہیا (۱۰۰) بچہ نہیا

في فيه رعتين رواه احمد عن
عبد الله بن الجراح
فان الجراح صارت
كفارة ١٢

جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
 للخليفة من مال الله الا قصصتان
 قصصتا کاهو واهله وعباله و
 قصصتا یضعها بین یدی الناس عن
 سويد بن غفلة قال دخلت علی
 فی هذا القصصا یعنی قصص الامارة وبن
 یدیه رعیف من شعیرا و قد هم من بلز
 والترعیف یا بس تارة یکسر یدیه
 وتارة برکیته فشق علی ذلک فقلت
 مجاریة له یقال لها فضلة الازرحین
 هذا الشیم وتخطین له هذا الشعیر
 اما ترین نشارته علی وجهه وما یح
 منه فقال لای شی یوجر هو و نأله
 نحن وانه عهد الینا ان لا نخل بله
 طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول
 لها یا ابن غفلة فاجبرته وقلت یا
 امیر المومنین ارفق بنفسک فقال له
 ویحک یا سويد فما شبکم رسول الله
 صلی الله علیہ وسلم واهله من خیر
 ثم ثلاثا حق لقی الله تعالی ولا یخل
 طعاما قط ولقد جعت مژة بالمدینة
 جوعا شدیدا فخرجت اطلب العسل فاذا
 باهراة فلقد جمعت ما را ید ان تبله

فرماتے ہیں اس کے مال میں سے خلیفہ کے لئے
 دو پیالوں کے سوا کہ ایک تو وہ اور اسکے اہل و عیال
 کھائے اور دوسرا پیالہ ہمانوں کے آگے رکھے
 اور کچھ حلال نہیں۔
 سند امام احمد بن سدید بن غفلة روایت ہے کہ میں حضور علی
 پاس میں مل بیٹھا دارالدارۃ میں آیا اس وقت آپ کے پاس ایک
 جو کی روٹی اور ایک دہا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی
 کہ کبھی تو اس سے آپ ہاتھوں سے توڑتے اور کبھی گھنٹوں پر
 توڑتے تھے اُنکی یہ حالت مجھ پر بہت گراں گزری آپ کی ایک
 ٹوٹی تھی جبکہ ضمام تھا میں نے اس کو کہا کیا تو اس میں شہر
 ہم نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی کیا
 او کی مشقت اور جس خیر سے او نہیں بچ ہوتا ہے اور کچھ
 نہیں کہتی تو میں نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اس میں
 ابرو نہ د اور ہم کہہ گا کہ تو ہیں کیونکہ او انہوں نے ہم سے عہد لیا
 کہ اوں کا کھانا چھانکر نہیں نہ پکاوے اس میں حضرت علی نے
 میری طرف توجہ ہو کر فرمایا کہ اسے ابن غفلة تو اس ٹوٹی سے کیا
 کہہ رہا ہے میں نے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین
 اپنے نفس پر رحم فرمائیے اور اسے اتنی مشقت میں نہ ڈالئے آپ نے
 فرمایا اسوید تجھے خرابی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کی بڑا
 گھبرائی مٹی تو پیٹ بھر رہا ہے تاکہ اللہ ملاقات کی اور کبھی
 آپ کے واسطے کھانا چن پشیم کہ نہ پکا گیا ایک فردینہ میں مجھے
 سخت ہو کہ لگی میں مزدوری ڈھونڈنے لگا نا گاہ
 ایک عورت مٹی کر ڈھیلے جمع کر کے او میں لگونا چاہتی تھی

FFA

12/1/19

ابو الغلام فاخبره وقال اشترى مني رجل قبيصا بثلاث دراهم من صفة كذا وكذا فاخذ درهما وجاء اليه فقال يا امير المؤمنين هذا درهم فاضل عن ثمن القبيص فخذ فان ابنی غلطاً ثماناً درهمان فقال يا شيخ اذهب بدرهمك فانه باعني على رضا في واخذ رضاه رواه احمد عن عمرو بن قيس التميمي قال قال لامي علي كثر الله وجهه اذا مرقوع فعوب في ذلك فقال يجشم له القلب ويقتدي به المؤمن رواه سفیان الثوري قال سفیان وكان يقطع الثوب الى اطراف اصابعه يعني الكوع عن ابی مطر انه راى علي عليه السلام يشتري قبيصا ولبس فضله عن الراسخين والكعبيين فقطع وقال الحمد لله الذي رزقني من الرزاق ما اتحمل به بين الناس واواري به عورتی فقیل له اهدا شئاً ترويه عن نفسك او عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بل

اوس ارسله كالباب ايا تو اوسه اسكي خبري كيك ايك شخص مجھے میں درہم کا ایک کر تا خریدے ہو اور اسکی ایسی صورت وہ شخص ایک درہم لیکر حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین یہ درہم اس کرنے کی قیمت سے زائد ہے آپ اسے لیجیے کیونکہ میرے ایک نے قیمت میں غلطی کی اور اسکی قیمت تو دو درہم تھے آپ نے فرمایا اے شیخ اس درہم کو تو ہی لیجا کیونکہ اوسے میری خوشی میری مسرت ہے اور میں اسکی خوشی سے بہر کرنا لیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر ایک پونہ دار تہ بند دیکھ کر لوگوں نے اس باب میں عتاب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی سے رہا اور اس کے ساتھ مومن قہدا کرتا ہے۔ ا سے سفیان ثوری نے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اوس کپڑے کو جو انگلیوں کی طرف ہوتا ہے یعنی آستین کو ہار ڈالا کرتے تھے۔ امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی پر ایک کر تاتین درہم کی قیمت کا اوس نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اوہوں نے کر تا خرید کر پہنا اور ہونچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا اوسے کتر ڈالا اور فرمایا۔ سب تعریف اوس خدا کے لئے ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا جس میں کوئی غش نہیں کرتا اور اپنی ستم گاہ کو دکھانا ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سنا کر آپ سے پوچھا کیا تم اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم عن علي بن الاقمر عن ابيه قال رايت عليا كرم الله وجهه وهو يبيع سيفه في السوق ويقول من يشتري هذا السيف فوالذي فلق الحبة وبرأ النسمة اطل ما كشفت به الكرب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان عندي ثمن ازايل ما بيعته رواه ابو نعيم عن عمرو بن يحيى عن ابيه قال هدى لعلي كرم الله وجهه زقا من عسل وسمن فراحا قد نقصت فسأل عنها فقيل له بعثت ام كلثوم فاخذت منه فبعث اليها بعد ان قوم العسل بمخسة دراهم فاخذها منها وقال هذا للمسلمين عمرو بن يحيى عن قبره قال جاء الى بيت المال فاقا من عسل فقال الحسن بن علي يا قنبر اذهب وانتني من الزقاوت بمقدار نصيب من بيت المال فقد نزل بي ضيف وما عندي مما اطعمه واذا قسم امير المؤمنين العسل فخذ بقدر نصيبه ورأه في بيت المال فجاء قبره

بكره رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر - اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو کون خریدتا ہے اس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں اس تلوار سے بہت زماں تک رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے بنخ و فکر دور کیا ہے اگر میرے پاس ایک ادرار کی قیمت ہوتی تو میں اسے بیچتا عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہداء اور روعن کی کئی سیکن بھیجی گئی تھیں ایک دو دن کے بعد جواب نے نہیں دیکھا تو ان میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپ نے دریافت کیا کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کی کہ اس سے کچھ لیکر ام کلثوم آپ کی صاحبزادی کو بھیجا ہے۔ آپ نے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر ان کے پاس لے گیا پھر اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ عمرو بن یحییٰ قبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے صاحبزادے نے فرمایا کہ قبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آؤ کیونکہ میرے پاس ایک ہجان آیا ہوا دواؤں کے کہانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ جب امیر المؤمنین شہد تقسیم کرنے کے لیے میرے حصہ کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کرنا چھو تو قبر ان مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر - اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو کون خریدتا ہے اس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں اس تلوار سے بہت زماں تک رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے بنخ و فکر دور کیا ہے اگر میرے پاس ایک ادرار کی قیمت ہوتی تو میں اسے بیچتا عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہداء اور روعن کی کئی سیکن بھیجی گئی تھیں ایک دو دن کے بعد جواب نے نہیں دیکھا تو ان میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپ نے دریافت کیا کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کی کہ اس سے کچھ لیکر ام کلثوم آپ کی صاحبزادی کو بھیجا ہے۔ آپ نے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر ان کے پاس لے گیا پھر اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ عمرو بن یحییٰ قبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے صاحبزادے نے فرمایا کہ قبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آؤ کیونکہ میرے پاس ایک ہجان آیا ہوا دواؤں کے کہانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ جب امیر المؤمنین شہد تقسیم کرنے کے لیے میرے حصہ کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کرنا چھو تو قبر ان مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

۳۳

بکره رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر - اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو کون خریدتا ہے اس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں اس تلوار سے بہت زماں تک رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے بنخ و فکر دور کیا ہے اگر میرے پاس ایک ادرار کی قیمت ہوتی تو میں اسے بیچتا عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہداء اور روعن کی کئی سیکن بھیجی گئی تھیں ایک دو دن کے بعد جواب نے نہیں دیکھا تو ان میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپ نے دریافت کیا کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کی کہ اس سے کچھ لیکر ام کلثوم آپ کی صاحبزادی کو بھیجا ہے۔ آپ نے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر ان کے پاس لے گیا پھر اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ عمرو بن یحییٰ قبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے صاحبزادے نے فرمایا کہ قبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آؤ کیونکہ میرے پاس ایک ہجان آیا ہوا دواؤں کے کہانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ جب امیر المؤمنین شہد تقسیم کرنے کے لیے میرے حصہ کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کرنا چھو تو قبر ان مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

و انزل علينا النصر حتى استقر الاسلام

مكثنا بجرانه ميوء اوطانه والله لو
اتينا اليوم ماتا تون ما قام للدين
عمود ولا اخضر للايمان عود
رواه القرشي عن سويد بن غفلة
قال دخلت على علي كرم الله وجهه
يوم ما وليس في داره سوى حصير
رثا وهو جالس عليه فقلت يا امير
المومنين انت ملك المسلمين والحاكم
عليهم وعلى بيت المال وتأتك الوفود
وليس في بيتك سوى هذا الحصير
فقال يا سويدان اللبيب لا يتأت في دار
النقلة واما نادا المقامة قد نقلنا
اليها متاعنا ونحن منقلبون اليها
عن قريب قال فابكاني والله كلامه
رواه القرشي عن ابي خيرة عن شيخ
لهم قال رايت عليا كرم الله وجهه و
عليه ازار غليظ فقلت ما هذا قال الشتر
بجسة دراهم فمن ارجحن في درهما
بعته اياه قال وكان ياتر رعبا ونبينا
وسطه بعقال ويهنا بعيرة وهو يوصي
خليفة رواه احمد في الفضائل عن
عبد الله بن عباس قال دخلت عليه

اور ہم پرورد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی
اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم
وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کہی قائم نہ ہوتا اور ایمان کی شاخ کہی سبز نہ ہوتی۔
امام قرشی سويد بن غفلة سے روایت کرتے ہیں کہ میں
ایک دن حضرت علی کرم اسد وجہ کے پاس گیا اور ان کے
گہر میں ایک پڑا لے کر بیٹے کے سوا جب وہ لیٹے تھے اور
کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سوا
میں دین پر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں پھر میں
بادشاہوں اور قبائل کے اچھے اور بھلے آتے ہیں اور آپ کے گہر میں
پڑا لے کر بیٹے کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا اسوید بلا عقل و دار نقل
میں اقامت نہیں کرتا ہے اور سارے شہر دار مقامہ دمشق کا
گہر ہے ہم اپنے سر ہا یہ اور کوچی اوس گہر کی طرف نقل کر کے
میں اور اب ہم ہی اوس کی طرف مقرب ہر نوے میں سو گتے ہیں
کی قسم اے اسلام نے مجھے ولادیا امام احمد ابو نعیم سے سنا کہ
میں کہراؤ نے شیخ نے اونسے کہا کہ میں نے علی کرم اسد وجہ کے پاس
مواٹا گڑھا تہ بند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا یہ
درہم اس خرمیا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھ سے
لے تو آؤ پچھا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک
تہ بند باندھتے اور اس کے بیچ میں ایک رسی سے سخت اور
مضبوط کر کے کہتے اور اپنے اونٹ کو آپ کے گہر سے ہر گز نہ
اوس نہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبد السمر بن عباس سے سنا
کہ میں نے ایک دن حضرت علی کرم اسد وجہ کے پاس گیا

اور ہم پرورد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کہی قائم نہ ہوتا اور ایمان کی شاخ کہی سبز نہ ہوتی۔ امام قرشی سويد بن غفلة سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت علی کرم اسد وجہ کے پاس گیا اور ان کے گہر میں ایک پڑا لے کر بیٹے کے سوا جب وہ لیٹے تھے اور کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سوا میں دین پر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں پھر میں بادشاہوں اور قبائل کے اچھے اور بھلے آتے ہیں اور آپ کے گہر میں پڑا لے کر بیٹے کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا اسوید بلا عقل و دار نقل میں اقامت نہیں کرتا ہے اور سارے شہر دار مقامہ دمشق کا گہر ہے ہم اپنے سر ہا یہ اور کوچی اوس گہر کی طرف نقل کر کے میں اور اب ہم ہی اوس کی طرف مقرب ہر نوے میں سو گتے ہیں کی قسم اے اسلام نے مجھے ولادیا امام احمد ابو نعیم سے سنا کہ میں کہراؤ نے شیخ نے اونسے کہا کہ میں نے علی کرم اسد وجہ کے پاس مواٹا گڑھا تہ بند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا یہ درہم اس خرمیا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھ سے لے تو آؤ پچھا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک تہ بند باندھتے اور اس کے بیچ میں ایک رسی سے سخت اور مضبوط کر کے کہتے اور اپنے اونٹ کو آپ کے گہر سے ہر گز نہ اوس نہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبد السمر بن عباس سے سنا کہ میں نے ایک دن حضرت علی کرم اسد وجہ کے پاس گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بھلا کر دیکھے اسے اللہ نے بھلا کر دیکھا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا کرے اسے اللہ نے بڑا کر دیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔

اور وہ جو بتائیں کہ میں نے اللہ سے کچھ مانگا ہے اور وہ اسے عطا کر دیا ہے۔
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بھلا کر دیکھے اسے اللہ نے بھلا کر دیکھا۔
 سے مجھے بہت محبوب تھا۔ بالوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت میں
 مجھ سے میری اس حق ادا کرتا اور بال کو ذمہ کرتا ہوں پھر فرمایا
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں اپنے کپڑوں کو بٹکے
 اور گدھے پر سوار ہوئے اپنے پیچھے اور شخص کو بٹھا لیتے تھے۔ ابن عباس
 کہتے ہیں کہ حضرت رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ کہتے تھے مگر وہ چیز جو آپ کے
 ہاں مدینہ آتی تھی ایک دن آپ کے آگے فالو کر گیا اس وقت کہ
 بیٹے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں نے خود نفس کو
 ایسی چیز کے متعلق سوچا کہ اگر وہ حرام ہوتا تو میں نے اسے نہیں سنا۔
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالنوار (ابن ابی الدیاس) سے کہ
 ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایک درہم کی جوہر خریدیں اور اپنی
 چادر میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص عرض
 کیا میں نے اسے دیکھا کہ وہ چادر میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے۔
 حضرت علی کی زوجہ (سیدہ فاطمہ) اپنی حاجت کا درجہ اٹھانے کا
 زائد متقی ہے راوی کہتا ہے اور اس زمانہ میں حضرت علی
 خلیفہ تھے آپ سنبلا نیہ کپڑے پہن کرتے تھے اور وہ
 ایک تہم کے متوا اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم
 یا تین درہم کو خرید کر کے پہنتے اور فرماتے تھے
 سب تر لیں اس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنا
 کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اس کی
 مخلوق کے آگے اس سے زینت کرتا ہوں۔
 حسن بن حر موز المرادی کہتے ہیں کہ

ابو کا وہو یخفف بغا۔ فقلت له ما مہ
 هذا الفعل التی تخفیف فقال ہو اللہ
 الی من دنیا کم و امرکم ہذا
 الا ان اقیم حقاً و ادا فی باطلا ثم قال
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یخففہ نعلہ و یرقم ثوبہ و یرکب
 الحمار و یردف خلقہ قال ابن عباس
 و ما کان یاکل الا من ثقی یا نبیہ مر
 المدینۃ قال و قدیم الیہ فالوذ فلم
 یاکلہ فقلت احرامہ ہو قال لا و لکنی
 اکہ انراغہ و نفسی ما لم تعود
 اکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم رواہ احمد عن ابی النوار
 یلع الکرا بیس قال اشتری علی کرم
 اللہ وجہہ ثمر ابدرہم فحملہ فی ملففہ
 فقال لہ رجل انا اصلہ عنک فقال
 لا ابو العبال احق ان یصل حاجتہ
 قال و ہو یومئذ خلیفۃ و کان یلبس
 الکرا بیس السنبلا نیۃ و ہی ثیاب
 غلاظ یساوی الثوب درہمین او ثلث
 دراہم و یقول الحمد للہ الذی کسانى
 ما النوارى بہ و اتجمل بہ بین خلقہ
 عن الحسن بن حر موز المرادی

اس کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بھلا کر دیکھے اسے اللہ نے بھلا کر دیکھا۔
 اس کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔
 اس کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا کرے اسے اللہ نے بڑا کر دیا۔
 اس کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بھلا کر دیکھے اسے اللہ نے بھلا کر دیکھا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا کرے اسے اللہ نے بڑا کر دیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حقیر کرے اسے اللہ نے حقیر کر دیا۔

عن أبيه قال رأيت علياً كرم الله وجهه يخرج من هذا القصر يعني قصر الكوفة وعليه أزار إلى أنصاف ساقه وسرته مشتملاً قريباً منه ومعه الدرة يمشي بها في الأسواق ويقول يا قوم اتقوا الله وفي رواية يا مراهمة محسن اليعم و يقولوا وفوا الكيل والمينان ولا تفخوا الحم وفي رواية ويرشد الصلاة ويعين الحال على الحصول ويقرأ تلك الآخرة فجعلها للذين لا يريدون علواناً في الأرض ولا يذوقون عذاب النار ولا يريدون عذاباً من النار في الآيات والآيات يقول هذه الآيات نزلت في الولايات وذوي القدر من الناس عن أبي النوار قال رأيت علياً كرم الله وجهه وقف على خياط فقال له يا خياط صلب الخيط ودقق الدرر وقارب الغرض فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعني يوم القيامة يا خياط الخائن وعليه قميص ورادع محاطه وخان فيه فيفضم على وسر الأشهاد ثم قال يا خياط أياك والفصل والنسقطات فإنا صاحب الثوب احتيا بها فمن تجد عندك الطلب بها الحارات

کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنی کوفہ کے محل میں دیکھا کہ وہ ایک بند آدمی پنڈلیوں تک بندھے ہوئے ایک چادر اس کے قریب قریب اوڑھ لیا تھا اور آپ کے پاس ایک درہ تھا جسے بازار میں لیکر بیچ رہے تھے اور فرماتے تھے میری قوم اللہ رُو اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں جن بیع کے ساتھ حکم فرماتے اور کہتے مہمان اور تول کو پورا کر دو گوشت کو پہلا کر نہ رکھو۔ اور ایک ایسی میں ہے کہ حضرت علی گم ہو گئے تھے یا ایک شخص کو گاہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی ہوجہ اوتھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت نازل آئی کہ لا اخرة تجعل للذين لا يريدون علواناً في الارض ولا نساءاً يطربون فرماتے یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اور ہے۔ ابوالنوار کہتے ہیں کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک درزی کے پاس کبڑا دیکھا آپنے اس سے فرمایا اے درزی تاکا مضبوط اور درز باریک کر سوئی قریب قریب نکال کیونکہ میرے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جائے گا کہ جو کرتا اور چادر اسے سیاہی اوس میں خیانت کی تھی اوس پر پڑا ہوگا۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے رسوا ہوگا اسکے بعد علی رضی اللہ عنہ فرمایا اے درزی مجھے ہونے پٹروں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے لئے کچھ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حق دار اوس شخص سے کہ اوسے قیمت سے لیتا ہے جبکہ ساتھ دنیا میں مکافات طلب کی جاتی ہے

عن أبيه قال رأيت علياً كرم الله وجهه يخرج من هذا القصر يعني قصر الكوفة وعليه أزار إلى أنصاف ساقه وسرته مشتملاً قريباً منه ومعه الدرة يمشي بها في الأسواق ويقول يا قوم اتقوا الله وفي رواية يا مراهمة محسن اليعم و يقولوا وفوا الكيل والمينان ولا تفخوا الحم وفي رواية ويرشد الصلاة ويعين الحال على الحصول ويقرأ تلك الآخرة فجعلها للذين لا يريدون علواناً في الأرض ولا يذوقون عذاب النار ولا يريدون عذاباً من النار في الآيات والآيات يقول هذه الآيات نزلت في الولايات وذوي القدر من الناس عن أبي النوار قال رأيت علياً كرم الله وجهه وقف على خياط فقال له يا خياط صلب الخيط ودقق الدرر وقارب الغرض فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعني يوم القيامة يا خياط الخائن وعليه قميص ورادع محاطه وخان فيه فيفضم على وسر الأشهاد ثم قال يا خياط أياك والفصل والنسقطات فإنا صاحب الثوب احتيا بها فمن تجد عندك الطلب بها الحارات

کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنی کوفہ کے محل میں دیکھا کہ وہ ایک بند آدمی پنڈلیوں تک بندھے ہوئے ایک چادر اس کے قریب قریب اوڑھ لیا تھا اور آپ کے پاس ایک درہ تھا جسے بازار میں لیکر بیچ رہے تھے اور فرماتے تھے میری قوم اللہ رُو اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں جن بیع کے ساتھ حکم فرماتے اور کہتے مہمان اور تول کو پورا کر دو گوشت کو پہلا کر نہ رکھو۔ اور ایک ایسی میں ہے کہ حضرت علی گم ہو گئے تھے یا ایک شخص کو گاہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی ہوجہ اوتھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت نازل آئی کہ لا اخرة تجعل للذين لا يريدون علواناً في الارض ولا نساءاً يطربون فرماتے یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اور ہے۔ ابوالنوار کہتے ہیں کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک درزی کے پاس کبڑا دیکھا آپنے اس سے فرمایا اے درزی تاکا مضبوط اور درز باریک کر سوئی قریب قریب نکال کیونکہ میرے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جائے گا کہ جو کرتا اور چادر اسے سیاہی اوس میں خیانت کی تھی اوس پر پڑا ہوگا۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے رسوا ہوگا اسکے بعد علی رضی اللہ عنہ فرمایا اے درزی مجھے ہونے پٹروں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے لئے کچھ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حق دار اوس شخص سے کہ اوسے قیمت سے لیتا ہے جبکہ ساتھ دنیا میں مکافات طلب کی جاتی ہے

عن ابی اراکۃ قال جاء سائل
 الى علي فقال لبعض ولده اذهب
 الى امك وقل لها هات ذاك الدرهم
 الذي عندك فضي شعاعا وقال قد
 قالت خبأناه للذي قين فقال اذهب
 واتقي به فذهب وعاد وهو معه
 فاخذه ورفعہ الى السائل وقال
 لا يصدق ايمان عبد حتى يكون بما افق
 الله او ثق منه بما في يديه فلينا هو
 بنحو ان اذ مر به ساجد يبسم جلا
 اشتراه منه بهائة درهم ثم رباعه
 عاتين فدفع المائة الى ولده وقال
 اذهب بها الى امك وقل لها هذا ما
 وعدنا على لسان نبيه صلى الله عليه
 وسلم واخبارا عن ربه سبحانه
 وتعالى من جاء بالحسنة فله عشر
 امثالها قال ابو اراکۃ وكان علی
 یمشی یوم العید الى مصلى ولا یرکب
 حنین بن المنذر بن الحارث
 بن وحلة قال لما قال علی للحسن
 فاجله قال فیموت وذاك فقال علی
 بل عجنات ووہنت قم یا عبد الله
 اس اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے
 کسی صاحب زادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جا کہو کہ وہ درہم جو ہوتا
 ہے وہ درہم لے کر لگایا اور اسی وقت واپس آ کر کہنے
 لگا وہ فرمائی ہیں کہ ہم نے اسے اسے لئے لے لیا اٹھا رکھا ہے فرمایا
 نہیں جا اور وہ درہم لے آ کر لگایا اور اس درہم لے کر
 اپنے اس سے وہ درہم لے کر فقیر کو دیا اور فرمایا بندہ
 کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تا وقتیکہ جو چیز اس کے پاس
 ہے وہ اسے سچے جواؤ کے پاس ہے رائد ہر کسی
 نہ پوچھا وہی کہتا ہے کہ اسی اشار میں کہ حضرت علی
 یہ باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک شخص لگنا جو اونٹ
 بیچتا تھا علی نے سو درہم کو اس اونٹ اسے خرید کر دو سو
 بیچ دیا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی دوا
 کے پاس لے جاؤ اور اونٹ کو یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ اپنے
 رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ
 آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے
 خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔
 ابو اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عید گاہ پہنچ کر
 جاتے تھے اور کسی سواری کی سوار نہ ہوتے تھے۔ امام احمد
 اپنی سند میں بن منذر بن الحارث سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کہڑے ہو اور
 کو خدا روا نہ ہو کہ کہا آپ کو اس سے کیا علاوہ ہے علی
 فرمایا بلکہ تم عاجز اور کامل ہو گئے۔ اے عبد بن جعفر

عن ابی اراکۃ قال جاء سائل الى علي فقال لبعض ولده اذهب الى امك وقل لها هات ذاك الدرهم الذي عندك فضي شعاعا وقال قد قالت خبأناه للذي قين فقال اذهب واتقي به فذهب وعاد وهو معه فاخذه ورفعہ الى السائل وقال لا يصدق ايمان عبد حتى يكون بما افق الله او ثق منه بما في يديه فلينا هو بنحو ان اذ مر به ساجد يبسم جلا اشتراه منه بهائة درهم ثم رباعه عاتين فدفع المائة الى ولده وقال اذهب بها الى امك وقل لها هذا ما وعدنا على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم واخبارا عن ربه سبحانه وتعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قال ابو اراکۃ وكان علی یمشی یوم العید الى مصلى ولا یرکب حنین بن المنذر بن الحارث بن وحلة قال لما قال علی للحسن فاجله قال فیموت وذاك فقال علی بل عجنات ووہنت قم یا عبد الله اس اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے کسی صاحب زادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جا کہو کہ وہ درہم جو ہوتا ہے وہ درہم لے کر لگایا اور اسی وقت واپس آ کر کہنے لگا وہ فرمائی ہیں کہ ہم نے اسے اسے لئے لے لیا اٹھا رکھا ہے فرمایا نہیں جا اور وہ درہم لے آ کر لگایا اور اس درہم لے کر اپنے اس سے وہ درہم لے کر فقیر کو دیا اور فرمایا بندہ کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تا وقتیکہ جو چیز اس کے پاس ہے وہ اسے سچے جواؤ کے پاس ہے رائد ہر کسی نہ پوچھا وہی کہتا ہے کہ اسی اشار میں کہ حضرت علی یہ باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک شخص لگنا جو اونٹ بیچتا تھا علی نے سو درہم کو اس اونٹ اسے خرید کر دو سو بیچ دیا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی دوا کے پاس لے جاؤ اور اونٹ کو یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ اپنے رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ ابو اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عید گاہ پہنچ کر جاتے تھے اور کسی سواری کی سوار نہ ہوتے تھے۔ امام احمد اپنی سند میں بن منذر بن الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کہڑے ہو اور کو خدا روا نہ ہو کہ کہا آپ کو اس سے کیا علاوہ ہے علی فرمایا بلکہ تم عاجز اور کامل ہو گئے۔ اے عبد بن جعفر

عن ابی اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے کسی صاحب زادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جا کہو کہ وہ درہم جو ہوتا ہے وہ درہم لے کر لگایا اور اسی وقت واپس آ کر کہنے لگا وہ فرمائی ہیں کہ ہم نے اسے اسے لئے لے لیا اٹھا رکھا ہے فرمایا نہیں جا اور وہ درہم لے آ کر لگایا اور اس درہم لے کر اپنے اس سے وہ درہم لے کر فقیر کو دیا اور فرمایا بندہ کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تا وقتیکہ جو چیز اس کے پاس ہے وہ اسے سچے جواؤ کے پاس ہے رائد ہر کسی نہ پوچھا وہی کہتا ہے کہ اسی اشار میں کہ حضرت علی یہ باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک شخص لگنا جو اونٹ بیچتا تھا علی نے سو درہم کو اس اونٹ اسے خرید کر دو سو بیچ دیا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی دوا کے پاس لے جاؤ اور اونٹ کو یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ اپنے رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ ابو اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عید گاہ پہنچ کر جاتے تھے اور کسی سواری کی سوار نہ ہوتے تھے۔ امام احمد اپنی سند میں بن منذر بن الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کہڑے ہو اور کو خدا روا نہ ہو کہ کہا آپ کو اس سے کیا علاوہ ہے علی فرمایا بلکہ تم عاجز اور کامل ہو گئے۔ اے عبد بن جعفر

فرماتے ہیں مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے علیؑ میری جنت میں ایک بڑا محل ہے اور تو اسکا مالک اور حاکم ہے صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سہل بن سعد سے آکر کہا۔ اس مدینہ کے امیر کو کیا ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ کر حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتا رہا ہے؟ سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ کہا ابو تراب کہتا ہے یہ سب سہل بنے پر کہا بخدا یہ اون کا نام تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور آنحضرت کو اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب کی اور کہا ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ امیر حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کے ہاں آئی ہر وہاں کھانا ہو کہ مسجد میں آکر لیٹ جاتے تھے میں رسول خدا ﷺ تشریف لائے اور جنت فاطمہؑ فرمایا مہر سے چچا کا بیٹا کہاں سے حضرت فاطمہؑ پولیس کہ مسجد میں ہیں آنحضرت اون کے پاس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے پیادہ گری ٹپری ہو اور پیٹھ کو ٹٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت اون کی پیٹھ سے مٹی پوچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب اوٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا صحابہ بن فراحم کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ تم جانتے ہو پہلے لوگوں میں سب سے زائد بخت کون بنا۔ میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول تھا خوب جانتے ہیں

قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك في جنة قصرًا وانت اقرب منها ابوا احمد في المسند ورواه ابن ماجه
رجل اخر الى سهل بن سعد فقال ما هذا فلان لا مير المدينة بدعوا عليه
سند المبر قال فيقول ماذا قال قال يوم له ابو تراب فضحك فقال والله
ما سمعته الا النبي صلى الله عليه وسلم وما كان له اسم احب اليه منه
فما سمعته الحديث سهلًا فقلت يا ابا عبد الله
قال ذلك قال دخل
عنه فاحمله
في المسجد فخرج اليه فوجد رداءه
فقط عن ظهره وخلص التراب
من ظهره ورجل يسلم التراب من
ظهره ويقول اجلس يا ابا تراب من تين
رواه البخاري عن الفضل بن مزاحم
عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا علي انذري من اشق
لاولين قلت الله ورسوله اعلم

قال عاقر الناقة ثم قال اندري من
اشقى الآخرين قلت الله ورسوله
اعلم فقال من يخطب هذه من هذه
يعني لحيت من هامة عن زيد بن
وهب قال قدم على علي وفد من الخوارج
من اهل البصرة فيهم رجل يقال له
الجعد بن نجدة فقال له يا علي اتى الله
فانك ميت فقال بل انا مقتول ربي
علي هذا يخطب هذا يعني لحيت من
باسم عهد معهود وقسماء مقضى و
قد خاب من افترى وعاتبه ابو نجدة
في لباسه فقال هو ابعدهم الكبر اجل
ان يقتدى به المسلمون واه احمد عن
فضالة بن ابى فضالة الانصاري عن
ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت
مع ابى حنيفة العلبي بن ابى طالب من
مرض اصابه قبل منه فقال له اجه
ما يقمك ها هنا بين اعدائك ثم ابل
المدينة فان اصابك اجلك وليك
احياءك وصلوا عليك فقال علي ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرجني
الى ان لا اموت حتى يخطب هذه من
هذه اي لحيت من دهر هامة فقتل

ابو فضالہ رحمہ علیہ السلام عن
 ابی جلیل قال جاء رجل من مراد لواء
 وهو يصلي في المسجد فقال له
 احترس فان ناسا من مراد يريدون
 قتلك فقال ان مع كل رجل ملكين
 يحفظانه مما لم يقد رفاذ اجاء القدر
 خليا بينه وبينه وان الاجل جئت
 حصينة عن ابی الطفیل عامر بن
 واثلہ بن الاسقع قال دعا امیر المؤمنین
 الناس الى البيعة فجاءه عبد الوہب
 بن ملحوم المرادی فرده مرتين ثم
 اتاه فقال ما يجلس
 اشقاها ليخضبني او
 ليصبغني هذه من هذه
 رواه ابو الفرج بن
 الجوزي -

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی کو روایت ہو کہ بتی ہیں کہ میں حضرت علی
 کے ساتھ ہونے پر اپنی ڈال رہی تھی کہ کیا کیا پی پنا سر اوشا اور اپنی
 ڈاڑھی پر کرنا کی طرف اہ ہا کر فرمایا تھے خوشی ہو کہ میرے خون رنگین
 ہوگی۔ ام جعفر کہتی ہیں حضرت علی مجھے کے دن شہید ہو گئے۔
 ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا علی کی جنت
 ایک قمر کی عبادت ہے۔

عن ام جعفر سریت علیہ قالت انی
 لاصبت الماء علی یدہ اذ رفع راسہ
 فاخذ بلحیتہ ورفعها الى انفہ وقال
 واهالك الخنن یدعی قالت فاصیب
 یوم لکما جتہ عن المؤمنین عائشہ
 رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حب علی عبادۃ
 الذی

وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 سمع يقول من صدق مجتأ أو كاهن
 فانما كاذب ما انزل على محمد في روا
 فقد كفو وسمعت يقول انما اخاف
 على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
 والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
 صلى الله عليه وسلم من محرم ولا الحلفاء
 بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرس
 هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
 صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
 قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
 ولا يؤتيه ملكا من محرم صلى الله عليه وسلم
 يدعي ما ادعيت علم فمن صدقك
 في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
 انداداً اللهم لا طائر الا طائر ولا خبير الا
 عندك ولا الغيا له ثم قال يا ابن آدم
 تكذب وتخالق وتسير في الساعة
 التي نعت عنها ثم اقبل على الناس
 وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما اعتدوا
 به في ظلمات البر والبحر المنعم كافر والكافر
 في النار يا ابن آدم لقد بلغني انك بعد
 تنظر في النجوم وتعمل بها لا اجل لك
 جلد المفقري ولا جلد لك في الجحيم

۳۳۳

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 سمع يقول من صدق مجتأ أو كاهن
 فانما كاذب ما انزل على محمد في روا
 فقد كفو وسمعت يقول انما اخاف
 على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
 والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
 صلى الله عليه وسلم من محرم ولا الحلفاء
 بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرس
 هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
 صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
 قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
 ولا يؤتيه ملكا من محرم صلى الله عليه وسلم
 يدعي ما ادعيت علم فمن صدقك
 في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
 انداداً اللهم لا طائر الا طائر ولا خبير الا
 عندك ولا الغيا له ثم قال يا ابن آدم
 تكذب وتخالق وتسير في الساعة
 التي نعت عنها ثم اقبل على الناس
 وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما اعتدوا
 به في ظلمات البر والبحر المنعم كافر والكافر
 في النار يا ابن آدم لقد بلغني انك بعد
 تنظر في النجوم وتعمل بها لا اجل لك
 جلد المفقري ولا جلد لك في الجحيم

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 سمع يقول من صدق مجتأ أو كاهن
 فانما كاذب ما انزل على محمد في روا
 فقد كفو وسمعت يقول انما اخاف
 على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
 والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
 صلى الله عليه وسلم من محرم ولا الحلفاء
 بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرس
 هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
 صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
 قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
 ولا يؤتيه ملكا من محرم صلى الله عليه وسلم
 يدعي ما ادعيت علم فمن صدقك
 في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
 انداداً اللهم لا طائر الا طائر ولا خبير الا
 عندك ولا الغيا له ثم قال يا ابن آدم
 تكذب وتخالق وتسير في الساعة
 التي نعت عنها ثم اقبل على الناس
 وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما اعتدوا
 به في ظلمات البر والبحر المنعم كافر والكافر
 في النار يا ابن آدم لقد بلغني انك بعد
 تنظر في النجوم وتعمل بها لا اجل لك
 جلد المفقري ولا جلد لك في الجحيم

وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 سمع يقول من صدق مجتأ أو كاهن
 فانما كاذب ما انزل على محمد في روا
 فقد كفو وسمعت يقول انما اخاف
 على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
 والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
 صلى الله عليه وسلم من محرم ولا الحلفاء
 بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرس
 هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
 صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
 قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
 ولا يؤتيه ملكا من محرم صلى الله عليه وسلم
 يدعي ما ادعيت علم فمن صدقك
 في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
 انداداً اللهم لا طائر الا طائر ولا خبير الا
 عندك ولا الغيا له ثم قال يا ابن آدم
 تكذب وتخالق وتسير في الساعة
 التي نعت عنها ثم اقبل على الناس
 وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما اعتدوا
 به في ظلمات البر والبحر المنعم كافر والكافر
 في النار يا ابن آدم لقد بلغني انك بعد
 تنظر في النجوم وتعمل بها لا اجل لك
 جلد المفقري ولا جلد لك في الجحيم

ما بقيت وبقيت ولا حرمك العطاء
عشت وكان لي سلطان شمس
امير المؤمنين في الساعة التي نهاه عن
السير فيها فظفر بالخارج وبادله
شوقا لفتن بلاد كسرى وقصر وثمن
وحير وجيم البلدان بغير قول مخم
ايها الناس توكلوا على الله وانقوه
اعتقد واعليه لو تاسروا في الساعة التي
اشتا اليها المخرج لقال الناس انما ظفروا
بقول المنجم فتقوا بالله واعلموا ان
هذه النجوم مصابيح جعلت زينة ورجوع
للشياطين وهي تدعى بها في ظلمات البر
والبحر والمجموع اضداد الرسل يكذبون
بما جاء به من عند الله تعالى لا يرجعون
الى قرآن ولا شرع انما يستتروا بالاسد
ظاهر اولى من نزول بالنبيين باطنهم
الذين قال الله تعالى فيهم وما يؤمن
اكثرهم بالله الا وهو مشركون وفي
رواية ابن الاحمر قال له يا امير المؤمنين
لا تسرف في هذه الساعة قال ولم قال
لان القمر في العقر فقال قمرنا او قمر
وهذا من احسن الاجوبة عن شريح
بن عبيد قال ذكر اهل المشام عند علي

اور جب تک میں زندہ رہو گا اور میری حکومت رہے گی تو میری
اپنے عہد اور صلہ کر کے لگا اس کے بعد حضرت علی امیر المؤمنین
اوی ساعت میں آیا اوسنے چلے گئے کیا ہوا تھا کہ چھوٹی اور خارجیوں
اور ان کے بارے پر غیبی ہوتی ہر علی نے فرمایا کہ کسری قسیر
ساعت حیر کے شہر اور ان کے علاوہ ادبیت سے ملک من قول مخم
کے فتح کئے اسے لوگوں پر ٹول کر اور اوی سے درواہ اوی
بہر کر اگر ہم اس ساعت میں جس کی طرف بخوبی اشارہ کیا تھا
تو لوگ کہنے لگتے ہیں بخوبی کے قول سے چھوٹی سوا اور پرورد
گروا و جانو کہ تار آسمان کے چراغ ہیں جو آسمان کی رست اور
سطح ان کی جگہ کیلئے بنائی گئی ہیں اور انکی سبب دیواروں
کے اندریوں میں لوگ رستہ پائیں اور بخوبی پیغمبر کے مخالف ہوتے
ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کی پاس سے وہ لائے ہیں یہ اسکی کتاب ہے
اور قرآن و شرع کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔ بظاہر اس
کا انہار کرتے اور پردہ پیغمبروں سے متحر اور مضہار
ہیں اور انہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے کہ ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر شریک
پرستہ مرنے میں اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے حضرت
حضرت علی رضی سے کہا اے امیر المؤمنین اس شخص میں سفر
کئے فرمایا کہوں کہا اس وقت قمر برج عقرب میں قمر اجماع
قمر باون کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے
امام احمد شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی رضی کے پاس جب وہ عراق میں تھے۔
شامیوں کا ذکر ہوا۔

ما بقيت وبقيت ولا حرمك العطاء
عشت وكان لي سلطان شمس
امير المؤمنين في الساعة التي نهاه عن
السير فيها فظفر بالخارج وبادله
شوقا لفتن بلاد كسرى وقصر وثمن
وحير وجيم البلدان بغير قول مخم
ايها الناس توكلوا على الله وانقوه
اعتقد واعليه لو تاسروا في الساعة التي
اشتا اليها المخرج لقال الناس انما ظفروا
بقول المنجم فتقوا بالله واعلموا ان
هذه النجوم مصابيح جعلت زينة ورجوع
للشياطين وهي تدعى بها في ظلمات البر
والبحر والمجموع اضداد الرسل يكذبون
بما جاء به من عند الله تعالى لا يرجعون
الى قرآن ولا شرع انما يستتروا بالاسد
ظاهر اولى من نزول بالنبيين باطنهم
الذين قال الله تعالى فيهم وما يؤمن
اكثرهم بالله الا وهو مشركون وفي
رواية ابن الاحمر قال له يا امير المؤمنين
لا تسرف في هذه الساعة قال ولم قال
لان القمر في العقر فقال قمرنا او قمر
وهذا من احسن الاجوبة عن شريح
بن عبيد قال ذكر اهل المشام عند علي

الرواية المرفوعة عن الامام جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال قال الله تعالى فيهم وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهو مشركون وفي رواية ابن الاحمر قال له يا امير المؤمنين لا تسرف في هذه الساعة قال ولم قال لان القمر في العقر فقال قمرنا او قمر وهذا من احسن الاجوبة عن شريح بن عبيد قال ذكر اهل المشام عند علي

وهو بالعراق فقبل الا نلعه فقل
 لا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول الا بدال بالشام وهو ارجون
 رجلاً كله مات منهم رجل بذر الله
 مكانه رجلاً يسقى بماء الغيث وينتصر
 على الاعداء ويصرف عن اهل الشام فمرو
 العذاب رواه احمد في المستند عن
 قتادة رضي الله عنه قال كتابع امير
 المؤمنين في قتال اهل النهروان وكتا
 ستين او سبعين من الانصار وكن
 على الرجال فلما رجعتنا المدينه دخلنا
 على عائشة فسلمنا لتنا عن مقلد منا
 فاجبرناها يقتل الخوارج فقالت
 ما كانوا يقولون قلنا ليس بثلثون امير المؤمنين
 علياً وعتاب بن علقان وانك وكيفرونك
 فلم نزل نقالاهم وعلي بن ابيدينا
 وتحت بغلتر رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اذ وقف على بعض القتل
 فقال على اقلوبهم فقلنا ثم فاذا رجل
 اسود على كتفه مثل حلة التدي فقال
 على الله اكر والله ما كذب وما كذب
 كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وهو يقسم بمناشع حمين فجاء هذا فقال

يا محمد اعدل فوالله ما عدلت
منذ اليوم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تكلمت امة
ومن يعدل اذا لم اعدل فقال عمر
بن الخطاب دعني اضرب عنق هذا
المنافق فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعه فان له من يقتله
سيخرج من فيضه اقوام يقرءون
القران لا يجاوز تراقيهم سيرا
قون من الدين كما يرق السهم من الترمية
فقالت عائشة انت رايت هذا قال
نعم قالت ما يمنعني ما كان بيني
وبين علي بن ابي طالب ان اقول
الحق سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ستفترق امتي
فرقتين يرق بينهما فرقة ملحقة
رؤسهم مخوفة شواربهم انزهر
الى انصاف سوتهم يقرءون القران
لا يجاوز تراقيهم يقتلهم احب الخلق
الى الله ورسوله قال اقتادة قلت فقد
علمت هذا فلم كان منك اليه ما كان
فقالت وكان امر الله قد اصفد ورا
رواه ابو يعلى البزار وقد ذكره ابو

۱۔ محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ماتھے پر تیسے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون کرے گا۔

ابن الخطاب فرمایا آپ مجھے چوڑ دیکھ کہ اس منافق کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو او قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اس کی نسل سے غمخیز ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھیں گے اور اون کی ہنسیوں سے نیچے نہ اترے گا جیسا یہ بھڑکا جانا ہے۔

سیدنا ابوبکرؓ اپنی باقی نہیں رہتا اس طرح وہ لوگ بھی دین سے نکل جاؤ گئے۔ عائشہؓ نے فرمایا تو نے اپنی آنکھ سے اس شخص کو دیکھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا عجم میں اور علیؓ میں جو خبیثی تھی وہ حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں قریب دو فرقتے مختلف ہونگے اون میں ایک فرقتہ نکلیگا جنکے سر منڈے ہوئے ہونگے اور اونکی مونچھیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازاریں نصف پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر اون کی ہنسیوں سے نیچے نہ اترے گا۔ تمام خلق میں سے زائد خدا و رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ اونہی قتل کرے گا۔ البتہ وہ کہتے ہیں میں نے عائشہؓ سے کہا جیسا کہ اسکو جانتی نہیں تو جو کچھ اونکی نسبت صاف ہو اکیوں نہتا۔ فرمایا وہ اسکا ایک حکم تھا

یا محمد اعدل فوالله ما عدلت
 منذ الیوم فقال رسول الله صلی
 الله علیه وسلم نکلتک امک
 ومن یعدل اذالم اعدل فقال عمر
 بن الخطاب دعنی اضرب عنق هذا
 المنافق فقال رسول الله صلی الله
 علیه وسلم دعاه فان له من یقتله
 سیخرج من ضیضه اقوام یقرءون
 القرآن لایجاوز تراقیهم سیرقون
 من الدین کما یرق السهم من الرمية
 فقالت عائشة انت لایت هذا قال
 نعم قالت ما یمنعنی ما کان بینی
 وبن علی بن ابی طالب ان اقول
 الحق سمعت رسول الله صلی الله
 علیه وسلم یقول ستفترق امتی
 فرقتین یرق بینہما فرقة فحلقة
 رؤسہم مصفوفة متوارجہم انزہم
 الی انصاف سوتقہم یقرءون القرآن
 لایجاوز تراقیہم یقتلہم احب الخلق
 الی الله ورسوله قال لقتلہ فقتل
 علی بن ہذا فلیمرکان منک الیہ ما کان
 فقالت وکان امرا لله قدراً مفقوداً
 رواہ ابو یوسف البزار وقد ذکرہ ابی
 اے محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف
 نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ماتھے
 آجے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون کر لگا۔
 ابن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے چوڑ دیجے کہ اس منافق
 کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو او
 قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اسکی نسل سے غمگین
 ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھیں گے اور اون کی
 ہنسیوں سے نیچے نہ اتر لگا جیسا یہ بڑا کجا رہا
 ہو گا اور کجا آپراؤں گا باقی نہیں رہتا اسطرح وہ لوگ
 بھی دین سے نکل جاویں گے۔ عائشہ نے فرمایا
 تو نے اپنی آنکھ سے اس شخص کو دیکھا ہے کہ
 میں فرمایا مجھ میں اور علی بن جو رجیدگی ہی وہ
 حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ میں خود رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت
 میں قریب دو فرقے مختلف ہونگے اون میں ایک
 فرقہ نکلیگا جبکہ سر منڈے ہوئے موٹے اور اونکی
 مونچیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازاریں نصف
 پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر اون کی
 ہنسیوں سے نیچے نہ اترے گا۔ تمام خلق میں
 زائد خدا و رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ
 اونہیں قتل کر لگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے عائشہ
 سے کہا جب آپ اسکو جاتی نہیں تو جو کچھ اونکی نسبت
 صابرا کیوں ہوتا۔ فرمایا وہ اسکا ایک حکم تھا

الفرج الاصبہانی فی کتاب مرجع البحرین
 وقال فیہ بعد قولہا وكان امر الله
 قدرا مقدرًا يا باقئادة وللقدر
 سبب وهو ان الناس خاضوا في
 حديث الافك وكان عامّة اهل البحرین
 يقولون لرسول الله صلی الله علیہ
 وسلم امسك عليك زوجك حتى
 ياتي امر ربك وكان علی رضی الله
 عنه يقول للنساء کثیر وما ضیق الله
 عليك وفي نساء قریش من همی اجل
 نسبا منها وابها وما لومہ فانه كان
 کلها رای قلوب رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم وحرنه وما یحصل له
 من کلام المنافقین يقول له ذلك
 فوجد علیہ وكان لی من رسول الله
 صلی الله علیہ وسلم حظ فحفت
 علیہ فكان منی ما كان وانا الآن
 فاستغفر الله ما فعلت عن ابي
 سعید بن الخدری رضی الله عنہما قال بیئنا نحن
 عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 وهو یقسم قسمًا اتاه ذو الحلی بصره
 وهو رجل من بنی تمیم فقال یارسول
 الله اعدل فقال ویک فمن یعدل

منہون بھی زائد کرتے ہیں کہ اسی اہوتادہ اور قدر
 الہی کے لئے ظاہر میں ایک سبب ہی ہوتا ہے وہ سبب
 کہ جب لوگوں نے پیچھے ہٹتے ہوئے میں ہمیشہ کیں تو ان وقت
 عامہا بحرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے
 تھے کہ جب تک وحی آئی نہ تھے آپ نبی بنی کو ہٹانے
 رکھتے اور اس وقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر
 خدا عزوجل میں کثرت میں اللہ تعالیٰ کہی آپ پر تنگی کرے گا
 قریش کی عورتوں میں اور بہت سی ایسی عورتوں میں جو
 عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں لعلائشہ
 فرماتی ہیں میں اس سے اہلی کہ کوئی ملامت نہیں
 کر سکتی کیونکہ جب انہوں نے رسول خدا کے
 اضطراب و قلق رنج و الم اور منافقوں کی
 باتوں سے جو اد نہیں صدمہ حاصل ہوا تھا وہ کیا
 تو یہ لفظ فرماتے ہیں کہ جو ایک نیکو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مخصوص حصہ نہیں اس کے وقت
 پر خوف کیا ہو جو کچھ مجھ سے ہوا یہ تھا اور اب میں اپنی کرا
 اللہ بخش مالکی ہوں تجارتی سلم میں ابو سعید خدری
 سے روایت ہے کہ ہم ایک وقت رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے
 اور آپ شہیت کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں میں نے
 زرق و برق بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہی آیا اور وہ نبی
 سے ایک شخص ہوا کہنے لگا ای رسول خدا آپ ایضا فرمائیے
 مجھے خرابی ہو اگر میں عدل نہ کروں گا تو اور کون کرے گا

یوم الاثنين واسلمت يوم الثلاثاء
 وكان عمر حين اسلم عشرة سنين وقيل
 تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
 الحسن بن زيد بن الحسن ولو بجدا
 الاصل من قط الصغرة واخرج ابن سعد
 ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
 ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدى عنه
 امانته والودائع والوصايا التي كانت
 عند النبي ص ثم ياهله فخل ذلك شهرا
 مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
 المشاهد الامم فان النبي ص استخلفه
 على المدينة ولحقه جميع المشاهد اثار
 مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في واطر
 كثيرة وقال سعيد بن المسيب ص اب
 عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبتت
 في الصيحين انه ص اعطاه الراية يوم
 خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
 واحواله في الشيعة واتاراه في الحروب
 مشهورة وكان على شيخنا ا صلح كثير
 الشعر بعثنا الى لقصر اقرب عظيم
 البطن عظيم الحجة جدا قد ملئت فابن
 منكب بيضاء كأنها قطن ادم شديد
 الادمه قال جابر بن عبد الله حمل

اور میں کل کو اسلام لایا اسلام لانے کے وقت اگلے دس برس
 یا تو آٹھ برس کی عمر کی عیسیٰ اور بعض اسکے علاوہ ہی کہتے ہیں۔
 حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش
 نہ کی کیونکہ چھٹ پتھر ہی میں اسلام ملے آئے تھے
 ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا نے مدینہ میں ہجرت کی
 تو علی کو حکم فرمایا کہ آپ کے پیچھے چند روز مکہ میں مقیم رہیں تاکہ
 کہ جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو
 رسول خدا کے پاس ہیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں کو ہمیں
 علی رضی اللہ عنہ ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدرا
 احد اور کل مشاہد میں حاضر ہو کر بتوں کی اسوجہ سے غور
 رہے کہ نبی صلعم نے مدینہ میں اوہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور
 امان کے لئے تمام مشاہد ہیں آثار جمیلہ تھے اور نبی صلعم
 علیہ وسلم نے اوہیں بہت جگہ نشان دیا تھیں بن ابی
 کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور چھینر
 میں ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے اوہیں خیمہ کے دن
 نشان دیا اور ان کے ماتہ پر فتح کی خبر دی آپ کی بجا
 بہت احوال اور جنگوں سے آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک
 شیخ صلح بنے سر کے بال بکثرت رکھتے تھے میانہ قدر مگر
 کوتاہی کی طرف زائد مائل تھی سپٹ ذرا بڑا تھا داری
 بہت بڑی تھی اوہنے دونوں کندھوں کے مابین کمر کر لیا
 ہوا اور بہت سفید روئی کے مانند تھی آپ سخت کندھ
 گوں تھی حجاز کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیمہ کے دن
 کے دروازے کو اپنے سپٹ پر لے لیا۔

یوم الاثنين واسلمت يوم الثلاثاء
 وكان عمر حين اسلم عشرة سنين وقيل
 تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
 الحسن بن زيد بن الحسن ولو بجدا
 الاصل من قط الصغرة واخرج ابن سعد
 ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
 ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدى عنه
 امانته والودائع والوصايا التي كانت
 عند النبي ص ثم ياهله فخل ذلك شهرا
 مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
 المشاهد الامم فان النبي ص استخلفه
 على المدينة ولحقه جميع المشاهد اثار
 مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في واطر
 كثيرة وقال سعيد بن المسيب ص اب
 عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبتت
 في الصيحين انه ص اعطاه الراية يوم
 خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
 واحواله في الشيعة واتاراه في الحروب
 مشهورة وكان على شيخنا ا صلح كثير
 الشعر بعثنا الى لقصر اقرب عظيم
 البطن عظيم الحجة جدا قد ملئت فابن
 منكب بيضاء كأنها قطن ادم شديد
 الادمه قال جابر بن عبد الله حمل

یوم الاثنين واسلمت يوم الثلاثاء
 وكان عمر حين اسلم عشرة سنين وقيل
 تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
 الحسن بن زيد بن الحسن ولو بجدا
 الاصل من قط الصغرة واخرج ابن سعد
 ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
 ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدى عنه
 امانته والودائع والوصايا التي كانت
 عند النبي ص ثم ياهله فخل ذلك شهرا
 مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
 المشاهد الامم فان النبي ص استخلفه
 على المدينة ولحقه جميع المشاهد اثار
 مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في واطر
 كثيرة وقال سعيد بن المسيب ص اب
 عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبتت
 في الصيحين انه ص اعطاه الراية يوم
 خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
 واحواله في الشيعة واتاراه في الحروب
 مشهورة وكان على شيخنا ا صلح كثير
 الشعر بعثنا الى لقصر اقرب عظيم
 البطن عظيم الحجة جدا قد ملئت فابن
 منكب بيضاء كأنها قطن ادم شديد
 الادمه قال جابر بن عبد الله حمل

یوم الاثنين واسلمت يوم الثلاثاء
 وكان عمر حين اسلم عشرة سنين وقيل
 تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
 الحسن بن زيد بن الحسن ولو بجدا
 الاصل من قط الصغرة واخرج ابن سعد
 ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
 ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدى عنه
 امانته والودائع والوصايا التي كانت
 عند النبي ص ثم ياهله فخل ذلك شهرا
 مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
 المشاهد الامم فان النبي ص استخلفه
 على المدينة ولحقه جميع المشاهد اثار
 مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في واطر
 كثيرة وقال سعيد بن المسيب ص اب
 عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبتت
 في الصيحين انه ص اعطاه الراية يوم
 خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
 واحواله في الشيعة واتاراه في الحروب
 مشهورة وكان على شيخنا ا صلح كثير
 الشعر بعثنا الى لقصر اقرب عظيم
 البطن عظيم الحجة جدا قد ملئت فابن
 منكب بيضاء كأنها قطن ادم شديد
 الادمه قال جابر بن عبد الله حمل

على الباب على ظهره يوم خيبر حتى
 صعد المسلمون عليه فقتلوه وانهم
 جروه بعد ذلك فليجمله الرابعون
 رجال الخرج ابن عساكر وخرجه ابن اسحاق
 في البخاري عن ابي رافع ان اكلبنا اول
 بابا عند الحصن حين خيبر فترس بـ
 نفسه فلم يزل في دله وهو قاتل حتى فتم الله
 شواله فلقدر ايتنا ثمانية نفر فجعل
 ان تنقلب ذلك الباب فما استطعنا ان
 نقرب فضل في الاحاديث فضل قال
 احمد بن حنبل فاوردنا احد من اصحاب
 رسول الله ص من الفضائل فاوردنا لعل
 رضي الله عنه اخراجه الحاكم عن ابي
 الطفيل قال جمع على الناس في الرجعة
 فقال نشد بالملك امر عساكرهم
 رسول الله ص يقول يوم غدير خم ما قال
 لما قام فقام اليه ثلثون من الناس
 فنشهدوا نحن رسول الله ص قال من كنت
 مولا فاعلم مولا اللهم وال من والاه
 وعاد من عاداه رواه احمد عن زيد بن
 ارقم عن النبي ص من كنت مولا فاعلم
 مولا رواه الترمذي عن جابر بن جابر
 قال قال رسول الله ص مني من علي

حتى انه سئل ان في اوسيه من جبر حتى كبر
 في اوس دروازه كوني يا اوجا لير ايمون كم اوسه نه او حاكم
 ابن عساكر اور ابن عتي رافع بن خديج سے روایت کرتے ہیں کہ
 حضرت علیؑ نے خیر کے قلعہ کا ایک کوارٹر اکیرا کر اسے بجاد حال
 کیا تاکہ انہی نفس سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ کو اثرانچے ہوئے
 میں مغل کر گئے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خیر کو فتح کر دیا
 تاکہ وہ دلیا جائے تاکہ آدمی مدد لے اوس دروازہ کو پلٹ کر
 تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔ فیصل ان احادیث میں
 جو حضرت علیؑ کی فضیلت میں آئی ہیں۔
 امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم میں سے کسی کے اس قدر فضائل نہیں جس قدر علیؑ
 رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ الباطیل سے روایت ہے کہ
 حضرت علیؑ نے لوگوں کو فز کے جب میں جمع کر کے فرمایا میں
 یہ ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلی
 نے جو کچھ غدير خم کے دن کہہ کرے ہو کر فرمایا تھا بیان
 کرے سو لوگوں میں سے میں آدمی کہہ کرے ہوئے اور گواہی
 دی کہ ہم نے رسول خدا صلی سے سنا فرمایا تھا جس کا میں دوست
 ہوں اور سکا علیؑ دوست خدا و خدا جو علیؑ کو دوست رکھے تو
 اوسے دوست رکھا اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن
 ہو ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا
 فرمایا جس کا میں دوست ہوں اور سکا علیؑ دوست ہے ترمذی اور
 نسائی اور ابن ماجہ میں حبش بن جراحہ سے روایت
 ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے

علیؑ کے فضائل میں سے کسی کے اس قدر فضائل نہیں جس قدر علیؑ
 رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ الباطیل سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے
 لوگوں کو فز کے جب میں جمع کر کے فرمایا میں یہ ایک مسلمان
 مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلی نے جو کچھ
 غدير خم کے دن کہہ کرے ہو کر فرمایا تھا بیان کرے سو لوگوں
 میں سے میں آدمی کہہ کرے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے رسول
 خدا صلی سے سنا فرمایا تھا جس کا میں دوست ہوں اور سکا علیؑ
 دوست خدا و خدا جو علیؑ کو دوست رکھے تو اوسے دوست رکھا
 اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو ترمذی میں زید بن
 ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا فرمایا جس کا میں دوست ہوں
 اور سکا علیؑ دوست ہے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں حبش
 بن جراحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علیؑ مجھ سے
 ہے اور میں علیؑ سے

حسن

رواہ وہ ابی الترمذی والنسائی وابن
عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف
المنافقین ببعضہم علیار واه الترمذی
واخرجہ البزار والطبرانی فی الاوسط
جابر عن علی قال قال رسول اللہ صلی
علیہ وسلم انما مدینۃ العلم وعلی بابہا هذا حدیث حسن
علی الصواب لا یحییہ کما قال الحاکم ولا
موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی
والنووی اخرج ابن سعد عن علی انہ
قیل والک انت اکثر اصحاب رسول اللہ
حدیثا قال فی کنت اذا سالتہ نبتا ن
واذا سکت ابتدائی واخرجہ عن ابی
ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب عا قضا
واخرجہ ابن مسعود قال افضہ اهل المدینۃ
علی واخرجہ عن ابن عباس قال اذا حد
ثتہ عن علی فکذا لا تعد وھا واخرجہ
عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن
الخطاب یتعوذ من معضلة لیس لها
ابو الحسن واخرجہ عن سعید بن المسیب
قال لو یکن من الصحابة احد یقول سلوا
الاعلیٰ اخرجہ عن ابن عباس عن ابن
مسعود قال فرض اهل المدینۃ واقضا
علی بن ابی طالب واخرجہ عن عائشۃ

ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو
حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے دینے نفاق کی علامت علی
کی عدوت تھی ہمارا اور طبرانی اور سلیمان جابر سے روا کرتے ہیں
حضرت علی کو کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں
اور علی اس کا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ تو
صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ
جماعت نے کہا ہے اہل مدین میں سے ابن جوزی اور نووی بھی
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کہنے حضرت علی سے کہا آپ کو
کیا ہوا کہ رسول خدا صلعم کے سبب روئے میں آپ حدیث بیان
سبب زائد میں جواب دیکھ جیسا کہ رسول خدا سے جو حدیث
بہا تو یہی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو یہی
مجھ سے ابتدا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے کہ علی رضی ہم سب میں قاضی ہوتا ہے ابن
مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت
علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب میں کوئی ثقہ
حضرت علی سے حدیث کرتا تو ہم اس سے تجاوز نہ کرتے
تھے سعید بن المسیب روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اوٹھ کر
قضیہ میں جس میں ابو الحسن (حضرت علی) کی رائے ہوتی اس
سے پناہ مانگتے تھے سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کو
صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلونی (مجھے پوچھو) کہتا ہو
ابن عباس کہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ
والوں میں علم و انصاف میں دانا تر اور قاضی زائد علی
بن ابی طالب تھے حضرت عائشہ کے پاس

ان علیاً ذکر عند ما فقلت امان اعلم
 من بقی بالسنۃ وقال مسروق اشہی
 علما اصحاب رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 وعبداللہ وقال عبداللہ بن عباس بن
 ابی ربیعۃ کان لعلی ما نشئت من خبر من
 فاطمہ فی العلم وکان لہ البسطۃ فی
 العشرۃ والقدم فی الاسلام والصر
 من رسول اللہ والفقہ فی السنۃ فی
 النجدۃ فی الحرب والجد فی المال عن ابن
 عباس قال ما نزل اللہ بایہا الذین امنوا
 الا علی امیرہا وشریفہا ولقد جانت اللہ
 اصحابہم فی غیر موضع وما ذکر علیا
 الا بخیر رواہ الطبرانی وابن ابی حاتم
 عن ابن عباس قال ما نزل فی احد
 من کتاب اللہ تعالیٰ ما نزل فی علی عن
 ابن عباس قال نزل علی علی بن ابی
 طالب ثلاثاً فی آیت عن سعد قال قال
 رسول اللہ لعلی لا یحل لاحد ان یمس
 فی ہذا المسجد غیرہ وغیرہ رواہ البز
 عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ ص
 اذا غضب لمحیبتہ احدیکما
 الاعلیٰ رواہ الطبرانی والکما وصی علی
 ابن عباس قال کان لعلی ثانیۃ عشر

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ
 وہ سنت کو خوب جانتے ہیں لون لوگوں سے جواب
 باقی ہیں۔ مسروق کہتے ہیں رسول خدا صلعم کے
 تمام صحابیوں کا علم حضرت عمر و علی و عبداللہ کی طرف
 سنتے جب علی بن عباس بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی
 رضی اللہ عنہ میں خصلتیں تھیں جو تم جاہلوں میں مصیبت
 اور اللہ ان اسرارے کتبہ میں فضیلت اسلام میں تھا
 رسول خدا کی دامادی۔ سنت میں فضاہت علی
 لڑائی میں دلیری۔ مال میں سخاوت حاصل تھی۔ ابن عباس
 روایت ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہ الذین آمنوا
 حضرت علی اس کے امیر اور شریف ہے اللہ تعالیٰ نے رسول خدا
 صلعم کے بار کو کسی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ
 پہلایں لے سوا اور کسی چیز کو یاد نہیں فرمایا۔ ابن عباس
 روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ میں کتاب اسد اوتری
 اوتی چیکے یا میں نہیں اوتری۔ ابن عباس کہتے ہیں
 کہ علی رضی اللہ عنہ کے باب میں سوا ستی اوتری ہیں۔
 بزار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے
 فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسی کو حلال نہیں کہ مسجد
 جینی ہو و طہرائی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوئے تو علی کے
 کسی اور کو یہ جرات نہوتی کہ آپ کا ام کرے۔ طہرائی
 اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
 حضرت علی میں انہارہ ایسی خصلتیں تھیں

(Marginal notes on the left side of the page, written in Urdu/Arabic script, providing commentary and additional references.)

(Small marginal note on the right side of the page.)

منقبة ما كانت احدا من هذه الامة رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال
 قال عمر بن الخطاب لقد اعطى على ثلاث خصال لان يكون لي خصلة منها
 الى من ان اعطى حصة النعم قليل وما قال قال تزوج ابنته وسكده المسجد ليجل
 فيه ما قيل له والراية يوم خيبر رواه ابو يعلى عن علي قال ما عدت ولا
 صدعت منذ سميت رسول الله ص وحي وتقل في عيني يوم القيامة اعطاني الرأ
 رواه احمد وابو يعلى بسند صحيح عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
 اذى عليا فقد اذاني رواه ابو يعلى والبيهقي عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
 عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن
 ابغضني فقد ابغض الله رواه الطبرانی بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول
 الله ص يقول من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه عن ابن مسعود
 الخدي ان رسول الله ص قال لعلي انك تقابل عليا تاويل القرآن كما قالت علي
 تنزيلي رواه احمد والحاكم بسند صحيح

منقبة ما كانت احدا من هذه الامة رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال
 قال عمر بن الخطاب لقد اعطى على ثلاث خصال لان يكون لي خصلة منها
 الى من ان اعطى حصة النعم قليل وما قال قال تزوج ابنته وسكده المسجد ليجل
 فيه ما قيل له والراية يوم خيبر رواه ابو يعلى عن علي قال ما عدت ولا
 صدعت منذ سميت رسول الله ص وحي وتقل في عيني يوم القيامة اعطاني الرأ
 رواه احمد وابو يعلى بسند صحيح عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
 اذى عليا فقد اذاني رواه ابو يعلى والبيهقي عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
 عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن
 ابغضني فقد ابغض الله رواه الطبرانی بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول
 الله ص يقول من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه عن ابن مسعود
 الخدي ان رسول الله ص قال لعلي انك تقابل عليا تاويل القرآن كما قالت علي
 تنزيلي رواه احمد والحاكم بسند صحيح

منقبة ما كانت احدا من هذه الامة رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال
 قال عمر بن الخطاب لقد اعطى على ثلاث خصال لان يكون لي خصلة منها
 الى من ان اعطى حصة النعم قليل وما قال قال تزوج ابنته وسكده المسجد ليجل
 فيه ما قيل له والراية يوم خيبر رواه ابو يعلى عن علي قال ما عدت ولا
 صدعت منذ سميت رسول الله ص وحي وتقل في عيني يوم القيامة اعطاني الرأ
 رواه احمد وابو يعلى بسند صحيح عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
 اذى عليا فقد اذاني رواه ابو يعلى والبيهقي عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
 عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن
 ابغضني فقد ابغض الله رواه الطبرانی بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول
 الله ص يقول من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه عن ابن مسعود
 الخدي ان رسول الله ص قال لعلي انك تقابل عليا تاويل القرآن كما قالت علي
 تنزيلي رواه احمد والحاكم بسند صحيح

۳۵۲

منقبة ما كانت احدا من هذه الامة رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال
 قال عمر بن الخطاب لقد اعطى على ثلاث خصال لان يكون لي خصلة منها
 الى من ان اعطى حصة النعم قليل وما قال قال تزوج ابنته وسكده المسجد ليجل
 فيه ما قيل له والراية يوم خيبر رواه ابو يعلى عن علي قال ما عدت ولا
 صدعت منذ سميت رسول الله ص وحي وتقل في عيني يوم القيامة اعطاني الرأ
 رواه احمد وابو يعلى بسند صحيح عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
 اذى عليا فقد اذاني رواه ابو يعلى والبيهقي عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
 عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن
 ابغضني فقد ابغض الله رواه الطبرانی بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول
 الله ص يقول من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه عن ابن مسعود
 الخدي ان رسول الله ص قال لعلي انك تقابل عليا تاويل القرآن كما قالت علي
 تنزيلي رواه احمد والحاكم بسند صحيح

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی علی رضی اللہ عنہ

بانت القتلى ثلاث عشا الفواقام
 على البصرة عشرة ليلة ثم انصرف الى
 الكوفة ثم خرج حلياً معاوية بن ابي
 سفيان ومن معه بالشام فبلغ حلياً
 فصار اليه فالتقوا بصفين في صفر سنة
 سبعم وثلاثين ودام القتل بها اياماً
 ففرغ اهل الشام للمصالحات يدعون
 ما فيها مكيدة من عمر بن العاص
 ففكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح
 وحكموا الحكمين فحكم علي اباموسى
 الا لشعري وحكم معاوية عمر بن العاص
 وكتب بينهم كتاباً على ان يوافقوا اس
 الحول باذبح فينظروا في ام الامية
 فافترق الناس ورجع معاوية الى
 الشام وعلي الى الكوفة فنهجت عليه
 الخوارج من اهل بابه ومن كان معه
 وقالوا لا حكم الا لله وعسكره والبحر
 فبعث اليهم ابن عباس فاجابهم و
 جمعهم فرجع منهم كثير وثبت قوم
 وساروا الى النهروان فتمضوا للسبيل
 فسار اليهم على فقتلهم بالنهر وان قتل
 منهم ثلث مائة وذلك سنة ثمان وثلاثين
 واجتمع الناس باذبح في شعبان من

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی علی رضی اللہ عنہ

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی علی رضی اللہ عنہ

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی علی رضی اللہ عنہ

[illegible]

ورسلونون وقيل خمس عشرة وقيل ستم وخمسون وكان له قسم عشرون سهمية ١٢

وہ جہنم میں ہزار ہا سال تک رہا ایک غلام اور ایک گائینا کی
 نوٹدی اور حضرت علی کا قتل پر اس شمشیر سے رسولی کو قتل
 سے کوئی مہر گراں نہ آئے نہیں اگرچہ گراں ہی ہوگا مگر کوئی
 قتل ابن الحکم کے قتل سے سوانا گہانی کا قتل نہیں یا کوئی
 بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی کے قبر ناپید ہو گئی تاکہ آج
 وہ نہ آئیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علیؑ
 والد کی لاش کو مدینہ لائے۔ میر محمد بن حبیبؒ نے قریب
 سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص قتل ہو
 وہ علیؑ ہیں ابن عباسؓ اور ابن عبد الغزیزؒ نے بتا کر کہ میں جب کربلا
 وجہ ہٹا دیا تو ان کے جنازہ کو اونٹ پر لا کر چلے تاکہ
 او نہیں حضرت کے ماس دفن کریں پس وہ رات کو چل
 ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر اوں کا جنازہ تھا وہ
 بچا اور ایسا بہاگا کہ کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا اور کوئی
 اس کے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا ایسوجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ
 حضرت علیؑ امیر میں بعض کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طوکے
 شہر میں جا پڑا سو لوگوں نے اسے پکڑ کر علیؑ کو دفن
 کیا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علیؑ
 کی عمر قتل کے وقت تریسٹھ برس کی تھی اور ان کی تدفین
 نوٹدیاں نہیں فصل حضرت علیؑ کے اخبار اور بعض
 قصایا اور کلمات میں۔ حجاج ایک شیخ سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے سنا سب تعریف اس
 خدا کو جسے ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے
 اوس قضیہ کو پوچھتا ہے

قال من انزل به من امر دينه ان معاوية بن ابي سفيان
 الى ليسا لانه عن الخثمي المشكل فكتب
 ان يوارث من قبل مباله عن الحسين
 وقال لما قدم على البصرة قام اليه
 ابن الكواقيس بن عبادة فقال لا
 الاختيار عن مسيرك هذا الذي
 فيه تنولي على الامتة تضرب بعض
 بعض عهد من رسول الله وعهده
 اليك فحدثنا فانت الموثق المامون
 ما سمعت فقال انا ان يكون عندك عهد
 من النبي فلا والله ان كنت اول
 من صدق به فلا اكون اول من
 كذب عليه ولو كان عهدي من النبي
 عهد في ذلك ما تركت اخايتهم
 وعمر بن الخطاب يقومان على منبره
 ولقاتله ما يذى ولكن رسول الله
 لم يقتل قتلا ولم عيت نجاة في مرضه
 ايا ما وليا الى يات المودن فيودن
 بالصلوة في امر اب بكر فيصلي بالناس و
 يرى مكاني ولقد ارادت امراءه من
 نسائه ان يصرفه عن اب بكر فاجبه
 وغضب وقال انت صاحب يوسف
 صوابا بكر فيصلي بالناس فلما قبض

انہوں نے کہا کہ اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اور دونوں کے پاس
 ایک اور شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 وہ شیکر کھانے لگا اور اس نے
 روٹیوں میں سے برابر کھا یا جب کھا چکے تھے آدھی کھڑ گئی
 اور آٹھ درہم ڈال کر کہنے لگا جو بیٹے تمہارا کھانا کھایا ہے اس کی
 عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جھگڑنے لگے پانچ
 روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم
 کا مالک ہے تین روٹیوں والے نے کہا میں کبھی راضی نہیں ہوں گا
 تا وقتیکہ آدھی آدھی درہم تقسیم نہوں پس اوں دو
 نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مراجعہ کر کے اوں
 اپنا قصہ بیان کیا علی رض نے تین روٹیوں والے سے
 فرمایا تیرے بارے میں جو کہ تمہیں پیش کیا وہ تیرے حق
 میں بہتر ہے کیونکہ اس کی روٹیاں تیری روٹیوں سے
 زیادہ تھیں تو تین درہم پر راضی ہو جاؤ ورنہ کہا
 نجد میں اس سے کبھی راضی نہیں ہوں گا تا وقتیکہ حق
 نہ ہو علی رض نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم
 ملنا چاہیے اور دوسرے کو سات دینے چاہئیں اور
 تعجب کی راہ سے کہا سبحان اللہ یہ عجیب بات
 ہے فرمایا جلیسا میں نے کہا ایسا ہی ہے اس شخص نے
 کہا آپ مجھے حق بات سمجھائیے کہ میں اس سے قبول کر لوں
 فرمایا کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرہ حصہ)
 نہیں ہوتے تم قیٹوں نے انہیں برابر کھا لیا کہا نہیں
 کسی زیادتی اور کسی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کھا کر

خمسۃ ارغفة مع احدہما ثلاثۃ ارغفة
 فلما وضع القدامین ایدیہما مر بھی
 رجل فسلمو فقال اجلس للعداء
 فجلسوا کل مصمما واستولوا فی اکلہم
 الارغفة الثمانیۃ فقام الرجل وطرح
 الیہما ثمانیۃ درہم وقال خدا ہا عنینا
 عما لکما و نلتہ من طعامکما فتنارعا
 فقال صاحب خمسۃ الارغفة الی
 خمسۃ درہم و لک ثلاثۃ و قال
 صاحب الارغفة الثلاثۃ لا رضى
 الا ان تكون الدراہم بین نصفین
 فارفعنا الی امیر المومنین علی فقص
 علیہ قصۃہما فقال لصاحب الثلاثۃ
 قد عرض علیک صاحبک ما عرض
 وخبرہ اکثر من خبرک فارض بالثلاثۃ
 فقال لا والله لا رضیت عنہ الا بامر الحق
 فقال علی لیس لک فی امر الحق الادب
 واحد وله سبع درہم فقال رجل
 سبحان اللہ قال هو ذلک قال فہر فنی
 الوجه فیما هو الحق حتی اقبلہ فقال
 علی الیس الثمانیۃ ارغفۃ ربعة و
 عشرون ثلثا اکلتموها وانتم ثلاثۃ
 انفس ولا یعلم الا اکثر منکم اکلوا ولا

اس شخص نے کہا کہ اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔
 اگر اس شخص نے اس کو کھانا دیا تو اس کو کھانا دینا واجب ہے۔

ان کان من ذلک حروف المصوب فذکر منها
 ان وان ولین ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال
 لم ترکها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها
 فزادها لیهارواه ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ
 عن الصادق قال جاء رجل الى علی بن اخیون عن الصادق
 قال طریق مظلم لا تسلك قال خبر عن الصادق قال
 محمد بن یونس لا تلجئ قال فاجری عن الصادق قال
 الله قد نفع علیک فقلت قد نفع قال فاجری عن
 القدیر قال یا ایها السائل ان الله خلقک لما یشاء
 لو لم یشاء قال بل لما یشاء قال فیسئ لک فیما یشاء
 عن علی قال والله ما نزلت لابی
 الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت
 وعلم من نزلت ان ربی وهب لی قلبا
 عقیلا ولسانا ناطقا وخرج ابن
 سعد وعبید بن ریحان الطیلسی عن علی
 قال لونی عن کتاب الله فانه لیس من
 ایه الا وقد عرفت بلیل نزلت ام یخارام
 فی سهل ام فی جبل وخرج ابن ابي
 داود عن محمد بن سمر بن قال لما توفی
 رسول الله ص ابطا علی عن بیعة ابي
 بکر فاقیم ابو بکر فقال کرهت امارتی
 فقال لا ولكن البت لا ارتدی بحدی
 ان کان من ذلک حروف المصوب فذکر منها
 ان وان ولین ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال
 لم ترکها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها
 فزادها لیهارواه ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ
 عن الصادق قال جاء رجل الى علی بن اخیون عن الصادق
 قال طریق مظلم لا تسلك قال خبر عن الصادق قال
 محمد بن یونس لا تلجئ قال فاجری عن الصادق قال
 الله قد نفع علیک فقلت قد نفع قال فاجری عن
 القدیر قال یا ایها السائل ان الله خلقک لما یشاء
 لو لم یشاء قال بل لما یشاء قال فیسئ لک فیما یشاء
 عن علی قال والله ما نزلت لابی
 الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت
 وعلم من نزلت ان ربی وهب لی قلبا
 عقیلا ولسانا ناطقا وخرج ابن
 سعد وعبید بن ریحان الطیلسی عن علی
 قال لونی عن کتاب الله فانه لیس من
 ایه الا وقد عرفت بلیل نزلت ام یخارام
 فی سهل ام فی جبل وخرج ابن ابي
 داود عن محمد بن سمر بن قال لما توفی
 رسول الله ص ابطا علی عن بیعة ابي
 بکر فاقیم ابو بکر فقال کرهت امارتی
 فقال لا ولكن البت لا ارتدی بحدی

ان کان من ذلک حروف المصوب فذکر منها
 ان وان ولین ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال
 لم ترکها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها
 فزادها لیهارواه ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ
 عن الصادق قال جاء رجل الى علی بن اخیون عن الصادق
 قال طریق مظلم لا تسلك قال خبر عن الصادق قال
 محمد بن یونس لا تلجئ قال فاجری عن الصادق قال
 الله قد نفع علیک فقلت قد نفع قال فاجری عن
 القدیر قال یا ایها السائل ان الله خلقک لما یشاء
 لو لم یشاء قال بل لما یشاء قال فیسئ لک فیما یشاء
 عن علی قال والله ما نزلت لابی
 الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت
 وعلم من نزلت ان ربی وهب لی قلبا
 عقیلا ولسانا ناطقا وخرج ابن
 سعد وعبید بن ریحان الطیلسی عن علی
 قال لونی عن کتاب الله فانه لیس من
 ایه الا وقد عرفت بلیل نزلت ام یخارام
 فی سهل ام فی جبل وخرج ابن ابي
 داود عن محمد بن سمر بن قال لما توفی
 رسول الله ص ابطا علی عن بیعة ابي
 بکر فاقیم ابو بکر فقال کرهت امارتی
 فقال لا ولكن البت لا ارتدی بحدی

ان کان من ذلک حروف المصوب فذکر منها
 ان وان ولین ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال
 لم ترکها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها
 فزادها لیهارواه ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ
 عن الصادق قال جاء رجل الى علی بن اخیون عن الصادق
 قال طریق مظلم لا تسلك قال خبر عن الصادق قال
 محمد بن یونس لا تلجئ قال فاجری عن الصادق قال
 الله قد نفع علیک فقلت قد نفع قال فاجری عن
 القدیر قال یا ایها السائل ان الله خلقک لما یشاء
 لو لم یشاء قال بل لما یشاء قال فیسئ لک فیما یشاء
 عن علی قال والله ما نزلت لابی
 الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت
 وعلم من نزلت ان ربی وهب لی قلبا
 عقیلا ولسانا ناطقا وخرج ابن
 سعد وعبید بن ریحان الطیلسی عن علی
 قال لونی عن کتاب الله فانه لیس من
 ایه الا وقد عرفت بلیل نزلت ام یخارام
 فی سهل ام فی جبل وخرج ابن ابي
 داود عن محمد بن سمر بن قال لما توفی
 رسول الله ص ابطا علی عن بیعة ابي
 بکر فاقیم ابو بکر فقال کرهت امارتی
 فقال لا ولكن البت لا ارتدی بحدی

سیدنا فلا تسمعت معویہ بنی بنی
 حضرت: فان بقیۃ الخلفاء فینا:
 عن ابراهیم بن حسن بن حسن بن
 علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ
 قال قال علی بن ابی طالب قال رسول
 اللہ صلعم یرفع فی اخر الزوال
 قوم یسمون الرافضۃ یرفضون
 الاسلام رواہ احمد عن زاذان ان علیا
 قیل لہ ان قاتل الزبیر علی الباب فقال
 علی لیدخلن قاتل ابن صفیہ الناس
 سمعت رسول اللہ صلعم یقول لکل بنی
 حواری وان حواری الزبیر بن العوام
 رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عمر قال
 وضع عمر بن الخطاب بین المنبر والقبر
 فجاء علی حتی قام بین یدی الصفوف
 فقال ہو هذا ثلاث مرات ثم قال وجئت
 اللہ علیک ما لئ خلق اللہ تعالیٰ اجد احب
 الی من ان القاء بعد صحیفۃ النبی من
 هذا المسبب علیہ ثوبہ عن ابی جحیفۃ
 قال کنت عند عمر وهو مسجی ثوبہ فقرأنا
 فہب فجاء علی فکشف الثوب عن وجہہ
 ثم قال رحمۃ اللہ علیک اب الحضر فو
 اللہ ما بقی بعد رسول اللہ احد احب

اب لہ معاویہ بن حواری کہہ کہ بقیۃ خلفائہم میں موجود
 اکام احمد اپنی سند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
 ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم الدوجہ نے فرمایا
 کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
 جسے رافضیہ کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ دینگے
 اور ترک کر دینگے۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کہنے
 کہا کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے پاس
 قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ بیٹے اپنے کانوں
 سے رسول خدا صلعم کو کوفراتے تھے کہ ہر ہفتہ کے
 لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
 بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
 بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے باہر رکھا گیا تو عمر
 علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے
 لگے۔ یہ وہی شخص ہے مین مرتبہ کہہ فرمایا تمپر اس
 رحم کرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
 شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اعمال نامہ کے علاوہ
 میں اس کے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
 کروں بجز اس شخص کے جسپر کھڑا دلا ہوا ہے۔
 پھر فرمایا۔ اسے ابو حفص اللہ تم پر رحم کرے
 خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
 نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
 کہ میں اس کے ساتھ ہوا ہوں اس کے ساتھ اللہ سے
 ملاقات کروں۔

۱۲۱
 خلق اللہ تعالیٰ اجد احب الی من ان القاء بعد صحیفۃ النبی من هذا المسبب علیہ ثوبہ عن ابی جحیفۃ قال کنت عند عمر وهو مسجی ثوبہ فقرأنا فہب فجاء علی فکشف الثوب عن وجہہ ثم قال رحمۃ اللہ علیک اب الحضر فواللہ ما بقی بعد رسول اللہ احد احب

اب لہ معاویہ بن حواری کہہ کہ بقیۃ خلفائہم میں موجود
 اکام احمد اپنی سند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
 ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم الدوجہ نے فرمایا
 کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
 جسے رافضیہ کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ دینگے
 اور ترک کر دینگے۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کہنے
 کہا کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے پاس
 قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ بیٹے اپنے کانوں
 سے رسول خدا صلعم کو کوفراتے تھے کہ ہر ہفتہ کے
 لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
 بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
 بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے باہر رکھا گیا تو عمر
 علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے
 لگے۔ یہ وہی شخص ہے مین مرتبہ کہہ فرمایا تمپر اس
 رحم کرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
 شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اعمال نامہ کے علاوہ
 میں اس کے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
 کروں بجز اس شخص کے جسپر کھڑا دلا ہوا ہے۔
 پھر فرمایا۔ اسے ابو حفص اللہ تم پر رحم کرے
 خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
 نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
 کہ میں اس کے ساتھ ہوا ہوں اس کے ساتھ اللہ سے
 ملاقات کروں۔

علیہم نزل وہم اعلم منکم بتاویل فی
 الذی نقمتم علینا قالوا ثلاث خصال
 احدها انکم حکمت الرجال فی دین وقد
 قال الله ان الحكم الا لله والثانية قاتل
 ولم یسب ولم یغنی فی الذی اباح
 وماء هم وحرم اموالهم والثالثة
 انه همی اسمہ فی امرۃ المومنین فهو
 امیر الکافرین فقال ابن عباس انہ
 انقض قولکم بالقران العظیم ما قولکم
 فانه حکم فی دین الله الستم تعلمون
 ان الله حکم الرجال فی قیمہ ارنب
 ارنب درہم فقال یحکم بہ ذوی عدل
 منکم وقال فی المرأة وزوجھا فابعثوا
 حکما من اہلہ وحکما من اہلہا ان یریدا
 اصلاحا یوفق الله بینہما واما قولکم لم
 یسب ولم یغنی فان قلتم ان عائشہ
 لیست بامک خرجکم من الاسلام و
 ان قلمہ ہی امک فکیف تنسبون امکم
 وکذا الجواب فی اہل صفین فانما قولہ
 لیرجعوا الی الحق لا لیتحل اموالہم قالوا
 صدقت واما قولکم ہی نفس فی امرۃ
 فقد فعل رسول الله صلعم فی غزاة
 الحدیبیۃ فهل خرج بذلك من النبوة

اور وہ اسکی نصیحت سے اسے جانتے ہیں ہم لوگوں میں کیسی
 باجی کہ خارج ہو لو میں خصلتیں تم میں معیوب ہیں (۱) یہ کہ تم نے
 اللہ کے دین میں آدمی کو حکم نہیں کیا حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
 اللہ سوا کسی کا حکم نہیں دے گا یہ کہ علی نے مقابلہ کیا اور اسکی
 عمر تو کمزور تھی نہ ہی نبی یا نہ غنیمت لوئی اس نے کو خون میں نہ کی
 کیا اور جہاد و کھ مال حرام رہنے کا کیا باعث (س) یہ کہ علی
 نے اپنے نفس کو مسنون کی حکومت علی کو کر لیا وہ کافروں کا
 سردار ہو گیا۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ یہ تمہارا تینوں قول
 قرآن مجید سے ٹوٹ جانے میں تمہارا کہنا کہ وہ اللہ کے حکم سے
 بن گیا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کو شخص میں کوش کا کھڑا کر دیا
 قیمت چار درہم کو مقرر کرے میں خدا تعالیٰ نے ہر دو کو حکم کیا ہے
 حکم بہ ذوی عدل انکے اور جب بی بی خاندہ نے اتفاق کی صورت
 پیدا ہو تو انکے باب میں فرمایا فابعثوا حکما من اہلہ وحکما
 من اہلہا ان یریدا اصلاحا یوفق الله بینہما اور تمہارا کہنا کہ
 اس نے عائشہ کو لٹا کر لڑائی بنایا اور اسکا جواب یہ کہ اگر تم
 کہتے ہو کہ حضرت عائشہ ہماری ماہنہ تھ تو تم اسلام سے خارج ہو جاؤ
 اگر کہتے ہو کہ وہ ہماری ماہنہ تھ تو تم اپنی ماں کو طرح لڑائی بنا
 ہو اور یہ ہی جواب اہل صفین کی طرف سے ہو کہ ادن سے ہوا
 مقابلہ کیا گیا کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں کوئی انکے مال
 حلال کر نہ سکا جہاں نہ ہوا نہ خارج ہو لے یہ تو تم کہتے ہو تمہارا
 عباس نے فرمایا اور تمہارا کہنا کہ اس نے اپنے نفس کو مارتا ہے
 علی کو لڑایا اسکا کیا مضائقہ ہمارا رسول خدا صلعم نے تو ہی جنگ
 حدیبیہ میں ایسا ہی کیا تھا سو کیا وہ اسوجہ سے نبوت سے مکمل ہو گیا

۳۶۸

ابو موسیٰ الخثعمی یا عمر و فان هذا الامر انما هو بالدين ولو كان
 الشرف لكان على اولی به وكيف
 معوية وادع المهاجرين والانصار
 واما تعريضك باكر املك اياي فوالله
 لو خرج من سلطانه ودفعه الخ
 ما وليته وما كنت لارتشي في دين الله
 وحمة ولكن شئت احببنا الله بن الخطاب
 وخرجت عزماني موسى تولى عبد الله بن عمر وانكش
 يريد الفضل والصلاح فامتنع من الله وقدرت
 فضلا وصلا فقال انك رجل صدق ولكنك
 غسسته في هذه الفتنة فقال عمر وقد
 اردت ان تنابيح معارية فابيت فخلع
 بنا فخلع عليا ومعوية وفضل الامر
 شوري فخرجنا لمصون من ثناء وقيل
 ان الذي ابتل ابدلك ابو موسى فقال
 عمر ونعم ما رأيت فاجل الناس اننا
 الققنا على امر فيه صلاح هذه الامة
 فقال عمر وصدق شوقا يا ابا موسى
 فقولنا فقال ابو موسى فقال انت
 فقال انت صاحب رسول الله صلعم
 ولا يسعني الكلام قبلك فقال ابن عمر
 وهيك يا عبد الله بن قيس والله اني
 بن قيس (ابو موسی کا نام ہی تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں)

ابو موسیٰ الخثعمی یا عمر و فان هذا الامر انما هو بالدين ولو كان
 الشرف لكان على اولی به وكيف
 معوية وادع المهاجرين والانصار
 واما تعريضك باكر املك اياي فوالله
 لو خرج من سلطانه ودفعه الخ
 ما وليته وما كنت لارتشي في دين الله
 وحمة ولكن شئت احببنا الله بن الخطاب
 وخرجت عزماني موسى تولى عبد الله بن عمر وانكش
 يريد الفضل والصلاح فامتنع من الله وقدرت
 فضلا وصلا فقال انك رجل صدق ولكنك
 غسسته في هذه الفتنة فقال عمر وقد
 اردت ان تنابيح معارية فابيت فخلع
 بنا فخلع عليا ومعوية وفضل الامر
 شوري فخرجنا لمصون من ثناء وقيل
 ان الذي ابتل ابدلك ابو موسى فقال
 عمر ونعم ما رأيت فاجل الناس اننا
 الققنا على امر فيه صلاح هذه الامة
 فقال عمر وصدق شوقا يا ابا موسى
 فقولنا فقال ابو موسى فقال انت
 فقال انت صاحب رسول الله صلعم
 ولا يسعني الكلام قبلك فقال ابن عمر
 وهيك يا عبد الله بن قيس والله اني
 بن قيس (ابو موسی کا نام ہی تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں)

ابو موسیٰ الخثعمی یا عمر و فان هذا الامر انما هو بالدين ولو كان
 الشرف لكان على اولی به وكيف
 معوية وادع المهاجرين والانصار
 واما تعريضك باكر املك اياي فوالله
 لو خرج من سلطانه ودفعه الخ
 ما وليته وما كنت لارتشي في دين الله
 وحمة ولكن شئت احببنا الله بن الخطاب
 وخرجت عزماني موسى تولى عبد الله بن عمر وانكش
 يريد الفضل والصلاح فامتنع من الله وقدرت
 فضلا وصلا فقال انك رجل صدق ولكنك
 غسسته في هذه الفتنة فقال عمر وقد
 اردت ان تنابيح معارية فابيت فخلع
 بنا فخلع عليا ومعوية وفضل الامر
 شوري فخرجنا لمصون من ثناء وقيل
 ان الذي ابتل ابدلك ابو موسى فقال
 عمر ونعم ما رأيت فاجل الناس اننا
 الققنا على امر فيه صلاح هذه الامة
 فقال عمر وصدق شوقا يا ابا موسى
 فقولنا فقال ابو موسى فقال انت
 فقال انت صاحب رسول الله صلعم
 ولا يسعني الكلام قبلك فقال ابن عمر
 وهيك يا عبد الله بن قيس والله اني
 بن قيس (ابو موسی کا نام ہی تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں)

بن قيس (ابو موسی کا نام ہی تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں)

کان اذا صلی الغداة فنت ودعا علی
 اور معاویہ عمر بن العاص ابوالاعور السلی
 خالد بن قیس ولید بن حنفہ کو حق میں بدعا کرتے تھے جب
 اسکی خدمت میں پہنچے تو وہ بھی قنوت کر لیا اور حضرت علی
 اور اشتر اور ابن عباس اور شریک بن ثانی اور حسن و حسین اور
 محمد بن الحنفیہ پر بدعا کرتے تھے عامر بن سعد بن ابی وقاص
 کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا تجھے بوترک کر
 کہنے سے کہنے منع کیا سعد نے اسکی جواب میں کہا او نہیں
 برائی سے باز کر لے گی تین وجہ ہیں کہ اوں تینوں کو رسول
 خدا صلعم سے حضرت علی کے حق میں فرماتے منہا سو
 میں او نہیں کہی برا نہ کہوں گا۔ اگر ان میں تینوں
 میں سے ایک بھی ہوئی تو عرب کے سرخ اور
 سے بھی تجھے زائد محبوب ہوتی۔ اس کے بعد سعد نے
 ان تینوں کو لگا کر لیا کہ رسول خدا کا انکو خیر میں
 دیکر فتح کا طالب ہونا اس جیسا یہ قل تعالوا نزع ابنارنا
 و ابنارکم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور
 فاطمہ اور حسن و حسین کو بلا کر فرمایا یا خدا یا میری اہلیت
 میں اس حب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت
 علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے کہا اے رسول خدا
 آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب
 رسول خدا صلعم نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں
 ہو کہ جو مرتبہ ماروں کہو وہی میری مرتبہ تمہارا وہی ہے
 پس اس بات سے راضی ہو کہ میری کوئی بی بی نہیں ہے کہ تمہارے
 لانی بعد رواہ المسلمون ثم قال معاویہ

کان اذا صلی الغداة فنت ودعا علی
 اور معاویہ عمر بن العاص ابوالاعور السلی
 خالد بن قیس ولید بن حنفہ کو حق میں بدعا کرتے تھے جب
 اسکی خدمت میں پہنچے تو وہ بھی قنوت کر لیا اور حضرت علی
 اور اشتر اور ابن عباس اور شریک بن ثانی اور حسن و حسین اور
 محمد بن الحنفیہ پر بدعا کرتے تھے عامر بن سعد بن ابی وقاص
 کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا تجھے بوترک کر
 کہنے سے کہنے منع کیا سعد نے اسکی جواب میں کہا او نہیں
 برائی سے باز کر لے گی تین وجہ ہیں کہ اوں تینوں کو رسول
 خدا صلعم سے حضرت علی کے حق میں فرماتے منہا سو
 میں او نہیں کہی برا نہ کہوں گا۔ اگر ان میں تینوں
 میں سے ایک بھی ہوئی تو عرب کے سرخ اور
 سے بھی تجھے زائد محبوب ہوتی۔ اس کے بعد سعد نے
 ان تینوں کو لگا کر لیا کہ رسول خدا کا انکو خیر میں
 دیکر فتح کا طالب ہونا اس جیسا یہ قل تعالوا نزع ابنارنا
 و ابنارکم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور
 فاطمہ اور حسن و حسین کو بلا کر فرمایا یا خدا یا میری اہلیت
 میں اس حب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت
 علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے کہا اے رسول خدا
 آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب
 رسول خدا صلعم نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں
 ہو کہ جو مرتبہ ماروں کہو وہی میری مرتبہ تمہارا وہی ہے
 پس اس بات سے راضی ہو کہ میری کوئی بی بی نہیں ہے کہ تمہارے
 لانی بعد رواہ المسلمون ثم قال معاویہ

اما انی سمعت من رسول الله ص ما سمعت
 فی علی بن ابی طالب لکنت له خادما
 ما عشت عن السلوی قد کان شهید
 حجة الوداع قال سمعت رسول الله
 یقول انی ذلک الیوم علی منی وانا من
 ولا نقضی دینی سواه رواه احمد
 الفضائل عن المقدام بن شریح قال
 سألت عائشة فقلت اخبری برجل
 من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
 اسأله المسئلة الخفین فقالت ایت علیا
 فضله فانه کان یلزم النبی صلی الله
 علیه وسلم قال فایت علیا فسالته
 فقال امرنا رسول الله ص بالمسح علی
 خفافنا اذا سافرنا رواه احمد عن علی
 رضی الله عنه قال اخذ رسول الله ص
 بید الحسن والحسین فقال من احب
 واحب هذین واباھما واماھما کان
 معی فی ورجتی یوم القیمة رواه احمد
 فی مسنده عن انس قال قال رسول
 الله صلی الله علیه وسلم ان الجنة
 تشتاقل لثلاث علی وعمار وسمان رواه
 الترمذی عن علی رضی الله عنه قال
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہ اگر میں رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے
 حق میں وہ حدیث سنتا جو تو نے سنی ہے تو جب تک زندہ
 رہتا اذن کی خدمت کرتا۔ امام احمد فضائل میں روایت
 سلوی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے دن حاضر
 تھا میں نے اپنے کانوں سے اور سینے سے رسول خدا کو فرماتے سنا
 کہ علی مجھے مجھ میں اور میں علی سے اور ان کے سوا اور کوئی
 میرا قرص ادا نہ کرے امام احمد مقدم بن شریح سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے
 جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا علی
 کے پاس جا کر پوچھ کہ کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت چمپے رہتے
 تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا
 آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنے منہ
 پر مسح کرنے کا ارشاد کیا جب ہم سفر کریں۔ امام
 مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین کا ہاتھ پکڑ کر
 فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کی
 ما باپ کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے درجہ
 میں میرے ساتھ ہوگا۔ ترمذی میں حضرت انس
 سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جنت میں شخصوں کی مشتاق ہے علی
 اور عمار اور سلمان کی۔ ترمذی میں حضرت
 علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

حضرت علی بن ابی طالب
 علیہ السلام
 امام احمد فضائل میں روایت
 سلوی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے دن حاضر
 تھا میں نے اپنے کانوں سے اور سینے سے رسول خدا کو فرماتے سنا
 کہ علی مجھے مجھ میں اور میں علی سے اور ان کے سوا اور کوئی
 میرا قرص ادا نہ کرے امام احمد مقدم بن شریح سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے
 جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا علی
 کے پاس جا کر پوچھ کہ کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت چمپے رہتے
 تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا
 آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنے منہ
 پر مسح کرنے کا ارشاد کیا جب ہم سفر کریں۔ امام
 مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین کا ہاتھ پکڑ کر
 فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کی
 ما باپ کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے درجہ
 میں میرے ساتھ ہوگا۔ ترمذی میں حضرت انس
 سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جنت میں شخصوں کی مشتاق ہے علی
 اور عمار اور سلمان کی۔ ترمذی میں حضرت
 علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو تفسیر قرآن مجید کے تحت لکھا ہے۔

ان لکل بنی مبعث نجباء ونقباء و اعطيت انا اربعة عشر قالوا قلنا منهم قال انا وابنائی وجعفر وحزرة وابوبکر ومصعب بن عمیر وبلال و سلمان فمار وعبد الله بن مسعود وابو ذر والمقداد رواه الترمذی فی حوالہ الاربعه عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربعة لا تجتمع جہنم فی قلب منافق ولا یجمعہ الا مومن ابو بکر وعمر وعثمان وعلی رواه ابن عساکر باسناد حسن صحیح عن القاسم بن محمد بن مکر الصدیق قال کان ابو بکر وعمر وعثمان وعلی یفتون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه السیوطی فی کتابہ فی الشافعی باسناد صحیح ثم قال کنت انا و ابو بکر وعمر وعثمان وعلی انوار علی عین العرش قبل ان یخلق آدم بالعباد عام فلما خلق استکثا ظہرہ ولم نزل فنقل فی الاصلاب الطاهرۃ حق نقلی الله تعالی الی صلب عبد الله ونقل ابابکر الی صلب ابی قحافہ ونقل عمر الی صلب خطاب ونقل عثمان الی صلب عفان ونقل علی الی صلب ابی طالب ثم اختلط الی اصحاب فجعل ابابکر صدیقاً وعلی فاروقاً

کہ ہر بنی کو ساتہ نقیبہ رخصت کر دیا جوتے اور میرے جودہ میں۔ لوگوں کو چار کوٹ لیا فرمایا میرے چار اصحاب کے فضل پر۔ ابن جباروں حضرات کے فضائل پر۔ ابن عساکر حسن سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں جنکی محبت منافق کے دلیں جمع نہیں ہوتی اور انہیں بخیر مومن کے اور کوئی دوست نہیں رکھتا وہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ سفید پٹی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی حضرت کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔ میں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے دائیں طرف نور تھی پس جب آدم پیدا ہوئے تو ہم اونکی پیٹھ میں آ بیسے اور اسوقت ہمیشہ پاک پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عبد امم کی پیٹھ میں منتقل کر دیا اور ابو بکر کو ابو قحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابوطالب کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حیر لے لیا اور دوست بنادیا۔ پھر ابو بکر کو صدیق اور عمر کو فاروق

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو تفسیر قرآن مجید کے تحت لکھا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو تفسیر قرآن مجید کے تحت لکھا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو تفسیر قرآن مجید کے تحت لکھا ہے۔

الى جنب حجر ابى بكر ثم قال لعثمان
 ضم حجره الى جنب حجر عمر ثم قال
 هؤلاء الخلفاء بعدك رواه ابن حبان
 باسناد صحيح **جديد عن** محمد بن الفريابي
 قال سمعت سفیان يقول من زعم ان
 عليا كان احق بالولاية منهما فقد خطا
 ابا بكر وعمر والمهاجرين والانصار رواه
 آراء يرتفع له مع هذا عمل الى السماء
 رواه ابو داود وعنه ابن التيمال قال
 سمعت سفیان يقول الخلفاء خمسة
 ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وعمر بن
 عبد العزيز رواه ابو داود **عن** عبد
 الله بن عتبة قال كان ابو هريرة
 يقول ان رجلا اتى الى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فقال انى ارى الليلة
 ظلة ينطق منها السمن والعسل فارى
 الناس يتكفون بايدهم والمستكثر
 والمستقل وارى سبيبا واصلا من
 السماء الى الارض فاراك يا رسول الله
 اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل
 اخر فعلا به ثم اخذ به رجل اخر فعلا به
 ثم اخذ به رجل اخر فانقطع ثم وصل
 فعلا به قال ابو بكر يابى وامى لند عنى

۳۷۶

اس طرح عثمان کو فرمایا کہ تمہارے پہلو پر خیر ہاں ہے
 پہ فرمایا لوگ میرے پیچھے چلیں گے اس حدیث کو ابن حبان
 اور جدید کے ساتھ روایت کیا ہے ابو داؤد میں محمد بن ابی
 روايت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص یہ گمان کرے
 کہ علی ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اس نے اپنا
 وعمر اور ہاجرین انصاری خفاکی اور میں ایسے شخص کو گمان میں
 کرنا کہ باوجود اس اعتقاد کے اس کا عمل آسمان کی طرف چڑھے
 ابو داؤد میں عباد بن سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان
 کو کہتے سنا خلفاء پنج شخص میں ابو بکر و عمر و عثمان علی اور عمر بن
 عبد العزیز ابو داؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
 ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی
 علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں نے آجکی رات خواب میں ایک
 ایسا سایہ دیکھا کہ جس سے گہی اور شہد نکلتا ہے اور
 میں نے لوگوں کو پکارا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں بے لیکر اوس میں
 سے پینے میں بہراؤ نہیں بہت پینے والے ہی میں اور
 تھوڑے ہی اور میں نے ایک ہی آسمان زمین تک لٹکتے
 ہوئے دیکھی سو میں نے رسول خدا کو دیکھا کہ اوس
 رسی کو پکڑ کر چڑھ گئے پہرے کے بعد ایک اور آدمی نے اوسے
 پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پہرے کے بعد اوس رسی کو ایک اور
 شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔
 اوس کے بعد ایک اور شخص پکڑا اور وہ بھی ٹوٹ گئی پہرے چڑھ گیا
 اور وہ شخص بھی اوس پر چڑھ گیا ابو بکر رضی عنہ کیا کہ رسول
 خدا میرے بابا آپ پر سے قربان ہوں مجھے چھوڑ دیجئے

کہ اس خواب کی تعبیر یہ کہ میں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر
 ابو بکرؓ وہ سنا بہان اور جنت تو اسلام پر اور دوسرے جو بھی اور شہد ہو گئے
 ہے وہ قرآن ہے کہ اس کی نرعی اور شیرینی گوی اور شہد ہے قرآن
 رکھتی ہے اور بہت سے پیٹنے والے اور ٹوٹے پیٹنے والے سے مرو
 بہت کھینے والے اور ٹوٹے کھینے والے میں اور جوری آسمان
 زمین تک ٹٹک ہے جو وہی جو جبرائیل میں اور جس حق کو اپنے
 پکڑا ہے اور آپ کو حق تعالیٰ چرنا دیکھا ہے آپ مقبوض ہو گئے
 پہر کے بعد اس بری کو ایک اور شخص لیکھا (یعنی اس شخص
 ہوگا) اور وہی اور سپر چڑھا دیکھا یعنی فوت ہوگا (دوسرے
 اس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیکھا اور وہی چرچا لیکھا ہے
 اس کے بعد ایک اور میسر شخص آدیکھا اور وہ ٹوٹ جا گیا یعنی
 اس کی خلافت میں کچھ ختم پیدا ہوگا سپر وہ اسکے لئے چڑ
 دیا جائے یعنی رخصتی سکائی ہوگی سپر شخص ہی اور سپر چڑھا دیکھا
 اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ عرض کیا کہ رسول خدا فرمایا کہ اس
 تعبیر میں ٹٹک کی یا خلافت فرمایا تھے کہ ٹٹک کہا اور کچھ خلافت
 نے عرض کیا کہ رسول خدا میں آپ کو تم دیکھوں فرمایا ہے میں نے خطا
 فرمایا تم کہنا ابو داؤد میں ابو بکرؓ سے سنا ہے کہ رسول خدا
 نے امین فرمایا کہ میں تم میں کوئی خواب دیکھا ہے ایم بولا کہ میں
 خواب کہلا ہے کہ گویا آسمان ایک تار اور تری ہوا اور اولین اور ابوالکر
 گئے اور ان پناہی اور چہرہ ابو بکرؓ دھر تو لیکے حضرت ابو بکرؓ انہیں
 ابو بکرؓ پر عثمان تولے گئے تو عمر اور زبیر باری اوتھے اتنے میں
 سزاؤں ہاں گئی سزاؤں میں رسول خدا کو یہ خواب معلوم ہوا
 آجے اور مکہ جانے چاہئے فرمایا تھا کہ اس کے بعد اسے چاہئے انہاں تک

رواه ابو داود عن جابر بن عبد الله الانصاري
 انه كان يحب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم قال اري اليلة رجل صالح
 ان ابا بكر بن عبد الله بن مسعود
 وسامو بنيط عر باني بكر ونيط عفران
 بعرا قال جابر فلما قنا من عند رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قلنا انما الرجل
 الصالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم
 اما نوط بعضهم بعضهم ولا هذا الذي
 الذي بعث الله به نبيه صلى الله عليه وسلم
 وسامو رواه ابو داود عن عمر بن
 جندب ان رجلا قال يا رسول الله
 رايت كان دلو ادي من السماء فجاء
 ابو بكر فاخذ بعراقيها فشرب
 شربا ضعيفا ثم جاء عمر فاخذ عراقيا
 فشرب حتى تضلم ثم جاء عمار فاخذ
 بعراقيها فشرب حتى تضلم ثم جاء علي
 فاخذ بعراقيها فالتفت وانتظم عليه
 منها بشي رواه ابو داود عن سعيد بن مسروق
 مولى ام سلمة رضي الله عنها قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة
 النبوة ثلاثون سنة لم يوتى الله ملكا
 من يشاء وقال سعيد قال سفيانة

ابو داود عن جابر بن عبد الله الانصاري
 انه كان يحب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم قال اري اليلة رجل صالح
 ان ابا بكر بن عبد الله بن مسعود
 وسامو بنيط عر باني بكر ونيط عفران
 بعرا قال جابر فلما قنا من عند رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قلنا انما الرجل
 الصالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم
 اما نوط بعضهم بعضهم ولا هذا الذي
 الذي بعث الله به نبيه صلى الله عليه وسلم
 وسامو رواه ابو داود عن عمر بن
 جندب ان رجلا قال يا رسول الله
 رايت كان دلو ادي من السماء فجاء
 ابو بكر فاخذ بعراقيها فشرب
 شربا ضعيفا ثم جاء عمر فاخذ عراقيا
 فشرب حتى تضلم ثم جاء عمار فاخذ
 بعراقيها فشرب حتى تضلم ثم جاء علي
 فاخذ بعراقيها فالتفت وانتظم عليه
 منها بشي رواه ابو داود عن سعيد بن مسروق
 مولى ام سلمة رضي الله عنها قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة
 النبوة ثلاثون سنة لم يوتى الله ملكا
 من يشاء وقال سعيد قال سفيانة

امسك عليك ايادي سنين وعشر
 وعثمان اشق عشر وعلى كذا قال
 سعيد قلت لسيفيد ان هؤلاء يزعمون
 ان عليا عليه السلام لم يكن بخليفة قال
 كذب اسناد بن الزرقاء يعني بن مروان
 رواه ابو داود وعن ابى عبيدة ومعاذ بن
 جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ان هذا الامر بدأ بنوة ورحمة ثم
 يكون خلافة ورحمة ثم ملكا عضو صفا
 ثم كائن جبرية وعتو وفساد الخ
 الامراض يستحلون الحرير والفروج
 والخردقون على ذلك وينصرون
 حتى يلقوا الله رواه البيهقي في شعب
 الامان عن النعمان بن بشير عن
 حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء
 الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
 تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء
 الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
 تكون ملكا عاصيا فيكون ما شاء الله ان
 تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون

واسباب كره اور ياد رکھو کہ ابو بکر کی خلافت دو بریل بری
 اور عمر کی دس برس اور عثمان کی باہر برس اور علی
 کی چھ برس سعید کہتے ہیں جیسے سفینہ سے کہا یہ لوگ مملکت
 کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے کہا بنی زرقاء
 یعنی بنی مروان کے سرین سے جھوٹ بات نکلتی ہے
 پہلی شعب الایمان میں ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اس امر میں نبوت اور رحمت کے ساتھ ابتدا کی ہے
 اسکے بعد خلافت حق اور رحمت برحق چوکی پہر ظلم اور
 ناحق ازا دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پھر ان میں سے
 قہر و غلبہ اور سرکشی و فساد پیدا ہوں گے لوگ رشتہ پر
 اور شراب کو حلال کر لینگے اور وہ اسپر رزق اور
 دلچاہ و عینکے جسے کہ اسد نقالی سے ملاقات کریں۔ تمام احمد
 اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خدا چاہے گا تم میں نبوت رہے گی پھر خدا تعالیٰ اسے اپنی طرف
 اٹھا لے گا پھر اسکے بعد نبوت کے طریقہ پر جب تک اسد نقالی
 خلافت رہے گی اور اسے بھی اسد نقالی اپنی طرف اٹھا لے گا پھر
 اسکے بعد نبوتی بادشاہ ہونگے اور جب تک خدا چاہے گا تم میں
 پھر ان کو بھی خدا تعالیٰ اٹھا لے گا پھر غالب و قابض بادشاہ ہو
 اور جب تک اسد او ملکہ میں رہے گی پھر اسکے اور نبوتی
 بعد ان کو بھی خدا تعالیٰ اٹھا لے گا پھر کیا نہ آئے گا جس میں
 کے موافق اور نبوت کے طریقہ پر خلافت ہو جائے گی۔

۷۹

فقبل ثلثين سنة بعد أبي بكر قال عمر بن الخطاب
 قالت ابو عبيدة بن الجراح اسروا اسما
 عن ابي هريرة قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم من اطاعني
 فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى
 الله ومن اطاع الامير فقد اطاعني و
 من يعص الامير فقد عصاني وانا
 الامام حجة بقائل من وراءه ويتقوا
 فان امر يتقوا الله وعدا فان له بد
 اجرا وان قال صبا فان عليه منه
 ونزلوا رواه البخاري ومسلم عن
 العرياض بن سارية قال صلى بنا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
 يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا
 موعظة بليغة ذكرت منها العيون ثم
 وجلت منها القلوب فقال رجلا يا
 رسول الله كأن هذه موعظة مودع
 فامرنا فقال اوصيكم بتقوى الله و
 السمع والطاعة والكان عبدا حاشيا
 فانه من بعث منكم بعدكم خيرا في اختلاف
 فحليكم بسنتي وسنة خلفاء الراشدين
 المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ
 واياكم ومحدثات الامور

کو کہا گیا البوکر کے بعد کسے خلیفہ بنائے فرمایا عمر کو کہا
 کے بعد فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔ تجارتی مسلم میں
 حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور جن میری نافرمانی کی اور جسے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص
 میری اطاعت کر لگا وہ میری اطاعت کر لگا اور جو میری نافرمانی
 کر لگا وہ میری نافرمانی کر لگا اور امام مہر لڑنے حال کے ہے
 اس کے چھ سے مفاد کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے بچاؤ
 ہے ہر اگر وہ امیر اس سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا
 حکم کرے تو اس کے لئے اس کے سبب ثواب ہوگا اور اگر اس کے
 مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔ امام احمد
 ابوداؤد و عرابی بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں ان کی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر کھڑے ہوئے
 کے کھڑے ہوئے ہر میں ایسی موثر نصیحتیں کیں جن سے
 ہماری آنکھیں نہ نکلیں اور دل ڈر گئے سو ان شخص
 کہا رسول خدا گویا آپ کی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کہہ
 وصیت کیج فرمایا میں تین اللہ ڈرنے اور امیر کی اطاعت اور
 سننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امیر بنی غلام ہو
 کیونکہ تم میں جو شخص میری پیچھے زندہ رہے گا وہ غنیمت
 بڑے بڑے اختلاف و کینکا سو تم میرے طریقہ اور میرے
 خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقہ کو لازم نہ کرنا چاہو
 ساتھ دستک کرواد و کجلیوں سے خوب منسوب ہو لو۔
 اور اپنے آپ کو نئے نئے کاموں سے بچاؤ۔

Handwritten text in Urdu script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in a single column. The content appears to be a collection of verses or a narrative, possibly related to the title "The Tale of the Two Lovers" mentioned in the header. The text is written in a dark ink on a light-colored background.

کل محدث مدعہ وکل مدعہ ضلالہ
 رواہ احمد و ابو داود و فضیلہ بن یحییٰ طلحہ
 بن عبید اللہ القمیشی رضی اللہ عنہ
 عن قیس بن ابی حازم قال رايت
 يد طلحة تشاركه في ما اتى به النبي صلى الله
 عليه وسلم يوم احد رواه البخاري عن
 ابی عبد الله الوبير بن العوام رضی اللہ
 عنه قال كان على النبي صلى الله عليه
 وسلم يوم احد رمان فنهض الى
 الفخمة فلويت طم فقع طلحة تحت حتى سيقوا
 على العفصة فسمعت رسول
 صلى الله عليه وسلم يقول اوجب له
 طلحة رواه الترمذي عن موسى بن
 طلحة قال بينا عائشة يفت طلحة تقول
 لا هاهنا كلثوم بنت ابی بکر ان ابی خیر
 من ابیک فقالت عائشة امر المؤمنين لا
 اقضي بينهم ان ابا بکر دخل النبہ صلعم
 فقال يا ابا بکر انت عتيق الله من النار
 قالت فيومئذ سمع عتيقا و دخل طلحة على
 النبي صلعم فقال انت يا طلحة ممن
 قصه عتبة عجب ابن عبد الله الانصاري
 قال نظر رسول الله صلى الله عليه
 وسلم الى طلحة بن عبید الله قال

کیونکہ ہر نئے کام بدعت میں اور ہر بدعت کلمہ الہی ہے
 ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ
 عنہ کے مناصب
 بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے
 ہاتھ شریک کیا کہ ادھوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھاپا۔ ترمذی میں ابو عبد
 اللہ الوہب بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوز میں تھیں اور آپ کے ہاتھ پر
 چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زہروں کے پوچھ سے چڑھ نہ
 یہ دیکھ کر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک
 کہ آپ اس پتھر پر چڑھ گئے اور وقت پنے رسول خدا
 صلعم کو فرماتے تاکہ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔
 حاکم موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
 وقت عائشہ بنت طلحہ اپنی ما ام کلثوم بنت ابی بکر
 رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تمہارے
 باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ فرام المؤمنین نے
 فرمایا۔ میں کہہتی ہوں یہی فیصلہ کر دے گی ایک دن ابو بکر
 حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم
 دوزخ سے آزاد کیے گئے ہو۔ اور دوز سے آزاد
 لقب عتیق ہو گیا۔ اور طلحہ ہی ایک دن نبی صلعم
 کے پاس آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے طلحہ
 اون لوگوں میں سے جو انہی لوگوں کے ہونے کے
 جو نبی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ

۸۲

فاذا نابا لزيد على فرسه فيختلف
 الى بني قريظة مرتين او ثلاثا فلما
 رجعت قلت يا ابت رايك تختلف قال
 وهل رايي يا بني قلت نعم قال
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال من ياق بني قريظة فياليتني
 بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وبه فقال يا آب وامى عن عشاء
 بن عمرو عن ابيه عن كشة عن ابيه الذين
 استجابوا لله والرسول من بعد اقامتهم
 المقدم للذين احسنوا منهم واتقوا
 اجوع عظيم قالت لعروة يا ابن اختي كان
 ابوال منبه الزبير وابو بكر لما اصاب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصاب يوم احد فاضرب
 عنه المشركون خاف ان يرجعوا فقال
 من يذهب في اسرهم فاسرب منهم
 سبعون رجلا كان فيهم ابو بكر والزبير
 رضى الله عنهما رواه البخارى في ذكر
 عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه
 عن ابي المومنين عاتكة رضى الله عنها
 الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول للنساء ان امركن هما

سے لڑی تا کہاں حضرت زبیر اپنے کو دے پر سوار ہو کر
 بنی قریظہ کی طرف دو مرتبہ یا تین مرتبہ آئے گئے سوچنا
 وہاں سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں
 تم کو بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ زبیر نے
 فرمایا اس سیرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا
 تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کو نہ شخص میرے پاس
 لاوے سو میں کیا جب اس آیا تو میرے لئے رسول خدا
 اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ پھر سے میرے باپ خدا
 یوں بخاری میں مشام بن عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے
 باپ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رحمہ آیہ الدین آنحضرت
 والرسول من بعد اقامتهم المقدم للذين احسنوا منهم واتقوا
 عظیم۔ پھر عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے زبیر والذین
 اور نا بلو بکرو او میں سے ہیں جب رسول خدا صلعم کو احد
 کے دن تھوڑی شکت پہونچی اور شکر کین آپسے پر کر چلے گئے
 اذکار دن کے پہر واپس آئے کا خوف ہو تو حضرت نے فرمایا
 انکے چھ کون جاتا ہے یہ شکر ستر آدمیوں نے آپ کے فرمان
 کی تعمیل کی اور اوں میں سے ابو بکر و زبیر بھی ہیں
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
 کے مناقب میں

اتم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

النبي صلى الله عليه وسلم قال هو
رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدّم
المدنية ليلة فقال ليّت رجلا صالحا
يخرجني اذ سمعنا صوت سلاح فقال
من هذا قال انا سعد قال ما جاء
بك قال وقع في نفسي خوف على رسول
الله صلى الله عليه وسلم فجيئت احرسه
فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فشرفنا فراه البخاري ومسلم عن
سعد بن ابى وقاص ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال يومئذ
 يعق يوم أحد اللهم استند رميته
 واجب دعوته رواه في شرح السنة
 عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه
 قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اباه وامه الا لسعد قال له
 يوم اخطارم فذاك ابي وامى وقال له
 ارم ايها الغلام الحنظل رواه الترمذي
 عن سعد بن ابي وقاص ان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم
 استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي
 عن جابر بن عبد الله الانصاري قال
 اقبل سعد فقال لتبي صلى الله عليه

فانه اسم الله
 ابن سبع
 فليحيا في
 بكون حال
 السجود في
 الشجاعة في
 القاموس
 الخوارزمية
 العلامة في
 والاسم في
 والحكم في
 كان في

قليل احق في ولو تصبنا الا ثمرة ثمرة
 فقلت وما تغني ثمرة فقال لقد وجدنا
 فقد ها حيث فنيتم ثم انتقمنا الى البصر فاذا
 صوت مثل الطرب فاكل منه ذلك الجيتر
 ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين
 من اضلاعه فصبنا شرابا برأحتا حلت
 ففترت تحتها ولو تصبها رواه مالك في اللوط
 قصص في فضائل العشرة للبشرة عليهم الصلوة
 والسلام وعليةم الرضوان عن عبد
 الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه
 وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة
 وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة
 في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن
 عوف في الجنة وسعد بن ابى وقاص في
 الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة
 بن الجراح في الجنة رواه الترمذي عن
 سعيد بن زيد عن عبد الرحمن بن الاحميس
 انه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام
 سعيد بن زيد فقال له شهد على رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اني سمعته وهو
 يقول عشرة في الجنة النبي في الجنة وابو
 بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة
 وعلي في الجنة وطلحة في الجنة وعبد الرحمن

روزمرہ میں دیکھتے ہیں یہاں تک جب وہ بھی تمام ہو
 تو ہر حصہ میں کل ایک کجور آنے لگی وہ سب کی بیان
 کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کجور میں تمہارا کیا ہلا
 ہوتا تھا اونہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم
 ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو ایک چھلی چھوٹی
 پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا الشکر اٹھا رہا وہ دن تک
 کہا تا مارا ہر ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں
 کے کھرا کر نیک حکم کیا تو اس کی ہڈی ایک اونٹ چلا گیا اور
 اون دونوں کو نہ لگا۔

عشر مشہور رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبد الرحمن عوف روایت ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر
 جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور
 طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں۔ اور عبد الرحمن
 بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت
 میں اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح جنت
 میں ہیں۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں عبد الرحمن بن
 اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک
 شخص نے حضرت علی کو بڑائی سے یاد کیا سو سعید بن
 زید کھڑے ہو کر کہنے لگے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہوا ہے کہ نبی اکرمؐ کا ان سے اون سے سنا ہوا ہے
 تھے دس شخص جنت میں ہیں بنی جنت میں کجور جنت میں
 جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں

یہاں تک کہ وہ بھی تمام ہو تو ہر حصہ میں کل ایک کجور آنے لگی وہ سب کی بیان کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کجور میں تمہارا کیا ہلا ہوتا تھا اونہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو ایک چھلی چھوٹی پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا الشکر اٹھا رہا وہ دن تک کہا تا مارا ہر ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں کے کھرا کر نیک حکم کیا تو اس کی ہڈی ایک اونٹ چلا گیا اور اون دونوں کو نہ لگا۔

۳۸۹

ان کے نام کے مشہور ہیں

فی الجنة وسعد بن مالك في الجنة
 وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وابو
 عبيدة بن الجراح في الجنة ولوشنت
 لسميت العاشق قال فقال من هو فسكت
 قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد
 رواه البهري وابن ماجه عن عمرو بن
 ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما حدث
 الحق بهذا الا من هو لاء النفر الذين
 تومق رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وهو عمر راض فسمي عليا وثمان و
 الزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه
 البخاري عن علي بن ابي طالب رضى
 الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم رحم الله ابابكر زوجي ابنته و
 حملني الى ذاد الحجره وصحفي في الغار و
 اعتق بلا لامن ماله رحم الله عمر يقول
 الحق وان كان مزاركه الحق وماله من
 صديق رحم الله عثمان نستحي منه الملائكة
 رحم الله عليا اللهم ادبر الحق معه
 حيث دادره الترمذي وقال هذا اخذ
 غريب عن ابي هريرة رضى الله عنه
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 على حرا هو وابوبكر وعمر وعثمان وعلي

في الجنة وسعد بن مالك في الجنة
 وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وابو
 عبيدة بن الجراح في الجنة ولوشنت
 لسميت العاشق قال فقال من هو فسكت
 قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد
 رواه البهري وابن ماجه عن عمرو بن
 ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما حدث
 الحق بهذا الا من هو لاء النفر الذين
 تومق رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وهو عمر راض فسمي عليا وثمان و
 الزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه
 البخاري عن علي بن ابي طالب رضى
 الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم رحم الله ابابكر زوجي ابنته و
 حملني الى ذاد الحجره وصحفي في الغار و
 اعتق بلا لامن ماله رحم الله عمر يقول
 الحق وان كان مزاركه الحق وماله من
 صديق رحم الله عثمان نستحي منه الملائكة
 رحم الله عليا اللهم ادبر الحق معه
 حيث دادره الترمذي وقال هذا اخذ
 غريب عن ابي هريرة رضى الله عنه
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 على حرا هو وابوبكر وعمر وعثمان وعلي

محمد بن ابي بكر
 رواه في الحديث

وطلحوا الزبير ففتركت الصخرة فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اهدا فدا عليكم
 الانبياء واولادهم وشهيدوا بعضهم
 وسعد بن ابى وقاص ولم يذكروا رواه
 مسلم عن انس بن مالك رضى الله
 عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال
 ارحم امتى باقى ابوبكر واشتد لهم في
 امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان و
 افرضهم فريد بن ثابت وافرأهم أبى بن
 كعب واعلمهم بالحلال والحرام معا بن
 جليل ولكل امة امين وامين هذه الامم
 ابو عبيدة الجراح رواه احمد والترمذى
 وقال هذا حسن صحيح وروى غيرهم
 عن قتادة مرسل وفيه واقتضاهم على
 عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى
 ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر محاسن
 عمله فقال لعلى ذاك يسوءك قال نعم قال فارغم
 الله يا نفعك ثم سأله عن علي فذكر
 محاسن عمله قال هو ذاك بيت هو اوسط
 بيوت النبى صلى الله عليه وسلم قال لعلى ذاك
 يسوءك قال اجل قال فارغم الله يا نفعك
 فاطلق فاجهد على سجدك رواه البخارى
 شهاب بن سعد بن الساعدي رضى الله

اوس پہاڑ کا پتہ ملنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اسے پہاڑ دم لے کر چڑھتا ہے اور تو کوئی پہنچیں بغیر یا صدیق
 شہید ہی نہیں لیکن راوی نے یہی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن
 ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اوس بعض نے علی رضی
 اللہ عنہ کو بھی لایا مام احمد و ترمذی انس بن مالک و اس کے
 ہمراہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے
 زیادہ رحم اور شفقت کرنا والا ابو بکر ہے اور ساری امت میں
 سب سے زیادہ سخت اللہ دین میں عیسٰی اور سب سے زیادہ جاسکے
 دشمن میں اور علم قرآن کو سب سے زائد جاننے والا عبد بن مسعود
 و سب میں قاری زائد ابی بن کعبؓ اور حلال و حرام کو
 سب سے زائد جاننے والا معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے ایک
 میں ہوا جو اس کے امانت دار عید بن جراح ہیں ترمذی کہتے
 ہیں جو حدیث صحیحہ پر اور عمر کے علاوہ اور شخص نے قضاوت سے مسلمان
 روایت کی جو اور اس روایت میں یہ کہ سب سے زائد قاضی علی
 بن بخاری میں سعد بن عباد سے ہوا روایت ہو کہ ایک شخص نے
 عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا
 بن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیے پھر فرمایا اسے
 شخص شاید یہ سچے ہوئے معلوم تھے وہیں اسے کہا جی ہاں
 فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے پھر اوس نے حضرت
 علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام
 دیکھے اور فرمایا شاید یہ سچے ہوئے لگتے ہیں اوس نے
 ہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود
 کرے جانے تو نے مجھے شفقت میں ڈالا۔

وطلیٰ والزبیر فخرک الصخر قال رسول
 الله صلی الله علیہ وسلم اهدا فدا علیک
 الانبی اوصدقوا وشهدوا زاد بعضهم
 سعد بن ابی وقاص ولویذکر علیا رواه
 مسلم عن انس بن مالک رضی الله
 عنه عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال
 یرحم الله ابا بکر وانشأهم فی
 امر الله عمر و اصدقهم حیاء عثمان و
 فخرهم زید بن ثابت و اقرأهم ابی بن
 کعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن
 جبل و لكل امة امین و امین هذه الامة
 ابو عبیدة الجراح رواه احمد و الترمذی
 وقال هذا حسن صحیح و روی غیره
 عن قتادة مرسل و فیہ واقضاهم علی
 عن سعد بن عبیدة قال جاء رجل لے
 بن عمر فسلمه عن عثمان فذكر محاسن
 له فقال لعل ذاك یسوءك قال نعم قال فارغم
 الله بانفك ثم سألہ عن علی فذكر
 محاسن علی قال هو ذاك بیت هو اوسط
 بیوت النبی صلعم ثم قال لعل ذاك
 یسوءك قال اجل قال فارغم الله بانفك
 فاطق فاجهد علی سجدك رواه البخاری
 عن ابن سعید الساعدي رضی الله

اس ہمارے لئے شہر ہاتھ پر لٹکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یا شہیدی میں بعض راویوں پر زیادہ کیا ہے کہ سعد بن
 ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اس شخص نے علیؑ
 کو ذکر نہیں کیا امام احمد و ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے
 ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے
 زیادہ رحم اور شفقت کرنا والا ابو بکر ہے اور ساری امت میں
 سب سے زیادہ سخت اللہ دین میں عیسٰی اور سب سے زیادہ حیا علیؑ
 عثمان ہیں اور علم فرائض کو سب سے زائد جانتے والا زید بن ثابت
 اور سب میں قاری زائد ابی بن کعب اور حلال و حرام کو
 سب سے زائد جانتے والا معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے لئے
 امین ہوا میں اس کے امانت دار عبید بن جراح ہیں ترمذی
 میں یہ حدیث صحیح ہے اور عمر کے علاوہ اور شخص قتادہ سے مرسل
 روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ کہ سب سے زائد قاضی علیؑ
 میں بخاری میں سعد بن عباد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
 ابن عمر کے پاس آنحضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا
 ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیے پھر فرمایا اسے
 شخص شاید یہ بھی پوچھے معلوم ہے میں اسے کہاجی ہاں
 فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے پھر اس نے حضرت
 علیؑ کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام
 یاد کیے اور فرمایا شاید یہ بھی پوچھے بڑے لگتے ہیں اس نے
 کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ
 کرے تا تو نے مجھے شفقت میں ڈالا۔

عنہ قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم
 من جهة الوداع صعد المنبر واثنى عليه
 ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسهو
 قط فاعرفوا له ذلك ايها الناس اني راض
 عن ابي بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير
 وسعد وعبد الرحمن والمهاجر والاولين
 فاعرفوا ذلك لهم ولابن طلحة اثنى
 باسناد حسن صحيح. **فصل في مقتل العبد**
طلحة بن عبيد الله وابي عبد الله الزبير
بن العوام رضي الله عنهما في رواية
ان مروان بن الحكم هو الذي قتل
لاذنه راه قائما وقد امكنت الفرصة ثم
فقال لا اطلب يناري بعد اليوم وثارات
عثمن ثم رمى بسهم فاصاب ركبته
فدخل الى البصرة فدخل عليه بعض اصحاب
علي عليه السلام وهو يحود بنفسه
فقال اشهد علي اني قد بايعت امير
المؤمنين علي عليه السلام ثم مات
فاخذ ذلك الرجل عليا عليه السلام
فقال رحمه الله وتأسف عليه ثم قال
الحمد لله الذي لم يفرجه من الدنيا الا وبيعه
في عنقه عن ابن سعد من الزبير عن
الاحتف بن قيس وهو معتزل للناس
 طبراني حسن وصحيح سند کے ساتھ سہیل بن سعد سے
 سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع
 فارغ ہو کر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھ کر خدا کی تعریف کی
 فرمایا اے لوگو بلاشبہ ابوبکر نے میرا ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں
 کی سوا اسکے لیے یہ حق ہے انو۔ اے لوگو میں ابوبکر و عمر
 اور عثمان و طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن اور
 مهاجر بن اولین سے راضی ہوں سو تم بھی ان کے لیے یہ
 ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ اور ابو عبد اللہ الزبیر
 بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر
 کیا ہے روایت میں آیا ہے کہ ان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیونکہ
 جب اس نے ان کو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے
 دھن میں کہا آج کے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص
 طلب نہیں کر سکتا یہ کہہ کر ان کے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے
 گھٹنے میں لگا پڑا وہیں بصرہ میں لوگ اوٹھا لیگے اور
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعض دوست ان کے پاس
 ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المارگ تھے طلحہ نے فرمایا کہ
 میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ میں امیر المؤمنین حضرت
 رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی یہ کہہ کر انتقال کر گئے اس
 واقعہ کی ایک شخص حضرت علی کو اطلاع دی آپ نے شکر فرمایا خدا
 اوپر رحم کرے اور طلحہ پر سخت افسوس کر کے کہا اوس خدا
 کا شکر ہے جس نے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا اگر میری بیعت کا شیعہ
 ان کی گردن میں رہا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی
 عنہ کا گدرا جنت بن قیس پر ہوا۔

۳۹۲

۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

فقال لا خف هذا الذي يفسد بين
الناس وابتعه رجلين فحمل عليه احدهما
فطعنه وضربه الاخر فقتله ثم جاء
براسه الى باب علي فقال انذرو القاتل
الزبير فسمعوه علي فقال بشئ قاتل
ابن صفيّة بالتأري وبكي علي وترحم
عليه عن امير المؤمنين علي بن ابي
طالب رضي الله عنه قال سمعت اذني
من في رسول الله يقول طلحة والزبير
جاراي في الجنة رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب عن ابي عثمان
التهدي قال لم يبق مع بني الله صل الله
عليه وسلم في بعض تلك الايام التي
قاتل فيها رسول الله صل الله عليه
وسلم غير طلحة وسعد باب
مناقب امير المؤمنين ابي محمد
الحسن وامير المؤمنين ابي عبد الله
الحسين رضي الله عنهما عن ابي
بكرة رضي الله عنه قالت رايت رسول
الله صل الله عليه وسلم على المنبر و
الحسن بن علي الى جنبه وهو يقبل على
الناس مرة وعليه اخرى ويقول
ان ابني هذا سيّد ولعل الله ان يصلح

فقال لاخف هذا الذي يفسد بين الناس وابتعد رجلين فجل عليه احداهما فطعنه وضربه الاخر فقتله ثم جاء براسه الى باب علي فقال ائتني القاتل الزبير فسمعه علي فقال بشئ قاتل ابن صفيّة بالتأري وبكي علي وترحم عليه عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال سمعت اذني من في رسول الله يقول طلحة والزبير جارا في الجنة رواه الترمذي وقال هذا الحديث غريب عن ابي عثمان الترمذي قال لم يبق مع نبى الله صلى الله عليه وسلم في بعض تلك الايام التي قاتل فيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير طلحة وسعد باب مناقب امير المؤمنين ابي محمد الحسن و امير المؤمنين ابي عبد الله الحسين رضي الله عنهما عن ابي بكره رضي الله عنه قالت رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي الى جنبه وهو يقبل على الناس مائة و عليه اخرى ويقول ان ابني هذا السيد ولعل الله ان يصلي

اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے اخف ہوا یہ شخص ہے مجھے لوگوں میں فساد برپا کیا اھوا نیکے چھپے ذوالحجی لگے سوا دنوں میں سے ایک نے زبیر پر حملہ کوئے نیزہ کا کھوکھار مارا اور دوسرے تلوار مار کر شہید کر دیا اور وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آگیا مگر کہنے لگا اسی لوگوں کے قاتل کیلئے اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے شکر فرمایا ابن صفیہ کے قاتل کو معذرت کی بشارت دو آپ ابوہریرہ سے روئے اور حکم فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ میری کانٹوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں ہیں یہ سنی ہو ابو عثمان نے یہی کہتے ہیں کہ بعض اون ایام میں جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیا تو آپ کے ساتھ بخبر طلحہ اور زبیر کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب -

تجاری میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے آپ کہی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کہی حسن کی طرف التفات نہ کرتے تھے اور کہتے تھے یہ میرا بیٹا ہے اور ہے شاید خدا تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دوڑی جماعت میں صلح کرائے۔

بہ بین فضیلین عقیقین من المسلمین
 رواہ البخاری عن عقبۃ بن الحارث
 رضی اللہ عنہ قال صلی ابو بکر العصر
 تخرج عیشی ومعہ علی فرائی الحسن
 یلعب مع الصبیان فجلہ علی عاتقہ و
 قال بابی شیبہ بالنبی لیس شیبہ یأبغی
 علی یضیک رواہ البخاری عن البراء
 بن عازب رضی اللہ عنہ قال رایت
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن
 علی علی عاتقہ یقول اللہم انی اجد فاجہ
 رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ
 قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء
 فاطمۃ فقال اشکرکم اشکرکم یعنی حسناً
 فلیبت ان جاہ یسع حتی اعنق کلوا احد
 منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اللہم انی اجدہ فاجتہ واجتہ
 من بیحیہ رواہ البخاری ومسلم عن
 النیس قال لم یکن احد یشبہ بالنبی
 صلی اللہ علیہ وسلم الا الحسن بن
 علی رواہ البخاری وعنه قال کان الحسن
 بن علی اشبهہ وجہا برسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم رواہ احمد فی مسندہ

بخاری میں عقیق بن حارث سے روایت ہے کہ ابو بکر عصر
 نماز پڑھ کر نکلے اور حضرت علی آپ کے ساتھ چلے جاتے تھے
 سو ابو بکر نے حسن کو بچوں کے ساتھ کہلیتا پا کر اپنے
 کندھے پر بیٹا لیا اور فرمایا میرا باپ قرآن ہو یہ تو رسول خدا
 سے مشابہ میں علی کے ساتھ شبہا بت نہیں رکھتے اور حضرت
 علی کا خوشی کے منہ تھے۔ بخاری میں مسلم بن ہارث
 روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
 آپ کے کندھے مبارک پر حسن سوار تھے اور آپ ارشاد فرما
 تے خداوند میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی
 اسے دوست رکھے بخاری میں مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت
 ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے کچھ
 باہر نکلا حتی کہ رسول خدا فاطمہ کے گھر تشریف لگا اور فرما
 لے کیا یہاں رکھا ہے کیا یہاں ہے اس سے آپ کی مراد حسن
 تھی پس تھوڑی دیر آپ ٹہرے ہو گئے کہ اتنے میں حسن
 آئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صبا کا معانقہ
 کیا یعنی حضرت حسن رسول خدا سے اور آپ حسن سے محبت
 فرما کر خداوند میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو
 بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی
 دوست رکھے بخاری میں انس سے روایت ہے کہ سوا کے
 حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مشابہت نہ کرتا تھا۔ امام احمد میں حضرت انس سے روایت
 کرتے ہیں حسن بن علی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
 مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

عن عبد الله بن الزبير قال رايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ويجيء
الحسن يركب على ظهره وما ينزل حتى
يكون هو الذي ينزل ولقد رايت
يحيى وهو راكع فيبصر له عين رجلين
حق يخبر من الجانب الآخر رواه
ابن سعد عن ابى هريرة قال خرم
النبي صلى الله عليه وسلم في طابفة
من النصارى لا يكلمني ولا اكلمه حتى اتي
سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت
فقال انتم لكم فحشة شيا فظننت
انها تلبس سنخا او تغسله بفناء
الحسن ليشد حتى عانقه وقبله قال
الله اعلم واحب من يخبره رواه البخاري
ومسلم واحمد عن ابى هريرة قال
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سوق من اسواق المدينة فانهض
وانصرف فقال لي يا لك ثلاث ادم
لي الحسن بن علي فدعوت فاجاء وفي
عنقه السحاب قال الترمذي النبي صلى الله
عليه وسلم بيده وقال اللهم اني اجتهد
فاجبه واحب من يخبره رواه البخاري
ومسلم وقال ابو هريرة فساكن احدا

ابن سعد عبد الله بن زبير رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاءته اور جنگ خود اور تے حضرت اور تے امارتے اوتے
انحضرت کو حال میں ہی دیکھا کہ آپ کوع میں تھوڑا حزن آئی
ہاں آئے تو آپ کوئی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے ہیں تاکہ وہ ایک جانب نگلا دوسری طرف جا بیٹھتے تجارتی
مسلم احمد ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں ہی آپ کے ساتھ
تھہر گیا مگر تو اپنے منہ سے بات کی اور میں آپ سے بول سکا ہر گز
آپ بنی قینقاع کو بار بار تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر
میں میں بیٹھ کر مانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہؑ آپ کو
لہرایا میں لگتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہؑ کو
یا اور بنی ہاشمی ہوئی اتوں میں نہ تو ہوئے آئے تھے کہ حضرت علیؑ
سے لگایا اور کولیلیا اور فرمایا خدا میں اسے دے گا ہوں
اور جو دوست کہتا ہے آؤ مجی دست کہتا ہوں بخاری مسلم ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ بارہ دن میں سے ایک دن میں انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ وہاں سے پہنچا تو مجھے رسول خدا
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اوسن بلا یا حسن آئے اور انکی گردن میں گلوند تھا سونہی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسن چٹایا اور فرمایا بار خدا میں
اسے دوست کہتا ہوں میں تو ہی اسے دوست کہتا ہوں جو او
ر کہتا ہے ہی دوست رکھہ ابو ہریرہ کہتے ہیں پھر نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

ابن سعد عبد الله بن زبير رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاءته اور جنگ خود اور تے حضرت اور تے امارتے اوتے
انحضرت کو حال میں ہی دیکھا کہ آپ کوع میں تھوڑا حزن آئی
ہاں آئے تو آپ کوئی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے ہیں تاکہ وہ ایک جانب نگلا دوسری طرف جا بیٹھتے تجارتی
مسلم احمد ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں ہی آپ کے ساتھ
تھہر گیا مگر تو اپنے منہ سے بات کی اور میں آپ سے بول سکا ہر گز
آپ بنی قینقاع کو بار بار تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر
میں میں بیٹھ کر مانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہؑ آپ کو
لہرایا میں لگتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہؑ کو
یا اور بنی ہاشمی ہوئی اتوں میں نہ تو ہوئے آئے تھے کہ حضرت علیؑ
سے لگایا اور کولیلیا اور فرمایا خدا میں اسے دے گا ہوں
اور جو دوست کہتا ہے آؤ مجی دست کہتا ہوں بخاری مسلم ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ بارہ دن میں سے ایک دن میں انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ وہاں سے پہنچا تو مجھے رسول خدا
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اوسن بلا یا حسن آئے اور انکی گردن میں گلوند تھا سونہی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسن چٹایا اور فرمایا بار خدا میں
اسے دوست کہتا ہوں میں تو ہی اسے دوست کہتا ہوں جو او
ر کہتا ہے ہی دوست رکھہ ابو ہریرہ کہتے ہیں پھر نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

من طرقها في نسخة عن علي قال الحسن انبى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الله صلى الله عليه وسلم رواه الحسن انبى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الله صلى الله عليه وسلم

ابن سعد عبد الله بن زبير رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاءته اور جنگ خود اور تے حضرت اور تے امارتے اوتے
انحضرت کو حال میں ہی دیکھا کہ آپ کوع میں تھوڑا حزن آئی
ہاں آئے تو آپ کوئی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے ہیں تاکہ وہ ایک جانب نگلا دوسری طرف جا بیٹھتے تجارتی
مسلم احمد ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں ہی آپ کے ساتھ
تھہر گیا مگر تو اپنے منہ سے بات کی اور میں آپ سے بول سکا ہر گز
آپ بنی قینقاع کو بار بار تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر
میں میں بیٹھ کر مانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہؑ آپ کو
لہرایا میں لگتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہؑ کو
یا اور بنی ہاشمی ہوئی اتوں میں نہ تو ہوئے آئے تھے کہ حضرت علیؑ
سے لگایا اور کولیلیا اور فرمایا خدا میں اسے دے گا ہوں
اور جو دوست کہتا ہے آؤ مجی دست کہتا ہوں بخاری مسلم ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ بارہ دن میں سے ایک دن میں انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ وہاں سے پہنچا تو مجھے رسول خدا
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اوسن بلا یا حسن آئے اور انکی گردن میں گلوند تھا سونہی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسن چٹایا اور فرمایا بار خدا میں
اسے دوست کہتا ہوں میں تو ہی اسے دوست کہتا ہوں جو او
ر کہتا ہے ہی دوست رکھہ ابو ہریرہ کہتے ہیں پھر نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى مكة فمضى من غير أن يطعم في الفاقة والموت

انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم فقالت يا رسول الله اني لا بد
حلماء منك الليالي قال ما هو قال الشاة
شديد قال وما هو قالت وايت كان
فطاعة من جسدك قطعت ووضعت
في حجرى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم رايت خيرا لك فاطمة
ان شاء الله غلاما يكون في حجره ففوت
فاطمة الحسين فكان في حجره كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد خلد
يوم ما على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فوضعت في حجره ثم كانت منى التفات
فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
يهرقان الدموع قالت فقلت يا بنى الله
بابي انت وامى مالك قال تانى جبرئيل
عليه السلام فاحببني ان امق سنقتر
ابنى هذا فقلت هذا قال نعم وان اذنبت
من ترينه حرا اوراه اليه بقى في كلال
النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال
سمعت عبد الله بن عمر رضى الله عنه
وسأله رجل من المحرم قال شعبة
احسب يقتل الذباب قال هل لعراق
يسألوننى عن الذباب وقد قتلوا ابن

انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم فقالت يا رسول الله اني لا بد
حلماء منك الليالي قال ما هو قال الشاة
شديد قال وما هو قالت وايت كان
فطاعة من جسدك قطعت ووضعت
في حجرى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم رايت خيرا لك فاطمة
ان شاء الله غلاما يكون في حجره ففوت
فاطمة الحسين فكان في حجره كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد خلد
يوم ما على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فوضعت في حجره ثم كانت منى التفات
فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
يهرقان الدموع قالت فقلت يا بنى الله
بابي انت وامى مالك قال تانى جبرئيل
عليه السلام فاحببني ان امق سنقتر
ابنى هذا فقلت هذا قال نعم وان اذنبت
من ترينه حرا اوراه اليه بقى في كلال
النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال
سمعت عبد الله بن عمر رضى الله عنه
وسأله رجل من المحرم قال شعبة
احسب يقتل الذباب قال هل لعراق
يسألوننى عن الذباب وقد قتلوا ابن

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى مكة فمضى من غير أن يطعم في الفاقة والموت

46

قال بن سعد ولما ولد يعقوب الحسین
 اذن رسول الله صلی الله علیه وسلم
 فی اذنه وقال ابن عباس کان رسول
 الله صلی الله علیه وسلم یحبه ویجمل
 علی عاتقه ویقبل شفتیه وثنایا
 قال ودخل علیه یوماً جبرئیل علیه
 السلام وهو یقیله فقال اتبه قال
 نعم قال ان امتک ستقتله روی ابن
 سعد فی الطبقات عن یحیی بن عیینہ
 عن عبید الله بن الولید عن عبد الله بن عبید
 بن عمیر قال جمع الحسین خمساً وعشراً
 حجاً ثم انشأوا نجائباً تقاد معہ و ذکر ابن
 سعد ان الحسین جاء یوماً لے
 عمر علیه السلام وهو یخطب علی منبر
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
 انزل عن منبر ابی فاحذر فعدہ الی
 جنتہ وقال هل انبت الشعر علی رؤسنا
 الا ابوک عن محمد بن علی عن
 ابیہ علی علیه السلام قال لما ولد لے
 الحسن سمیتہ باسم عتی حمزة ولما
 ولد الحسین سمیتہ باسم اخی جعفر
 فدعا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم
 فقال یا ابا تراب ان الله تعالی قد امرنی

ابن سعد کہتے ہیں جب حسین رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اپنے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے
 ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دوست
 تھے اور اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے پرتے تھے اور انکے
 دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے اور
 ایک دن آپ کے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پار کر رہے
 تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا
 آپ کی امت انہیں غمگین قتل کرگی۔ ابن سعد نے
 یحیی بن عیینہ اور وہ عبید بن ولید اور وہ عبد اللہ بن
 عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج
 پاس یاد کیئے اور آپ کی سواریاں آگے چلتی تھیں۔
 ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایک دن عمر
 رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اگر کہنے لگے آپ میرے
 باپ کے منبر سے اتر بیٹے۔ حضرت عمر نے ان کو پکڑ کے اپنے
 پہلو میں بٹھالیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال ہی آپ کے
 والد کے طفیل سے اوگے ہیں۔ امام کا محمد بن محمد
 علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام اپنے
 چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے
 تو میں نے ان کا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا
 محمد رسول خدا نے بلا کر فرمایا اے ابو تراب اس
 تمنا لے مجھے حکم فرمایا ہے۔ کہ میں ان دونوں

ما أحسننا وحسيننا رواه أحمد في المسند
عن انس بن مالك قال لم يكن أحلم

اشبهه بالنبي صلى الله عليه وسلم من
الحسن بن علي وقال في الحسين ايضاً
كان اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه البخاري عن ابي

سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين
سيد شباب اهل الجنة رواه الترمذي
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال ان الحسن
والحسين هما رجلي نبي من الديار وام
الترمذي عن اسامة بن زيد قال

طهرت النبي صلى الله عليه وسلم
ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي
صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على

شئ لا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتغل عليه فكشف فاذا الحسن والحسين

عَلَى وَرَكِيهِ فَقَالَ هَذَا ابْنِي وَابْنَا
ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْبَبْتُهُمَا فَأَحْبِبْهُمَا وَاحْتَبِ
مِنْ يَحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ النَّبِيِّ

سو اپنے لون دونوں کا حسن حسین نام رکھا۔ چھتری

کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا اور حسین کے حق میں بھی انس نے کہا کہ وہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کچھ نسبت زائد مشابہ تھی ترمذی میں ابو سعید خدری

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین دنیا کے میرے

وہ پہول ہیں۔ آخر مذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلعم کے پاس اپنی لمبی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلعم

علیہ وسلم نکلے احوال میں کہ اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے حبیب! اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض

کرنے لگا یہ کیا خیر ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں
میں آپ نے اسے کہہ کر دکھایا کیا کہ حسن و
دونوں آپ کے گلوں پر تھے پھر اپنے فرمایا یہ دونوں

میرے بیٹے اور میری بیٹی کو بیٹے ہیں۔ یا اس کے
دوست رکھتا ہوں تو یہی اونہیں دوست رکھتا اور
دوست رکھتا ہے دوست رکھتا ہے دوست رکھتا ہے دوست رکھتا ہے

ن اغیر باسم هذین الخلامین قسمتا
 ما حسنا وحسینا رواه احمد فی المسند
عن انس بن مالک قال لم یکن احدا
 شبهه بالنبی صلی الله علیه وسلم من
 الحسن بن علی وقال فی الحسین ایضا
 ما ان اشفهم برسول الله صلی الله
 علیه وسلم رواه البخاری **عن** ابی
 سعید الخدری قال قال رسول الله
 صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین
 یسلا شتباب اهل الجنة رواه الترمذی
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
 صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن
 والحسین هما یرحمائی من الدیار رواه
 الترمذی **عن** اسامة بن زید قال
 طرقت النبی صلی الله علیه وسلم
 انا لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج النبی
 صلی الله علیه وسلم وهو مشغل علی
 شئ لا ادری ما هو فلما فرغت من
 حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشغل
 علیه فکشفه فاذا الحسن والحسین
 علی وریکۃ فقال هذان ابناي وابنا
 بنتی اللهم انی أحبهم فأحبهم وأحب
 من یحبهم رواه الترمذی **عن** انس

انشروا کما نام علیہم وول
 سو اپنے خاوندوں کا حق زمین نام رکھا تھا
 انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زائد
 کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں
 اور حسین کے حق میں بھی انس نے کہا کہ وہ
 بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی
 نسبت زائد مشابہ نہیں ترمذی میں ابو سعید خدری
 سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ امام حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار
 ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین دنیا کے میرے
 دو پھول ہیں۔ ترمذی میں اسامہ بن زید
 روایت ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نکلے احوال میں کہ اپنی پیٹھ پر کچھ
 لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز
 ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض
 کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں
 میں آپ نے اسے کہہ کر دکھایا کیا حسن و حسین
 دونوں آپ کے کولوں پر تھے پھر اپنے فرمایا یہ دونوں
 میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اس
 دوست کہتا ہوں تو بھی او نہیں دوست رکھ اور او
 دوست کو بھی دوست رکھ ترمذی میں انس سے روایت ہے

<p> کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے پوچھا آپ کی اہلیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب فرمایا جس م حسین اور آنحضرت فاطمہ سے فرماتے تھے کہ میرے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا لیں آپ اوہیں سوگتے اور اپنی طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حدیث ہے کہ حضرت ہے کہ عجب سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی مدت میں کس وقت جایا کرتا ہے۔ کہنے لگا کہ اتنی مدت سے میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں یہ سنکر وہ عجب بہت خفا ہوئے تھے کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے ساتھ مغرب کی نماز جا رہا ہوں اور حضرت کے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہارے لئے بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب اذان کے ساتھ پڑھی آپ نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز سن کر فرمایا۔ کون کیا حد لی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اسے کہیں اور تمہاری والدہ کو بخشہ پہنچایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات پہلے کہی زمین پر نہ آیا تھا اس نے اپنے رب کی اجازت مانگی کہ مجھے اگر سلام کرے اور اس امر کی بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسین و حسین جو ان جنتوں کے سردار ہیں </p>	<p> قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ائى اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعى الى ابني فيشتمهما ويضمهما اليه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن عن عیسی بن حنیفة بن الیمان قال سالتنی امی متی عهدك تعنى بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مالی به عهد منذ کذلو کذا فقلت منی فقلت لهما قلت لانی دعینی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأصلم معه المغرب فاسأله ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضلیت معه المغرب فصلم حق العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی فقال من هذا حدیث قلت نعم قال ما حاجتک غفر الله لك ولا مثک ان هذا ملک لم یزل الارض قط قبل هذه الیلة استاذن ربه ان یسکر علی ویبشرنی بان فاطمة صیدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین صیدتا نساء اهل الجنة رواه الترمذی وقال هذا </p>
--	---

اور اس کے بعد کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسین و حسین جو ان جنتوں کے سردار ہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶

عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يحب الحسن والحسين ويقدّمهما على ولدته ولقد قسم بينهما ما أعطى الحسن والحسين كل واحد منهما عشرة آلاف درهم وأعطى ولدته عبد الله ألف درهم فعاتبه ولدته وقال عاتبة ما بقيتم عليّ هذا من فضل الله ورسوله وفضل عليّ هذا من فضل عليّ بن أبي طالب فقال عليّ بن أبي طالب يا عبد الله ايتني بجمل مثل جدّهما واب مثل ابيهما وام مثل امهما وخال مثل جدّهما وخال مثل خالهما وخاله مثل خالتهما وعم مثل عمّهما وعمّة مثل عمّتهما جدّهما رسول الله وابوهما علي ومهما فاطمة وحسن وخديجة وخالهما ابراهيم ابن رسول الله وخالتهما زينب ورقية وام كلثوم وعمّهما جعفر ابن ابی طالب وعمّتهما اقرهانی بنت ابی طالب وذكر ابن سعد في الطبقات وقال كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن والحسين حتى يركبا ويقول لهما ابنا

سبب ہے۔
 عمر بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بہت احسن والحسین رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اوہیں مقدم جانتے تھے ایک دن آپ نے مال تقسیم کیا اور حسن حسین ہر ایک کو دس درہم دے دیے۔ اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو صرف ہزار درہم دے ان کے فرزند عبد اللہ ان سے بہت راض ہوئے اور خفا ہو کر کہنے لگے میرے اسلام میں شیعہ اور سحر میں تقدیم آپ کو معلوم ہے اور آپ مجھ پر ان دونوں کو کو فضیلت دینا جائز کہتے ہیں فرمایا اے عبد اللہ تجھے خرابی ہو اپنا نانا اور دونوں کے ناناں جیسا نابت کر اور اپنا باپ اور دونوں کے باپ جیسا اور اپنی ماماں کی مامی جیسی اور اپنی مانی اور انکی مانی جیسی اپنا ماموں اور انکی ماموں کی مانند اپنی خالہ اور انکی خالہ کی طرح اپنے چچا کو انکی چچا جیسا اپنی پوسہ کو انکی پوسہ جیسی لے آ۔ پر انکی برابری کجیسا انکی ماماں رسول خدا اور انکا باپ علی اور انکی ماماں فاطمہ اور انکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور ان کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اور انکی پوسہ مہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباس حسن و حسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يحب الحسن والحسين ويقدّمهما على ولدته ولقد قسم بينهما ما أعطى الحسن والحسين كل واحد منهما عشرة آلاف درهم وأعطى ولدته عبد الله ألف درهم فعاتبه ولدته وقال عاتبة ما بقيتم عليّ هذا من فضل الله ورسوله وفضل عليّ هذا من فضل عليّ بن أبي طالب فقال عليّ بن أبي طالب يا عبد الله ايتني بجمل مثل جدّهما واب مثل ابيهما وام مثل امهما وخال مثل جدّهما وخال مثل خالهما وخاله مثل خالتهما وعم مثل عمّهما وعمّة مثل عمّتهما جدّهما رسول الله وابوهما علي ومهما فاطمة وحسن وخديجة وخالهما ابراهيم ابن رسول الله وخالتهما زينب ورقية وام كلثوم وعمّهما جعفر ابن ابی طالب وعمّتهما اقرهانی بنت ابی طالب وذكر ابن سعد في الطبقات وقال كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن والحسين حتى يركبا ويقول لهما ابنا

سبب ہے۔
 عمر بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بہت احسن والحسین رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اوہیں مقدم جانتے تھے ایک دن آپ نے مال تقسیم کیا اور حسن حسین ہر ایک کو دس درہم دے دیے۔ اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو صرف ہزار درہم دے ان کے فرزند عبد اللہ ان سے بہت راض ہوئے اور خفا ہو کر کہنے لگے میرے اسلام میں شیعہ اور سحر میں تقدیم آپ کو معلوم ہے اور آپ مجھ پر ان دونوں کو کو فضیلت دینا جائز کہتے ہیں فرمایا اے عبد اللہ تجھے خرابی ہو اپنا نانا اور دونوں کے ناناں جیسا نابت کر اور اپنا باپ اور دونوں کے باپ جیسا اور اپنی ماماں کی مامی جیسی اور اپنی مانی اور انکی مانی جیسی اپنا ماموں اور انکی ماموں کی مانند اپنی خالہ اور انکی خالہ کی طرح اپنے چچا کو انکی چچا جیسا اپنی پوسہ کو انکی پوسہ جیسی لے آ۔ پر انکی برابری کجیسا انکی ماماں رسول خدا اور انکا باپ علی اور انکی ماماں فاطمہ اور انکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور ان کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اور انکی پوسہ مہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباس حسن و حسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

رسول الله صلى الله عليه وسلم و
 قال ابن سعد كان الحسن يخضب
 بالحناء والكتم مناقب
 أم الحسن سيدة نساء العالمين
 فاطمة الزهراء ابنة رسول الله
 صلى الله عليه وسلم وبضعته عليه
 الصلوة والسلام عن المسور بن
 مخزومة ان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قال فاطمة بضعته مني فمن اغضبها فقد
 اغضبني عن عائشة قالت دعى
 النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة
 ابنته في مشكواة التي قبض فيها فاسارها
 لبثت في بيتك لشدة عاها فاسارها فاضحك
 قالت فسا لها عن ذلك فقالت سارت
 النبي صلى الله عليه وسلم فاحبرني
 انه يقبض في وجهه الذي توفي فيه
 فبكيت شرسا في فاحبرني في اول
 اهل بيته اتبعه ففهموا واما البخاري
 عن المسور بن مخزومة قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول وهو على المنبر ان بني هاشم
 بن المغيرة استاذنوا في ان ينيكحوا
 ابنتهم علي بن ابي طالب فلا اذن

یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادی
 ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حسن ہندی اور کتم کا خضاب
 کیا کرتے تھے۔
 جناب ام حسن تمام جہان کی عورتوں کی
 سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے منہ
 مسور بن مخزومہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جسے جسے
 غصہ میں ڈالا او سننے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری مسلم
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں
 بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا پھر اونکے کان میں جھپکے
 کوئی بات کہی اور دور وے لگیں پھر اونہیں بلایا اور جنہیں
 اکایا اور بات کہی جس سے وہ ہنسے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ
 میں نے فاطمہ جیسے اس بات کو پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ پہلے
 مجھے رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ
 جس مرض میں آپ کا انتقال ہوا وہ اسی مرض میں فوت ہوئے
 یہ سنکر میں نے پھر مجھ سے سرگوشی کر کے خبر دی کہ اہلیت میں ہے
 پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سنکر میں ہنس دی۔ بخاری میں
 مسور بن مخزوم سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو منبر پر
 چڑھتے پوچھا کہ سننا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ مجھ سے اس
 میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب
 کے ساتھ کریں سو میں تو کہی اجازت نہ دوں گا۔

Handwritten marginal notes in Urdu and Persian script are present around the main text, including:

- Top: *بعضی نے کہا کہ حسن ہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔*
- Left: *ابن سعد کہتے ہیں کہ حسن ہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔*
- Bottom: *ابن سعد کہتے ہیں کہ حسن ہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔*

الحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝ والحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝ والحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝

بہی اجازت مذوں گاہ پر نہ اذن دوں گا چار مرتبہ اسی کلمہ کہ
 تاکید فرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب منظور ہو تو میری بیٹی کو
 طلاق دیدے اور اوکی بیٹی سے نکاح کر کے کیونکہ فاطمہ سیرمدن کا
 جز ہے جو آد قلع میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلع میں ڈالتا ہے اور
 اسے اندا دیتا ہے وہ مجھے اندا دیتا ہے۔ بخاری میں حضرت علی
 سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علی کی شہت شکایت کرتی ہیں
 پس رسول خدا صلعم کے پاس پہنچے پڑے آئے تو حضرت فاطمہ انحضرت
 کے پاس گئیں اور اکیونہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کر کے
 اوئیں اس امر کی خبر دی (یعنی کہا صاحب حضرت تشریف
 لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ایک برودہ لیئے آئی
 تھی) سو جب رسول خدا اہل میں تشریف لائے تو عائشہ رض نے آپ
 فاطمہ کو ان کی اطلاع دی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
 آئے اور ہم اپنے بچوں میں لیئے ہوئے تھے میں حضرت کو دیکھ کر
 کہہ اٹھ لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو صاحب ہمارے
 بچ میں آ بیٹھے تھے کہ یہ کو قدیموں کی ٹہنک اپنے سینہ میں پائی
 ہر حضرت نے فرمایا میں تم کو کو لیتے اوس چیز سے ہر جو تم نے
 مجھ سے مانگی ہے نہ سکھا دو۔ جب تم اپنے بچوں پر کرتے
 تو تم ۳ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ
 اللہ سکھا کرو یہ تمہارے لئے خادیم بہتر ہے۔ ترمذی میں اسلم
 سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عام
 فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور پوٹری دیر سے گوشہ کرتے
 رہے پس حضرت فاطمہ نے ٹنگیں پہراون سے کہہ اور بات کہی وہ مٹنے
 لگیں حضرت عائشہ زانی ہیں جب رسول خدا فوت ہو گئے

شمر لا اذن شمر لا اذن شمر لا اذن
 الا ان یزید ابن ابی طالب ان یطلق
 ابنتی وینکم ابنتہم فاما ہی بضعت
 منی یرید بی ما اربا بها ویوذینی
 ما اذا ہا رواہ البخاری عن علی
 رضی اللہ عنہ ان فاطمہ شکت ما
 تلغی من اثر الریح فأتی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سبئی فاطمہ فاطمہ
 فام تجده فوجدت عائشہ فاخبرتها
 فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اخبرته عائشہ بحی فاطمہ فجاء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا و
 قد اخذنا مضاجعنا فذهبت لا قوم
 فقال علی مکانکم فقعہ بیننا حتی
 وجدت برد قد میہ علی صدری
 فقال الا اعلکم خیرا ما سالتانی ان
 اخذنا مضاجعکم اکثر الرجا وثلاثین
 وتسبعین ثلاثا وثلاثین وثلاثین
 وثلاثین فهو خیر لکم من خادم رواہ
 البخاری عن ام سلمة ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمہ
 عام الفتح فاجی فبکت ثم حدتها
 فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ

الحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝ والحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝ والحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات ۝

۲۰۶

۱۲۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

سألتها عن بكاءها وخفقانها قالت أخبرني أبي سيدة خنساء
صلعم أنه يموت بكميت ثم أخبرني أبي سيدة خنساء
أهل الجنة الامم بخت عمران فضحك سواه الذوق
عن سفينة موسى على امر مسلمة ان
رجلا ضايف علي بن ابي طالب فبعض له طعاما فافقا
فاطمة لودعوا رسول الله صلعم فاكل معافا فم
فجاء فوضع يديه على عضد ابي طالب فراى لقل
فدعرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة
فنبغته فقلت يا رسول الله ما ذك قال فليس
اوليقي ان يملخل بيتا مرقار واه اسجد وان
فاجة عن عائشة قالت ما رايك اذ كان اقبه
سعدنا وهذا يادو لا وقر واديت حدثوا كل ما يروى
الله صلعم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام لها
فاخذ بيد هاتفتها با وجلس في مجلس وكان اذا
عليها قامت عليه فاخذت بيده فقبلته فاجلس
في مجلسه بار واه بود او من اقر المومنين عائشة
صليفة وحبيبة رسول الله
قالت اقبلت فاطمة منشى كان مشيتها مشية النبي
صلعم فقال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها عن يمينه
او شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم
تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحك فقلت فارأيت
كل يوم فوجا اقرب من حزن فسالتهما عما قال فقدا
ما كنت ارفيتهما ثم اسر الله صلعم حتى قبض

سألتها عن بكاءها وخفقانها قالت أخبرني أبي سيدة خنساء
صلعم أنه يموت بكميت ثم أخبرني أبي سيدة خنساء
أهل الجنة الامم بخت عمران فضحك سواه الذوق
عن سفينة موسى على امر مسلمة ان
رجلا ضايف علي بن ابي طالب فبعض له طعاما فافقا
فاطمة لودعوا رسول الله صلعم فاكل معافا فم
فجاء فوضع يديه على عضد ابي طالب فراى لقل
فدعرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة
فنبغته فقلت يا رسول الله ما ذك قال فليس
اوليقي ان يملخل بيتا مرقار واه اسجد وان
فاجة عن عائشة قالت ما رايك اذ كان اقبه
سعدنا وهذا يادو لا وقر واديت حدثوا كل ما يروى
الله صلعم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام لها
فاخذ بيد هاتفتها با وجلس في مجلس وكان اذا
عليها قامت عليه فاخذت بيده فقبلته فاجلس
في مجلسه بار واه بود او من اقر المومنين عائشة
صليفة وحبيبة رسول الله
قالت اقبلت فاطمة منشى كان مشيتها مشية النبي
صلعم فقال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها عن يمينه
او شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم
تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحك فقلت فارأيت
كل يوم فوجا اقرب من حزن فسالتهما عما قال فقدا
ما كنت ارفيتهما ثم اسر الله صلعم حتى قبض

سألتها عن بكاءها وخفقانها قالت أخبرني أبي سيدة خنساء
صلعم أنه يموت بكميت ثم أخبرني أبي سيدة خنساء
أهل الجنة الامم بخت عمران فضحك سواه الذوق
عن سفينة موسى على امر مسلمة ان
رجلا ضايف علي بن ابي طالب فبعض له طعاما فافقا
فاطمة لودعوا رسول الله صلعم فاكل معافا فم
فجاء فوضع يديه على عضد ابي طالب فراى لقل
فدعرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة
فنبغته فقلت يا رسول الله ما ذك قال فليس
اوليقي ان يملخل بيتا مرقار واه اسجد وان
فاجة عن عائشة قالت ما رايك اذ كان اقبه
سعدنا وهذا يادو لا وقر واديت حدثوا كل ما يروى
الله صلعم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام لها
فاخذ بيد هاتفتها با وجلس في مجلس وكان اذا
عليها قامت عليه فاخذت بيده فقبلته فاجلس
في مجلسه بار واه بود او من اقر المومنين عائشة
صليفة وحبيبة رسول الله
قالت اقبلت فاطمة منشى كان مشيتها مشية النبي
صلعم فقال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها عن يمينه
او شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم
تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحك فقلت فارأيت
كل يوم فوجا اقرب من حزن فسالتهما عما قال فقدا
ما كنت ارفيتهما ثم اسر الله صلعم حتى قبض

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن رَسُولَهُ ارْتَدَّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
 فَسَأَلَهُ مِثْرَانِ مِمَّا مَلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 رَسُولُهُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمُدْرِيَّةَ فَقَالَ وَمَا لِي بِمَنْ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَوْ رُثِ مَا تَرَكَتُ مَا هَذَا
 فَمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ
 يَسْأَلُونَ يَزِيدُ وَعَلَى الْمَالِ فَأَنَّى وَاللَّهِ لَا أُخِيرُ
 شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ
 عَلَيْهِمْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلٍ فِيهَا وَلَا عَمَلٍ فِيهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّهُمْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ نَافَذُوا عَنْهَا
 يَا أَبَا بَكْرٍ فَضَمُّهُنَّ وَذَكَرَ قَرَأَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَحْقِمْهُنَّ فَفَكَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ الَّذِي فِي نَفْسِي بَيِّنَةٌ
 لِقَرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَ إِلَيَّ أَنْ أَهْلَ مِنْ
 فَرَأَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 ضَخَّ قَالَ رَقِبُوا عَجِدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَاهْلُ الْخَارِجِ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَا نَزَلَتْ هَذِهِ
 لَا يَتَذَمُّ أَبْنَاءَ وَابْنَاءَ كُهُودٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ
 وَفَاحِشَةٌ وَحَسَنَةٌ أَوْ حَسِينَةٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَزِّزْهُ وَاهْلُ
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَا
 تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ
 فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مِنْ أَشْجَلٍ مِنْ
 فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاحِشَةٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیت اور قربت خدا
نہایتی ہیں ام المؤمنین حضرت عائہ زوجہ مولیٰ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا
ہو کہ فاطمہ نے ابو بکر صدیقؓ کو آپ کی شخصیت پر چڑھا دیا اور اپنے بیٹے ابوبکرؓ کو آپ کی
جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوین جہاد اور انانی فرمایا تھا اور جو آپ کی تربیت
مدینہ اور مکہ اور غیر کے محسوس سے باقی رہی تھی اسی میں وہ شامانی نہیں
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول خدا فرما کے ہیں کہ جا لاکوئی وارث نہ ہو گا جو تم
انہی میں سے ہو اور ابے محمدؐ سے مان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اس مال کو بیعہ
کے مال میں لیا گئیں یا انہیں کہنا کہ سوا کچھ فیانہ ملیگا میں خدا کی قسم کہ اگر تم
ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدؐ کے زانیہ جس طرح خود ان میں
کچھ تغیر و تبدل نکروں گا اور انہیں جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم
کرتے تھے وہ بھی نہیں ہی کر لینگا اور کچھ حضرت علیؓ نے خط پڑھ کر فرمایا اے ابو بکرؓ
ہم آپ کی فضیلت پر طبعی سچا ہوا ہیں ہر اسکے بعد اپنی قربت جو رسول خدا
نبیؐ اور اپنے پیغمبر کا ذکر کیا ہے ابو بکرؓ نے کلام کیا اور فرمایا اے علیؓ کی تحسین
و تسمیہ نے میں ہی مان کر چھپے اپنے فرایت میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اقربا ہی بہت محبوب ہیں۔ بخاری جلد پنجم حضرت حدیثی کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے اللہ علیہ وسلم کا احترام اور بزرگی اور کبھی اہلیت میں
مسلم میں حدیث ابی وہاب سے کہتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ آباد کیا تو انہوں نے
اور نبیؐ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور حسنؓ کو بلا کر فرمایا خدا انہوں
یہ نبیؐ کی اہلیت ہے بخاری میں ابو ذرؓ نے عاریت سے روایت کی کہ جب نبیؐ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فوت ہو گئے تو حضرت نے فرمایا ان کے لئے دو درجہ پانچواں جنت
ہے مسلمانوں میں عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پر ایک نقش دار کبلی سیاہ بالوں کی تھی جو حسنؓ
بن علیؓ نے اپنے آپ کو انہیں اوسکے اندر کر لیا پھر فاطمہؓ رضی اللہ عنہا انہیں

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ارْتَدَّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
 فَسَأَلَهُ مِثْرًا مِمَّا مَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صِدْقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَمَةَ
 مِلْدِيَةً فَقَالَ وَمَا لِي مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَ كَمَا صَدَقَ
 غُلَامُ كُلِّ آلٍ مِمَّنْ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَبْعَثُ مَا لَ اللَّهِ
 يَسْأَلُ مَنْ يَزِيدُ وَعَلَى الْمَالِ فَإِنَّ وَاللَّهِ لَا أُخِيرُ
 شَيْئًا مِنْ صِدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَمَةَ
 عَلَيْهِمَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلٍ فِيهَا وَأَعْمَلُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ تَدْعِيَةً ثُمَّ قَالَ نَاقِدُ عَرَفْنَا
 أَلَا بَكْرُ فَضِيلَتُكَ وَذِكْرُ قَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَقَطَ مِنْكُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ الَّذِي نَفْسُهُ بَيِّدَةٌ
 لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّ لِي أَنْ أَحِبَّ مِنْ
 قَرَابَتِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 فَذَكَرَ قَالَ رَقِيبُ أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ
 آيَةُ تَسْتَدْعِي أَبْنَاءَ وَأَبْنَاءَ كَعْدٍ عَارِضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفَاطِمَةُ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ عَزِّدْهُمَا هَذَا
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 تَوَفَّى تَابَرَاهُمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مِنْ
 فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَضْحَى هُوَ
 فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَادْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ

٢٠
 رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ارْتَدَّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
 فَسَأَلَهُ مِثْرًا مِمَّا مَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صِدْقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَمَةَ
 مِلْدِيَةً فَقَالَ وَمَا لِي مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَ كَمَا صَدَقَ
 غُلَامُ كُلِّ آلٍ مِمَّنْ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَبْعَثُ مَا لَ اللَّهِ
 يَسْأَلُ مَنْ يَزِيدُ وَعَلَى الْمَالِ فَإِنَّ وَاللَّهِ لَا أُخِيرُ
 شَيْئًا مِنْ صِدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَمَةَ
 عَلَيْهِمَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلٍ فِيهَا وَأَعْمَلُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ تَدْعِيَةً ثُمَّ قَالَ نَاقِدُ عَرَفْنَا
 أَلَا بَكْرُ فَضِيلَتُكَ وَذِكْرُ قَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَقَطَ مِنْكُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ الَّذِي نَفْسُهُ بَيِّدَةٌ
 لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّ لِي أَنْ أَحِبَّ مِنْ
 قَرَابَتِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 فَذَكَرَ قَالَ رَقِيبُ أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ
 آيَةُ تَسْتَدْعِي أَبْنَاءَ وَأَبْنَاءَ كَعْدٍ عَارِضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفَاطِمَةُ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ عَزِّدْهُمَا هَذَا
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 تَوَفَّى تَابَرَاهُمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مِنْ
 فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَضْحَى هُوَ
 فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَادْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نامی جو اور

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کو قتل کیا تھا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

أما المومنين فمخبرين وحدها السنة وفي التفسيرين لا يبين أن قوله تعالى لا تألفوا إلا الذين آمنوا ولا تألفوا الذين كفروا من قبل أن يحبسوا الآية

فصاحبهم من مصر فتمسك بالنساء ما لم يكن قال السيوطي في الإنشائية فتمسكوا بها إذا اعتزل النساء وهو يريد عرفا طائفة والاعتزل المهادن المومنين جديدين وهذا السنة وفي التصحيح لم يذكر في قوله الخ لا والله اللغو فقد في حديث الكرمي

اور کمال حاصل
 کتب آج کے اہل علم
 اس کے بعد حضرت
 ان کے بعد حضرت
 سے ان کے
 کا یہ سچا بلکہ
 دولتِ مجاہدین
 نے حضورؐ کی

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

1915 1916 1917 1918 1919 1920 1921 1922 1923 1924 1925 1926 1927 1928 1929 1930 1931 1932 1933 1934 1935 1936 1937 1938 1939 1940 1941 1942 1943 1944 1945 1946 1947 1948 1949 1950 1951 1952 1953 1954 1955 1956 1957 1958 1959 1960 1961 1962 1963 1964 1965 1966 1967 1968 1969 1970 1971 1972 1973 1974 1975 1976 1977 1978 1979 1980 1981 1982 1983 1984 1985 1986 1987 1988 1989 1990 1991 1992 1993 1994 1995 1996 1997 1998 1999 2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733

[illegible]

رسول (علیہ السلام) کا قبل الحکمہ و ان الشعب أنظمة الاستیعاب ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفر افرم بغير نية
 ان يخرج من مكة فخرج من مكة فاجتمع اليه
 والمسلم عن عائشة قالت كنت لعب بالبناء
 عند النبي ص كان لي صواحب يلعبن معي
 فكان رسول الله ص اذا دخل يتتبعن منه
 فيسهرهن الى فيلعبن معي واما قالت والله
 لقد رايت النبي ص يقوم على باب حجرته والحجبة
 يلعبون بالكلاب في المسجد ورسول الله ص
 يستتر برداءه لا ينظر الى لعبهم بين اذنه
 وهافتة تنوي يقوم من اجل حتى اكون انا التي
 انصرف فاقدرا وافر الجارية المحببة للنبي ص
 الحرس يصنع على الله وراه البخاري والمسلم
 عن عائشة قال قدم رسول الله ص من غزاة
 بنو كلاب وبنو كلاب في سحره استهتت ربي
 فكشفت نلحية السترة عن نبات لعائشة
 فقال ما هذا يا عائشة قال بناتي وراي بينهن
 فرسالة جناحان من دقاع فقال ما هذا الله
 ارجي وسطهن قال فرس قال وما هذا الله
 عليه قالت جناحان قال فرس لجناح
 قالت فاسمعت ان لسليمان خيلا لها جناح
 ولت فضححت حتى رايت نواجذه رواه
 ابو داود وعن عائشة ان النبي ص كان يمشي
 عند زينب بنت جحش وشرب عندها
 اكثر من ان يحصى

ابو داود
 ابن ماجه
 الترمذي
 النسائي
 البيهقي
 الحافظ
 ابن عساکر
 ابن خلدون
 ابن كثير
 ابن الجوزي
 ابن القيم
 ابن حجر
 ابن عساکر
 ابن خلدون
 ابن كثير
 ابن الجوزي
 ابن القيم
 ابن حجر

۴۰

عسلا فتوا صیت انا وحضرت علی ایہنا دخل
 علیہا فلنقل انی ارجع منک ریح مغفیرا
 مغفیرا فدخل علیہا فقال لہ ذلک فقال
 لا بأس شربت عسلا عند زینب بنت جحش
 فلن اعود لہ وقد حلفت ان لا تقربہ بدلیل
 احد یتبغ مرضا ازواجه فزلت یا ایہا النبی
 لم تحرم ما احل الله لك یتبغ مرضات ازواجک
 رواہ البخاری والمسلم قال بعض العلماء روے
 ان رسول الله ص خلا ما ریت فی یوم عائشہ
 وعلمت بذلک حفصہ فقال لہا اکتفی علی و
 قد حرمت ما ریت علی نفسی وایسرا ان
 ایاک و عمر یملکان بعدک امر امتی فاجرت بہ
 عائشہ وکانتا متصادقین وقیل خلایھا
 یوم حفصہ فارضاھا بذلک واستکتمت لھا
 فلم تکنک طلاقا واعتر نساءھا ومکت تسہا
 وعشرین لیلۃ فی بیت ما ریت فنزل جبرائیل
 علیہ السلام وقال راجعھا فافاھا صوامۃ
 قوامت وانھا من نساءک فی الجنة عن ابن
 عباس انه کان یناک فی السوق ان قولہ
 لعلہ اندا یرید الله لیذهب عنکم الرجس لہ البیت
 نزلی فی نساء النبی م رواہ ابن ابی حاتم عن
 عائشہ انھا قالت یا رسول الله یدعی اللہ
 لا یجل منہ قال الماء والمطبخ والنار قالت

سوس نے اور حفصہ نے اس بات کو پرایا اور عرض ہوئے کہ ہم میں سے
 جس نے رسول خدا سے شرب کیا وہی دلوں کے حکم کے مجھے آپ کے ہونے کی
 اور جگہ کی ہرگز کو نہ کا نام مغفیر ہے چنانچہ ان دونوں میں ایک کے
 پائے رسول خدا شریف لیکھا اور اسے آپ ہی کہا حضرت فرمایا
 مضائقہ نہیں ہے تو زینب کہاں شہد کیا سو اب کبھی نہ پوچھا میں نے
 اس کے پینے کی قسم کھائی ہے تو اس کی کسی اور کو خبر نہ دیا اس نے اپنے پیوں
 رضامندی طلب کی تھے اوستویہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا النبی تم
 مائل اس کا کہتے تھے مرضات ازواجک بعض علما فرماتے ہیں کہ
 رسول خدا ص حضرت عائشہ کی باری دن ماریہ سے نفوت کی اور حفصہ کو کسب
 معلوم ہو گیا حضرت حفصہ فرمایا تم اس کو کوئی رکھو اور میں نے اپنے پیوں
 ماریہ کو رکھ لیا میں خوشی سا تا ہوں کہ ابو جبر اور عمر میرے میری امت پر
 حکومت کریں یعنی میرے بعد خلافت انہیں ہو چکی سو حفصہ نے اس کی جان کو
 دی اور دونوں باہم موافق نہیں بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت
 حفصہ کی بار بچہ دن ماریہ سے نکلی اور حفصہ اس کے سارا نسخہ کجی اور اس
 کے جسم کے کچھ بچے سو حفصہ یہ بات حضرت کی حضرت ابی بکر کے
 ہو کر انہیں میں ماریہ کے گھر میں رہ کر جبریل علیہ السلام آئے اور فرماتے لگے
 آپ اپنی بیویوں پر مراحہ کیجئے کہ وہ روز رکھنے والیں اور کہیں
 کہیں وہی ہیں اور وہ میں کی بیویاں ہیں۔ ابن حاتم کہتے ہیں کہ ابن
 ابی اس کی بیویوں کے باب میں اور فرماتے ہیں۔ ابن ماجہ میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو جحش کے پیڑ کا منع کرنا
 جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی مانگے تو اس کا نہ مینا وہاں وہ کیا ہے
 فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ پانی۔ نمک۔ آگ۔

۲۱۹

ایا رسول الله هذا الماء قد عرفناه فما بال العلم
 ہی چیز ہے جسے ہم بھی پہچانتے ہیں کہ ایک اور آگ نہ بیٹھیں کیا خوف نہ ہو
 اے حیران جسے کیا کو آگ ہی تو جو کچھ اس آگ سے کیا گیا وہی تو آگ
 خیر کیا اور جس کی کو نہ کہ یہاں تو جتنا کہنا اس سنو لگا تو یا جسے
 خیر کیا اور جس میں اس کو ایسی جگہ پانی پلا یا پھر پانی مل سکتا ہے تو کو
 اس نے ایک برہنہ رکھا اگر کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلا جائے
 پانی مل نہیں سکتا تو کو یا وہ جس کو زندہ کیا اور جس کی لاش کو زندہ
 کیا گو یا وہ تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ تجارتیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
 کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے ایک مہینے کا لیا کیا اور آپ کو پانچ
 سو آگنی تھی آپ اپنے بالغانہ میں بیٹھیں آپ پر کچھ پر اور کچھ
 لوگوں نے عرض کیا کہ رسول خدا اپنے نوایک بیٹھ کا لیا کیا تھا فرمایا کہ
 ہنسی میں فرمایا کہ میں نے اس سے کچھ نہیں لیا تھا کہ میں نے اس سے کچھ نہیں لیا
 وسلم نے اونیے نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں اور آپ نے کچھ نہیں
 ہوئی۔ اونیے میں جب نو برس کی تھیں اور ان کے کھیلنے کے کھیلنے کے
 ہمراہ تھے اور اٹھارہ برس کی عمر میں رسول خدا نے ان کو جدائی فرمائی
 ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کی شرم گاہ
 کو نہیں دیکھی کہ میں نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
 مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں تین سال
 کے بعد مجھ پر اس کا سو مجھ سے زیادہ نصیبہ وراثت حضرت کے
 پاس اور کئی عورتوں میں سے اور کون بھی تجارتی میں اس سے
 روایت ہے کہ ایک دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چمڑے
 پہلے گئے۔ میں حضرت عائشہ کو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور
 اور حضرت ام سلمہ کو دیکھا تھا کہ وہ دونوں اپنے پاس گئے
 اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کی شرم گاہ
 کو نہیں دیکھی کہ میں نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
 مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں تین سال
 کے بعد مجھ پر اس کا سو مجھ سے زیادہ نصیبہ وراثت حضرت کے
 پاس اور کئی عورتوں میں سے اور کون بھی تجارتی میں اس سے
 روایت ہے کہ ایک دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چمڑے
 پہلے گئے۔ میں حضرت عائشہ کو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور
 اور حضرت ام سلمہ کو دیکھا تھا کہ وہ دونوں اپنے پاس گئے

الطحان رواء التوصل والبخاري والمسلم
 ايضاً عن ابي موسى الاشعري عن جابر قال
 دخل ابو بكر ليستاذن على رسول الله ص
 الناس جالوساً كما يلم يوزن لالحل منهم قال
 فاذن لابي بكر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن
 فاذن له فوجد النبي ص جالساً حول نسائه
 واجلسا كذا قال فقال لا قولن شيئاً اقول
 النبي ص فقال يا رسول الله لو رايت بنت خاتم
 سائتي النفقة ففقت اليها فوجأت عنقها
 فضلع رسول الله ص وقال هن حولي كما نرى
 ليس النفقة فقام ابو بكر الى عائشة
 يجيء عنقها وقام عمر الى حفصة يجيء عنقها كلاهما
 يقول تستالين رسول الله ص هاليس عنده
 فقالن والله لا تستال رسول الله ص شيئاً ابداً
 ليس عنده ثم اعترهن شهر او تسعاً وعشرين
 ثم نزلت هذه الآية يا ايها النبي قل لا رواج
 حتى بلغ للحجج ما منكن اجراً عظيماً قال فبدلت عائشة
 فقال يا عائشة اني ليريد ان اعرض عليك امراً
 احب ان لا تعجلي حتى تستشيرني ابو بكر قال
 وما هو يا رسول الله فقل عليها الآية قالت انك
 يا رسول الله استشيرني ابوك لاختار الله ورسوله
 والدار الآخرة واستأثك ان لا تجرب امراً من نساء
 بالذي قلت قال لا تستلعي امرأة منهن الا اخبرتها

ابوزرع قال قلت لابي بصير
 قلت ان زرع فقلت ان زرع طوعا او كرها
 جاز ما جازت ابوزرع فاجازت ابوزرع ان يذبح
 تبيخا ولا تنقث ميراثا تقيشا ولا عملا تبيخا
 قالت خرج ابوزرع والاوطاب فقلت امرأته
 ولدان لها كالفدين يلبسان من تحت حصرها
 فقلت فقلت ونكحها فقلت بعد رجلا سارقا
 بشرتا ولعن خطيبا واراها على نعمتها واعطاني من
 كل رجة زجوا قال كذا من زرع وميراثك قالت
 فلو جعت كل شيء اعطانيه فقلت ابوزرع
 قالت عائشة رضي الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رواه الشيخان في الترمذي وفي بعض نسخة الترمذي
 الى لا اطلقك عن ابن شهاب قال اخبرني عن عبد الله بن
 وسعيد بن المسيب عن علي بن وقاص عن عبيد بن
 بن عتبة بن مسعود عن عائشة رضي الله عنها
 حذثن قال لعل لا فاك فاقوا فبكر الله ما قالوا
 كل حدثي طاقن من الصدق وبعض حديثهم
 بعض او كان بعضهم او على من بعض كان
 عرو عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 الله اذا اراد ان يخرج امرأ من بيانه فاقه بينا في
 يخرجها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقه بينا في
 غروة غراها فخرج منها فخرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد ما نزل الحجاب فالتأمل وهو وحى وانزل فيه فسرنا

ابوزرع قال قلت لابي بصير
 قلت ان زرع فقلت ان زرع طوعا او كرها
 جاز ما جازت ابوزرع فاجازت ابوزرع ان يذبح
 تبيخا ولا تنقث ميراثا تقيشا ولا عملا تبيخا
 قالت خرج ابوزرع والاوطاب فقلت امرأته
 ولدان لها كالفدين يلبسان من تحت حصرها
 فقلت فقلت ونكحها فقلت بعد رجلا سارقا
 بشرتا ولعن خطيبا واراها على نعمتها واعطاني من
 كل رجة زجوا قال كذا من زرع وميراثك قالت
 فلو جعت كل شيء اعطانيه فقلت ابوزرع
 قالت عائشة رضي الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رواه الشيخان في الترمذي وفي بعض نسخة الترمذي
 الى لا اطلقك عن ابن شهاب قال اخبرني عن عبد الله بن
 وسعيد بن المسيب عن علي بن وقاص عن عبيد بن
 بن عتبة بن مسعود عن عائشة رضي الله عنها
 حذثن قال لعل لا فاك فاقوا فبكر الله ما قالوا
 كل حدثي طاقن من الصدق وبعض حديثهم
 بعض او كان بعضهم او على من بعض كان
 عرو عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 الله اذا اراد ان يخرج امرأ من بيانه فاقه بينا في
 يخرجها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقه بينا في
 غروة غراها فخرج منها فخرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد ما نزل الحجاب فالتأمل وهو وحى وانزل فيه فسرنا

ابوزرع قال قلت لابي بصير
 قلت ان زرع فقلت ان زرع طوعا او كرها
 جاز ما جازت ابوزرع فاجازت ابوزرع ان يذبح
 تبيخا ولا تنقث ميراثا تقيشا ولا عملا تبيخا
 قالت خرج ابوزرع والاوطاب فقلت امرأته
 ولدان لها كالفدين يلبسان من تحت حصرها
 فقلت فقلت ونكحها فقلت بعد رجلا سارقا
 بشرتا ولعن خطيبا واراها على نعمتها واعطاني من
 كل رجة زجوا قال كذا من زرع وميراثك قالت
 فلو جعت كل شيء اعطانيه فقلت ابوزرع
 قالت عائشة رضي الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رواه الشيخان في الترمذي وفي بعض نسخة الترمذي
 الى لا اطلقك عن ابن شهاب قال اخبرني عن عبد الله بن
 وسعيد بن المسيب عن علي بن وقاص عن عبيد بن
 بن عتبة بن مسعود عن عائشة رضي الله عنها
 حذثن قال لعل لا فاك فاقوا فبكر الله ما قالوا
 كل حدثي طاقن من الصدق وبعض حديثهم
 بعض او كان بعضهم او على من بعض كان
 عرو عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 الله اذا اراد ان يخرج امرأ من بيانه فاقه بينا في
 يخرجها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقه بينا في
 غروة غراها فخرج منها فخرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد ما نزل الحجاب فالتأمل وهو وحى وانزل فيه فسرنا

ابوزرع قال قلت لابي بصير
 قلت ان زرع فقلت ان زرع طوعا او كرها
 جاز ما جازت ابوزرع فاجازت ابوزرع ان يذبح
 تبيخا ولا تنقث ميراثا تقيشا ولا عملا تبيخا
 قالت خرج ابوزرع والاوطاب فقلت امرأته
 ولدان لها كالفدين يلبسان من تحت حصرها
 فقلت فقلت ونكحها فقلت بعد رجلا سارقا
 بشرتا ولعن خطيبا واراها على نعمتها واعطاني من
 كل رجة زجوا قال كذا من زرع وميراثك قالت
 فلو جعت كل شيء اعطانيه فقلت ابوزرع
 قالت عائشة رضي الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رواه الشيخان في الترمذي وفي بعض نسخة الترمذي
 الى لا اطلقك عن ابن شهاب قال اخبرني عن عبد الله بن
 وسعيد بن المسيب عن علي بن وقاص عن عبيد بن
 بن عتبة بن مسعود عن عائشة رضي الله عنها
 حذثن قال لعل لا فاك فاقوا فبكر الله ما قالوا
 كل حدثي طاقن من الصدق وبعض حديثهم
 بعض او كان بعضهم او على من بعض كان
 عرو عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 الله اذا اراد ان يخرج امرأ من بيانه فاقه بينا في
 يخرجها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقه بينا في
 غروة غراها فخرج منها فخرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد ما نزل الحجاب فالتأمل وهو وحى وانزل فيه فسرنا

حق ان افرغ رسول الله ص من غزوته تلك وقطر
 ودنونا من المدينة قافلین اذ لیلنا بالرجل قمت
 حین اذ نواب الرجل فشیبت حتی جاوزت الجیش
 فلما قضیت شانی اقبلت الی رحلی فلو اعدا من حیر
 فطار قد انقطع والقست عقد وجسین ابتلاؤ و
 اقبل لسط الذین کانوا یرجلون فی فاحوا وھودج
 فراحوا علی العیر الذی کنت رکت وھم یحسبون انی
 وکان النساء اذ ان خفیف اللم انما لکل العلقہ من
 الطعام فالیست منکم القوم خذ الھودج حیر فحوا
 رکت جارتی حادین لمن فبعوا الجمل و سلاوا
 فجدت عقد بعد ما استقر الجیش فحجت منارھم
 ولبس عار یر ولا حجب ففاحت من رلی الذی کنت بے
 فطنت انھو سیفقد و فی رجول فی فینا انما لکل
 فی منی عینی ففت وکان صدقوان بن المعط
 الذین کوا فی منی الجیش فاذا یف فاحیر عہ
 فرئی سواد النسیان نام فانی فخر فی حیر بے
 وکان قد اذ قبلا الحجاب فاستیقظت باسترجع
 حیر عرفت فخرت وھو یجلبابی فواللہ فلیکلین
 کلمہ وہ اسعت من کلمہ غیرا متراجعا حتی ما خر رحلتہ
 فوٹی علی یدھا فکرتھا فانطلق یعودی الراحلۃ
 حتی اتینا الجیش بعد ما نزلوا موعد بنی فخر الظہیر
 فھلک من ھلک وکان الذی توے الافک عبداللہ
 ابی بن سلول فقد من الملبدین فانشئت کیت حیر

اقتنى عليه
 ظاهر له
 ثم قال المجلد
 التتبع ا على
 في ا ما نس
 واليه ما علمت
 على اهل من
 سوء فسط
 وارض من
 فظا لا وانا
 ٢٢٦
 ووجه ام
 مسطر ففتر في سنة الا
 فقالت
 نفس مسطر ففتر
 رباقا به
 ايلا
 رسول الله
 ابن نقر ب
 عا فم
 في ورجل من
 الخرج و
 ارجسان ب
 ثابت من

الناس بهذا قالت فبليت تلك الليلة
 اصحت لابر قال دمع ولا اکتھا بنو دعتی اصحت
 ابکی فد عار سول الله ص علي بن ابی طالب اسماء
 بن زید حیل المستلب الوحی یستامرهما فی فراھما
 قالت فاما اسماء فاشار الی سول الله ص بالذکر
 یعلم من بیعة اهله والذی یعلم فی نفسه من
 الود فقال یا رسول الله اهلك وما نعلو الذخیرا واد
 علی بن ابی طالب فقال یا رسول الله لم یضیق الله
 علیک من النساء سواھا کثیرا وان تسئل الحیاة
 تضدک قالت فد عار سول الله ص بیده فقال
 برمة هل ایت من شیء یبلی فقال برة لاداک
 بعثت بالحق ان ایت عیبها امر ان یغص علیها بالکفر
 من انھا جارية حدیثة السن تنام عن عیب اهلها
 فتا الذی یلج فتا کل فقام رسول الله ص فاسته
 یومئذ من عید الله بثلثة بن سلول قالت
 رسول الله ص وھل المشرک یمنع من المسلم
 من رجل قد بلغنی اذہ فاهل بیت فوالله ما علمت
 علی اهل الانجیل ولقد ذکر واهل ما علمت علیہ
 ینام ما کان یدخل علی اهل الامع فقام سعد بن زید
 الادمی فقال یا رسول الله انا اعذر من اهل من
 الاوس ضربت عنق واکل الحوائض الخیر ہم یتنا
 ففعلنا امرک قالت فقام سعد بن زید وھو سید
 الخیر وھو وفان قبل ذلک لھما کما ولکن لھما
 کانت ترقی

فبليت تلك الليلة
 اصحت لابر قال دمع ولا اکتھا بنو دعتی اصحت
 ابکی فد عار سول الله ص علي بن ابی طالب اسماء
 بن زید حیل المستلب الوحی یستامرهما فی فراھما
 قالت فاما اسماء فاشار الی سول الله ص بالذکر
 یعلم من بیعة اهله والذی یعلم فی نفسه من
 الود فقال یا رسول الله اهلك وما نعلو الذخیرا واد
 علی بن ابی طالب فقال یا رسول الله لم یضیق الله
 علیک من النساء سواھا کثیرا وان تسئل الحیاة
 تضدک قالت فد عار سول الله ص بیده فقال
 برمة هل ایت من شیء یبلی فقال برة لاداک
 بعثت بالحق ان ایت عیبها امر ان یغص علیها بالکفر
 من انھا جارية حدیثة السن تنام عن عیب اهلها
 فتا الذی یلج فتا کل فقام رسول الله ص فاسته
 یومئذ من عید الله بثلثة بن سلول قالت
 رسول الله ص وھل المشرک یمنع من المسلم
 من رجل قد بلغنی اذہ فاهل بیت فوالله ما علمت
 علی اهل الانجیل ولقد ذکر واهل ما علمت علیہ
 ینام ما کان یدخل علی اهل الامع فقام سعد بن زید
 الادمی فقال یا رسول الله انا اعذر من اهل من
 الاوس ضربت عنق واکل الحوائض الخیر ہم یتنا
 ففعلنا امرک قالت فقام سعد بن زید وھو سید
 الخیر وھو وفان قبل ذلک لھما کما ولکن لھما
 کانت ترقی

فبليت تلك الليلة
 اصحت لابر قال دمع ولا اکتھا بنو دعتی اصحت
 ابکی فد عار سول الله ص علي بن ابی طالب اسماء
 بن زید حیل المستلب الوحی یستامرهما فی فراھما
 قالت فاما اسماء فاشار الی سول الله ص بالذکر
 یعلم من بیعة اهله والذی یعلم فی نفسه من
 الود فقال یا رسول الله اهلك وما نعلو الذخیرا واد
 علی بن ابی طالب فقال یا رسول الله لم یضیق الله
 علیک من النساء سواھا کثیرا وان تسئل الحیاة
 تضدک قالت فد عار سول الله ص بیده فقال
 برمة هل ایت من شیء یبلی فقال برة لاداک
 بعثت بالحق ان ایت عیبها امر ان یغص علیها بالکفر
 من انھا جارية حدیثة السن تنام عن عیب اهلها
 فتا الذی یلج فتا کل فقام رسول الله ص فاسته
 یومئذ من عید الله بثلثة بن سلول قالت
 رسول الله ص وھل المشرک یمنع من المسلم
 من رجل قد بلغنی اذہ فاهل بیت فوالله ما علمت
 علی اهل الانجیل ولقد ذکر واهل ما علمت علیہ
 ینام ما کان یدخل علی اهل الامع فقام سعد بن زید
 الادمی فقال یا رسول الله انا اعذر من اهل من
 الاوس ضربت عنق واکل الحوائض الخیر ہم یتنا
 ففعلنا امرک قالت فقام سعد بن زید وھو سید
 الخیر وھو وفان قبل ذلک لھما کما ولکن لھما
 کانت ترقی

وَاللّٰهُ لَقَدْ عَلِمْتَ لَیْقَدْ سَمِعْتَ مِنْهُ الْخَلْقَ الْیَوْمَ الْاَوَّلَ
 وَانِیْ سَمِعْتُكَ وَصِدْقَیْهِ فَلَیْسَ لَكَ اَنْیَ بَرِیْئَةٍ
 لِّتَصْدَقَنیْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنْیَ بَرِیْئَتُكَ وَلَیْسَ لَكَ اَعْتَرَفٌ
 وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنْیَ مَنَّا وَاللّٰهُ اَجِدُكُمْ مَثَلًا لِاَقْوَلِ
 اَلْیَوْمَ سَقَلَ فُضْبُیْهِ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَاذُ اَلْیَوْمَ
 قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاَصْبَحُ عَلٰی فِرَاشِیْ قَالَتْ مَا اَنَا
 سَمِیْتُ اَعْلَمُ اَنْیَ بَرِیْئَةٍ وَاَنْیَ یَسْبِرُ رُفْقٌ بَرِیْئَةٍ
 وَاللّٰهُ مَا كُنْتُ اَطْنُ اَنْیَ اَللّٰهُ مَنَزَلٌ فِی شَاوِیْهِ
 اَوْ لَشَاوِیْهِ نَفْسٌ كَاَنْ اَحْقَرُ مِنْ اَنْیَ یَسْكُنُ اَللّٰهُ فِیْهِ
 یَتَلَوُ الْوَكْنُ كُنْتُ اَرْجُو اَنْیَ رَسُوْلَ اَللّٰهِ
 اَلرُّوْیَ اَنْیَ بَرِیْئَةٍ فِی اَللّٰهِ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا اَرَامَ رَسُوْلُ
 اَللّٰهِ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ یَحْتَمِلُ اَنْیَ عَلَیْهِ
 فَاخَذَهَا مَا كَانَ یَاخُذُ مِنْ اَلْبَرِّ جَاعٌ حَتّٰی اَنْیَ یَنْجِلُ مِنْهُ
 مَثَلُ الْبَحْرِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِیْ یَوْمٍ شَاوِیْهِ
 اَلْقَوْلُ لَنْیَ یَنْزِلُ عَلَیْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ
 اَللّٰهُ سَمِعْتُ عَنْهُ وَهُوَ یَضْحَكُ فَكَانَتْ وَیَلُ كَلِمَةً
 تَكَلَّمَ بِهَا یَا عَاثِشَةَ اَنَا اَللّٰهُ فَقَدْ بَرَّكَ قَالَتْ اَللّٰهُ قَوْمِیْ
 قَالَتْ فَحَقَّتْ وَاللّٰهُ لَا اَقُوْمُ اِلَّا بِرُوْحِ اَللّٰهِ فَانْزِلْ
 اَللّٰهُ اَنْیَ اَلْیَوْمَ جَاعٌ بِاَفْكَ عَصَبَةٍ مِنْكُمْ الْعَشْرُ الْاَوَّلُ
 كَلَامًا قَالَتْ فَلَمَّا اَنْزَلَ اَللّٰهُ هَذَا فِیْ بَرَاءَتِیْ قَالَا اَبُو بَكْرٍ
 الْعَصَدِیُّ وَكَانَ یَنْفِقُ عَلٰی مَسْطَعِ بْنِ اُتَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ
 مِنْهُ فَقَرَهُ وَاللّٰهُ لَا اَنْفَقَ عَلٰی مَسْطَعٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ اَلْیَوْمِ
 قَالَا لَعَاثِشَةُ قَالَا فَاَنْزَلَ اَللّٰهُ لَا یَا اَنْزَلَ اَللّٰهُ اَلْقَضِیَّ

والسنة ان يوتوا ولي القربى والمساكين الى قوله
 واليه غفور رحيم قال ابو بكر بلى والله اني احب ان
 يغفر الله لي فخرج الى مسطح النفق التي كانت ينفق
 عليه وقال والله لا اتركها منه ابدا قالت عائشة
 وكان رسول الله ص يستل زينب بنت جحش
 عن امرئ فقال يا زينب ما ذا علمت ورايت فقال
 يا رسول الله احمى سمعى وبصرى ما علمت الا ان
 قالت في التي كانت تساميني من ازواج النبا
 فغصمها الله بالورع وطهقت اختها سمته تحار
 لها فهلكت فيمن هلك من اصحاب ابي اقله رواه
 البخاري عن عمر بن سعيد بن ابى حسين قال
 قال حدثني ابن ابى مليكة قال سئل عن ابن
 عباس قيل موقها على عائشة وهي مغلوقة قال
 اخشيه ان يقتل على فقيلا بن عم رسول الله ص
 ومن وجوه المسلمين فقالت انذروا له فقال كيف
 تجدينه قالت بخير ان اتيت قال فقلت بخير
 ان شاء الله زوجة رسول الله ص واما بكم بكم
 ونزل عذرك من السماء ودخل بن الزبير خلاف
 فقالت دخل بن عباس فاننى على ووددت
 اني كنت نسيما هنيئا رواه البخاري عن مسروق
 قال دخل حسان بن ثابت على عائشة فثيب
 وقال حصان رزان فانن برتية وتقيم غري
 محرم غدا قالت لست كذلك قلت تدعين

ان يوتوا ولي القربى سے غفور رحيم تک نازل فرمایا ابو بکر نے یہ بات
 سن کر کہا اے خدا میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا مجھے بخشدی مسطح کو
 جو ہمیشہ دیکار کرتے تھے وہی دینے لگے اور فرمایا بخدا میں ایسے یہ دنیا
 کسی کہ نہ کروں گا عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم میری باپ ہیں
 زینب بنت جحش سے بوجہ تھے اور فرماتے تھے اے زینب تو کیا جا
 ہے یا فرمایا تو نے کہنی کچھ دیکھا ہے زینب جواب دیتی تھیں میرے
 کان انکسیں نہیں دیکھیں میں بخیر ہلائی اور کچھ نہیں پہنچتی غصہ
 فرماتی ہیں کہ زینب اب رسول خدا صلعم کی بیویوں میں کچھ بڑی ہیں
 سو خدا نے اوسے بچالیا اوسکی وضع اور پرہیزگاری کی وجہ اور ان کی
 جنت اور کچھ مخالفت تھی سو وہ بھی جنت لگائے والوں میں شامل
 ہوئے اور جبرطرح اور ہلاک ہوئے تھے وہ ہی اوس میں ہلاک
 ہوئے۔ بخاری میں مسند بن عمر بن سعید بن ابی حسین سے
 روایت ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے حدیث کی کہ حضرت عائشہ
 نے عائشہ کے انتقال کے کچھ پہلے حضرت عائشہ کے پاس لے
 کی اجازت مانگی اور موت کی سختی سے مغلوب تھیں فرمایا
 میں اپنے اوپر تعریف کیے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں
 نے کہا ابن عباس رسول خدا صلعم کے ابن عم اور تمام مسلمانوں
 کی ذی عزت ہیں او نہیں آنے دیکھے فرمایا اجابا وہ نہیں آئے
 دو۔ ابن عباس نے آکر فرمایا آپ کی کیا حالت ہے کہا میں بہت
 اچھی طرح ہوں ابن عباس نے کہا آپ بھلائی کے ساتھ ہیں کی
 انت راسد کوئکہ آپ رسول خدا کی بی بی ہیں اونہوں آپ کے
 سوا اور کسی ہا کہ سے نکاح نہ کیا اور آپ کا عذر آسمان سے اتر
 اس بن عباس کے چلے جانے کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ
 فرمایا کہ ابن عباس میرا پاس آئے تھے اور میری تعریفیں کرنے لگے
 میں دوست کہتی ہوں کہ میں بھولی بھری ہو جاتی تو بہتر ہوتا۔
 بخاری میں مشرق سے تھا ہے کہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ
 کے پاس آکر کچھ شعر پڑھے اور کہا کہ حصان رزان فانن برتية
 ونصع غری من غوغا ظل عائشہ نے فرمایا اس تعریف
 کی معنی نہیں ہوں۔

اسم

[illegible]

١٠	٩	٨	٧	٦	٥	٤	٣	٢	١
٨٨	٨٧	٨٦	٨٥	٨٤	٨٣	٨٢	٨١	٨٠	٧٩
اصبحت	اصبحت	١٠٩	١٠	الحافظ للمناجاة	الحافظ للمناجاة	١٠٩	١٠	البز	البزار
قال هل	قال نوح قال	١٠٩	١٠	والخاصة	والخاصة	١٠٩	١٨	حويبرق	يفرق
قفة	قفة	١١٠	١٩	وحذرو	وحذرو	١١٠	١	مسعود	مسعود
العلماء	العلماء	١١١	١٣	صحايتكم	صحايتكم	١١١	١٥	نقيد	نقيد
كثير	كثير	١١٢	٩	عاهله	عاهله	١١٢	٨	خيرا	خيرا
عائشة	عائشة	١١٣	٤	وبالرهبة	وبالرهبة	١١٣	٩	قي	قي
في النار	في النار	١١٤	١٤	ربما	ربما	١١٤	١	قوت اية	قوت اية
صفحة	صفحة	١١٥	٢٢	بالشجر	بالشجر	١١٥	٥	للآية	للآية
يقول عليه السلام	يقول عليه السلام	١١٦	١٩	فما لم يعلم	فما لم يعلم	١١٦	٩	عبد الله	عبد الله
صفحة	صفحة	١١٧	٦	ما تزي	ما تزي	١١٧	٢٠	بجيش	بجيش
صفحة	صفحة	١١٨	٤	في الناس	في الناس	١١٨	٨	الزئب	الزئب
جبال لا	جبال لا	١١٩	٢٣	لما كان	لما كان	١١٩	٢٣	كناه	كناه
السوق	السوق	١٢٠	٢	فاقطعه	فاقطعه	١٢٠	١١	اجده	اجده
اجمعين	اجمعين	١٢١	١٩	وخلمه	وخلمه	١٢١	٢٢	ما الشق	ما الشق
يستبق	يستبق	١٢٢	١٥	يا نثر	يا نثر	١٢٢	٨	والله	والله
ثم رسول الله	ثم رسول الله	١٢٣	١٦	ابن حبان	ابن حبان	١٢٣	٩	بن ربيعة	بن ربيعة
فلما قبض	فلما قبض	١٢٤	٣	التي	التي	١٢٤	٢	النقى	النقى
واستخلف	واستخلف	١٢٥	٤	الاثنين	الاثنين	١٢٥	١	صفت	صفت
ندعو	ندعو	١٢٦	٩	ملهم	ملهم	١٢٦	٢٠	يفوق	يفوق
اديد	اديد	١٢٧	٦	افظ	افظ	١٢٧	٢٢	يعني يعمل	يعني يعمل
بسماد	بسماد	١٢٨	١٤	الا	الا	١٢٨		بيديه	بيديه
كشف	كشف	١٢٩	١٩	فذهب	فذهب	١٢٩	١	بيض	بيض
ذالك	ذالك	١٣٠	٢١	باحب	باحب	١٣٠	٢	روا ابن	روا ابن
اشال	اشال	١٣١	١٥	بقي زهرة	بقي زهرة	١٣١	٣	صبة	صبة
لم يلب	لم يلب	١٣٢	١٢	رجس	رجس	١٣٢	٥	حلقه	حلقه
ابي بكر	ابي بكر	١٣٣	٨	نسوها	نسوها	١٣٣	٩	هشام	هشام
علانية	علانية	١٣٤	١٠	والارض	والارض	١٣٤	٢٢	انا ح	انا ح
اكشف	اكشف	١٣٥	٢٠	فما لا ما	فما لا ما	١٣٥	١٩	خضور	خضور
رعيت	رعيت	١٣٦	١٢	اما يومنا	اما يومنا	١٣٦	٥	مخضر	مخضر
امنا	امنا	١٣٧	١٨	النقد	النقد	١٣٧	١٨	صقوكم	صقوكم
كان	كان	١٣٨	٢٣	نشنا	نشنا	١٣٨	١	بالناس	بالناس

[illegible]

١٠	٩	٨	٧	٦	٥	٤	٣	٢	١	
٣١٤	٢٢	اطق	اطق	٣٥	٢٣	من يقطن	من يقطن	٣٩٨	١٢	قال ابو القاسم
٣١٨	٨	يثر	يثر	=	٢٣	الحجارات	الحجارات	٣٩٩	٢٣	اكرمك
٣٢١	٤	وقد	وقد	٣٩٩	٨	رفعه	دفعه	٣٤٠	٨	اجيبنا السلم
٣٢٢	٢١	يدلك	يدلك	٣٩٩	٢٣	في المشد	في المشد	٣٤٠	١٨	اتفقتا
٣٢٣	٢١	توقى	توقى	٣٩٩	١٤	قبل	قبل	٣٤١	١٨	غدره
٣٢٤	٢	رواها	رواها	٣٩٩	٢٣	لاستكثر	لاستكثر	٣٤٢	١٠	تسبب
٣٢٨	١٢	فراجعت	فراجعت	=	=	مسيرة	مسيرة	٣٤٣	٢٠	تركنتي
٣٣٠	١١	فحوتب	فحوتب	٣٩٩	٢٠	قال	قال	٣٤٣	١	بني
=	=	انجل	انجل	٣٩٩	١٣	بقتل	بقتل	٣٤٤	٢٢	اصحابي
=	٢٢	بشي	بشي	٣٩٩	٢٠	ابوقنادة	ابوقنادة	٣٤٤	١٨	والمستقل
٣٣١	٢	يبيع سيفا	يبيع سيفا	٣٩٩	٢١	ذوالخويصة	ذوالخويصة	٣٨٥	١٣	عن الرمين
=	٢٧	ايحك	ويحك	٣٩٩	٤	فلويزا	فلويزا	٣٨٦	١٤	احدكم فذاك
٣٣٣	١٨	كنامع	كنامع	٣٩٩	١	رؤاه الترمذ	رؤاه الترمذ	٣٨٦	٢٣	فقال لي
=	=	ما فمه	ما فمه	٣٩٩	١٠	يوم حصر	يوم حصر	٣٨٦	٨	فصل
٣٣٣	٢	التعل	التعل	٣٩٩	٢	اغلى	اغلى	٣٩٠	١٨	تستعي
=	٨	يانيه	يانيه	=	٣	غلا	غلا	٣٩٢	١٧	ربي
=	١١	اعود	اعود	=	٢٠	من نبذ	في نبذ	٣٩٢	٢	البخاري
=	٢٢	انوارى	انوارى	٣٩٩	٨	عهد	عهد	٣٩٢	١٥	جاءه
٣٣٥	١	غليا	غليا	=	١٩	بيدي	بيدي	٣٩٨	٣	البخاري
=	٦	محسن	محسن	٣٩٩	٢	مواثيقا	بقا	٣٩٨	٣	رجلا
=	٤	يقولو	يقولو	=	٢٣	اضل	ضل	٣٩٨	٨	سمعت
=	٨	تفخوا	تفخوا	٣٩٩	١	اخذه	رغفة	٣٩٨	١٠	اريجانكا
=	٨	الحكم	الحكم	٣٩٩	٢	الا	لغذاء	٣٩٨	١٣	بيده
=	٩	الصالة	الصالة	٣٩٩	٢	في	في	٣٩٨	٢٣	انفا
=	٢	الذين	الذين	٣٩٩	٨	الى	الى	٣٩٩	٨	حقه
=	١٤	فاني	فاني	٣٩٩	١٢	بعت	بقيت	٣٩٩	٩	امثل
=	١٨	يوني	يوني	٣٩٩	١٩	ابي حليفة	ابي حليفة	٣٩٩	٢٠	حديثي
=	٢٠	فيقضم	فيقضم	٣٩٩	١٤	الكوا	الكوا	٣٩٩	١	سميته
٣٣٦	٢٢	والنسقات	والنسقات	٣٩٩	٢٥	اباح	اباح	٣٩٩	٢٣	منحلة
=	=	صاحب	صاحب	٣٩٩	٥	شرح	شرح	٣٩٩	٣	بريني
=	=	احق بها	احق بها	٣٩٩	٩	سعد بن	سعد بن	٣٩٩	٣٨	قلادة

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵					

[illegible]

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
۱۸	۳۷۱	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۶	۳۷۱	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۲	۳۹۱	۵	۴۱۵	۵	۴۱۵	۵	۴۱۵
۲۳	۳۷۱	۵	۴۱۵	۵	۴۱۵	۵	۴۱۵
۱۰	۳۹۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۹	۴۰۰	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۵	۴۰۳	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۳	۴۰۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۶	۴۰۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۳	۴۰۹	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱۶	۴۱۱	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۳	۴۱۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۲۹	۴۱۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۲۰	۴۱۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۲۱	۴۱۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵
۱	۴۱۴	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵	۱۲	۴۱۵

تقریظات

مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تصنیف تفسیر حق

نیم
الکریم

فاضل متین عالم عدیم السو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَضَلَّيْ عَلَى ر

اما بعد

Checked
1987

فانی اجلت قداح البصر فی هذا الکتاب (فوجد) مجازا فی مناقب الال والاصحاب
 لله المصنف جیت افاد فاجانہ واورد کتابہ الاثار القویۃ والاحادیث صحیحۃ الاسناد ولہر فی
 هذا الزمان مثل هذا الکتاب کبریت اسرار حیات شاع الفساد فی البلاد : اندرس المدارس وامہدم
 المساجد : وخربت الدیار وانتفت المآثر والمآجد : وشاع الاحاد فی البلاد : وظلت لتنصر
 علی العباد فیاصلا علی زمان کان انوار الایمان فیہ ظاہرۃ : وحجۃ الاسلام علی اللہ
 باہرۃ : واحدا فی الفسق والنہج رساہرۃ : وایدی المسلمین علی اعداء الدین قاہرۃ :
 ہیجات ہیجات لما تر : ون : والی اللہ المشتکی من رب المنون اللہم صل علی شائنا واصقم
 بالحق بین اعدائنا و بین اخواننا : فہذا الرجاء والیک ترقی ایدی الدعاء آمین آمین بحمدنا اللہ العلیین
 کتبہ ابو محمد عبدالحق

62/511

